چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن عَلٰی کَنزِ العِرفَان

جلد چہارم
پارہ 16..تا..20

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل با محاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علیٰ کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

نام کتاب : معرفۃ القرآن علی کنز العرفان (جلد چہارم)

مترجم : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

پہلی بار : جمادی الاولی ۱٤۳۸ھ، فروری 2017ء

تعداد : 3000 (تین ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

شاخ		پتا	فون
❁……باب المدینہ (کراچی)	:	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
❁……مرکز الاولیاء (لاہور)	:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
❁……سردار آباد (فیصل آباد)	:	امین پور بازار	041-2632625
❁……کشمیر	:	چوک شہیداں، میر پور	058274-37212
❁……حیدر آباد	:	فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
❁……مدینۃ الاولیاء (ملتان)	:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
❁……اوکاڑہ	:	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
❁……راولپنڈی	:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
❁……خان پور	:	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
❁……نواب شاہ	:	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
❁……سکھر	:	فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
❁……گوجرانوالہ	:	فیضانِ مدینہ، شیخو پورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
❁……پشاور	:	فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

”مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان“ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخَط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الْخَط کے مطابق رکھنے کے لئے ”اَلْمُصْحَف“ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ”مِمَّا“ میں ”مِنْ“ اور ”مَا“ کو اور ”اَنْفُسَهُمْ“ میں ”اَنْفُسَ“ اور ”هُمْ“ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ”فِي الْاَرْضِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ”لَمْ تُنْذِرْ“ اور ”لَا يَعْلَمُوْنَ“ اور ”لَنْ تَفْعَلُوْا“ یا دوسرا جیسے ”كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ“، مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ”فَتَابَ عَلَيْهِ“ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ”كَلٰمَ اللّٰهِ“ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ“ میں مذکور ”وَ“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور

(حالانکہ)"البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتَّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے "بِمُؤْمِنِيْنَ" میں حرف "ب" اور "مُؤْمِنِيْنَ" کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر "صِرَاطُ الْجِنَان فِی تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن" میں چھپا ہوا "کَنْزُ الْعِرْفَان فِی تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن" لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنیٰ متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے "بِهٰذَا مَثَلًا" اور اس کا ترجمہ "اس مثال کے ساتھ"

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی

قَالَ اَلَمْ
16

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ

مَعِیَ	لَنْ تَسْتَطِیْعَ	اِنَّكَ	لَّكَ	اَلَمْ اَقُلْ	قَالَ
میرے ساتھ	ہرگز طاقت نہ رکھے گا	(کہ) بیشک تو	تم سے	کیا میں نے نہ کہا تھا	کہا

کہا: میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آخری گزارش

صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا

بَعْدَهَا	عَنْ شَیْءٍۭ	سَاَلْتُكَ	اِنْ	قَالَ	صَبْرًا ﴿۷۵﴾
اس کے بعد	کسی چیز کے بارے	میں سوال کروں تم سے	اگر	(موسیٰ نے) کہا	صبر کرنے (کی)

نہ ٹھہر سکیں گے ○ موسیٰ نے کہا: اگر اس مرتبہ کے بعد میں آپ سے کسی شے کے بارے میں سوال کروں

گرتی دیوار سیدھی کرنے کا واقعہ اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا ۫ وقفۃ

فَانْطَلَقَا	عُذْرًا ﴿۷۶﴾	مِنْ لَّدُنِّیْ	بَلَغْتَ	قَدْ	فَلَا تُصٰحِبْنِیْ
پھر وہ دونوں چلے	عذر (کو)	میری طرف سے	تم پہنچ چکے	بیشک	تو تم ساتھی نہ رکھنا مجھے

تو پھر مجھے ساتھی نہ رکھنا، بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا ہے ○ پھر دونوں چلے

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ٱسْتَطْعَمَاۤ

اسْتَطْعَمَاۤ [1]	اَهْلَ قَرْیَةِ	اَتَیَاۤ	اِذَاۤ	حَتّٰۤی
(تو) انہوں نے کھانا مانگا	ایک بستی والوں (کے پاس)	آئے	جب	یہاں تک کہ

یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے پاس آئے تو اس بستی کے باشندوں سے

اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا

یُّضَیِّفُوْهُمَا	اَنْ	فَاَبَوْا	اَهْلَهَا
وہ مہمان نوازی کریں ان دونوں کی	(اس سے) کہ	تو انہوں نے انکار کر دیا	اس کے باشندوں (سے)

کھانا مانگا، انہوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا

[1]...... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی علاقے میں کوئی اجنبی مسافر آئے تو اہلِ علاقہ کو چاہئے کہ اس کی مہمان نوازی کریں، نیز مسافر خود بھی مہمان نوازی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ حضرت مقدام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے، پھر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اس کے لئے اپنی مہمان نوازی کی مقدار (کھانے وغیرہ) کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔ (معجم الکبیر، ۲۰/ ۲۸۲، الحدیث: ۶۶۷)

فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗؕ

فَوَجَدَا	فِیْهَا	جِدَارًا	یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ	فَاَقَامَهٗ
پھر دونوں نے پائی	اس میں	ایک دیوار	جو ٹوٹ کر گرنا ہی چاہتی تھی	تو اُس نے سیدھا کر دیا اسے

پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا ہی چاہتی تھی تو اس نے اسے سیدھا کر دیا،

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا

قَالَ	لَوْ	شِئْتَ	لَتَّخَذْتَ	عَلَیْهِ	اَجْرًا ﴿۷۷﴾ [1]	قَالَ	هٰذَا
(موسیٰ نے) کہا	اگر	تم چاہتے	(تو) ضرور لے لیتے	اس پر	کچھ مزدوری	(خضر نے) کہا	یہ

موسیٰ نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ○ کہا: یہ

فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ

فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ	سَاُنَبِّئُكَ	بِتَاْوِیْلِ
میرے اور تمہارے درمیان جدائی (کا وقت ہے)	اب میں خبر دوں گا تمہیں	اصل مطلب کی

میری اور آپ کی جدائی کا وقت ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا اصل مطلب

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ	صَبْرًا ﴿۷۸﴾	اَمَّا	السَّفِیْنَةُ [2]	فَكَانَتْ
(ان باتوں کے) جن پر تم سے نہ ہو سکا	صبر	بہر حال	کشتی	تو وہ تھی

بتاؤں گا جن پر آپ صبر نہ کر سکے ○ وہ جو کشتی تھی تو وہ

لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا

لِمَسٰكِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ	فِی الْبَحْرِ	فَاَرَدْتُّ	اَنْ	اَعِیْبَهَا [3]
چند مسکین لوگوں کی	جو کام کرتے تھے	دریا میں	تو میں نے چاہا	کہ	عیب دار کر دوں اسے

کچھ مسکین لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جدائی کا اعلان اور اپنے افعال کی حکمتوں کا بیان

کشتی توڑنے کی حکمت

1. ......اجرت عمل کی ہوتی ہے یا وقت کی، نیز ان کی اجرت کی باقاعدہ شرائط و احکام ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے، ان کی تفصیل جاننے کے لئے بہار شریعت حصہ 14 سے ”اجارہ کا بیان“ مطالعہ کریں۔
2. ......کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تکوینی حکمتوں کا مکمل ادراک ممکن نہیں، ہمارا عمل ان پر ایمان لانا اور ان کی تصدیق کرنا ہونا چاہیے۔
3. ......جب دو ایسے نقصانات کا سامنا ہو جن میں سے ایک بڑا اور ایک چھوٹا ہو تو بڑے نقصان سے بچنے کے لئے چھوٹے نقصان کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

لڑکے کو قتل کرنے کی حکمت

وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَ

وَ	كَانَ	وَرَآءَهُمْ	مَّلِكٌ	یَّاْخُذُ	كُلَّ سَفِیْنَةٍ	غَصْبًا ﴿۷۹﴾	وَ
اور	تھا	ان کے آگے	ایک بادشاہ	جو پکڑ لیتا تھا	ہر (صحیح سلامت) کشتی	زبردستی	اور

اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح سلامت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا○ اور

اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَاۤ اَنْ

اَمَّا	الْغُلٰمُ	فَكَانَ	اَبَوٰهُ	مُؤْمِنَیْنِ	فَخَشِیْنَاۤ	اَنْ
بہر حال	(وہ) لڑکا	تو تھے	اس کے ماں باپ	ایمان والے	تو ہمیں خوف ہوا	کہ

وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ

یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ﴿۸۰﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا

یُّرْهِقَهُمَا	طُغْیَانًا	وَّ	كُفْرًا ﴿۸۰﴾	فَاَرَدْنَاۤ	اَنْ	یُّبْدِلَهُمَا (1)
وہ مبتلا کردے گا انہیں (بھی)	سرکشی	اور	کفر (میں)	تو ہم نے چاہا	کہ	بدلہ میں دے انہیں

وہ لڑکا انہیں بھی سرکشی اور کفر میں ڈال دے گا○ تو ہم نے چاہا کہ اُن کا رب اُنہیں

دیوار سیدھی کرنے کی حکمت

رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾ وَ اَمَّا

رَبُّهُمَا	خَیْرًا	مِّنْهُ	زَكٰوةً	وَّ	اَقْرَبَ	رُحْمًا ﴿۸۱﴾	وَ	اَمَّا
ان کا رب	بہتر	اس سے	پاکیزہ	اور	زیادہ قریب	مہربانی (میں)	اور	بہر حال

پاکیزگی میں پہلے سے بہتر اور حسنِ سلوک اور رحمت و شفقت میں زیادہ مہربان عطا کردے○ اور بہر حال

الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ

الْجِدَارُ	فَكَانَ	لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ (2)	فِی الْمَدِیْنَةِ	وَ	كَانَ	تَحْتَهٗ	كَنْزٌ (3)
(رہی) دیوار	تو وہ تھی	دو یتیم لڑکوں کی	شہر میں	اور	تھا	اس کے نیچے	خزانہ

دیوار (کا جہاں تک تعلق ہے) تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں کا

1..... اولاد کی موت بعض اوقات خیر ہوتی ہے کہ والدین آزمائش سے بچ جاتے ہیں، یا بعد میں انہیں نیک و صالح اولاد ملتی ہے، یا وہ اولاد والدین کے لئے حصول جنت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ 2..... یتیم اس نابالغ لڑکے یا لڑکی کو کہتے ہیں جس کا باپ فوت ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ''جس نے مسلمانوں کے کسی یتیم بچے کے کھانے پینے کی ذمہ داری لی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے جس کی معافی نہ ہو۔(ترمذی، ۳/۳۶۸، الحدیث: ۱۹۲۴)

3..... اولاد کے لئے مال چھوڑنا خلافِ توکل نہیں، بلکہ حدیثِ پاک کے مطابق اولاد کے لئے مال چھوڑنا انہیں فقیر و محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے۔

لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

لَّهُمَا	وَ	كَانَ	اَبُوْهُمَا	صَالِحًا[1]	فَاَرَادَ	رَبُّكَ	اَنْ
ان دونوں کا	اور	تھا	ان کا باپ	نیک آدمی	تو چاہا	تمہارے رب (نے)	کہ

خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ

يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً

يَّبْلُغَاۤ	اَشُدَّهُمَا	وَ	يَسْتَخْرِجَا	كَنْزَهُمَا	رَحْمَةً
وہ دونوں پہنچ جائیں	اپنی جوانی (کو)	اور	نکال لیں	اپنا خزانہ	رحمت

وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں (یہ سب) آپ کے

مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ

مِّنْ رَّبِّكَ	وَ	مَا فَعَلْتُهٗ[2]	عَنْ اَمْرِيْ	ذٰلِكَ	تَاْوِيْلُ
آپ کے رب کی طرف سے	اور	میں نے نہیں کیا اسے	اپنے حکم سے	یہ	اصل مطلب (ہے)

رب کی رحمت سے ہے اور یہ سب کچھ میں نے اپنے حکم سے نہیں کیا۔ یہ ان باتوں کا اصل مطلب ہے

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؕ ﴿۸۲﴾ وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ	صَبْرًا ﴿۸۲﴾	وَ	يَسْــَٔلُوْنَكَ	عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ[3]	قُلْ
(اس کا) جس پر تم نہیں کرسکے	صبر	اور	سوال کرتے ہیں تم سے	ذوالقرنین کے متعلق	تم کہو

جس پر آپ صبر نہ کرسکے ○ اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ:

سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ ﴿۸۳﴾ اِنَّا

سَاَتْلُوْا	عَلَيْكُمْ	مِّنْهُ	ذِكْرًا ﴿۸۳﴾	اِنَّا
عنقریب میں پڑھ کر سناتا ہوں	تم پر (تمہارے سامنے)	اس سے (کا)	ذکر	بیشک

میں عنقریب تمہارے سامنے اس کا ذکر پڑھ کر سناتا ہوں ○ بیشک

حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں کفار کے سوال کا جواب

حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بادشاہت

1 ...... اولاد کو ماں باپ کے تقوے کا فائدہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی ملے گا۔

2 ...... حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے افعال کو بنیاد بنا کر فی زمانہ ظاہر شریعت کے خلاف کسی کو کچھ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

3 ...... حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ انتہائی عادل اور انصاف پسند بادشاہ تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ عادل حکمران کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے (عرش کے) سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (مسلم، ص۵۱۴، الحدیث: ۹۱(۱۰۳۱))

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مغرب کی طرف سفر

مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾

مَكَّنَّا	لَهٗ	فِی الْاَرْضِ	وَ	اٰتَیْنٰهُ	مِنْ كُلِّ شَیْءٍ	سَبَبًا ﴿۸۴﴾
ہم نے اقتدار دیا	اس کو	زمین میں	اور	عطا کیا اسے	ہر چیز سے	ایک سامان

ہم نے اسے زمین میں اقتدار دیا اور اسے ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا ○

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ

فَاَتْبَعَ	سَبَبًا ﴿۸۵﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ	مَغْرِبَ الشَّمْسِ
تو وہ پیچھے چلا	ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا	سورج غروب ہونے کی جگہ

تو وہ ایک راستے کے پیچھے چلا ○ یہاں تک کہ جب سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا

وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا

وَجَدَهَا	تَغْرُبُ	فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ	وَّ	وَجَدَ	عِنْدَهَا
(تو) اس نے پایا اسے	غروب ہوتا ہوا	ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں	اور	اس نے پائی	اس کے پاس

تو اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ہی

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک قوم پر اختیار ملنا

قَوْمًا ۬ؕ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ

قَوْمًا	قُلْنَا	یٰذَا الْقَرْنَیْنِ	اِمَّاۤ	اَنْ	تُعَذِّبَ [1]	وَ	اِمَّاۤ	اَنْ
ایک قوم	ہم نے فرمایا	اے ذوالقرنین	یا	یہ کہ	تو سزا دے (انہیں)	اور	یا	یہ کہ

ایک قوم کو پایا تو ہم نے فرمایا: اے ذوالقرنین! یا تو تُو انہیں سزا دے یا

ظالموں سے متعلق حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فیصلہ

تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تَتَّخِذَ	فِیْهِمْ	حُسْنًا ﴿۸۶﴾	قَالَ	اَمَّا	مَنْ	ظَلَمَ
تو اختیار کر	ان کے بارے میں	بھلائی	اس نے کہا	بہر حال	جس نے	ظلم کیا

ان کے بارے میں بھلائی اختیار کرو ○ کہا: بہر حال جس نے ظلم کیا

[1]...... علماء نے مسلم حکمران کی متعدد ذمہ داریاں بیان کی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں (۱) دین کے مستقل اصولوں اور جس پر اسلاف امت کا اجماع ہے اس کے مطابق دین کا تحفظ کرنا۔ (2) لوگوں کے اختلافات اور جھگڑوں وغیرہ کا عدل و انصاف کے ساتھ تصفیہ کرنا۔ (3) لوگوں کے جان و مال کی چوروں اور لٹیروں سے حفاظت کرنا۔ (4) اسلامی سزاؤں کو نافذ کرنا۔ (5) دشمنوں سے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے جنگی سازو سامان اور آلات حرب وغیرہ کی تیاری کرنا۔ (6) حق داروں کی بیت المال سے مدد کرنا۔ (7) لوگوں کے احوال وغیرہ کی معلومات کرتے رہنا۔ (احکام السلطانیة للماوردی، ص۲۷-۲۸، الجزء الاول)

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ	ثُمَّ	يُرَدُّ	اِلٰى رَبِّهٖ	فَيُعَذِّبُهٗ
توعنقریب ہم سزادیں گے اسے	پھر	وہ لوٹایا جائے گا	اپنے رب کی طرف	تو وہ عذاب دے گا اسے

توعنقریب ہم اسے سزادیں گے پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے بہت برا

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾	وَ	اَمَّا	مَنْ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا
بہت برا عذاب	اور	بہرحال	جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا، نیک

عذاب دے گا ○ اور بہرحال جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیا

فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا

فَلَهٗ	جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى	وَ	سَنَقُوْلُ	لَهٗ	مِنْ اَمْرِنَا
تو اس کے لئے	بدلہ بھلائی (ہے)	اور	عنقریب ہم کہیں گے	اس کو	اپنے کام سے

تو اس کا بدلہ بھلائی ہے اور عنقریب ہم اس کو آسان کام

يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ

يُسْرًا ﴿٨٨﴾	ثُمَّ	اَتْبَعَ	سَبَبًا ﴿٨٩﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ
آسان (کام)	پھر	وہ پیچھے چلا	ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا

کہیں گے ○ پھر وہ ایک راستے کے پیچھے چلا ○ یہاں تک کہ جب

مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ

مَطْلِعَ الشَّمْسِ	وَجَدَهَا	تَطْلُعُ	عَلٰى قَوْمٍ [1]	لَّمْ نَجْعَلْ
سورج طلوع ہونے کی جگہ	(تو) اس نے پایا اسے	طلوع ہوتا ہوا	ایک قوم پر	ہم نے نہیں بنائی

سورج طلوع ہونے کی جگہ پہنچا تو اسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتا ہوا پایا جن کے لیے

باعمل مسلمانوں سے متعلق حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فیصلہ

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مشرق کی طرف سفر اور ایک وحشی قوم کا سامنا

1...... مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ قوم اس جگہ پر تھی جہاں ان کے اور سورج کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی اور نہ وہاں زمین کی نرمی کی وجہ سے کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت زمین کے اندر بنائے ہوئے تہ خانوں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے۔(خازن، الکھف، تحت الآیۃ: ٩٠، ٣/٢٢٤، روح البیان، الکھف، تحت الآیۃ: ٩٠، ٥/٢٩٤، ملتقطاً)

علم الٰہی کی شان

لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ

لَّهُمْ	مِّنْ دُوْنِهَا	سِتْرًا ﴿۹۰﴾ (1)	كَذٰلِكَ	وَ	قَدْ
ان کے لیے	اس (سورج) کے مقابل	کوئی آڑ	(بات) اسی طرح (ہے)	اور	بیشک

ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی تھی ○ بات اسی طرح ہے اور جو کچھ

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تیسرا سفر

اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ

اَحَطْنَا	بِمَا	لَدَيْهِ	خُبْرًا ﴿۹۱﴾	ثُمَّ	اَتْبَعَ
ہم نے احاطہ کیا ہوا ہے	(اس) کا جو کچھ	اس کے پاس (تھا)	علم (سے)	پھر	وہ پیچھے چلا

اس کے پاس تھا سب کو ہمارا علم محیط ہے ○ پھر وہ ایک اور راستے کے

ایک قوم سے ملاقات

سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ

سَبَبًا ﴿۹۲﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ	بَيْنَ السَّدَّيْنِ	وَجَدَ
ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا	دو پہاڑوں کے درمیان	اس نے پائی

پیچھے چلا ○ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اس نے

یاجوج ماجوج سے متعلق قوم کی درخواست

مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ

مِنْ دُوْنِهِمَا	قَوْمًا	لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ	قَوْلًا ﴿۹۳﴾	قَالُوْا	يٰذَا الْقَرْنَيْنِ
ان کے آگے	ایک قوم	وہ سمجھتے معلوم نہیں ہوتے تھے	کوئی بات	انہوں نے کہا	اے ذوالقرنین

ان پہاڑوں کے آگے ایک ایسی قوم کو پایا جو کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ○ انہوں نے کہا، اے ذوالقرنین!

اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ

اِنَّ	يَاْجُوْجَ	وَ	مَاْجُوْجَ	مُفْسِدُوْنَ	فِى الْاَرْضِ (2)	فَهَلْ
بیشک	یاجوج	اور	ماجوج	فساد مچانے والے لوگ (ہیں)	زمین میں	تو کیا

بیشک یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد مچانے والے لوگ ہیں تو کیا

(1) ...... مخلوقِ الٰہی میں بڑا تنوع ہے اور ان کے زندگی گزارنے کے طریقوں میں بھی بہت فرق ہے اور یہ سب قدرت اور حکمتِ خداوندی ہے۔

(2) ...... فساد فی الارض میں ہر طرح کی ضلالت و گمراہی، شرک و کفر، خرافات و اوہام، قتل و غارت گری، فتنہ پروری و شر انگیزی اور حقوقُ اللہ و حقوقُ العباد کی پامالی شامل ہے اور دینِ اسلام نے فساد فی الارض کی تمام صورتوں سے روکا ہے اور زمین میں فساد پھیلانے والوں پر قرآن مجید میں لعنت کی گئی اور انہیں عذابِ جہنم کی وعید سنائی گئی ہے، لہٰذا فساد فی الارض کرنے والے اسلامی احکام پر عمل نہیں کر رہے بلکہ اس کے خلاف چل رہے ہیں۔

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ

نَجْعَلُ	لَكَ	خَرْجًا	عَلٰۤى	اَنْ	تَجْعَلَ	بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ
ہم مقرر کر دیں	تمہارے لیے	کچھ مال	(اس) پر	کہ	تو بنادے	ہمارے اوران کے درمیان

ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کر دیں اس بات پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان

سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ

سَدًّا ﴿۹۴﴾	قَالَ	مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ	رَبِّیْ	خَیْرٌ
ایک دیوار	اس نے کہا	جس چیز میں قابو دیا مجھے	میرے رب (نے)	(وہ) بہتر (ہے)

ایک دیوار بنادیں ○ ذوالقرنین نے کہا: جس چیز پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے وہ بہتر ہے

فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾

فَاَعِیْنُوْنِیْ (1)	بِقُوَّةٍ	اَجْعَلْ	بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ	رَدْمًا ﴿۹۵﴾
تو تم مدد کرو میری	قوت کے ساتھ	میں بنادوں گا	تمہارے اوران کے درمیان	مضبوط رکاوٹ

تو تم میری مدد قوت کے ساتھ کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط رکاوٹ بنادوں گا ○

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى

اٰتُوْنِیْ	زُبَرَ الْحَدِیْدِ (2)	حَتّٰۤى	اِذَا	سَاوٰى
تم دو مجھے	لوہے کے ٹکڑے	یہاں تک کہ	جب	اس نے (دیوار) برابر کر دی

میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ یہاں تک کہ جب وہ دیوار

بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ

بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ	قَالَ	انْفُخُوْا	حَتّٰۤى	اِذَا	جَعَلَهٗ
دونوں پہاڑوں کے کناروں کے درمیان	کہا	(آگ) دھنکاؤ	یہاں تک کہ	جب	کر دیا اسے

دونوں پہاڑوں کے کناروں کے درمیان برابر کر دی تو ذوالقرنین نے کہا: آگ دھنکاؤ۔ یہاں تک کہ جب

حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جواب

مضبوط دیوار کی تعمیر اور ایجادات کی ترقی

1 ...... حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قوم سے مدد کرنے کا مطالبہ کیا، اس سے معلوم ہوا کہ غیر خدا سے مدد طلب کرنا شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔

2 ...... مسلمانوں کو ٹیکنالوجی میں ترقی کرنی چاہئے کہ ان کی بنا پر ملک کی عوام بہت سے مسائل و مشکلات سے بچ جاتی ہے، نیز یہ معاشی خوشحالی اور دشمنوں سے حفاظت میں بھی بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔

نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا

نَارًا	قَالَ	اٰتُوْنِیْۤ	اُفْرِغْ	عَلَیْهِ	قِطْرًا ﴿۹۶﴾	فَمَا اسْطَاعُوْۤا
آگ	کہا	دو مجھے	میں انڈیل دوں	اس پر	پگھلایا ہوا تانبہ	تو (یاجوج ماجوج کو) طاقت نہ ہوئی

اُس لوہے کو آگ کر دیا تو کہا: مجھے دو تاکہ میں اس گرم لوہے پر پگھلایا ہوا تانبہ اُنڈیل دوں ○ تو یاجوج وماجوج

اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ

اَنْ	یَّظْهَرُوْهُ	وَ	مَا اسْتَطَاعُوْا	لَهٗ
(اس کی) کہ	وہ چڑھ سکیں اس (دیوار) پر	اور	انہیں طاقت نہ ہوئی	اس میں

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ

نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ

نَقْبًا ﴿۹۷﴾	قَالَ	هٰذَا	رَحْمَةٌ	مِّنْ رَّبِّیْ	فَاِذَا	جَآءَ
سوراخ کرنے (کی)	(ذوالقرنین نے) کہا	یہ	رحمت (ہے)	میرے رب کی	پھر جب	آئے گا

کر سکے ○ ذوالقرنین نے کہا: یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب

دیوار ٹوٹنے کا مخصوص وقت

وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾

وَعْدُ رَبِّیْ	جَعَلَهٗ	دَكَّآءَ	وَ	كَانَ	وَعْدُ رَبِّیْ	حَقًّا ﴿۹۸﴾
میرے رب کا وعدہ	وہ کر دے گا اسے	پاش پاش	اور	ہے	میرے رب کا وعدہ	سچا

میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ○

وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ

وَ	تَرَكْنَا	بَعْضَهُمْ	یَوْمَىٕذٍ	یَّمُوْجُ (1)	فِیْ بَعْضٍ	وَّ
اور	ہم چھوڑ دیں گے	ان کے بعض (کو)	اس دن	وہ ریلے (کی طرح) آئیں گے	بعض میں	اور

اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر سیلاب کی طرح آئے گا اور

یاجوج ماجوج کا نکلنا اور صور میں پھونک ماری جانا

(1)...... احادیث میں قیامت کی بہت سی علامات بیان کی گئی ہیں ان میں سے دس بڑی علامات یہ ہیں (1) دھواں ظاہر ہونا (2) دجال کا ظاہر ہونا۔ (3) دابۃ الارض کا نکلنا۔ (4) سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا (5) حضرت عیسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اترنا۔ (6) یاجوج ماجوج کا نکلنا (7 تا 9) تین آدمیوں کا زمین میں دھنس جانا، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرۂ عرب میں۔ (10) وہ آگ جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کی قیامت گاہ کی طرف ہانک دے گی۔ (مسلم، ص ۱۵۵۱، الحدیث ۳۹ (۲۹۰۱)، ملخصاً)

بروزِ قیامت جہنم کفار کے سامنے لائی جائے گی

نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰهُمۡ جَمۡعًا ۙ﴿۹۹﴾ وَّ عَرَضۡنَا

نُفِخَ	فِی الصُّوۡرِ	فَجَمَعۡنٰهُمۡ	جَمۡعًا ﴿۹۹﴾	وَّ	عَرَضۡنَا
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو ہم جمع کرلائیں گے ان کو	جمع کرنا	اور	ہم سامنے لائیں گے

صُور میں پھونک ماری جائے گی تو ہم سب کو جمع کرلائیں گے ○ اور ہم اس دن

کفار کی عملی حالت

جَهَنَّمَ یَوۡمَئِذٍ لِّلۡكٰفِرِیۡنَ عَرۡضًا ۙ﴿۱۰۰﴾ الَّذِیۡنَ كَانَتۡ اَعۡیُنُهُمۡ

جَهَنَّمَ	یَوۡمَئِذٍ	لِّلۡكٰفِرِیۡنَ	عَرۡضًا ﴿۱۰۰﴾	الَّذِیۡنَ	كَانَتۡ	اَعۡیُنُهُمۡ
جہنم	اس دن	کافروں کے	سامنے لانا	وہ لوگ جو	تھیں	ان کی آنکھیں

جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ○ وہ جن کی آنکھیں

کفار کو ایک تنبیہ

فِیۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِكۡرِیۡ وَ كَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا ﴿۱۰۱﴾ۙ اَفَحَسِبَ

فِیۡ غِطَآءٍ	عَنۡ ذِكۡرِیۡ	وَ	كَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ	سَمۡعًا ﴿۱۰۱﴾	اَفَحَسِبَ
پردے میں	میری یاد سے	اور	وہ طاقت نہیں رکھتے تھے	(حق بات) سننے (کی)	تو کیا سمجھتے ہیں

میری یاد سے پردے میں تھیں اور حق بات سن نہ سکتے تھے ○ تو کیا کافر

الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ

الَّذِیۡنَ	كَفَرُوۡۤا	اَنۡ	یَّتَّخِذُوۡا	عِبَادِیۡ	مِنۡ دُوۡنِیۡۤ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کہ	وہ بنالیں گے	میرے بندوں (کو)	میرے سوا

یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی

سب سے زیادہ ناقص عمل والوں کی نشاندہی

اَوۡلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِیۡنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلۡ هَلۡ

اَوۡلِیَآءَ [1]	اِنَّاۤ	اَعۡتَدۡنَا	جَهَنَّمَ	لِلۡكٰفِرِیۡنَ	نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾	قُلۡ	هَلۡ
حمایتی	بیشک	ہم نے تیار کررکھی ہے	جہنم	کافروں کی	مہمانی (کیلئے)	تم کہو	کیا

بنالیں گے بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کیلئے جہنم تیار کررکھی ہے ○ تم فرماؤ: کیا

ع ۱۱ ۱۹ ۲

[1] ...... یعنی کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں جیسے حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر عَلَیۡہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا حمایتی بنالیں گے اور ان سے کچھ نفع پائیں گے؟ ان کا یہ گمان فاسد ہے، بلکہ وہ بندے انہیں اپنا دشمن سمجھتے اور ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ کافروں کا گمان فاسد ہونے کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اولیاء رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اور ملائکہ، ایمان والوں کے مددگار ہو کر ان کی شفاعت کریں گے نہ کہ کافروں کی۔

اعمالِ کفار کی بربادی اور ان کا وزن نہ ہونے کی خبر

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیْنَ

نُنَبِّئُكُمْ	بِالْاَخْسَرِیْنَ	اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾	اَلَّذِیْنَ
ہم خبر دیں تمہیں	سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والوں کی	اعمال (کے اعتبار سے)	وہ لوگ جو

ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل والے کون ہیں؟ ○ وہ لوگ

ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ

ضَلَّ	سَعْیُهُمْ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	هُمْ
گم ہوگئی، برباد ہوگئی	ان کی کوشش	دنیا کی زندگی میں	اور (حالانکہ)	وہ

جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی حالانکہ وہ

یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓىٕكَ

یَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ	یُحْسِنُوْنَ (1)	صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾	اُولٰٓىٕكَ
گمان کررہے ہیں	کہ وہ	اچھا کررہے ہیں	کام	یہی لوگ

یہ گمان کررہے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىٕهٖ فَحَبِطَتْ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىٕهٖ	فَحَبِطَتْ
وہ ہیں جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کی آیتوں اور اس سے ملنے کا	تو مٹ گئے، برباد ہوگئے

جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا تو ان کے سب اعمال

اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾

اَعْمَالُهُمْ	فَلَا نُقِیْمُ	لَهُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾
ان کے اعمال	پس ہم قائم نہیں کریں گے	ان کے لیے	قیامت کے دن	کوئی وزن

برباد ہوگئے پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے ○

(1) ...... صحیح وہ ہے جو قرآن و سنت کے مطابق ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز بظاہر اگرچہ کتنی ہی صحیح نظر آرہی ہو اگر قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ بُری ہے، کفار کے ظاہری اچھے اعمال اور گمراہوں کی بدعتیں سب اسی میں داخل ہیں جیسے انبیاء واولیاء کی شان گھٹانے کی کوشش کرنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ توحید بیان کررہے ہیں، ایسے لوگ بھی اسی آیت میں داخل ہیں۔

کفار کی سزا جہنم ہونے کا سبب

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْۤا

ذٰلِكَ	جَزَآؤُهُمْ	جَهَنَّمُ	بِمَا	كَفَرُوْا	وَ	اتَّخَذُوْۤا
یہ	ان کا بدلہ (ہے)	جہنم	(اس کے) سبب کہ	انہوں نے کفر کیا	اور	بنالیا

یہ ان کا بدلہ ہے جہنم، کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں

باعمل مسلمانوں کا صلہ

اٰیٰتِیْ وَ رُسُلِیْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

اٰیٰتِیْ	وَ	رُسُلِیْ	هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
میری آیتوں	اور	میرے رسولوں (کو)	ہنسی مذاق	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

اور میرے رسولوں کو ہنسی مذاق بنالیا ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	كَانَتْ	لَهُمْ	جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ[1]	نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾
انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ہیں	ان کے لئے	فردوس کے باغات	مہمانی

اچھے اعمال کئے ان کی مہمانی کیلئے فردوس کے باغات ہیں ○

کلماتِ الٰہی کی شان

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	لَا یَبْغُوْنَ	عَنْهَا	حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾	قُلْ	لَّوْ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	وہ نہیں چاہیں گے	ان سے	(دوسری) جگہ بدلنا	تم کہو	اگر

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، ان سے کوئی دوسری جگہ بدلنا نہ چاہیں گے ○ تم فرمادو: اگر

كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

كَانَ	الْبَحْرُ	مِدَادًا	لِّكَلِمٰتِ[2] رَبِّیْ	لَنَفِدَ	الْبَحْرُ
ہو جاتا	سمندر	سیاہی	میرے رب کی باتوں کے لیے	(تو) ضرور ختم ہو جاتا	سمندر

سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو جاتا تو ضرور سمندر ختم ہو جاتا

[1] ...... جنتیں آٹھ ہیں جن کے نام یہ ہیں، دارُ الجلال، دارُ القرار، دارُ السلام، جنتِ عدن، جنتُ المأویٰ، جنتُ الخلد، جنتُ الفردوس، جنتُ النعیم۔ ان میں فردوس سب سے اعلیٰ جنت ہے اور اس کی دعا مانگنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے، چنانچہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو تو فردوس مانگو، کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (بخاری، ۲/۲۵۰، الحدیث: ۲۷۹۰) [2] ...... یہاں کلمات سے مراد اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات ہیں جن کی کوئی انتہاء نہیں۔

قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ

قَبۡلَ	اَنۡ	تَنۡفَدَ	كَلِمٰتُ رَبِّىۡ	وَلَوۡ	جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ
(اس سے) پہلے	کہ	ختم ہوں	میرے رب کی باتیں	اگرچہ	ہم لے آتے اس کے جیسا (اور سمندر)

اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوتیں، اگرچہ ہم اس کی مدد کیلئے اُسی سمندر جیسا

مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰٓى

مَدَدًا ﴿١٠٩﴾	قُلۡ	اِنَّمَاۤ اَنَا	بَشَرٌ [1]	مِّثۡلُكُمۡ	يُوۡحٰٓى
مدد (کے لئے)	تم کہو	میں صرف	ایک بشر (ہوں)	تمہاری طرح	وحی کی جاتی ہے

اور لے آتے ○ تم فرماؤ: میں (ظاہراً) تمہاری طرح ایک بشر ہوں مجھے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی منفرد بشریت

اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنۡ

اِلَىَّ	اَنَّمَاۤ	اِلٰهُكُمۡ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَمَنۡ
میری طرف	(کہ) بیشک	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو جو

وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو

ملاقاتِ الٰہی کا یقین رکھنے والوں کو نصیحت

كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا

كَانَ يَرۡجُوۡا	لِقَآءَ رَبِّهٖ	فَلۡيَعۡمَلۡ	عَمَلًا صَالِحًا
امید رکھتا ہو	اپنے رب سے ملاقات کی	تو اسے چاہیے کہ عمل کرے	نیک عمل

اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے

وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

وَّ	لَا يُشۡرِكۡ	بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ [2]	اَحَدًا ﴿١١٠﴾
اور	شریک نہ کرے	اپنے رب کی عبادت میں	کسی ایک (کو)

اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ○

ع ١٢ / ٢

[1] ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقت نور ہے اور ظاہری صورت بشری ہے۔ [2] ...... عبادت میں اخلاص ہونا یعنی اس عبادت سے صرف اللّٰہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہونا بہت ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی عبادت مقبول نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللّٰہ تعالیٰ جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس نے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللّٰہ کے لئے کیا تھا، کسی کو شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیر خدا سے طلب کرنا چاہئے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ تمام شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہے۔ (ترمذی، ۵/۱۰۵، الحدیث: ۳۱۶۵)

آیات:98 — سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ — رکوع:06

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾	ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ [(1)]	عَبْدَهٗ	زَكَرِيَّا ﴿٢﴾	اِذْ
حروف مقطعات	(یہ) تیرے رب کی رحمت کا ذکر (ہے)	اپنے بندے	زکریا (پر)	جب

كٓهٰيٰعٓصٓ ○ یہ تیرے رب کی اپنے بندے زکریا پر رحمت کا ذکر ہے ○ جب

نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ

نَادٰى	رَبَّهٗ	نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ [(2)]	قَالَ	رَبِّ	اِنِّيْ
اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	آہستہ پکارنا	عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں

اس نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا ○ عرض کی: اے میرے رب! بیشک

وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّ

وَهَنَ	الْعَظْمُ	مِنِّيْ	وَ	اشْتَعَلَ	الرَّاْسُ	شَيْبًا	وَّ
کمزور ہو گئی	ہڈی	میری	اور	بھڑک اٹھا ہے	سر	بڑھاپے (سے)	اور

میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر نے بڑھاپے کا شعلہ چمکا دیا ہے (بوڑھا ہو گیا ہوں) اور

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر رحمتِ الٰہی کا ذکر

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اولاد کے لئے دعا مانگنے کا انداز

1 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مراد نیک اور صالح بیٹا عطا فرمانا ہے اور بیٹا عطا فرمانے کے تذکرے کو رحمتِ الٰہی کا تذکرہ فرمایا گیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نیک اور صالح بیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑی رحمت ہے خصوصاً جب کہ بڑھاپے میں عطا ہو۔

2 ......بلند آواز سے دعا مانگنا جائز اور احادیث سے ثابت ہے البتہ آہستہ آواز میں دعا مانگنا اس پر فضیلت رکھتا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "آہستہ آواز میں دعا کرنا 70 بلند آواز کے ساتھ دعاؤں کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۱۴، الحدیث: ۳۰۴۶)

حضرت زکریا عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وارث کے لئے دعا

لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝۴ وَ اِنِّیْ خِفْتُ

خِفْتُ (1)	اِنِّیْ	وَ	شَقِیًّا ۝۴	رَبِّ	بِدُعَآىِٕكَ	لَمْ اَكُنْۢ
ڈرہے	بیشک مجھے	اور	محروم	اے میرے رب	تجھے پکارنے پر	میں نہیں رہا

اے میرے رب! میں تجھے پکار کر کبھی محروم نہیں رہا ۝ اور بیشک مجھے اپنے بعد

الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ

لِیْ	فَهَبْ	عَاقِرًا	امْرَاَتِیْ	كَانَتِ	وَ	مِنْ وَّرَآءِیْ	الْمَوَالِیَ
مجھے	تو تو عطا کردے	بانجھ	میری بیوی	ہے	اور	اپنے بعد	اپنے رشتہ داروں کا

اپنے رشتے داروں کا ڈر ہے اور میری بیوی بانجھ ہے، تو مجھے اپنے پاس سے

مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝۵ یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ﳓ وَ

وَ	اٰلِ یَعْقُوْبَ	مِنْ	یَرِثُ	وَ	یَّرِثُنِیْ (2)	وَلِیًّا ۝۵	مِنْ لَّدُنْكَ
اور	یعقوب کی اولاد (کا)	سے	وارث ہو	اور	وہ جانشین ہو میرا	کوئی وارث	اپنے پاس سے

کوئی ایسا وارث عطا فرمادے ۝ جو میرا جانشین ہو اور یعقوب کی اولاد کا وارث ہو اور

دعائے زکریا کی قبولیت اور حضرت یحییٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت

اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝۶ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

نُبَشِّرُكَ	اِنَّا	یٰزَكَرِیَّاۤ	رَضِیًّا ۝۶	رَبِّ	اجْعَلْهُ
ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے	بیشک	اے زکریا	پسندیدہ	اے میرے رب	بنادے اسے

اے میرے رب! اسے پسندیدہ بنادے ۝ اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی

بِغُلٰمِ ﹰاسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝۷

سَمِیًّا ۝۷	مِنْ قَبْلُ	لَّهٗ	لَمْ نَجْعَلْ	یَحْیٰى	اسْمُهٗ	بِغُلٰمِ
کوئی ہم نام، ہم صفت	(اس سے) پہلے	اس کا	ہم نے نہ بنایا	یحییٰ (ہوگا)	اس کا نام	ایک لڑکے کی

خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے، اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی دوسرا نہ بنایا ۝

1 ..... حضرت زکریا عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے چچازاد بھائیوں کے شریر ہونے کی وجہ سے یہ خوف تھا کہ کہیں میرے بعد یہ لوگ دین میں تبدیلی نہ کردیں اور صحیح طور پر دین کی خدمت نہ کریں، اس لئے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی پشت سے نیک بیٹے کی دعا مانگی تاکہ وہ ان کے بعد دین کو زندہ رکھے۔

2 ..... یہاں وراثت سے علم کی وراثت مراد ہے، مال کی وراثت مراد نہیں ۔ حدیث پاک میں ہے: انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ لیا۔(ترمذی، ۴/۳۱۲، الحدیث: ۲۶۹۱)

فرزند عطا ہونے کے طریقے سے متعلق سوال اور اس کا جواب

قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ

قَالَ	رَبِّ	اَنّٰى	یَكُوْنُ (1)	لِیْ	غُلٰمٌ	وَّ	كَانَتِ
عرض کی	اے میرے رب	کہاں سے	ہوگا	میرے لئے	لڑکا	اور (حالانکہ)	ہے

عرض کی: اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ

امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿۸﴾

امْرَاَتِیْ	عَاقِرًا	وَّ	قَدْ	بَلَغْتُ	مِنَ الْكِبَرِ	عِتِیًّا ﴿۸﴾
میری بیوی	بانجھ	اور	تحقیق	میں پہنچ چکا ہوں	بڑھاپے کی وجہ سے	سوکھ جانے کی حالت (کو)

میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی وجہ سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ چکا ہوں ○

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ

قَالَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	رَبُّكَ	هُوَ	عَلَیَّ	هَیِّنٌ	وَّ	قَدْ
فرمایا	ایسا ہی ہے	فرمایا	تیرے رب (نے)	وہ	مجھ پر	بہت آسان (ہے)	اور	بیشک

فرمایا: ایسا ہی ہے۔ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ میرے اوپر بہت آسان ہے اور میں نے تو

خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْــٴًـا ﴿۹﴾ قَالَ

خَلَقْتُكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَمْ تَكُ	شَیْــٴًـا ﴿۹﴾	قَالَ
میں نے پیدا کیا تجھے	(اس سے) پہلے	اور (حالانکہ)	تم نہ تھے	کوئی چیز	عرض کی

اس سے پہلے تجھے پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے ○ عرض کی:

حضرت زکریا عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک درخواست اور اس کی قبولیت

رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُكَ

رَبِّ	اجْعَلْ	لِّیْۤ	اٰیَةً	قَالَ	اٰیَتُكَ
اے میرے رب	بنادے، مقرر کردے	میرے لئے	کوئی نشانی	فرمایا	تیری نشانی

اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرمادے۔ فرمایا: تیری نشانی یہ ہے کہ

1 ...... حضرت زکریا عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس طرح عرض کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت پر کسی عدمِ یقین کا اظہار مقصود نہ ہے بلکہ اس کلام سے آپ کا مقصود یہ معلوم کرنا تھا کہ بیٹا کس طرح عطا کیا جائے گا، کیا ہمیں دوبارہ جوانی عطا کی جائے گی یا اسی عمر میں بیٹا عطا کیا جائے گا۔

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو اشارہ کرکے نماز کی تاکید

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ

فَخَرَجَ	سَوِيًّا ﴿١٠﴾ (1)	ثَلٰثَ لَيَالٍ	النَّاسَ	اَلَّا تُكَلِّمَ
تو وہ نکلا	تندرست (ہوتے ہوئے)	تین رات (دن)	لوگوں (سے)	(یہ ہے) کہ تو کلام نہیں کرسکے گا

تم بالکل تندرست ہوتے ہوئے بھی تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرسکو گے ○ پس وہ اپنی قوم کی طرف

عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا

سَبِّحُوْا	اَنْ	اِلَيْهِمْ	فَاَوْحٰۤى	مِنَ الْمِحْرَابِ	عَلٰى قَوْمِهٖ
تم تسبیح کرتے رہو	کہ	ان کی طرف	تو اس نے اشارہ کیا	مسجد سے	اپنی قوم پر (کی طرف)

مسجد سے باہر نکلے تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح وشام

حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایک حکم اور آپ پر انعاماتِ الٰہی کا بیان

بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ

وَ	بِقُوَّةٍ	الْكِتٰبَ	خُذِ	يٰيَحْيٰى	عَشِيًّا ﴿١١﴾	وَّ	بُكْرَةً
اور	مضبوطی کے ساتھ	کتاب (کو)	تھام کر رکھو	اے یحییٰ	شام	اور	صبح

تسبیح کرتے رہو ○ اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو اور

اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ

وَ	مِّنْ لَّدُنَّا	حَنَانًا (2)	وَّ	صَبِيًّا ﴿١٢﴾	الْحُكْمَ	اٰتَيْنٰهُ
اور	اپنی طرف سے	نرم دلی (دی)	اور	بچپن (ہی میں)	حکمت	ہم نے عطا کردی اسے

ہم نے اسے بچپن ہی میں حکمت عطا فرمادی تھی ○ اور اپنی طرف سے نرم دلی اور

زَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ

بِوَالِدَيْهِ	بَرًّۢا	وَّ	تَقِيًّا ﴿١٣﴾	كَانَ	وَ	زَكٰوةً
اپنے ماں باپ سے	اچھا سلوک کرنے والا	اور	(اللہ سے) بہت ڈرنے والا	وہ تھا	اور	پاکیزگی

پاکیزگی دی اور وہ (اللہ سے) بہت زیادہ ڈرنے والا تھا ○ اور وہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا

(1)...... پہلے زمانہ میں خاموشی کا روزہ بھی ہوتا تھا، البتہ ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہوگیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صومِ وصال (یعنی سحری اور افطار کے بغیر مسلسل روزہ رکھنے) اور چپ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسند امام اعظم، ص ۱۹۲)

(2)...... حنان کا معنی ہے رحمت، دل کی نرمی، ہیبت اور وقار وغیرہ، یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت فرمائی یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں رقت و رحمت پیدا فرمادی تاکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں پر مہربانی کریں۔

حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اللہ تعالیٰ کا سلام

وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ

يَوْمَ	عَلَيْهِ	سَلٰمٌ	وَ	عَصِيًّا ﴿١٤﴾	جَبَّارًا	لَمْ يَكُنْ	وَ
(جس) دن	اس پر	سلامتی (ہے)	اور	نافرمان	تکبر کرنے والا	وہ نہیں تھا	اور

اور وہ متکبر، نافرمان نہیں تھا○ اور اس پر سلامتی ہے جس دن

وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ ع وَ

وُلِدَ (1)	وَ	يَوْمَ	يَمُوْتُ	وَ	يَوْمَ	يُبْعَثُ	حَيًّا ﴿١٥﴾	وَ
وہ پیدا ہوا	اور	(جس) دن	وفات پائے گا	اور	(جس) دن	اٹھایا جائے گا	زندہ	اور

وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ فوت ہوگا اور جس دن وہ زندہ اٹھایا جائے گا○ اور

ع ١٥ — وقف لازم

حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے واقعہ کی یاددہانی

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا

اذْكُرْ	فِي الْكِتٰبِ	مَرْيَمَ	اِذِ	انْتَبَذَتْ	مِنْ اَهْلِهَا
یاد کرو	کتاب میں	مریم (کو)	جب	وہ الگ ہوئی	اپنے گھر والوں سے

کتاب میں مریم کو یاد کرو جب وہ اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف

حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پردہ کرنا اور حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشری صورت میں آمد

مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ لا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا قف صلے فَاَرْسَلْنَآ

مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾	فَاتَّخَذَتْ	مِنْ دُوْنِهِمْ	حِجَابًا	فَاَرْسَلْنَآ
جانبِ مشرق ایک جگہ (میں)	تو اس نے بنالیا	ان (لوگوں) کے سامنے	ایک پردہ	تو ہم نے بھیجا

ایک جگہ الگ ہوگئی○ تو ان (لوگوں) سے ادھر ایک پردہ کرلیا تو اس کی طرف ہم نے

اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾

اِلَيْهَا	رُوْحَنَا (2)	فَتَمَثَّلَ	لَهَا	بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ (3)
اس کی طرف	اپنی خاص روح (جبرئیل)	تو اس نے صورت اختیار کی	اس کے سامنے	ایک تندرست آدمی (کی)

اپنا روحانی (جبرئیل) بھیجا تو وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی صورت بن گیا○

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت کے دن ان پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے، اسی وجہ سے اہلسنت وجماعت بارہ ربیع الاول کے دن اللہ تعالیٰ کے حبیب اور تمام انبیاء کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن مناتے ہیں اور اس دن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود وسلام کی کثرت کرتے ہیں۔ 2 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں روح سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور انہیں روح فرمانے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ دین ان کی لائی ہوئی وحی کے ذریعے زندہ ہوتا ہے اس لئے مجازاً انہیں روح فرمایا گیا ہے۔ 3 ...... فرشتوں کے اجسام نوری ہیں اور اللہ تعالیٰ

حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مثالی کردار

قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ﴿۱۸﴾

قَالَتْ	اِنِّیْۤ	اَعُوْذُ	بِالرَّحْمٰنِ	مِنْكَ	اِنْ	كُنْتَ	تَقِیًّا ﴿۱۸﴾
(مریم نے) کہا	بیشک میں	پناہ مانگتی ہوں	رحمٰن کی	تجھ سے	اگر	تجھے ہے	اللہ کا ڈر

مریم بولی: میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے ○

حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کا مقصد

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖۗ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾

قَالَ	اِنَّمَاۤ اَنَا	رَسُوْلُ رَبِّكِ	لِاَهَبَ [1]	لَكِ	غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾
اس نے کہا	میں تو صرف	تیرے رب کا بھیجا ہوا (ہوں)	تاکہ عطا کروں	تجھے	ایک پاکیزہ بیٹا

کہا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں ○

حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کا استفسار اور حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ

قَالَتْ	اَنّٰى	یَكُوْنُ	لِیْ	غُلٰمٌ	وَّ	لَمْ یَمْسَسْنِیْ [2]
(مریم نے) کہا	کہاں سے	ہوگا	میرے لئے	بیٹا	اور (حالانکہ)	چھوا تک نہیں مجھے

مریم نے کہا: میرے لڑکا کہاں سے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی آدمی نے

بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ

بَشَرٌ	وَّ	لَمْ اَكُ	بَغِیًّا ﴿۲۰﴾	قَالَ	كَذٰلِكِ	قَالَ
کسی آدمی (نے)	اور	نہ میں ہوں	بدکار	(جبرئیل نے) کہا	ایسا ہی (ہے)	فرمایا

چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں ○ جبرئیل نے کہا: ایسا ہی ہے۔ تیرے رب نے

حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ کی نشانی اور رحمت بنایا گیا

رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً

رَبُّكِ	هُوَ	عَلَیَّ	هَیِّنٌ	وَ	لِنَجْعَلَهٗۤ	اٰیَةً
تیرے رب (نے)	وہ	مجھ پر	بہت آسان (ہے)	اور	تاکہ ہم بنادیں اسے	نشانی

فرمایا ہے کہ یہ میرے اوپر بہت آسان ہے اور تاکہ ہم اسے لوگوں کیلئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے اُنہیں یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کے مقبول بندے اللہ تعالٰی کے بعض کاموں کو اپنی طرف منسوب کرسکتے ہیں، جیسے کسی کو بیٹا دینا در حقیقت اللہ تعالٰی کا کام ہے لیکن حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں۔ ہمارے عرف میں لوگ بیٹے دینے کو اولیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر بدگمانی نہیں کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کے کلام کا ممکنہ حد تک اچھا مطلب لینا واجب ہے۔ 2 ...... پاکدامن عورت کی پہچان یہ ہے کہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حمل اور متعلقہ واقعات

لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾

لِّلنَّاسِ	وَ	رَحْمَةً	مِّنَّا	وَ	كَانَ	اَمْرًا	مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾
لوگوں کے لئے	اور	رحمت	اپنی طرف سے	اور	وہ ہے	کام	فیصلہ کیا ہوا

نشانی بنادیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت (بنادیں) اور یہ ایسا کام ہے جس کا فیصلہ ہوچکا ہے ○

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ

فَحَمَلَتْهُ [1]	فَانْتَبَذَتْ بِهٖ	مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾	فَاَجَآءَهَا	الْمَخَاضُ
پھر پیٹ میں لیا اس (عیسیٰ) کو	تو لے کر چلی گئی اُسے	دور کی جگہ	پھر لے آیا اِسے	پیدائش کا درد

پھر مریم حاملہ ہوگئیں تو اسے لے کر ایک دور کی جگہ چلی گئی ○ پھر بچے کی پیدائش کا درد

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ	قَالَتْ	يٰلَيْتَنِيْ	مِتُّ	قَبْلَ هٰذَا	وَ	كُنْتُ
کھجور کے تنے کی طرف	اس نے کہا	اے کاش	میں مرگئی ہوتی	اس سے پہلے	اور	ہوجاتی

اسے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا تو اس نے کہا: اے کاش کہ میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور میں

نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ

نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾	فَنَادٰىهَا [2]	مِنْ تَحْتِهَآ	اَلَّا تَحْزَنِيْ	قَدْ	جَعَلَ
بھولی بسری	تو پکارا اسے	اس (درخت) کے نیچے سے	کہ تو غم نہ کر	بیشک	بنادی

کوئی بھولی بسری ہوجاتی ○ تو اسے اس کھجور کے درخت کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کھا بیشک تیرے رب نے

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَ هُزِّيْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

رَبُّكِ	تَحْتَكِ	سَرِيًّا ﴿٢٤﴾	وَ	هُزِّيْۤ	اِلَيْكِ	بِجِذْعِ النَّخْلَةِ
تیرے رب (نے)	تیرے نیچے	ایک نہر	اور	پکڑ کر ہلاؤ	اپنی طرف	کھجور کے تنے کو

تیرے نیچے ایک نہر بنادی ہے ○ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس میں شرم وحیا ہو اور اس نے نکاح سے پہلے کسی مرد کے ساتھ کوئی تعلق قائم نہ کیا ہو۔

1...... حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حاملہ ہونے کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دور سے ان پر پھونک ماری تو اسی وقت انہیں محسوس ہوگیا کہ حمل ٹھہر گیا ہے۔ 2...... جب حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے درد کی شدت سے مرنے کی تمنا کی تو اس وقت حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے وادی کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے لیے آپ کے قریب ایک نہر بنادی ہے۔

تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِیْ وَ اشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ

تُسٰقِطْ	عَلَیْكِ	رُطَبًا جَنِیًّا ﴿٢٥﴾	فَكُلِیْ	وَ	اشْرَبِیْ	وَ	قَرِّیْ
وہ گرائے گا	تم پر	عمدہ تازہ کھجوریں	تو تو کھا	اور	پی	اور	ٹھنڈی رکھ

وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا○ تو کھا اور پی اور آنکھ

عَیْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْۤ اِنِّیْ

عَیْنًا	فَاِمَّا	تَرَیِنَّ	مِنَ الْبَشَرِ	اَحَدًا	فَقُوْلِیْۤ	اِنِّیْ
آنکھ	پھر اگر	تو دیکھے	آدمیوں میں سے	کوئی ایک	تو (اشارے سے) کہہ دینا	بیشک میں (نے)

ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے

نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ﴿٢٦﴾ ۚ

نَذَرْتُ	لِلرَّحْمٰنِ	صَوْمًا[1]	فَلَنْ اُكَلِّمَ	الْیَوْمَ	اِنْسِیًّا ﴿٢٦﴾
نذر مانی ہے	رحمٰن کے لئے	روزے (کی)	تو میں ہرگز بات نہیں کروں گی	آج	کسی آدمی (سے)

آج رحمٰن کیلئے روزہ کی نذر مانی ہے تو آج ہرگز میں کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی○

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا

فَاَتَتْ	بِهٖ	قَوْمَهَا	تَحْمِلُهٗ	قَالُوْا
پھر وہ آئی	اس (عیسیٰ) کے ساتھ	اپنی قوم (کے پاس)	اسے اٹھائے ہوئے	(تو) لوگوں نے کہا

پھر عیسیٰ کو اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں تو لوگ کہنے لگے:

یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّا ﴿٢٧﴾ یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ

یٰمَرْیَمُ	لَقَدْ	جِئْتِ	شَیْـًٔا فَرِیًّا ﴿٢٧﴾	یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ[2]	مَا كَانَ	اَبُوْكِ
اے مریم	ضرور بیشک	تو لائی	بڑی عجیب چیز	اے ہارون کی بہن	نہیں تھا	تیرا باپ

اے مریم! بیشک تو بہت ہی عجیب و غریب چیز لائی ہے○ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ

پھر دیکھ کر لوگوں کی حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ملامت

1 ...... دینِ اسلام میں صبح سے رات تک خاموش رہنے کا روزہ رکھنا منسوخ ہو جانے کی وجہ سے عبادت نہ رہا، لہٰذا اس کی منت ماننا بھی جائز نہیں، البتہ خاموشی کی اہمیت اپنی جگہ مسلّم ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔ (سنن ترمذی، ۴/۲۲۵، الحدیث: ۲۵۰۹)

2 ...... حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کی قوم کے لوگوں نے ہارون کی بہن کہا، اس کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نہایت نیک و صالح شخص کا نام ہارون تھا اور اس کے تقویٰ اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لیے آپ کو ہارون کی بہن کہا۔

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بچے کی طرف اشارہ اور لوگوں کا اعتراض

گود میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ارشادات

اَمْرَاَسَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ

اَمْرَاَسَوْءٍ	وَّ	مَاكَانَتْ	اُمُّكِ	بَغِيًّا ﴿٢٨﴾	فَاَشَارَتْ	اِلَيْهِ
برا آدمی	اور	نہیں تھی	تیری ماں	بدکار	تو (مریم نے) اشارہ کیا	اس (بچے) کی طرف

کوئی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی ○ اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔

قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ

قَالُوْا	كَيْفَ	نُكَلِّمُ	مَنْ	كَانَ	فِي الْمَهْدِ
انہوں نے کہا	کیسے	ہم کلام کریں	(اس سے) جو	ہے	گہوارے، ماں کی گود میں

وہ بولے: ہم اس سے کیسے بات کریں؟ جو ابھی ماں کی گود میں

صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ

صَبِيًّا ﴿٢٩﴾	قَالَ	اِنِّيْ	عَبْدُ اللّٰهِ	اٰتٰىنِيَ	الْكِتٰبَ
بچہ	(بچے نے) کہا	بیشک میں	اللہ کا بندہ (ہوں)	اس نے دی ہے مجھے	کتاب

بچہ ہے ○ بچے نے فرمایا: بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے

وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَ

وَ	جَعَلَنِيْ	نَبِيًّا ﴿٣٠﴾	وَّ	جَعَلَنِيْ	مُبٰرَكًا [1]	اَيْنَ مَا	كُنْتُ	وَ
اور	بنایا ہے مجھے	نبی	اور	اس نے بنایا مجھے	مبارک	جہاں کہیں	میں ہوں	اور

اور مجھے نبی بنایا ہے ○ اور اس نے مجھے مبارک بنایا ہے خواہ میں کہیں بھی ہوں اور

اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَّ

اَوْصٰنِيْ	بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ	مَا دُمْتُ	حَيًّا ﴿٣١﴾ [2]	وَّ
تاکید فرمائی مجھے	نماز اور زکوٰۃ کی	جب تک میں رہوں	زندہ	اور

اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے جب تک میں زندہ رہوں ○ اور

(1)...... انبیاء و صالحین بابرکت ہوتے ہیں اور ان سے نسبت رکھنے والی اشیاء بھی بابرکت ہو جاتی ہیں جن سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں جیسے ان کی برکت سے مصائب و مشکلات دور ہوتی ہیں اور مریضوں کو شفا ملتی ہے۔ حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک چاندی کی بوتل میں تھے۔ جب لوگ بیمار ہوتے تو وہ ان بالوں سے تبرک حاصل کرتے اور ان کی برکت سے شفا پاتے۔ (عمدۃ القاری، ۱۵/۹۴، تحت الحدیث: ۵۸۹۶)

(2)...... جب تک آدمی زندہ ہے تب تک وہ عبادات اور شرعی احکام کا پابند ہے الّا یہ کہ اسے کوئی ایسا شرعی عذر لاحق ہو جس سے شرعاً عبادت ساقط ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق حقیقی نظریہ اور قدرتِ الٰہی

بَرًّۢا بِوَالِدَتِیۡ ۫ وَلَمۡ یَجۡعَلۡنِیۡ جَبَّارًا

بَرًّا (1)	بِوَالِدَتِیۡ	وَ	لَمۡ یَجۡعَلۡنِیۡ	جَبَّارًا (2)
(مجھے) اچھا سلوک کرنے والا (بنایا)	اپنی ماں سے	اور	نہیں بنایا مجھے	تکبر کرنے والا

(مجھے) اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے متکبر،

شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَیَوۡمَ

شَقِیًّا ﴿۳۲﴾	وَ	السَّلٰمُ	عَلَیَّ	یَوۡمَ	وُلِدۡتُّ	وَ	یَوۡمَ
بدنصیب	اور	سلامتی (ہو)	مجھ پر	(جس) دن	میں پیدا ہوا	اور	(جس) دن

بدنصیب نہ بنایا ○ اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن

اَمُوۡتُ وَیَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِکَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ ۚ

اَمُوۡتُ	وَ	یَوۡمَ	اُبۡعَثُ	حَیًّا ﴿۳۳﴾ (3)	ذٰلِکَ	عِیۡسَی	ابۡنُ مَرۡیَمَ
میں وفات پاؤں	اور	(جس) دن	اٹھایا جاؤں	زندہ	یہ (ہے)	عیسیٰ	مریم کا بیٹا

وفات پاؤں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں ○ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا۔

قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنۡ یَّتَّخِذَ

قَوۡلَ الۡحَقِّ	الَّذِیۡ فِیۡہِ	یَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ (4)	مَا کَانَ	لِلّٰہِ	اَنۡ	یَّتَّخِذَ
سچی بات	جس میں	وہ شک کررہے ہیں	(لائق) نہیں ہے	اللہ کے لئے	کہ	وہ بنائے

سچی بات جس میں یہ شک کررہے ہیں ○ اللہ کیلئے لائق نہیں کہ وہ کسی کو

مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ

مِنۡ وَّلَدٍ	سُبۡحٰنَہٗ	اِذَا	قَضٰۤی	اَمۡرًا	فَاِنَّمَا	یَقُوۡلُ
(اپنا) کوئی بیٹا	پاکی ہے اسے	جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے

اپنا بیٹا بنائے، وہ پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اسے صرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جاہلوں کا یہ کہنا شیطانی وسوسہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرچکے ہیں لہٰذا اب ہم پر کوئی عبادت لازم نہیں رہی۔ (1)...... والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت اور حکمِ خداوندی ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز اور اس کے رزق میں اضافہ کردیا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔ (مسند امام احمد، ۴/۴۵۸، الحدیث: ۱۳۴۰۰) (2)...... تکبر اور سختی مومن کی صفت نہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن باوقار اور نرم خو ہوتا ہے۔ (شعب الایمان،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے عبادتِ الٰہی کی دعوت

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ

لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
اس سے	ہو جا	تو وہ فوراً ہو جاتا ہے	اور	بیشک	اللہ	میرا اور تمہارا رب (ہے)

یہ فرماتا ہے، ''ہو جا'' تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ○ اور عیسیٰ نے کہا بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے

عیسائیوں کے اختلاف کی طرف اشارہ اور کفار کے لئے وعید

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

فَاعْبُدُوْهُ	هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾	فَاخْتَلَفَ (1)	الْاَحْزَابُ
تو تم عبادت کرو اسی کی	یہ	سیدھا راستہ (ہے)	پھر اختلاف کیا	گروہوں (نے)

تو اس کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے ○ پھر گروہوں کا آپس میں

مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِنْۢ بَيْنِهِمْ	فَوَيْلٌ	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
اپنے درمیان (آپس میں)	تو خرابی (ہے)	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا

اختلاف ہو گیا تو کافروں کے لئے خرابی ہے

مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ ۙ يَوْمَ

مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾	اَسْمِعْ بِهِمْ	وَ	اَبْصِرْ	يَوْمَ
ایک بڑے دن کی حاضری سے	کتنا سنتے ہوں گے	اور	کتنا دیکھتے ہوں گے	(جس) دن

ایک بڑے دن کی حاضری سے ○ اس دن کتنا سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن

قیامت سے ڈرانے کا حکم اور کفار کی غفلت و انکار

يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَ

يَاْتُوْنَنَا	لٰكِنِ	الظّٰلِمُوْنَ	الْيَوْمَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾	وَ
وہ حاضر ہوں گے ہمارے پاس	لیکن	ظالم	آج	کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور

ہمارے پاس حاضر ہوں گے لیکن آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ۲۷۲/۶، الحدیث: ۸۱۲۷)۔ 3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ولادت، زندگی، وفات، حشر ہر جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے امن میں رہتے ہیں۔ 4 ...... حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا حق بات ہے اور عیسائی اس کے حوالے سے شک میں مبتلا تھے کہ وہ خدا ہیں یا خدا کے بیٹے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں حقیقتِ حال واضح ہو جانے کے باوجود لوگوں کے نظریات میں اختلاف رونما ہوا، بعض کہنے لگے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بذاتِ خود اللہ ہے جو زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ بعض کا کہنا یہ تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے، جب تک چاہا اسے زمین پر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

وقف لازم

اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ

اَنْذِرْهُمْ	يَوْمَ الْحَسْرَةِ (1)	اِذْ	قُضِيَ	الْاَمْرُ	وَ	هُمْ
ڈراوٴ انہیں	پچھتاوے کے دن (سے)	جب	فیصلہ کر دیا جائے گا	معاملے (کا)	اور	وہ

انہیں پچھتاوے کے دن سے ڈراوٴ جب فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ

عظمتِ الٰہی

فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

فِيْ غَفْلَةٍ (2)	وَّ	هُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾	اِنَّا	نَحْنُ	نَرِثُ
غفلت میں (ہیں)	اور	وہ	ایمان نہیں لاتے	بیشک	ہم	ہم وارث ہوں گے

غفلت میں ہیں اور نہیں مانتے ○ بیشک زمین اور جو کچھ اس پر ہے

ع ٢ ٢٥ ٥

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی شان

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع وَ

الْاَرْضَ	وَ	مَنْ	عَلَيْهَا	وَ	اِلَيْنَا	يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾	وَ
زمین (کے)	اور	جو کچھ	اس پر (ہے)	اور	ہماری ہی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا	اور

سب کے وارث ہم ہوں گے اور ہماری ہی طرف انہیں لوٹایا جائے گا ○ اور

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنے چچا کو تبلیغ

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ

اذْكُرْ	فِي الْكِتٰبِ	اِبْرٰهِيْمَ	اِنَّهٗ	كَانَ	صِدِّيْقًا (3)	نَّبِيًّا ﴿٤١﴾	اِذْ
یاد کرو	کتاب میں	ابراہیم (کو)	بیشک وہ	تھا	بہت سچا	نبی	جب

کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بیشک وہ بہت ہی سچے نبی تھے ○ جب

قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا

قَالَ	لِاَبِيْهِ (4)	يٰۤاَبَتِ	لِمَ	تَعْبُدُ	مَا
اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ سے	اے میرے باپ	کیوں	تم عبادت کر رہے ہو	(اس کی) جو

اپنے باپ سے فرمایا: اے میرے باپ! تم کیوں ایسے کی عبادت کر رہے ہو جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھا پھر اُٹھالیا اور بعض اس کے قائل تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، مخلوق ہیں اور نبی ہیں۔ یہ مومن تھے۔

1 ...... قیامت کا دن ایسا ہے جس میں اکثر لوگ اپنی دنیاوی زندگی گزارنے کے انداز پر پچھتائیں گے اس لئے اسے "یوم الحسرۃ" یعنی حسرت کا دن کہتے ہیں۔ 2 ...... قیامت کا دن حسرت و ندامت کا دن ہے اور اس دن کی تیاری سے غافل رہنا بہت بڑی نادانی ہے۔ 3 ...... صدیق کا ایک معنی ہے ہمیشہ سچ بولنے والا اور دوسرا معنی ہے کثرت سے تصدیق کرنے والا۔ 4 ...... یہاں "باپ" سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا چچا آزر ہے اور چچا کو باپ کہنا وہاں کے

لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا ﴿۴۲﴾ یٰۤاَبَتِ

لَا یَسْمَعُ	وَ	لَا یُبْصِرُ	وَ	لَا یُغْنِیْ	عَنْكَ	شَیْــٴًـا ﴿۴۲﴾	یٰۤاَبَتِ
نہ سنتا ہے	اور	نہ دیکھتا ہے	اور	نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے	تجھے	کچھ	اے میرے باپ

نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے ○ اے میرے باپ!

اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ

اِنِّیْ	قَدْ	جَآءَنِیْ	مِنَ الْعِلْمِ [1]	مَا	لَمْ یَاْتِكَ
بیشک میں	تحقیق	آیا میرے پاس	علم سے	وہ جو	نہیں آیا تیرے پاس

بیشک میرے پاس وہ علم آیا جو تیرے پاس نہیں آیا

فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿۴۳﴾ یٰۤاَبَتِ

فَاتَّبِعْنِیْۤ	اَهْدِكَ	صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿۴۳﴾	یٰۤاَبَتِ
تو تو پیروی کر میری	میں رہنمائی کروں گا تیری	سیدھے راستے (کی طرف)	اے میرے باپ

تو تُو میری پیروی کر، میں تجھے سیدھی راہ دکھادوں گا ○ اے میرے باپ!

لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ﴿۴۴﴾

لَا تَعْبُدِ	الشَّیْطٰنَ	اِنَّ	الشَّیْطٰنَ	كَانَ	لِلرَّحْمٰنِ	عَصِیًّا ﴿۴۴﴾
تو عبادت نہ کر	شیطان (کی)	بیشک	شیطان	ہے	رحمٰن کا	بڑا نافرمان

شیطان کا بندہ نہ بن، بیشک شیطان رحمٰن کا بڑا نافرمان ہے ○

یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ

یٰۤاَبَتِ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	اَنْ	یَّمَسَّكَ	عَذَابٌ
اے میرے باپ	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	پہنچے تجھے	کوئی عذاب

اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کی طرف سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عرف ورواج اور معمول کے مطابق تھا۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہلِ خانہ کو بھی تبلیغ کرنی چاہیے۔

1......اس سے معلوم ہوا کہ اتباع کے لائق اصل چیز علم ہے، باپ ہونا یا عمر میں بڑا ہونا نہیں لہٰذا اگر کوئی شخص عمر میں بڑا ہو اور اسے دین کا علم نہ ہو جبکہ اس کی اولاد یا قریبی عزیزوں میں سے کوئی عمر میں اگرچہ چھوٹا ہے لیکن وہ دین کا علم رکھتا ہو تو اس کی اتباع کرنی چاہئے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کے ذریعے کچھ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے تو انہیں بھلائی کے کاموں میں قائد و سردار اور امام بنا دیتا ہے جن کے نقشِ قدم پر چلا جاتا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

چچا کی طرف سے جواب

مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ

مِّنَ الرَّحْمٰنِ	فَتَكُوْنَ	لِلشَّيْطٰنِ	وَلِيًّا ﴿٤٥﴾	قَالَ	اَرَاغِبٌ
رحمٰن کی طرف سے	تو تُو ہو جائے	شیطان کا	دوست	اس نے کہا	کیا منہ پھیرتے ہو

کوئی عذاب پہنچے تو تُو شیطان کا دوست ہو جائے ○ بولا: کیا تو میرے

اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ

اَنْتَ	عَنْ اٰلِهَتِيْ	يٰۤاِبْرٰهِيْمُ	لَئِنْ	لَّمْ تَنْتَهِ	لَاَرْجُمَنَّكَ
تم	میرے معبودوں سے	اے ابراہیم	ضرور اگر	تو باز نہ آیا	(تو) ضرور میں پتھر ماروں گا تجھے

معبودوں سے منہ پھیرتا ہے؟ اے ابراہیم! بیشک اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر ماروں گا

چچا کو الوداعی سلام اور استغفار کا وعدہ

وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ

وَ	اهْجُرْنِيْ	مَلِيًّا ﴿٤٦﴾	قَالَ	سَلٰمٌ عَلَيْكَ
اور	تو چھوڑ دے مجھے	لمبی مدت (تک)	(ابراہیم نے) فرمایا	(بس) تجھے سلام

اور تو عرصہ دراز کیلئے مجھے چھوڑ دے ○ فرمایا: بس تجھے سلام ہے۔

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ

سَاَسْتَغْفِرُ(1)	لَكَ	رَبِّيْ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِيْ
عنقریب میں مغفرت مانگوں گا	تیرے لیے	اپنے رب (سے)	بیشک وہ	ہے	مجھ پر

عنقریب میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا بیشک وہ مجھ پر

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارادۂ ہجرت

حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ

حَفِيًّا ﴿٤٧﴾	وَ	اَعْتَزِلُكُمْ	وَ	مَا	تَدْعُوْنَ
بڑا مہربان	اور	میں جدا ہوتا ہوں تم (لوگوں) سے	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

بڑا مہربان ہے ○ اور میں تم لوگوں سے اور اللہ کے سوا جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور ان کے افعال کی پیروی کی جاتی ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، ص۷۷، الحدیث: ٢٤٠)

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے چچا آزر سے یہ کہنا کہ ”عنقریب میں تیرے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا“ اس وجہ سے تھا کہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کے ایمان لانے کی توقع تھی اور جب آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر یہ واضح ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لائے گا تو اس کے بعد آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آزر سے بیزار ہو گئے اور پھر کبھی اس کے لئے مغفرت کی دعا نہ کی۔

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہجرت اور ان پر انعامات الٰہی

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ اَدۡعُوۡا رَبِّیۡ ۖ عَسٰۤی اَلَّاۤ اَكُوۡنَ

اَلَّاۤ اَكُوۡنَ	عَسٰۤی	رَبِّیۡ	اَدۡعُوۡا	وَ	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
کہ میں نہ ہوں گا	قریب ہے	اپنے رب (کی)	میں عبادت کرتا ہوں	اور	اللہ کے سوا

ان سے جدا ہوتا ہوں اور میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں۔ قریب ہے کہ میں

بِدُعَآءِ رَبِّیۡ شَقِیًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ وَ مَا

مَا	وَ	اعۡتَزَلَهُمۡ	فَلَمَّا	شَقِیًّا ﴿۴۸﴾	بِدُعَآءِ رَبِّیۡ
جن کی	اور	وہ جدا ہو گیا ان سے	پھر جب	بدبخت	اپنے رب کی عبادت کی وجہ سے

اپنے رب کی عبادت کی وجہ سے بدبخت نہ ہوں گا ○ پھر جب ابراہیم لوگوں سے اور اللہ کے سوا

یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ ؕ

یَعۡقُوۡبَ	وَ	اِسۡحٰقَ	لَهٗۤ	وَهَبۡنَا	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	یَعۡبُدُوۡنَ
یعقوب	اور	اسحاق	اس کو	(تو) ہم نے عطا کئے	اللہ کے سوا	وہ عبادت کرتے تھے

جن (بتوں) کی وہ عبادت کرتے تھے ان سے جدا ہو گئے تو ہم نے اسے اسحاق اور (اس کے بعد) یعقوب عطا کئے

وَ كُلًّا جَعَلۡنَا نَبِیًّا ﴿۴۹﴾ وَ وَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا

مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا	لَهُمۡ	وَهَبۡنَا	وَ	نَبِیًّا ﴿۴۹﴾	جَعَلۡنَا	كُلًّا	وَ
اپنی رحمت سے	ان کو	ہم نے عطا کیا	اور	نبی	ہم نے بنایا	(ان) سب (کو)	اور

اور ان سب کو ہم نے نبی بنایا ○ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی عظمت و شان

ع ٣

وَ جَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِیًّا ﴿۵۰﴾ وَ اذۡكُرۡ فِی الۡكِتٰبِ

فِی الۡكِتٰبِ	اذۡكُرۡ	وَ	لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِیًّا ﴿۵۰﴾ (1)	لَهُمۡ	جَعَلۡنَا	وَ
کتاب میں	یاد کرو	اور	سچ کی بلند زبان (سچی بلند شہرت)	ان کے لئے	ہم نے کر دی	اور

اور ان کیلئے سچی بلند شہرت رکھی ○ اور کتاب میں

(1) سچی شہرت سے مراد یہ ہے کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی یا عیسائی سب حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ثنا و تعریف کرتے ہیں اور مسلمانوں میں تو نمازوں کے اندر ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے۔ دعائے خیر اور دیگر اچھی نیتوں سے شہرت کی طلب محمود ہے ورنہ مذموم۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا جاہ و مال کی محبت ایک مسلمان کے دین میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۷/۹۴، الحدیث: ۹۷۷۲)

مُوْسٰۤى٘ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَ

مُوْسٰۤى	اِنَّهٗ	كَانَ	مُخْلَصًا	وَّ	كَانَ	رَسُوْلًا	نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾	وَ
موسیٰ (کو)	بیشک وہ	تھا	چناہوابندہ	اور	وہ تھا	رسول	نبی	اور

موسیٰ کو یاد کرو، بیشک وہ چناہوا بندہ تھا اور وہ نبی رسول تھا ○ اور

نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَ

نَادَيْنٰهُ	مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ	وَ	قَرَّبْنٰهُ	نَجِيًّا ﴿۵۲﴾	وَ
ہم نے پکارا اسے	طور کی دائیں جانب سے	اور	مقرب بنایا اسے	راز کہنے (کے لئے)	اور

ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے پکارا اور ہم نے اسے اپنا راز کہنے کیلئے مقرب بنایا ○ اور

وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ

وَهَبْنَا	لَهٗ	مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ	اَخَاهُ	هٰرُوْنَ	نَبِيًّا ﴿۵۳﴾	وَ	اذْكُرْ
ہم نے عطا کیا	اس کو	اپنی رحمت سے	اس کا بھائی	ہارون	نبی	اور	یاد کرو

ہم نے اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون بھی دیا جو نبی تھا ○ اور کتاب میں

حضرت اسماعیل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی شان

فِى الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ٘ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا

فِى الْكِتٰبِ	اِسْمٰعِيْلَ	اِنَّهٗ	كَانَ	صَادِقَ الْوَعْدِ[1]	وَ	كَانَ	رَسُوْلًا
کتاب میں	اسماعیل (کو)	بیشک وہ	تھا	وعدے کا سچا	اور	تھا	رسول

اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور غیب کی خبریں دینے والا

نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ۪ وَ كَانَ

نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾	وَ	كَانَ يَاْمُرُ[2]	اَهْلَهٗ	بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ	وَ	كَانَ
نبی	اور	وہ حکم دیتا تھا	اپنے گھر والوں (کو)	نماز اور زکوٰۃ کا	اور	تھا

رسول تھا ○ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنے رب کے ہاں

1 ...... تمام انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام وعدے کے سچے ہی ہوتے ہیں مگر حضرت اسماعیل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا خصوصی طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اس وصف میں بہت زیادہ ممتاز تھے۔ وعدہ پورا کرنا سنتِ انبیاء ہے اور وعدہ خلافی منافق کی نشانی ہے، حدیثِ پاک میں ہے (منافق کی ایک نشانی یہ ہے کہ) جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ (بخاری، ۱/۲۴، الحدیث: ۳۳) 2 ...... گھر والوں کو نماز کا حکم دینا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے گھر والوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیں اور اس کے علاوہ ان تمام کاموں کا بھی حکم دیں جو جہنم سے نجات ملنے کا سبب ہیں۔

حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی عظمت و شان

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ

عِنْدَ رَبِّهٖ	مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾	وَ	اذْكُرْ	فِي الْكِتٰبِ	اِدْرِيْسَ	اِنَّهٗ	كَانَ
اپنے رب کے ہاں	بڑا پسندیدہ	اور	یاد کرو	کتاب میں	ادریس (کو)	بیشک وہ	تھا

بڑا پسندیدہ بندہ تھا○ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بیشک وہ

انبیاء کی شان اور آیاتِ الٰہی سننے پر ان کا حال

صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

صِدِّيْقًا	نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾	وَّ	رَفَعْنٰهُ (1)	مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
بہت سچا	نبی	اور	ہم نے اٹھالیا اسے	ایک بلند مکان (پر)	یہ (انبیاء)	وہ لوگ ہیں جو

بہت ہی سچا نبی تھا○ اور ہم نے اسے ایک بلند مکان پر اٹھالیا○ یہ وہ انبیاء ہیں

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَ

اَنْعَمَ (2)	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	مِّنَ النَّبِيّٖنَ	مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ	وَ
انعام، احسان کیا	اللہ (نے)	ان پر	نبیوں میں سے	آدم کی نسل سے	اور

جن پر اللہ نے احسان کیا، جو آدم کی اولاد میں سے ہیں اور

مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ

مِمَّنْ	حَمَلْنَا	مَعَ نُوْحٍ	وَّ	مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ
(ان کی نسل) سے جنہیں	ہم نے سوار کیا	نوح کے ساتھ	اور	ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے

ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے ہیں

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى

وَ	مِمَّنْ	هَدَيْنَا	وَ	اجْتَبَيْنَا	اِذَا	تُتْلٰى
اور	(ان لوگوں میں) سے (ہیں) جنہیں	ہم نے ہدایت دی	اور	چن لیا	جب	تلاوت کی جاتی ہیں

اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا۔ جب ان کے سامنے

1 ...... حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلند مکان پر اٹھالینے سے مراد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مرتبے کی بلندی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آسمان پر اٹھالیا گیا ہے اور زیادہ صحیح یہی قول ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔

2 ...... انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ اور ان کی عظمت و شان بیان کرنا قرآن کا طریقہ اور بارگاہِ الٰہی میں محبوب عمل ہے خواہ وہ محفلِ میلاد کی صورت میں ہو یا کسی اور انداز میں۔

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ﴿۵۸﴾ السجدة

عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ	خَرُّوْا	سُجَّدًا	وَّ	بُكِيًّا ﴿۵۸﴾ [1]
ان پر (کے سامنے)	رحمٰن کی آیتیں	وہ گر پڑتے ہیں	سجدہ کرتے ہوئے	اور	روتے ہوئے

رحمٰن کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر پڑتے ہیں ○

بے نمازی اور نفسانی خواہشات کے شکاری کی سزا

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ

فَخَلَفَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	خَلْفٌ	اَضَاعُوا	الصَّلٰوةَ [2]	وَ
تو پیچھے آئے	ان کے بعد	ناخلف، نالائق لوگ	انہوں نے ضائع کیں	نمازیں	اور

تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور

توبہ کرنے والوں کا صلہ

اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا

اتَّبَعُوا	الشَّهَوٰتِ	فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ	غَيًّا ﴿۵۹﴾	اِلَّا
پیروی کی	خواہشات (کی)	تو عنقریب وہ ملیں گے	غی (سے)	سوائے

اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے ○ مگر

مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ

مَنْ	تَابَ	وَ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَاُولٰٓىِٕكَ
(اس کے) جس نے	توبہ کرلی	اور	ایمان لے آیا	اور	عمل کیا	اچھا، نیک	تو یہ لوگ

جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک کام کئے تو یہ لوگ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ

يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	وَ	لَا يُظْلَمُوْنَ	شَيْـًٔا ﴿۶۰﴾	جَنّٰتِ عَدْنِ [3]
داخل ہوں گے	جنت (میں)	اور	ان پر زیادتی نہیں کی جائے گی	کچھ	ہمیشہ رہنے کے باغات

جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○ ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں (داخل ہوں گے)

1...... کلامِ الٰہی سن کر رونا انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی سنت ہے۔ حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بھی آیات قرآنی سن کر رویا کرتے تھے۔

2...... نماز نہ پڑھنا، بے وقت پڑھنا، ہمیشہ نہ پڑھنا اور ریاکاری سے پڑھنا وغیرہ نماز ضائع کرنے کی صورتیں ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ”جس نے ایک نماز ترک کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ (معجم الکبیر، ۱۱/۲۳۴، الحدیث: ۱۱۷۸۲)

3...... جنتِ عدن زبرجد سے بنی ہوئی ہے، اس کا دروازہ زمرد اور یاقوت سے بنا ہوا ہے جس کے دو کواڑوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہے۔

الَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ

الَّتِیْ	وَعَدَ	الرَّحْمٰنُ	عِبَادَهٗ	بِالْغَیْبِ	اِنَّهٗ	كَانَ	وَعْدُهٗ
جن کا	وعدہ کیا	رحمٰن (نے)	اپنے بندوں (سے)	غیب سے	بیشک	ہے	اس کا وعدہ

جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے ان کے دیکھے بغیر فرمایا ہے۔ بیشک اس کا وعدہ

مَاْتِیًّا ﴿۶۱﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًاؕ وَ لَهُمْ

مَاْتِیًّا ﴿۶۱﴾	لَا یَسْمَعُوْنَ	فِیْهَا	لَغْوًا [1]	اِلَّا	سَلٰمًا	وَ	لَهُمْ
آنے والا	وہ نہیں سنیں گے	ان (باغوں) میں	بیکار بات	مگر	سلام	اور	ان کے لئے

آنے والا ہے ○ وہ ان باغات میں کوئی بیکار بات نہ سنیں گے مگر سلام اور ان کیلئے

رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ

رِزْقُهُمْ	فِیْهَا	بُكْرَةً	وَّ	عَشِیًّا ﴿۶۲﴾	تِلْكَ	الْجَنَّةُ	الَّتِیْ
اُن کا رزق (ہے)	اِن میں	صبح	اور	شام	یہ	(وہ) باغ (ہے)	جس کا

اس میں صبح و شام ان کا رزق ہے ○ یہ وہ باغ ہے جس کا

نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾ وَ

نُوْرِثُ	مِنْ عِبَادِنَا	مَنْ	كَانَ	تَقِیًّا ﴿۶۳﴾ [2]	وَ
ہم وارث بنائیں گے	اپنے بندوں میں سے	(اسے) جو	ہو	پرہیز گار	اور

وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیز گار ہو ○ اور

مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَۚ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا

مَا نَتَنَزَّلُ	اِلَّا	بِاَمْرِ رَبِّكَ	لَهٗ	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْنَا
ہم (فرشتے) نہیں اترتے	مگر	تمہارے رب کے حکم سے	اسی کا (ہے)	جو کچھ	ہمارے آگے (ہے)

ہم فرشتے صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔ سب اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے

جنت کے انعامات

جنت کے وارث پرہیز گار لوگ ہیں

فرشتوں کا نزول حکمِ الٰہی کے تابع ہے

[1]...... اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم الشان نعمتوں کے گھر جنت کو فضول اور بیکار باتوں سے پاک فرمایا ہے، جن کی زندگی دنیا میں فضول سے پاک ہوگی وہ قیامت میں اِنْ شَآءَ اللہ اس گھر میں جائیں گے جو فضول سے پاک ہوگا یعنی جنت۔

[2]...... جنت متقی اور پرہیز گار مسلمان کو ملے گی اور گناہگار مسلمانوں کو بھی جو جنت ملے گی وہ ان کے گناہوں کی معافی یا سزا پاکر گناہوں کے خاتمے کے بعد ہی ملے گی یعنی جنت میں داخل ہوتے وقت وہ بھی گناہوں سے پاک ہوچکے ہوں گے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر و عبادت کی تاکید

وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ

رَبُّكَ	مَا كَانَ	وَ	بَيْنَ ذٰلِكَ	مَا	وَ	خَلْفَنَا	مَا	وَ
تمہارا رب	نہیں ہے	اور	اس کے درمیان (ہے)	جو	اور	ہمارے پیچھے	جو کچھ	اور

اور جو کچھ ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور آپ کا رب

نَسِيًّا ۚ ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا

بَيْنَهُمَا	مَا	وَ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ (1)
ان کے درمیان (ہے)	(اس کا) جو	اور	آسمانوں اور زمین کا رب	بھولنے والا

بھولنے والا نہیں ہے ۞ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کا رب (وہی ہے)

فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ ع

سَمِيًّا ﴿۶۵﴾	لَهٗ	تَعْلَمُ	هَلْ	لِعِبَادَتِهٖ	اصْطَبِرْ (2)	وَ	فَاعْبُدْهُ
کوئی ہم نام	اس کا	تم جانتے ہو	کیا	اس کی عبادت پر	ڈٹ جاؤ	اور	تو تم عبادت کرو اسی کی

تو اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر ڈٹ جاؤ، کیا تم اللہ کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟ ۞

مرنے کے بعد اٹھنے پر ایک کافر کا شبہ اور اسے جواب

وَ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ

لَسَوْفَ اُخْرَجُ	مِتُّ	ءَاِذَا مَا	الْاِنْسَانُ (3)	يَقُوْلُ	وَ
(تو) ضرور عنقریب مجھے نکالا جائے گا	میں مر جاؤں گا	کیا جب	آدمی	کہتا ہے	اور

اور آدمی کہتا ہے: کیا جب میں مر جاؤں گا تو عنقریب مجھے زندہ کرکے

حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَ لَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ

مِنْ قَبْلُ	خَلَقْنٰهُ	اَنَّا	الْاِنْسَانُ	اَوَ لَا يَذْكُرُ	حَيًّا ﴿۶۶﴾
(اس سے) پہلے	ہم نے پیدا کیا اسے	کہ	آدمی	اور کیا یاد نہیں کرتا	زندہ

ضرور نکالا جائے گا؟ ۞ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے پیدا کیا

(1)...... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ کچھ بھول جائے۔ اِس سے ان لوگوں کو غور کرنے کی سخت ضرورت ہے جو مذاق میں کسی بوڑھے کے بارے میں یا کسی چیز کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو اسے بھول ہی گیا ہے۔ یہ کہنا صریح کفر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہے اور اس پر توبہ و تجدیدِ ایمان فرض ہے۔

(2)...... صرف خوشی یا صرف غم میں عبادت کرنا کمال نہیں بلکہ خوشی و غم ہر حال میں ہمیشہ عبادت کرنی چاہیے۔ یہی حکم ہے اور یہی بارگاہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں محبوب ہے۔ (3)...... اس آیت میں انسان سے مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے۔

قیامت کے دن کفار کا عبرتناک حال

وَ لَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَ رَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ

وَ	لَمْ يَكُ	شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾	فَوَرَبِّكَ	لَنَحْشُرَنَّهُمْ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ نہ تھا	کوئی چیز	تو تمہارے رب کی قسم	ضرور ہم جمع کرلیں گے انہیں	اور

حالانکہ وہ کوئی شے نہ تھا○ تو تیرے رب کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کرلیں گے

الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ

الشَّيٰطِيْنَ	ثُمَّ	لَنُحْضِرَنَّهُمْ	حَوْلَ جَهَنَّمَ	جِثِيًّا ﴿٦٨﴾	ثُمَّ
شیطانوں (کو)	پھر	ضرور ہم حاضر کریں گے انہیں	جہنم کے آس پاس	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	پھر

پھر انہیں دوزخ کے آس پاس اس حال میں حاضر کریں گے کہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے○ پھر

لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ

لَنَنْزِعَنَّ	مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ	اَيُّهُمْ	اَشَدُّ	عَلَى الرَّحْمٰنِ
ضرور ہم نکالیں گے	ہر گروہ سے	ان میں جو	سب سے زیادہ سخت	رحمٰن پر

ہم ہر گروہ سے اسے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ

عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى

عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ (1)	ثُمَّ	لَنَحْنُ	اَعْلَمُ	بِالَّذِيْنَ	هُمْ	اَوْلٰى
بے باک (ہوگا)	پھر	ضرور ہم	خوب جانتے ہیں	ان لوگوں کو جو	وہ	زیادہ لائق (ہیں)

بے باک ہوگا○ پھر ہم انہیں خوب جانتے ہیں جو آگ میں جلنے کے

پل صراط کا بیان اور اس پر گزرنے والوں کا حال

بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ

بِهَا	صِلِيًّا ﴿٧٠﴾	وَ	اِنْ	مِّنْكُمْ	اِلَّا	وَارِدُهَا (2)	كَانَ
اس (آگ) میں	جلنے (کے)	اور	نہیں	تم میں سے (کوئی)	مگر	اس (جہنم) پر گزرنے والا	وہ ہے

زیادہ لائق ہیں○ اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔ یہ

(1)...... یہاں بے باک سے مراد یا تو کافر ہے یا مطلقاً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا، ان دونوں میں سے جو کفر و نافرمانی میں سب سے زیادہ سخت ہوگا اسے سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (2)...... صراط ایک پُل ہے جسے جہنم کی پشت پر نصب کیا جائے گا، یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، ہر ایک کو اس پر سے گزرنا ہوگا، اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ مختلف رفتار سے یہ پل پار کریں گے، اس پل کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑیں گے، بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے۔

عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

عَلٰى رَبِّكَ	حَتْمًا	مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾	ثُمَّ	نُنَجِّي	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا
تیرے رب پر	حتمی	فیصلہ کی ہوئی (بات)	پھر	ہم نجات دیں گے	ان لوگوں کو جو	ڈرے

تمہارے رب کے ذمہ پر حتمی فیصلہ کی ہوئی بات ہے ○ پھر ہم ڈرنے والوں کو بچالیں گے

آیاتِ قرآنی سن کر کفار کا ایک اعتراض

وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَ اِذَا

وَّ	نَذَرُ	الظّٰلِمِيْنَ [1]	فِيْهَا	جِثِيًّا ﴿٧٢﴾	وَ	اِذَا
اور	چھوڑ دیں گے	ظالموں (کو)	اس میں	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	اور	جب

اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے ○ اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تُتْلٰى	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تلاوت کی جاتی ہے	ان پر	ہماری روشن آیتوں (کی)	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کافر ایمان والوں سے

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ	خَيْرٌ [2]	مَّقَامًا	وَّ
ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	دو گروہوں میں کون	زیادہ بہتر (ہے)	مکان (میں)	اور

کہتے ہیں: دونوں گروہوں میں کس کا مکان بہتر اور

کفار کو جواب

اَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

اَحْسَنُ	نَدِيًّا ﴿٧٣﴾	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هُمْ
زیادہ اچھا	مجلس (میں)	اور	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ

مجلس اچھی ہے؟ ○ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جو

[1]...... پرہیزگاروں کو تو جہنم میں گرنے سے بچالیا جائے گا البتہ کفار کے ساتھ ساتھ بعض گنہگار مسلمان بھی پلِ صراط سے جہنم میں گر جائیں گے، انہیں تو گناہوں کی سزا کچھ نہ کچھ جھیلنے کے بعد جہنم سے نکال لیا جائے گا جبکہ کافر ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔ نوٹ: پلِ صراط سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج6، ص 143 تا 150 کا مطالعہ فرمائیں۔

[2]...... دنیا کے مال و دولت اور منصب پر فخر و تکبر کفار کا طریقہ ہے، یہ بہت مذموم عمل ہے، حدیثِ پاک میں ہے کہ "رئیس اور سردار تکبر کی وجہ سے بغیر حساب کے جہنم میں جائیں گے۔" (کنز العمال، ۸/۳۷، الجزء السادس عشر، الحدیث: ۴۴۰۲۳)

اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ

اَحْسَنُ	اَثَاثًا	وَّ	رِءْيًا ﴿٧٤﴾	قُلْ	مَنْ	كَانَ	فِي الضَّلٰلَةِ
زیادہ اچھے (تھے)	سازوسامان (میں)	اور	دکھائی دینے (میں)	تم کہو	جو	ہو	گمراہی میں

سازوسامان میں اور دکھائی دینے میں ان سے زیادہ اچھے تھے ○ تم فرماؤ: جو گمراہی میں ہو

فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا

فَلْيَمْدُدْ	لَهُ	الرَّحْمٰنُ	مَدًّا	حَتّٰۤى	اِذَا	رَاَوْا	مَا
تو ڈھیل دیدے	اس کو	رحمٰن	خوب ڈھیل	یہاں تک کہ	جب	وہ دیکھیں	(وہ چیز) جس کا

تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دیدے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھیں

يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ

يُوْعَدُوْنَ	اِمَّا	الْعَذَابَ	وَ	اِمَّا	السَّاعَةَ	فَسَيَعْلَمُوْنَ
ان سے وعدہ کیا جاتا ہے	یا	عذاب	اور	یا	قیامت	تو عنقریب جان لیں گے

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا تو عذاب اور یا قیامت تو وہ جان لیں گے کہ

مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَ

مَنْ	هُوَ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَّ	اَضْعَفُ	جُنْدًا ﴿٧٥﴾	وَ
کون	وہ	زیادہ برا (ہے)	درجہ، ٹھکانہ (میں)	اور	زیادہ کمزور (ہے)	فوج (کے اعتبار سے)	اور

کس کا درجہ برا اور کس کی فوج کمزور ہے؟ ○ اور

يَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَ الْبٰقِيٰتُ

يَزِيْدُ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اهْتَدَوْا	هُدًى	وَ	الْبٰقِيٰتُ [2]
بڑھا دیتا ہے	اللّٰه	ان لوگوں کو جنہوں نے	ہدایت پائی	ہدایت (میں)	اور	باقی رہنے والی

ہدایت پانے والوں کی ہدایت کو اللّٰه اور زیادہ بڑھا دیتا ہے اور باقی رہنے والی

اہلِ ایمان کی ہدایت میں اضافے کی بشارت

[1]......مال کی کثرت پر نازاں نہیں ہونا چاہئے، ایک تو اس لئے کہ مال ہمیشہ پاس نہیں رہے گا، دوسرا اس لئے کہ یہ تکبر اور ناراضیِ رب کا سبب ہے۔

[2]......ان سے نیک اعمال مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں، جیسا کہ پنج گانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید اور جملہ عبادات۔ حدیث شریف میں ہے، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم نے عرض کیا، وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنا۔ (مسند امام احمد، ۴/۱۵۰، الحدیث: ۱۱۷۱۳)

ایک کافر کا دعویٰ، اس کا رد اور نتیجہ

الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ

الصّٰلِحٰتُ	خَيْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا	وَّ	خَيْرٌ
نیک باتیں	زیادہ بہتر (ہیں)	تیرے رب کے ہاں	ثواب (کے اعتبار سے)	اور	زیادہ بہتر (ہیں)

نیک باتیں تیرے رب کے ہاں ثواب کے اعتبار سے بہتر اور انجام کے اعتبار سے

مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ

مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾	اَفَرَءَيْتَ	الَّذِىْ	كَفَرَ	بِاٰيٰتِنَا	وَ
انجام (کے لحاظ سے)	تو کیا تم نے دیکھا	(اس کو) جس نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	اور

زیادہ اچھی ہیں ○ تو کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا اور

قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿٧٧﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ

قَالَ	لَاُوْتَيَنَّ (1)	مَالًا	وَّ	وَلَدًا ﴿٧٧﴾	اَطَّلَعَ	الْغَيْبَ
کہتا ہے	ضرور مجھے دیا جائے گا	مال	اور	اولاد	(کیا) اسے اطلاع مل گئی	غیب (کی)

کہتا ہے، مجھے ضرور مال اور اولاد دیئے جائیں گے ○ کیا اسے غیب کی اطلاع مل گئی ہے

اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا

اَمِ	اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمٰنِ	عَهْدًا ﴿٧٨﴾	كَلَّا	سَنَكْتُبُ	مَا
یا	اس نے رکھا ہے	رحمٰن کے پاس	کوئی عہد	ہرگز نہیں	عنقریب ہم لکھ رکھیں گے	جو

یا اس نے رحمٰن کے پاس کوئی عہد کر رکھا ہے؟ ○ ہرگز نہیں! اب ہم لکھ رکھیں گے جو

يَقُوْلُ وَ نَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّ

يَقُوْلُ	وَ	نَمُدُّ	لَهٗ	مِنَ الْعَذَابِ	مَدًّا ﴿٧٩﴾	وَّ
وہ کہتا ہے	اور	دراز کریں گے	اس کے لئے	عذاب	خوب دراز	اور

وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے ○ اور

1 ...... امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ کاموں میں منہمک رہے، نہ اس پر نفس کی مذمت کرے اور نہ توبہ رجوع کا ارادہ رکھے تو ایسے شخص کا مغفرت کی امید رکھنا بیوقوفی ہے اور اس طرح کی امید اس شخص کی امید جیسی ہے جو نمکین زمین میں بیج بوئے اور پانی دے کر اور صفائی کر کے اس کی دیکھ بھال کرنے کا ارادہ نہ کرے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/۱۷۶) البتہ ایمان کے سبب بخشے جانے کی امید بہر حال قابلِ قبول ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے بعد یہ کہہ کر دل کو منا لیتے ہیں کہ اللہ معاف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقلِ سلیم عطا فرمائے، آمین۔

بڑوں سے متعلق کفار کا ایک غلط گمان اور اس کی تردید

نَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَ يَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَ

نَرِثُهٗ	مَا	يَقُوْلُ	وَ	يَاْتِيْنَا	فَرْدًا ﴿٨٠﴾ [1]	وَ
ہم وارث ہوں گے اس (چیز) کے	جو	وہ کہہ رہا ہے	اور	وہ آئے گا ہمارے پاس	اکیلا	اور

وہ جو چیزیں کہہ رہا ہے اس کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا ○ اور

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا

اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اٰلِهَةً	لِّيَكُوْنُوْا	لَهُمْ	عِزًّا ﴿٨١﴾	كَلَّا
انہوں نے بنالئے	اللہ کے سوا	معبود	تاکہ وہ ہوں	ان کے لئے	سفارشی	ہرگز نہیں

انہوں نے اللہ کے سوا کئی اور معبود بنالئے تاکہ وہ ان کیلئے سفارشی بن جائیں ○ ہرگز نہیں!

سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ ع

سَيَكْفُرُوْنَ	بِعِبَادَتِهِمْ	وَ	يَكُوْنُوْنَ	عَلَيْهِمْ	ضِدًّا ﴿٨٢﴾
عنقریب وہ انکار کردیں گے	ان کی عبادت کا	اور	ہوجائیں گے	ان پر (ان کے)	مخالف

عنقریب وہ (جھوٹے معبود) ان کی عبادت کا انکار کردیں گے اور وہ ان کے مخالف ہوجائیں گے ○

کفار کے ساتھ معاملہ میں دستورِ الٰہی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ

اَلَمْ تَرَ	اَنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	الشَّيٰطِيْنَ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	تَؤُزُّهُمْ
کیا تو نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے بھیجا	شیطانوں (کو)	کافروں پر	وہ ابھارتے ہیں انہیں

کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے کہ وہ انہیں

اَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾

اَزًّا ﴿٨٣﴾	فَلَا تَعْجَلْ	عَلَيْهِمْ	اِنَّمَا نَعُدُّ [2]	لَهُمْ	عَدًّا ﴿٨٤﴾
خوب ابھارنا	تو تم جلدی نہ کرو	ان پر	ہم صرف گن رہے ہیں	ان کے لئے	گنتی

خوب ابھارتے ہیں ○ تو تم ان پر جلدی نہ کرو، ہم تو ان کیلئے گنتی کررہے ہیں ○

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ ہماری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے ساتھ نہ مال ہوگا اور نہ اولاد بلکہ بالکل تنہا ہوگا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مرد اور عورتیں سب ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ حال اس سے سخت تر ہوگا کہ بعض بعض کی طرف نظر کریں۔ (بخاری، ۴/۲۵۳، الحدیث: ۶۵۲۷، مسلم، ص۱۵۲۹، الحدیث: ۵۶(۲۸۵۹))

2 ......اس سے جزا کے لئے اعمال کی گنتی کرنا مراد ہے یا فنا کے لئے سانسوں کی گنتی کرنا، یا دنوں، مہینوں اور برسوں کی وہ مدت

بروزِ قیامت پرہیزگاروں کا اکرام اور کفار کا حشر

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّ

يَوْمَ (1)	نَحْشُرُ	الْمُتَّقِيْنَ	اِلَى الرَّحْمٰنِ	وَفْدًا ﴿٨٥﴾	وَّ
(جس) دن	ہم لے جائیں گے	پرہیزگاروں (کو)	رحمٰن کی طرف	مہمان (بنا کر)	اور

یاد کرو جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف مہمان بنا کر لے جائیں گے ○ اور

شفاعت کرنے کے حق دار لوگ

وقفِ لازم

نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

نَسُوْقُ	الْمُجْرِمِيْنَ	اِلٰى جَهَنَّمَ	وِرْدًا ﴿٨٦﴾	لَا يَمْلِكُوْنَ	الشَّفَاعَةَ	اِلَّا
ہانکیں گے	مجرموں (کو)	جہنم کی طرف	پیاسا	لوگ مالک نہیں	شفاعت (کے)	مگر

مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے ہانکیں گے ○ لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد

وقفِ لازم

مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

مَنِ	اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمٰنِ	عَهْدًا ﴿٨٧﴾	وَ	قَالُوا	اتَّخَذَ
(وہی) جس نے	لے رکھا ہے	رحمٰن کے پاس	کوئی عہد	اور	انہوں نے کہا	اختیار کی

وہی جس نے رحمٰن کے پاس عہد لے رکھا ہے ○ اور کافروں نے کہا: رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ

الرَّحْمٰنُ	وَلَدًا ﴿٨٨﴾ (2)	لَقَدْ	جِئْتُمْ	شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾	تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ
رحمٰن (نے)	اولاد	ضرور بیشک	تم لائے	انتہائی ناپسندیدہ چیز	قریب ہے کہ پھٹ جائیں آسمان

اولاد اختیار کی ہے ○ بیشک تم انتہائی ناپسندیدہ بات لائے ہو ○ قریب ہے کہ اس سے آسمان

مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾

مِنْهُ	وَ	تَنْشَقُّ	الْاَرْضُ	وَ	تَخِرُّ	الْجِبَالُ	هَدًّا ﴿٩٠﴾
اس سے	اور	پھٹ جائے	زمین	اور	گر پڑیں	پہاڑ	ٹوٹ کر، کانپتے ہوئے

پھٹ پڑیں اور زمین بھی پھٹ جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) گنتی کرنا مراد ہے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے۔ 1 ...... اس آیت میں پرہیزگاروں کے اعزاز و اکرام کا ذکر ہوا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! پرہیزگاروں کو ان کے قدموں پر نہیں لایا جائے گا اور نہ ہی انہیں ہانک کر لایا جائے گا بلکہ انہیں جنت کی اونٹنیوں پر لایا جائے گا جن کی مثل مخلوق نے دیکھی ہی نہ ہوگی، ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے اور ان کی مہاریں زبرجد کی ہوں گی۔ پرہیزگار ان پر بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ (البعث لابن ابی داؤد، ص ۵۲، الحدیث: ۵۶) 2 ...... عقیدۂ تنزیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات ہمیشہ ہمیشہ سے تمام کوتاہیوں، ہر قسم کے عیبوں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ

اَنْ	دَعَوْا	لِلرَّحْمٰنِ	وَلَدًا ﴿۹۱﴾	وَ	مَا یَنْۢبَغِیْ	لِلرَّحْمٰنِ
کہ	انہوں نے دعویٰ کیا	رحمٰن کے لیے	اولاد (کا)	اور (حالانکہ)	لائق نہیں ہے	رحمٰن کے

کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد کا دعویٰ کیا○ حالانکہ رحمٰن کے لائق نہیں

اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ

اَنْ	یَّتَّخِذَ	وَلَدًا ﴿۹۲﴾	اِنْ	كُلُّ مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اِلَّاۤ
کہ	وہ اختیار کرے	اولاد	نہیں	(وہ) سب جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	مگر

کہ اولاد اختیار کرے○ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب

اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ

اٰتِی	الرَّحْمٰنِ	عَبْدًا ﴿۹۳﴾	لَقَدْ	اَحْصٰىهُمْ (1)
وہ حاضر ہوں گے	رحمٰن (کے حضور)	بندے (ہو کر)	ضرور بیشک	اس نے گھیر رکھا ہے انہیں

رحمٰن کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے○ بیشک اس نے انہیں گھیر رکھا ہے

قیامت کے دن حاضری کی کیفیت

وَ عَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَ كُلُّهُمْ اٰتِیْهِ

وَ	عَدَّهُمْ	عَدًّا ﴿۹۴﴾	وَ	كُلُّهُمْ	اٰتِیْهِ
اور	گن رکھا ہے انہیں	خوب گننا	اور	ان میں ہر ایک	آئے گا اس کے حضور

اور ان کو ایک ایک کر کے خوب گن رکھا ہے○ اور ان میں ہر ایک روزِ قیامت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فَرْدًا ﴿۹۵﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
قیامت کے دن	اکیلا	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

اس کے حضور تنہا آئے گا○ بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال

مقبول مومنین کی علامت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور برائیوں حتی کہ اس چیز سے بھی پاک ہیں جس میں نہ کوئی نقص و عیب ہے نہ کمال، یونہی وہ مثل، نظیر، شبیہ، کیفیت، مقدار، شکل، جسم، جہت، مکان، زمان، شریک اور اولاد سے بھی پاک ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۹/۳۴۱)

1 ...... یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم و قدرت نے سب کو گھیر رکھا ہے اور ہر ذی روح کے سانسوں کی، دنوں کی، تمام احوال کی اور جملہ معاملات کی تعداد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شمار میں ہے، اس پر کچھ مخفی نہیں سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت ہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان پر قرآن آسان کرنے کی حکمت

پچھلی قوموں کے انجام کی طرف اشارہ اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾

الصّٰلِحٰتِ	سَيَجْعَلُ	لَهُمُ	الرَّحْمٰنُ	وُدًّا ﴿٩٦﴾ (1)
نیک	عنقریب کردے گا	ان کے لیے	رحمٰن	محبت

کئے عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت پیدا کردے گا۔○

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ	بِلِسَانِكَ	لِتُبَشِّرَ	بِهِ
توہم نے آسان کردیا اس (قرآن) کو صرف	تمہاری زبان میں	تاکہ تم خوشخبری دو	اس کے ذریعے

توہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں ہی آسان فرمادیا تاکہ تم اس کے ذریعے

الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ

الْمُتَّقِيْنَ	وَ	تُنْذِرَ	بِهِ	قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾	وَ	كَمْ
پرہیزگاروں (کو)	اور	ڈراؤ	اس کے ذریعے	جھگڑالو لوگوں (کو)	اور	کتنی

متقیوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس کے ذریعے ڈرسناؤ○ اور ہم نے

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ

اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هَلْ	تُحِسُّ	مِنْهُمْ
ہم نے ہلاک کردیں	ان سے پہلے	قومیں	کیا	تم (موجود) پاتے ہو	ان میں سے

ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں۔ کیا اب تم ان میں کسی کو

مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

مِّنْ اَحَدٍ	اَوْ	تَسْمَعُ	لَهُمْ	رِكْزًا ﴿٩٨﴾
کسی ایک (کو)	یا	تم سنتے ہو	ان کی	ہلکی سی آواز

پاتے ہو یا ان کی معمولی سی آواز بھی سنتے ہو؟○

ع ٦ ٦
النصف

(1)...... حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری، ۲/۳۸۲، الحدیث: ۳۲۰۹)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طٰهٰ ﴿١﴾ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ﴿٢﴾ اِلَّا

طٰهٰ ﴿١﴾	مَاۤ اَنْزَلْنَا	عَلَیْكَ	الْقُرْاٰنَ	لِتَشْقٰۤى ﴿٢﴾	اِلَّا
حروف مقطعات	ہم نے نازل نہیں کیا	تم پر	قرآن	تاکہ تم مشقت میں پڑ جاؤ	مگر

طٰهٰ ○ اے حبیب! ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہیں نازل فرمایا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ ○ مگر

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو تسلی اور نزولِ قرآن کا ایک مقصد

تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ

تَذْكِرَةً	لِّمَنْ	یَّخْشٰى ﴿٣﴾	تَنْزِیْلًا	مِّمَّنْ	خَلَقَ
(یہ) نصیحت (ہے)	(اس) کے لئے جو	ڈرتا ہے	نازل کیا ہوا	(اس) کی طرف سے جس نے	بنائی

یہ اس کے لئے نصیحت ہے جو ڈرتا ہے ○ اس کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جس نے

قرآن خالقِ کائنات کا کلام ہے

الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾

الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾	اَلرَّحْمٰنُ	عَلَى الْعَرْشِ	اسْتَوٰى ﴿٥﴾ (1)
زمین	اور	اونچے آسمان	(وہ) بڑا مہربان (ہے)	عرش پر	اس نے اِستواء فرمایا

زمین اور اونچے آسمان بنائے ○ وہ بڑا مہربان ہے، اس نے عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ○

صفتِ الٰہی اور عرش پر استواء

(1)...... استواء کا لغوی معنی تو ہے کہ کسی چیز کا کسی چیز سے بلند ہونا، کسی چیز کا کسی چیز پر بیٹھنا۔ یہاں آیت میں یہ "قہر و غلبہ" کے معنی میں ہے، یہ معنی زبانِ عرب سے ثابت و ظاہر ہے، عرش سب مخلوقات سے اوپر اور اونچا ہے اس لئے اس کے ذکر پر اکتفاء فرمایا اور مطلب یہ ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوقات پر قاہر و غالب ہے۔ یا یہ "قصد و ارادہ" کے معنی میں ہے، یعنی پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا یعنی اس کی آفرینش کا ارادہ فرمایا یعنی اس کی تخلیق شروع کی۔ مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج03، ص339 کا مطالعہ فرمائیں۔

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا

لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا
اسی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	جو کچھ

اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ

ساری کائنات کا مالک اللہ ہے

بَیْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦ وَ اِنْ تَجْهَرْ

بَیْنَهُمَا	وَ	مَا	تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦	وَ	اِنْ	تَجْهَرْ
ان دونوں کے درمیان	اور	جو کچھ	گیلی مٹی کے نیچے (ہے)	اور	اگر	تم بلند آواز سے کہو

ان کے درمیان ہے اور جو کچھ اس گیلی مٹی (زمین) کے نیچے ہے ○ اور اگر تم بلند آواز سے

علمِ الٰہی کی وسعت

بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى ۝٧ اَللّٰهُ

بِالْقَوْلِ	فَاِنَّهٗ	یَعْلَمُ	السِّرَّ	وَ	اَخْفٰى ۝٧	اَللّٰهُ
بات کو	تو بیشک وہ	جانتا ہے	آہستہ (آواز کو)	اور	(جو اس سے) زیادہ پوشیدہ (ہے)	اللہ

بولو تو بیشک وہ آہستہ آواز کو جانتا ہے اور اسے (بھی) جو اس سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے ○ وہ اللہ ہے،

اللہ کی وحدانیت اور اسمائے حسنیٰ کا بیان

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝٨ وَ هَلْ

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝٨ [(1)]	وَ	هَلْ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اسی کے (ہیں)	سب سے اچھے نام	اور	کیا

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں ○ اور کیا

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعہ کی طرف اشارہ

اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ۘ ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ

اَتٰىكَ	حَدِیْثُ مُوْسٰى ۝٩	اِذْ	رَاٰ	نَارًا	فَقَالَ
آئی تمہارے پاس	موسیٰ کی بات، خبر	جب	اس نے دیکھی	ایک آگ	تو کہا

تمہارے پاس موسیٰ کی خبر آئی ○ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی اہلیہ سے

آگ دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی زوجہ کو تسلی

وقف لازم

1 ...... اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ سے مراد وہ اچھے نام ہیں جو ذاتِ الٰہی پر دلالت کرتے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ پر اسی نام کا اطلاق جائز ہے جس کا ذکر قرآن و حدیث میں مذکور ہو یا اس کے اطلاق پر امت کا اجماع ہو جیسے اسم ”خدا“۔ احادیث میں اسماءُ الحسنیٰ کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ ”بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ (بخاری، ۲/۲۲۹، الحدیث: ۲۷۳۶)

لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ

لِاَهۡلِهِ	امۡكُثُوۡۤا	اِنِّىۡۤ	اٰنَسۡتُ	نَارًا	لَّعَلِّىۡۤ
اپنی اہلیہ سے	تم ٹھہرو	بیشک میں (نے)	دیکھی ہے	آگ	شاید میں

فرمایا: ٹھہرو، بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں

اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَى النَّارِ

اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ	اَوۡ	اَجِدُ	عَلَى النَّارِ
لے آؤں تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری	یا	میں پاؤں	آگ پر (کے پاس)

تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس

هُدًى ۝١٠ فَلَمَّاۤ اَتٰٮهَا نُوۡدِىَ يٰمُوۡسٰى ۝١١ اِنِّىۡۤ

هُدًى ۝١٠	فَلَمَّاۤ	اَتٰٮهَا	نُوۡدِىَ	يٰمُوۡسٰى ۝١١	اِنِّىۡۤ
کوئی راستہ بتانے والا	پھر جب	وہ آیا اس (آگ) کے پاس	(تو) ندا کی گئی	اے موسیٰ	بیشک میں

کوئی راستہ بتانے والا پاؤں ○ پھر وہ جب آگ کے پاس آئے تو ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ ○ بیشک میں

اَنَا رَبُّكَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَيۡكَ ۚ اِنَّكَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢

اَنَا	رَبُّكَ	فَاخۡلَعۡ [1]	نَعۡلَيۡكَ	اِنَّكَ	بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢
میں	تمہارا رب (ہوں)	تو تو اتار دے	اپنے جوتے	بیشک تو	پاک وادی طویٰ میں (ہے)

تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار دے بیشک تو پاک وادی طویٰ میں ہے ○

وَاَنَا اخۡتَرۡتُكَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا يُوۡحٰى ۝١٣ اِنَّنِىۡۤ اَنَا

وَ	اَنَا	اخۡتَرۡتُكَ	فَاسۡتَمِعۡ	لِمَا	يُوۡحٰى ۝١٣	اِنَّنِىۡۤ	اَنَا
اور	میں (نے)	چن لیا تجھے	تو غور سے سن	(اس) کو جو	وحی کی جاتی ہے	بیشک میں	میں (ہی)

اور میں نے تجھے پسند کیا تو اب اسے غور سے سن جو وحی کی جاتی ہے ○ بیشک میں ہی

آگ کے پاس غیبی ندا اور ایک ادب کی تعلیم

رسالت کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انتخاب

عقیدۂ توحید کی تعلیم اور عبادت و نماز کا حکم

[1] ......پاک اور مقدس جگہ پر جوتے اتار کر حاضر ہونا چاہئے کہ یہ ادب کے زیادہ قریب ہے نیز مقدس جگہ کا ادب و احترام کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، اسی وجہ سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے مزارات اور اس سرزمین کا ادب کیا جاتا ہے جہاں وہ آرام فرما ہیں۔

قیامت آنے کی خبر اور یہ خبر دینے کی حکمت

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ

اَللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّاۤ	اَنَا	فَاعْبُدْنِیْ	وَ	اَقِمِ
اللہ (ہوں)	نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم عبادت کرو میری	اور	قائم رکھو

اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کر اور میری یاد کے لیے

الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا

الصَّلٰوةَ	لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾	اِنَّ	السَّاعَةَ	اٰتِیَةٌ	اَكَادُ اُخْفِیْهَا (1)
نماز	میری یاد کے لیے	بیشک	قیامت	آنے والی (ہے)	قریب ہے کہ میں چھپاؤں اسے

نماز قائم رکھ ○ بیشک قیامت آنے والی ہے۔ قریب ہے کہ میں اسے چھپا رکھوں

قیامت سے متعلق امتِ موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تنبیہ

لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾ فَلَا یَصُدَّنَّكَ

لِتُجْزٰى	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	تَسْعٰى ﴿۱۵﴾	فَلَا یَصُدَّنَّكَ
تاکہ بدلہ دیا جائے	ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کوشش کی	تو ہرگز باز نہ رکھے تجھے

تاکہ ہر جان کو اس کی کوشش کا بدلہ دیا جائے ○ تو قیامت پر

عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ

عَنْهَا	مَنْ	لَّا یُؤْمِنُ	بِهَا	وَ	اتَّبَعَ
اس (کو ماننے) سے	وہ جو	ایمان نہیں لاتا	اس (قیامت) پر	اور	اس نے پیروی کی

ایمان نہ لانے والا اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے والا

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عصا کے متعلق سوال اور ان کا جواب

هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ

هَوٰىهُ	فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾	وَ	مَا تِلْكَ (2)	بِیَمِیْنِكَ
اپنی خواہش (کی)	(اگر ایسا ہوا) تو تو ہلاک ہو جائے گا	اور	یہ کیا ہے	تیرے دائیں ہاتھ میں

ہرگز تجھے اس کے ماننے سے باز نہ رکھے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا ○ اور اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں

1 ......قیامت آنے کا وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے چھپایا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بھی بندے کو اس کی اطلاع نہیں دی بلکہ دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو قیامت آنے کا وقت بھی بتا دیا ہے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا قیامت کی نشانیاں بیان فرمانا اور اس کا متعین وقت امت کو نہ بتانا بھی حکمت کے پیشِ نظر ہے۔ 2......اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر

يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا

عَلَيْهَا	اَتَوَكَّؤُا	عَصَايَ	هِيَ	قَالَ	يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾
اس پر	میں ٹیک لگاتا ہوں	میرا عصا (ہے)	وہ	عرض کی	اے موسیٰ

کیا ہے؟ ○ عرض کی: یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں

وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا

فِيْهَا	لِيَ	وَ	عَلٰى غَنَمِيْ	بِهَا	اَهُشُّ	وَ
اس میں	میرے لئے	اور	اپنی بکریوں پر	اس سے	(پتے) جھاڑتا ہوں	اور

اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میری اس میں

عصا زمین پر ڈال دینے کا حکم
اور عصا کا سانپ بن جانا

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَاَلْقٰىهَا

فَاَلْقٰىهَا	يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾	اَلْقِهَا	قَالَ	مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿١٨﴾
تو موسیٰ نے (نیچے) ڈال دیا اسے	اے موسیٰ	ڈال دو اسے	فرمایا	دوسری (بھی) کئی ضرورتیں (ہیں)

اور بھی کئی ضرورتیں ہیں ○ فرمایا: اے موسیٰ اسے ڈال دو ○ تو موسیٰ نے اسے (نیچے) ڈال دیا

فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ وقفة

لَا تَخَفْ	وَ	خُذْهَا	قَالَ	تَسْعٰى ﴿٢٠﴾	حَيَّةٌ (1)	هِيَ	فَاِذَا
نہ ڈرو	اور	پکڑ لو اسے	فرمایا	جو دوڑ رہا تھا	سانپ (بن گیا)	وہ	تو اچانک

تو اچانک وہ سانپ بن گیا جو دوڑ رہا تھا ○ (اللہ نے) فرمایا: اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں،

روشن ہاتھ کا معجزہ اور
اس کی حکمت

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ

اِلٰى جَنَاحِكَ	يَدَكَ	اضْمُمْ	وَ	سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿٢١﴾	سَنُعِيْدُهَا
اپنے بازو کی طرف	اپنا ہاتھ	ملاؤ	اور	اس کی پہلی حالت (پر)	عنقریب ہم لوٹا دیں گے اسے

ہم اسے دوبارہ اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے ○ اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو سے ملاؤ،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کوئی پریشانی نہ ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوال ہمیشہ پوچھنے والے کی لاعلمی کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ اس میں کچھ اور بھی حکمتیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا کسی موقع پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کسی سے کچھ پوچھنا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے خبر ہونے کی دلیل نہیں۔

1 ...... ہم کلامی کے وقت عصا کو سانپ اس لئے بنایا گیا تاکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کا پہلے سے مشاہدہ کر لیں اور جب فرعون کے سامنے یہ عصا سانپ بنے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے دیکھ کر خوفزدہ نہ ہوں۔

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ

تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ	مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾	لِنُرِيَكَ
وہ نکلے گا	خوب سفید (ہو کر)	کسی مرض کے بغیر	دوسری نشانی	تاکہ ہم دکھائیں تجھے

بغیر کسی مرض کے خوب سفید ہو کر، ایک اور معجزہ بن کر نکلے گا ○ تاکہ ہم تجھے

مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ قَالَ

مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾	اِذْهَبْ	اِلٰى فِرْعَوْنَ (1)	اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿٢٤﴾	قَالَ
اپنی بڑی بڑی نشانیوں سے	تم جاؤ	فرعون کی طرف	بیشک وہ	سرکش ہوگیا (ہے)	عرض کی

اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں ○ فرعون کے پاس جاؤ، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ

رَبِّ	اشْرَحْ	لِيْ	صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾	وَ	يَسِّرْ	لِيْٓ
اے میرے رب	کھول دے	میرے لیے	میرا سینہ	اور	آسان کردے	میرے لیے

اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے ○ اور میرے لیے میرا کام

اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾	وَ	احْلُلْ	عُقْدَةً	مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾	يَفْقَهُوْا	قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾
میرا کام	اور	کھول دے	گرہ	میری زبان کی	(تاکہ) وہ سمجھیں	میری بات

آسان فرمادے ○ اور میری زبان کی گرہ کھول دے ○ تاکہ وہ میری بات سمجھیں ○

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾

وَ	اجْعَلْ	لِّيْ	وَزِيْرًا	مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ (2)	هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾
اور	بنادے	میرے لیے	ایک وزیر	میرے گھر والوں سے	میرے بھائی ہارون (کو)

اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے ○ میرے بھائی ہارون کو ○

سرکش فرعون کی طرف جانے کا حکم

شرحِ صدر اور کام میں آسانی کیلئے دعائے موسیٰ

زبان کی لکنت ختم ہونے کیلئے دعا

حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا وزیر بنانے کے لیے دعا

ع ٢٤ ١٠

(1)...... حقیقت میں تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون اور اس کے تمام ماننے والوں کی طرف بھیجا گیا تھا البتہ فرعون کو خاص طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور کفر میں حد سے گزر گیا تھا۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ اپنے عزیز کو اپنا جانشین بنانا حرام نہیں۔ اصل مدار اہلیت پر ہے، اگر اولاد اہل ہے تو اسے جانشین بنانا درست ہے، اہل آدمی کا اولاد ہونا کوئی ایسا جرم نہیں کہ اسے جانشین نہ بنایا جاسکے، ہاں کسی خارجی وجہ سے یہ فعل نہ کیا جائے تو وہ جدا بات ہے۔ اس معاملے میں لوگوں کی آراء میں بہت افراط و تفریط پایا جاتا ہے، لہٰذا انہیں اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔

اُشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ وَ اَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾ كَیْ

اُشْدُدْ	بِهٖۤ	اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ (1)	وَ	اَشْرِكْهُ	فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾	كَیْ
مضبوط کردے	اس کے ذریعے	میری کمر	اور	شریک کردے اسے	میرے کام میں	تاکہ

اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما ○ اور اسے میرے کام میں شریک کردے ○ تاکہ

نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾ وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ

نُسَبِّحَكَ	كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾	وَّ	نَذْكُرَكَ	كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾	اِنَّكَ	كُنْتَ
ہم پاکی بیان کریں تیری	کثرت سے	اور	ذکر کریں تیرا	کثرت سے	بیشک تو	ہے

ہم بکثرت تیری پاکی بیان کریں ○ اور بکثرت تیرا ذکر کریں ○ بیشک تو

بِنَا بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾

بِنَا	بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾	قَالَ	قَدْ	اُوْتِیْتَ (2)	سُؤْلَكَ	یٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾
ہمیں	دیکھنے والا	فرمایا	بیشک	تجھے دے دیا گیا	تیرا سوال	اے موسیٰ

ہمیں دیکھ رہا ہے ○ اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ! تیرا سوال تجھے عطا کر دیا گیا ○

وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	لَقَدْ	مَنَنَّا	عَلَیْكَ	مَرَّةً اُخْرٰۤى ﴿۳۷﴾	اِذْ	اَوْحَیْنَاۤ (3)
اور	ضرور بیشک	ہم نے احسان کیا تھا	تجھ پر	ایک مرتبہ اور	جب	ہم نے الہام کیا

اور بیشک ہم نے تجھ پر ایک مرتبہ اور بھی احسان فرمایا تھا ○ جب ہم نے

اِلٰۤى اُمِّكَ مَا یُوْحٰۤى ﴿۳۸﴾ اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ

اِلٰۤى اُمِّكَ	مَا	یُوْحٰۤى ﴿۳۸﴾	اَنِ	اقْذِفِیْهِ	فِی التَّابُوْتِ
تمہاری ماں کی طرف	جو	الہام کیا جانا تھا	کہ	تو رکھ دے اس (بچے) کو	صندوق میں

تمہاری ماں کے دل میں وہ بات ڈال دی جو اس کے دل میں ڈالی جانی تھی ○ کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعاؤں کی قبولیت

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو احسان الٰہی کی یاد دہانی

بچپن میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حفاظت کا خدائی انتظام

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے قوت اور مدد حاصل کرنا نہ توکل کے خلاف ہے اور نہ توحید کے منافی ہے۔

2 ...... معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقام اتنا بلند ہے کہ ان کی دعا سے ان کے بھائی حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت جیسا عظیم منصب عطا فرما دیا۔ 3 ...... وحی صرف انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف ہوتی ہے اور قرآنِ مجید میں جہاں بھی وحی کا لفظ غیر نبی کے لئے آیا ہے وہاں اس سے ”الہام کرنا“ مراد ہوتا ہے۔

فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ

فَاقْذِفِیْهِ	فِی الْیَمِّ	فَلْیُلْقِهِ	الْیَمُّ	بِالسَّاحِلِ
پھر ڈال دے اس (صندوق) کو	دریا میں	پھر ڈال دے گا اسے	دریا	کنارے پر

دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا

یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً

یَاْخُذْهُ	عَدُوٌّ لِّیْ	وَ	عَدُوٌّ لَّهٗ	وَ	اَلْقَیْتُ	عَلَیْكَ	مَحَبَّةً (1)
(تاکہ) اٹھالے اسے	میرا دشمن	اور	اس کا دشمن	اور	میں نے ڈالی	تجھ پر	محبت

تاکہ اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن ہے اور اس کا (بھی) دشمن ہے اور میں نے تم پر اپنی طرف سے

مِّنِّیْ ۚ۬ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ﴾۳۹﴿ اِذْ

مِّنِّیْ	وَ	لِتُصْنَعَ (2)	عَلٰی عَیْنِیْ ﴾۳۹﴿	اِذْ
اپنی طرف سے	اور	تاکہ تجھے تیار کیا جائے (پرورش کی جائے)	میری نگاہ کے سامنے	جب

محبت ڈالی اور تاکہ میری نگاہ کے سامنے تمہاری پرورش کی جائے ○ جب

تَمْشِیْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَنْ

تَمْشِیْۤ	اُخْتُكَ	فَتَقُوْلُ	هَلْ	اَدُلُّكُمْ	عَلٰی	مَنْ
چلتی جارہی تھی	تیری بہن	پھر وہ کہنے لگی	کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	(اس) پر	جو

تیری بہن چلتی جارہی تھی پھر وہ کہنے لگی: کیا میں تمہیں ایسی عورت کی طرف رہنمائی کروں جو

یَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤی اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا

یَّكْفُلُهٗ	فَرَجَعْنٰكَ	اِلٰۤی اُمِّكَ	كَیْ	تَقَرَّ	عَیْنُهَا
اپنے ذمے لے اس (بچے) کو	تو ہم نے لوٹا دیا تجھے	تیری ماں کی طرف	تاکہ	ٹھنڈی ہو	اس کی آنکھ

اس بچہ کی دیکھ بھال کرے تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی والدہ کی طرف لوٹانے کی خدائی تدبیر

وقف لازم

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال یہ تھا کہ جو آپ کو دیکھتا اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق میں محبوب اور مقبول ہونا بھی بعض انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ ہے۔ ہمارے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہمیشہ مخلوق کے محبوب ہیں اور یہ محبوبیت بھی حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہے۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی پرورش کا انتظام بھی خود فرما دیتا ہے۔

قبطی کے قتل کا واقعہ اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے امتحانات

وَ لَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ

وَ	لَا تَحْزَنَ	وَ	قَتَلْتَ	نَفْسًا	فَنَجَّیْنٰكَ	مِنَ الْغَمِّ
اور	وہ غم نہ کرے	اور	تم نے قتل کر دیا	ایک آدمی (کو)	تو ہم نے نجات دی تجھے	غم سے

اور وہ غمگین نہ ہو اور تم نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات دی

وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا۬ ؕ فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ

وَ	فَتَنّٰكَ	فُتُوْنًا	فَلَبِثْتَ	سِنِیْنَ	فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ	ثُمَّ	جِئْتَ
اور	ہم نے آزمایا تجھے	خوب آزمانا	پھر تم رہے	کئی سال	مدین والوں میں	پھر	تم آئے

اور تمہیں اچھی طرح آزمایا پھر تم کئی برس مدین والوں میں رہے پھر اے موسیٰ!

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خصوصی انتخاب

سرکش فرعون کی طرف جانے کا حکم اور نرمی کی تاکید

عَلٰى قَدَرٍ یّٰمُوْسٰى ۝۴۰ وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ ۝۴۱ ج اِذْهَبْ اَنْتَ

عَلٰى قَدَرٍ	یّٰمُوْسٰى ۝۴۰	وَ	اصْطَنَعْتُكَ[1]	لِنَفْسِیْ ۝۴۱	اِذْهَبْ	اَنْتَ
ایک معین وقت، وعدے پر	اے موسیٰ	اور	میں نے بنایا تجھے	اپنی ذات کے لئے	جاؤ	تم

تم ایک مقررہ وعدے پر حاضر ہوگئے ○ اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کیلئے بنایا ○ تم اور

وَ اَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَ لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ۝۴۲ ج اِذْهَبَاۤ

وَ	اَخُوْكَ	بِاٰیٰتِیْ	وَ	لَا تَنِیَا	فِیْ ذِكْرِیْ ۝۴۲	اِذْهَبَاۤ
اور	تمہارا بھائی	میری نشانیوں کے ساتھ	اور	دونوں سستی نہ کرنا	میری یاد میں	تم دونوں جاؤ

تمہارا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا ○ دونوں

اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۴۳ ج فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ

اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	طَغٰى ۝۴۳	فَقُوْلَا	لَهٗ	قَوْلًا لَّیِّنًا[2]	لَّعَلَّهٗ
فرعون کی طرف	بیشک وہ	اس نے سرکشی کی (ہے)	تو تم کہنا	اس سے	نرم بات	شاید وہ

فرعون کی طرف جاؤ بیشک اس نے سرکشی کی ہے ○ تو تم اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ شاید

1 ...... یہ آیت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں انتہائی عظمت کی دلیل ہے۔ 2 ...... دین کی تبلیغ نرمی کے ساتھ کرنی چاہئے کیونکہ اس طریقے سے یہ امید زیادہ ہوتی ہے کہ سامنے والا نصیحت قبول کرلے۔ نیز یاد رہے کہ دین کی تبلیغ کے علاوہ دیگر دینی اور دنیوی معاملات میں بھی جہاں تک ممکن ہو نرمی سے ہی کام لینا چاہئے کہ جو فائدہ نرمی کرنے سے ہو سکتا ہے وہ سختی کرنے سے حاصل کرنا مشکل ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک جس چیز میں نرمی ہو تو وہ اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال لی جائے تو اسے عیب دار کر دیتی ہے۔(مسلم، ص۱۳۹۸، الحدیث: ۷۸(۲۵۹۴))

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے ایک اندیشہ کا اظہار

یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا

اِنَّنَا	رَبَّنَاۤ	قَالَا	یَخْشٰى ﴿۴۴﴾	اَوْ	یَتَذَكَّرُ
بیشک ہم	اے ہمارے رب	انہوں نے عرض کی	ڈر جائے	یا	نصیحت قبول کرلے

وہ نصیحت قبول کرلے یا ڈر جائے ○ دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! بیشک ہم

نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَاۤ اَوْ اَنْ یَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

یَّطْغٰى ﴿۴۵﴾	اَنْ	اَوْ	عَلَیْنَاۤ	یَّفْرُطَ (1)	اَنْ	نَخَافُ
وہ سرکشی سے پیش آئے گا	یہ کہ	یا	ہم پر	وہ زیادتی کرے گا	(اس بات سے) کہ	ڈرتے ہیں

اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا سرکشی سے پیش آئے گا ○

قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ﴿۴۶﴾

اَرٰى ﴿۴۶﴾	وَ	اَسْمَعُ	مَعَكُمَاۤ	اِنَّنِیْ	لَا تَخَافَاۤ	قَالَ
دیکھ رہا ہوں	اور	سن رہا ہوں	تمہارے ساتھ (ہوں)	بیشک میں	تم ڈرو نہیں	فرمایا

اللہ نے فرمایا: تم ڈرو نہیں، بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں میں سن رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں ○

فرعون کے پاس آمد اور بنی اسرائیل سے متعلق مطالبہ

فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ

فَاَرْسِلْ	رَسُوْلَا رَبِّكَ	اِنَّا	فَقُوْلَاۤ	فَاْتِیٰهُ
تو تو بھیج دے	تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	بیشک ہم	تو کہو	پس تم جاؤ اس کے پاس

پس تم اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو

مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﳔ وَ لَا تُعَذِّبْهُمْؕ قَدْ

قَدْ	لَا تُعَذِّبْهُمْ	وَ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	مَعَنَا
بیشک	تکلیف نہ دے انہیں	اور	بنی اسرائیل (کو)	ہمارے ساتھ

ہمارے ساتھ بھیج دے اور انہیں تکلیف نہ دے بیشک

(1)...... موذی انسان اور موذی جانوروں سے خوف کرنا شانِ نبوت اور توکل کے خلاف نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طبیعت اور فطرت میں یہ چیز رکھی ہے کہ وہ ضرر دینے والی اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے ڈرتے ہیں۔ اس فطری خوف سے بچنا بہت دشوار ہے اس لئے یہ مذموم بھی نہیں ہے البتہ اس خوف کی بنا پر کلمۂ حق کہنے سے باز نہیں رہنا چاہئے جیسے موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہر حال فرعون کے دربار میں کلمۂ حق بلند کیا۔

جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ

جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ	مِّنْ رَّبِّكَ	وَ	السَّلٰمُ[1]	عَلٰى	مَنِ
ہم لائے ہیں تیرے پاس ایک نشانی	تیرے رب کی طرف سے	اور	سلامتی (ہو)	(اس) پر	جو

ہم تیرے رب کی طرف سے ایک نشانی لائے ہیں اور اس پر سلامتی ہو جو

اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ

اتَّبَعَ	الْهُدٰى ﴿۴۷﴾	اِنَّا	قَدْ	اُوْحِیَ	اِلَیْنَاۤ	اَنَّ	الْعَذَابَ
پیروی کرے	ہدایت (کی)	بیشک	تحقیق	وحی کی جاتی ہے	ہماری طرف	کہ	عذاب

ہدایت کی پیروی کرے ○ بیشک ہماری طرف وحی ہوتی ہے کہ عذاب

عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ

عَلٰى	مَنْ	كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾	قَالَ	فَمَنْ
(اس) پر (ہے)	جو	جھٹلائے	اور	منہ پھیرے	فرعون نے کہا	تو کون (ہے)

اس پر ہے جو جھٹلائے اور منہ پھیرے ○ فرعون بولا: اے موسیٰ!

رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰى

رَّبُّكُمَا	یٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾	قَالَ	رَبُّنَا	الَّذِیْۤ	اَعْطٰى
تم دونوں کا رب	اے موسیٰ	(موسیٰ نے) فرمایا	ہمارا رب	(وہ ہے) جس نے	عطا کی

تو تم دونوں کا رب کون ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو

كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا

كُلَّ شَیْءٍ	خَلْقَهٗ	ثُمَّ	هَدٰى ﴿۵۰﴾	قَالَ	فَمَا
ہر چیز (کو)	اس کی خاص شکل و صورت	پھر	راہ دکھائی	(فرعون نے) کہا	تو کیا (ہے)

اس کی خاص شکل و صورت دی پھر راہ دکھائی ○ فرعون بولا:

عذابِ الٰہی کے مستحق لوگوں کی طرف اشارہ

فرعون کا رب سے موسیٰ اور دیگر چیزوں کے متعلق سوال و جواب

1 ...... ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم کفار کو سلام نہ کریں اور اگر وہ سلام کریں تو انہیں جواب دے سکتے ہیں البتہ جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہا جائے اور اگر کسی ایسی جگہ سے گزرنا ہو جہاں مسلمان اور کافر دونوں ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں اور مسلمانوں پر سلام کا ارادہ کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یوں کہیں "اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی"۔

بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ

بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾	قَالَ	عِلْمُهَا	عِنْدَ رَبِّیْ	فِیْ كِتٰبٍ[1]
پہلی قوموں کا حال	فرمایا	اس کا علم	میرے رب کے پاس (ہے)	ایک کتاب میں

پہلی قوموں کا کیا حال ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے،

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ

لَا یَضِلُّ	رَبِّیْ	وَ	لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ
نہ بھٹکتا ہے	میرا رب	اور	نہ بھولتا ہے	وہ جس نے	بنایا	تمہارے لیے

میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے ○ وہ جس نے تمہارے لیے

الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ

الْاَرْضَ	مَهْدًا	وَّ	سَلَكَ	لَكُمْ	فِیْهَا	سُبُلًا	وَّ	اَنْزَلَ
زمین (کو)	بچھونا	اور	آسان کر دیئے	تمہارے لیے	اس میں	راستے	اور	نازل کیا

زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے آسان کر دیئے اور آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءًؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجْنَا	بِهٖۤ	اَزْوَاجًا	مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾
آسمان سے	پانی	تو ہم نے نکالے	اس (پانی) سے	جوڑے	مختلف قسم کی نباتات کے

پانی نازل فرمایا تو ہم نے اس سے مختلف قسم کی نباتات کے جوڑے نکالے ○

كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

كُلُوْا[2]	وَ	ارْعَوْا	اَنْعَامَكُمْ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
تم کھاؤ	اور	چراؤ	اپنے مویشیوں (کو)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ، بیشک اس میں عقل والوں کیلئے

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کے دلائل

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعون کو جو جواب دیا کہ ''اس کا علم لوحِ محفوظ میں ہے'' اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ آپ کو گزشتہ قوموں کے حالات معلوم نہ تھے بلکہ وجہ یہ تھی کہ وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو موضوع بدل کر تبلیغِ دین سے نہ پھیر سکے۔ یہ تبلیغِ دین کا ادب ہے کہ بات کو موضوع پر محدود رکھیں۔

2 ...... اس آیت میں جو حکم دیا گیا ہے یہ اباحت اور اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد دلانے کے لئے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ نباتات تمہارے لئے اس طور پر نکالی ہیں کہ انہیں کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا تمہارے لئے مباح و جائز ہے۔

ع۲

زمین سے پیدائش، اسی میں لوٹنا اور اسی سے دوبارہ نکلنا

لِّاُولِی النُّهٰى ۝۵۴ ع مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ

نُعِیْدُكُمْ	فِیْهَا	وَ	خَلَقْنٰكُمْ (1)	مِنْهَا	لِّاُولِی النُّهٰى ۝۵۴
ہم لوٹائیں گے تمہیں	اسی میں	اور	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اس (زمین) سے	عقل والوں کے لئے

نشانیاں ہیں ○ ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لوٹائیں گے

نشانیاں دیکھنے کے باوجود فرعون کا حال

وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝۵۵ وَ لَقَدْ اَرَیْنٰهُ

اَرَیْنٰهُ	لَقَدْ	وَ	تَارَةً اُخْرٰى ۝۵۵	نُخْرِجُكُمْ	مِنْهَا	وَ
ہم نے دکھائیں اسے	ضرور بیشک	اور	دوسری بار	ہم نکالیں گے تمہیں	اسی سے	اور

اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ○ اور بیشک ہم نے اس کو

فرعون کی ایک سیاسی چال

اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ۝۵۶ قَالَ اَجِئْتَنَا

اَجِئْتَنَا	قَالَ	اَبٰى ۝۵۶	وَ	فَكَذَّبَ	اٰیٰتِنَا كُلَّهَا
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	فرعون بولا	نہ مانا	اور	تو اس نے جھٹلایا	اپنی تمام نشانیاں

اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ○ کہنے لگا: اے موسیٰ!

لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى ۝۵۷

یٰمُوْسٰى ۝۵۷	بِسِحْرِكَ (3)	مِنْ اَرْضِنَا	لِتُخْرِجَنَا (2)
اے موسیٰ	اپنے جادو کے ذریعے	ہماری زمین سے	تاکہ نکال دو ہمیں

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے ذریعے ہماری سرزمین سے نکال دو ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مقابلے کا چیلنج

فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ

بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ	فَاجْعَلْ	مِّثْلِهٖ	فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ
ہمارے اور اپنے درمیان	تو تم مقرر کرلو	اسی کے جیسا	تو ضرور ہم لائیں گے تمہارے پاس جادو

تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان

(1)..... میت کی تدفین کے وقت یہ آیت پڑھی جائے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ تختے لگانے کے بعد جب مٹی ڈالی جائے تو سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں اور پہلی بار کہیں "مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ" دوسری بار کہیں "وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ" اور تیسری بار کہیں "وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى"۔ (2)..... فرعون حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر سمجھ تو گیا تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حق پر ہیں اور جادوگر نہیں ہیں لیکن اس نے اپنی سلطنت بچانے کے لئے یہ سیاسی چال چلی کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزے کو جادو قرار دیدیا اور کہا کہ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقصد صرف

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾

مَوْعِدًا	لَّا نُخْلِفُهٗ	نَحْنُ	وَ	لَاۤ	اَنْتَ	مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾
ایک وعدہ	خلاف ورزی نہ کریں اس کی	ہم	اور	نہ	تم	(وہ) جگہ ہموار، برابر فاصلے (پر ہو)

ایک وعدہ مقرر کرلو جس کی خلاف ورزی نہ ہم کریں اور نہ تم۔ ایسی جگہ جو برابر فاصلے پر ہو ○

فرعون کے چیلنج کا فوری جواب

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ

قَالَ	مَوْعِدُكُمْ	يَوْمُ الزِّيْنَةِ (1)	وَ	اَنْ	يُّحْشَرَ	النَّاسُ
موسیٰ نے فرمایا	تمہارے وعدے کا وقت	زینت (میلے) کا دن (ہے)	اور	یہ کہ	جمع کرلئے جائیں	لوگ

موسیٰ نے فرمایا: تمہارے وعدے کا وقت میلے کا دن ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے

مقابلے کے لیے فرعون کی تیاری

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جادوگروں کو نصیحت

ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ

ضُحًى ﴿۵۹﴾	فَتَوَلّٰى	فِرْعَوْنُ	فَجَمَعَ	كَيْدَهٗ	ثُمَّ	اَتٰى ﴿۶۰﴾	قَالَ
دن چڑھے	تو منہ پھیر کر چلا گیا	فرعون	تو جمع کرنے لگا	اپنے مکروفریب	پھر	آیا	فرمایا

جمع کرلئے جائیں ○ تو فرعون منہ پھیر کر چلا گیا تو اپنے مکروفریب کو جمع کرنے لگا پھر آیا ○ ان سے

لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

لَهُمْ	مُّوْسٰى	وَيْلَكُمْ	لَا تَفْتَرُوْا	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا
ان (جادوگروں) سے	موسیٰ (نے)	تمہاری خرابی ہو	تم نہ باندھو	اللہ پر	جھوٹ

موسیٰ نے فرمایا: تمہاری خرابی ہو، تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو

فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾

فَيُسْحِتَكُمْ	بِعَذَابٍ	وَ	قَدْ	خَابَ	مَنِ	افْتَرٰى ﴿۶۱﴾
ورنہ وہ ہلاک کردے گا تمہیں	عذاب سے	اور	بیشک	ناکام ہوا وہ	جس نے	بہتان باندھا

ورنہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے گا اور بیشک وہ ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہمیں ہماری زمین سے نکال کر خود اقتدار سنبھالنا ہے۔ 3...... جادو وہ علم ہے جس سے کسی شخص کو ایسی مہارت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ ایسے عجیب و غریب افعال پر قادر ہو جاتا ہے جس کے اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں۔ (رد المحتار، ۱/۱۱۱)

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... شرعی ضرورت کے وقت مسلمان کو کفار کے میلے میں جانا جائز ہے اور شرعی ضرورت کے علاوہ تجارت یا کسی اور غرض سے جانے کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ میلہ کفار کا مذہبی ہے جس میں جمع ہو کر اعلانِ کفر اور شرکیہ رسمیں ادا کریں تو تجارت کی غرض سے بھی جانا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے اور اگر وہ مجمع کفار کا مذہبی

(بقیہ اگلے صفحے پر)

جادوگروں کا اختلاف اور خفیہ مشورہ

فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا

فَتَنَازَعُوْۤا	اَمْرَهُمْ	بَيْنَهُمْ	وَ	اَسَرُّوا
تو وہ اختلاف کرنے لگے	اپنے معاملہ (میں)	اپنے درمیان	اور	انہوں نے چھپ کر کیا

تو وہ اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہو گئے اور انہوں نے چھپ کر

النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ

النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾	قَالُوْۤا	اِنْ	هٰذٰنِ	لَسٰحِرٰنِ	يُرِيْدٰنِ	اَنْ
مشورہ	کہنے لگے	بیشک	یہ دونوں	ضرور جادوگر (ہیں)	وہ چاہتے ہیں	کہ

مشورہ کیا○ کہنے لگے: بیشک یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ

يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾

يُّخْرِجٰكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ	بِسِحْرِهِمَا	وَ	يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾
نکال دیں تمہیں	تمہاری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	اور	تمہارا بہت شرف والا دین لے جائیں

تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا بہت شرف وبزرگی والا دین لے جائیں○

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ

فَاَجْمِعُوْا	كَيْدَكُمْ	ثُمَّ	ائْتُوْا	صَفًّا	وَ	قَدْ	اَفْلَحَ	الْيَوْمَ
تو تم جمع کرلو	اپنا داؤ	پھر	آجاؤ	صف (بناکر)	اور	بیشک	وہ کامیاب ہوگا	آج

تو تم اپنا داؤ جمع کرلو پھر صف باندھ کر آجاؤ اور بیشک آج وہی کامیاب ہوگا

مقابلے کی ابتداء سے متعلق جادوگروں کی گزارش

مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ

مَنِ	اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾	قَالُوْا	يٰمُوْسٰۤى	اِمَّاۤ	اَنْ	تُلْقِيَ (1)	وَ	اِمَّاۤ
جو	غالب رہا	انہوں نے کہا	اے موسیٰ	یا	یہ کہ	تم (عصا نیچے) ڈالو	اور	یا

جو غالب آئے گا○ انہوں نے کہا: اے موسیٰ! یا تم (عصا نیچے) ڈالو یا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں بلکہ صرف لہو ولعب کا میلہ ہے تو محض تجارت کی غرض سے جانا فی نفسہٖ ناجائز وممنوع نہیں جبکہ وہاں جانے سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔ پھر بھی کراہت سے خالی نہیں کہ وہ لوگ ہر وقت معاذَ اللہ لعنت اترنے کا محل ہیں اس لئے اُن سے دوری ہی بہتر ہے۔

1 ...... جادوگروں نے ادب کی وجہ سے مقابلے کی ابتداء کرنا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالی نے انہیں ایمان کی دولت سے مشرف فرمادیا۔

جادوگروں کا کرتب

اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

اَنْ	نَّكُوْنَ	اَوَّلَ	مَنْ	اَلْقٰى ﴿٦٥﴾	قَالَ	بَلْ	اَلْقُوْا [1]	فَاِذَا
یہ کہ	ہم ہوں	پہلے	جو	ڈالے	فرمایا	بلکہ	تم ڈالو	تو اچانک

ہم پہلے ڈالتے ہیں ○ موسیٰ نے فرمایا: بلکہ تمہی ڈالو تو اچانک

حِبَالُهُمْ وَ عِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا

حِبَالُهُمْ	وَ	عِصِیُّهُمْ	یُخَیَّلُ	اِلَیْهِ	مِنْ سِحْرِهِمْ	اَنَّهَا
ان کی رسیاں	اور	ان کی لاٹھیاں	خیال ہوا	اس کی طرف (کو)	ان کے جادو سے	کہ وہ

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خوفزدہ ہونا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تسلی اور غلبے کی بشارت

تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ

تَسْعٰى ﴿٦٦﴾	فَاَوْجَسَ	فِیْ نَفْسِهٖ	خِیْفَةً [2]	مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾	قُلْنَا	لَا تَخَفْ
دوڑ رہی ہیں	تو محسوس کیا	اپنے دل میں	خوف	موسیٰ (نے)	ہم نے فرمایا	تم ڈرو نہیں

وہ دوڑ رہی ہیں ○ تو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا ○ تو ہم نے فرمایا: ڈرو نہیں

اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ

اِنَّكَ	اَنْتَ	الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾	وَ	اَلْقِ	مَا	فِیْ یَمِیْنِكَ
بیشک تم	تم (ہی)	غالب (ہو)	اور	تم ڈال دو	(اسے) جو	تمہارے دائیں ہاتھ میں (ہے)

بیشک تم ہی غالب ہو ○ اور تم بھی اسے ڈال دو جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے

تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ

تَلْقَفْ	مَا	صَنَعُوْا	اِنَّمَا	صَنَعُوْا	كَیْدُ سٰحِرٍ
وہ نگل جائے گا	(وہ چیزیں) جو	انہوں نے بنائیں	بیشک جو	انہوں نے بنایا	(وہ) جادوگر کا فریب (ہے)

وہ ان کی بنائی ہوئی چیزوں کو نگل جائے گا۔ بیشک جو انہوں نے بنایا ہے وہ تو صرف جادوگروں کا مکروفریب ہے

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جادوگروں سے یہ اس لئے فرمایا کہ اُن کے پاس جو کچھ جادو کے مکروحیلے ہیں پہلے وہ سب ظاہر کرلیں اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنا معجزہ دکھائیں اور جب حق باطل کو مٹائے اور معجزہ جادو کو باطل کردے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ 2 ...... ایک قول یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی ذات کے حوالے سے نہیں بلکہ قوم کے بارے میں یہ خوف ہوا کہ کہیں کچھ لوگ معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس نظر بندی کے گرویدہ نہ ہوجائیں اور معجزہ نہ دیکھیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بشری تقاضے کے مطابق آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دل میں خوف محسوس کیا۔

جادو گروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان

وَ لَا یُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَیۡثُ اَتٰی ﴿۶۹﴾ فَاُلۡقِیَ السَّحَرَۃُ

وَ	لَا یُفۡلِحُ	السّٰحِرُ	حَیۡثُ	اَتٰی ﴿۶۹﴾	فَاُلۡقِیَ	السَّحَرَۃُ
اور	کامیاب نہیں ہوتا	جادوگر	جہاں (بھی)	آجائے	توگرادیئے گئے	جادوگر

اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آجائے ○ توسب جادوگر سجدے میں

سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ ہٰرُوۡنَ وَ مُوۡسٰی ﴿۷۰﴾ قَالَ

سُجَّدًا	قَالُوۡۤا	اٰمَنَّا (1)	بِرَبِّ ہٰرُوۡنَ وَ مُوۡسٰی ﴿۷۰﴾	قَالَ
سجدہ (میں)	وہ کہنے لگے	ہم ایمان لائے	موسیٰ اور ہارون کے رب پر	(فرعون نے) کہا

گرادیئے گئے، وہ کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے ○ فرعون بولا:

جادو گروں کو فرعون کی سخت دھمکی

اٰمَنۡتُمۡ لَہٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَکُمۡ ؕ اِنَّہٗ

اٰمَنۡتُمۡ	لَہٗ	قَبۡلَ	اَنۡ	اٰذَنَ	لَکُمۡ	اِنَّہٗ
(کیا) تم ایمان لے آئے	اس پر	(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک وہ

کیا تم اس پر ایمان لائے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں، بیشک وہ

لَکَبِیۡرُکُمُ الَّذِیۡ عَلَّمَکُمُ السِّحۡرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیۡدِیَکُمۡ

لَکَبِیۡرُکُمُ (2)	الَّذِیۡ	عَلَّمَکُمُ	السِّحۡرَ	فَلَاُقَطِّعَنَّ	اَیۡدِیَکُمۡ
ضرور تمہارا بڑا (ہے)	جس نے	سکھایا تمہیں	جادو	توضرور میں کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ

تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا تو مجھے قسم ہے میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ

وَ اَرۡجُلَکُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّکُمۡ فِیۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ ۫

وَ	اَرۡجُلَکُمۡ	مِّنۡ خِلَافٍ	وَّ	لَاُوصَلِّبَنَّکُمۡ	فِیۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ
اور	تمہارے پاؤں	مخالف طرف سے	اور	ضرور میں سولی دوں گا تمہیں	کھجور کے تنوں میں (پر)

اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر پھانسی دیدوں گا

1 ...... سبحانَ اللہ! کیا عجیب حال تھا کہ جن لوگوں نے ابھی کفر و انکار اور سرکشی کے لئے رسیاں اور لاٹھیاں ڈالی تھیں، ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر و سجود کے لئے اپنے سر جھکا دیئے اور اپنی گردنیں ڈال دیں۔ 2 ...... جادو گروں کو ایمان لاتا دیکھ کر فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کا بڑا استاد قرار دیا اور جادو گروں کو دھمکی دی کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ کر تمہیں سولی چڑھا دوں گا۔ فرعون نے لوگوں کے سامنے جادوگروں کی شکست کو سازش کے انداز میں پیش کیا کہ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان جادو گروں کے بڑے ہیں اور سازش کے ذریعے جادو گر جان بوجھ کر ہارے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

جادوگروں کا جرأت مندانہ جواب

وَ لَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿۷۱﴾

وَ	لَتَعْلَمُنَّ	اَیُّنَاۤ (1)	اَشَدُّ	عَذَابًا	وَّ	اَبْقٰى ﴿۷۱﴾
اور	ضرور تم جان جاؤ گے	ہم میں کون	زیادہ سخت (ہے)	عذاب (دینے میں)	اور	زیادہ باقی رہنے والا

اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب زیادہ شدید اور زیادہ باقی رہنے والا ہے ○

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ

قَالُوْا	لَنْ نُّؤْثِرَكَ	عَلٰى	مَا	جَآءَنَا	مِنَ الْبَیِّنٰتِ
انہوں نے کہا	ہم ہرگز ترجیح نہ دیں گے تجھے	(اس) پر	جو	آیا ہمارے پاس	روشن دلیلوں سے

انہوں نے کہا: ہم ان روشن دلیلوں پر ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے جو ہمارے پاس آئی ہیں۔

وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍؕ اِنَّمَا

وَالَّذِیْ	فَطَرَنَا	فَاقْضِ	مَاۤ	اَنْتَ	قَاضٍ (2)	اِنَّمَا
(اس کی) قسم جس نے	ہمیں پیدا کیا	تو کرلے	جو	تو	کرنے والا (ہے)	صرف

ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم! تو تُو جو کرنے والا ہے کرلے۔ تو

تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاؕ ﴿۷۲﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا

تَقْضِیْ	هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۷۲﴾	اِنَّاۤ	اٰمَنَّا	بِرَبِّنَا
تو کرے گا	اس دنیا کی زندگی (میں)	بیشک	ہم ایمان لائے	اپنے رب پر

اس دنیا کی زندگی میں ہی تو کرے گا ○ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے

لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِؕ

لِیَغْفِرَ	لَنَا	خَطٰیٰنَا	وَ	مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ	مِنَ السِّحْرِ
تاکہ وہ بخش دے	ہمارے لئے	ہماری خطائیں	اور	وہ جس پر تونے مجبور کیا ہمیں	جادو سے

تاکہ وہ ہماری خطائیں اور وہ جادو بخش دے جس پر تونے ہمیں مجبور کیا تھا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں تاکہ موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غلبہ مل جائے۔ یہاں بھی فرعون نے سیاسی چال چل کر اپنی شکست کی ذلت سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ 1...... اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا ربُّ العالمین کا عذاب زیادہ سخت ہے۔ 2...... جادوگروں نے مومن ہو کر فرعون سے کہہ دیا کہ جو ہو سکے تو کرلے ہمیں اس کی پرواہ نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ مومن کامل کے دل میں خصوصاً ایمان کے معاملے میں جرأت ہوتی ہے اور وہ ایمان لانے کی صورت میں مخلوق کی طرف سے اذیت پہنچنے کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ قادیانی کا نبی ہونا تو بڑی دور کی بات وہ تو مومن بھی نہیں تھا کیونکہ وہ لوگوں سے اتنا ڈرتا تھا

وَ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ

وَ	اللّٰهُ	خَیْرٌ	وَّ	اَبْقٰى ﴿۷۳﴾	اِنَّهٗ	مَنْ	یَّاْتِ
اور	اللہ	بہتر	اور	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	بیشک	جو	آئے گا

اور اللہ بہتر ہے اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ بیشک جو اپنے رب کے حضور

رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا یَمُوْتُ

رَبَّهٗ	مُجْرِمًا	فَاِنَّ	لَهٗ	جَهَنَّمَ	لَا یَمُوْتُ
اپنے رب (کے حضور)	مجرم (ہو کر)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم (ہے)	وہ مرے گا نہیں

مجرم ہو کر آئے گا تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ

فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰى ﴿۷۴﴾ وَ مَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ

فِیْهَا	وَ	لَا یَحْیٰى ﴿۷۴﴾	وَ	مَنْ	یَّاْتِهٖ	مُؤْمِنًا	قَدْ
اس میں	اور	نہ زندہ رہے گا	اور	جو	آئے گا اس کے حضور	ایمان والا (ہو کر)	تحقیق

مرے گا اور نہ (ہی چین سے) زندہ رہے گا ○ اور جو اس کے حضور ایمان والا ہو کر آئے گا کہ

عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ لا

عَمِلَ	الصّٰلِحٰتِ (1)	فَاُولٰٓىٕكَ	لَهُمُ	الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾
اس نے عمل کئے (ہوں)	نیک	تو یہ لوگ	ان کے لئے	بلند درجات (ہیں)

اس نے نیک اعمال کئے ہوں تو ان کیلئے بلند درجات ہیں ○

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا
ہمیشہ رہنے کے باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کہ ان کے خوف کی وجہ سے حج ہی نہ کر سکا۔ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسے اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ پیارے نہ ہوں یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جانا کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند ہو۔ (مسند امام احمد، ۴/ ۲۱۲، الحدیث: ۱۳۱۵۰)

(1) ...... قرآنِ مجید میں اکثر مقامات پر ایمان اور نیک اعمال دونوں کا ساتھ ساتھ ذکر ہوا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ صحیح عقائد اور نیک اعمال دونوں ہونا ضروری ہیں۔ جس کے عقیدے میں خرابی ہوئی اور اس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو اسے ہمیشہ کے لئے جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا اور جس کا عقیدہ صحیح ہوا اور ایمان پر اس کا خاتمہ بھی ہوا ←

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو بنی اسرائیل کے ساتھ ہجرت کا حکم اور تسلی

وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ ع وَ لَقَدْ اَوْحَيْنَاۤ

اَوْحَيْنَاۤ	لَقَدْ	وَ	تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾	مَنْ	جَزٰٓؤُا	ذٰلِكَ	وَ
ہم نے وحی کی	ضرور بیشک	اور	پاک ہوا	(اس کی) جو	جزا (ہے)	یہ	اور

اور یہ اس کی جزا ہے جو پاک ہوا ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کی طرف

اِلٰى مُوْسٰۤى ﳔ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ

لَهُمْ	فَاضْرِبْ	بِعِبَادِیْ	اَسْرِ (1)	اَنْ	اِلٰى مُوْسٰۤى
ان کے لیے	پھر بنادو	میرے بندوں کو	راتوں رات لے چلو	کہ	موسیٰ کی طرف

وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چلو اور ان کے لیے

طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًاۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾

لَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾	وَّ	دَرَكًا	لَّا تَخٰفُ	طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا
نہ تجھے خطرہ ہوگا (ڈوبنے کا)	اور	(فرعون کے) پانے (کا)	تجھے ڈر نہ ہوگا	دریا میں خشک راستہ

دریا میں خشک راستہ نکال دو۔ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون پکڑ لے اور نہ تجھے خطرہ ہوگا ○

فرعون اور اس کی فوجوں کا تعاقب اور غرقابی

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا

مَا	مِّنَ الْیَمِّ	فَغَشِیَهُمْ	بِجُنُوْدِهٖ	فِرْعَوْنُ	فَاَتْبَعَهُمْ
جیسا	دریا سے (نے)	تو ڈھانپ لیا انہیں	اپنے لشکر کے ساتھ	فرعون	تو پیچھے چل پڑا ان کے

تو فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے چل پڑا تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا

فرعون گمراہ اور گمراہ گر تھا

غَشِیَهُمْ ﴿٧٨﴾ ط وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾

مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ (2)	وَ	قَوْمَهٗ	فِرْعَوْنُ	اَضَلَّ	وَ	غَشِیَهُمْ ﴿٧٨﴾
راہ نہ دکھائی	اور	اپنی قوم (کو)	فرعون (نے)	گمراہ کیا	اور	ڈھانپ لیا انہیں

انہیں ڈھانپ لیا ○ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لیکن اس نے نیک اعمال نہ کئے اور بروزِ قیامت رحمتِ الٰہی شاملِ حال نہ ہوئی تو اسے بھی عذابِ جہنم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہٰذا صحیح عقائد اور رضائے الٰہی کے لئے نیک اعمال دونوں اختیار کئے جائیں تاکہ جہنم کی سزا پائے بغیر جنت کی نعمتیں حاصل ہو سکیں۔ 1 ...... دین کی حفاظت کے لئے ہجرت کرنا باعثِ فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اپنی جان پر اور اپنے دین پر فتنہ کے اندیشے کی وجہ سے اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدیق لکھا جاتا ہے اور جب وہ مرے گا تو شہید کی موت مرے گا۔ (مسند الفردوس، ۳/۵۳۰، الحدیث: ۵۱۵۶) 2 ...... قوم کے دینی اور دنیاوی نقصان یا

بنی اسرائیل کو احساناتِ الٰہی کی یاد دہانی اور تنبیہ

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	قَدْ	اَنْجَیْنٰكُمْ	مِّنْ عَدُوِّكُمْ	وَ	وٰعَدْنٰكُمْ
اے بنی اسرائیل	بیشک	ہم نے نجات دی تمہیں	تمہارے دشمن سے	اور	وعدہ کیا تم سے

اے بنی اسرائیل! بیشک ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تمہارے ساتھ

جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ۝٨٠ كُلُوْا

جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ	وَ	نَزَّلْنَا	عَلَیْكُمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى ۝٨٠	كُلُوْا
طور کی دائیں جانب (کا)	اور	اتارا	تم پر	من	اور	سلویٰ	تم کھاؤ

کوہِ طور کی دائیں جانب کا وعدہ کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا○ جو پاکیزہ رزق

مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِیْهِ

مِنْ طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	لَا تَطْغَوْا	فِیْهِ
پاکیزہ چیزوں سے	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	اور	زیادتی نہ کرو	اس میں

ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس میں زیادتی نہ کرو

فَیَحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبِیْ ۚ وَ مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ غَضَبِیْ

فَیَحِلَّ	عَلَیْكُمْ	غَضَبِیْ	وَ	مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ	غَضَبِیْ
کہ لازم ہو جائے، اتر آئے	تم پر	میرا غضب	اور	جس پر لازم ہو گیا، اتر آیا	میرا غضب

کہ تم پر میرا غضب اتر آئے اور جس پر میرا غضب اتر آیا

فَقَدْ هَوٰى ۝٨١ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ

فَقَدْ	هَوٰى ۝٨١	وَ	اِنِّیْ	لَغَفَّارٌ	لِّمَنْ	تَابَ [1]
تو بیشک	وہ گر گیا	اور	بیشک میں	ضرور بہت بخشنے والا (ہوں)	(اس) کو جس نے	توبہ کی

تو بیشک وہ گر گیا○ اور بیشک میں اس آدمی کو بہت بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھلائی میں قوم کے سربراہ اور حکمران کا انتہائی اہم کردار ہوتا ہے، اگر یہ سدھر جائے تو قوم دنیا میں بھی حقیقی کامیابی پا سکتی ہے اور آخرت میں بھی حقیقی فلاح سے سرفراز ہو سکتی ہے اور اگر یہ بگڑ جائے تو قوم دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے بے پناہ نقصان اٹھاتی ہے۔

1 ...... توبہ ایسی اہم ترین چیز ہے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش اور مغفرت کا پروانہ حاصل کر سکتا ہے۔ البتہ یہ بات یاد رہے کہ توبہ وہی مقبول اور فائدہ مند ہے جو سچی ہو اور سچی توبہ اپنے گناہ پر نادم و شرمسار ہو کر اسے چھوڑنے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کے پختہ ارادے کا نام ہے، محض زبان سے الفاظِ توبہ دہرا دینا کافی نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حصولِ تورات کے لیے جاتے وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جلدی اور اس کی وجہ

وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَ مَاۤ

مَاۤ	وَ	اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾	ثُمَّ	صَالِحًا	عَمِلَ	وَ	اٰمَنَ	وَ
کس چیز نے	اور	ہدایت پر رہا	پھر	نیک	عمل کیا	اور	ایمان لایا	اور

اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پر رہا○ اور اے موسیٰ!

اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ

اُولَآءِ	هُمْ	قَالَ	یٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾	عَنْ قَوْمِكَ	اَعْجَلَكَ
یہ ہیں	وہ	عرض کی	اے موسیٰ	اپنی قوم سے	جلدی میں مبتلا کر دیا تجھے

تجھے اپنی قوم سے کس چیز نے جلدی میں مبتلا کر دیا؟○ عرض کی: وہ یہ

عَلٰۤى اَثَرِیْ وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾

لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾	رَبِّ	اِلَیْكَ	عَجِلْتُ	وَ	عَلٰۤى اَثَرِیْ
تاکہ تو راضی ہو جائے	اے میرے رب	تیری طرف	میں نے جلدی کی	اور	میرے نشانِ قدم پر

میرے پیچھے ہیں اور اے میرے رب! میں نے تیری طرف اس لئے جلدی کی تاکہ تو راضی ہو جائے○

قوم کی آزمائش اور سامری کے فساد کی خبر

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ

وَ	مِنْۢ بَعْدِكَ	قَوْمَكَ	فَتَنَّا	قَدْ	فَاِنَّا	قَالَ
اور	تیرے بعد	تیری قوم (کو)	ہم نے آزمائش میں ڈال دیا	تحقیق	تو بیشک	فرمایا

فرمایا، تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی واپسی اور قوم پر عتاب

اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ

غَضْبَانَ (2)	اِلٰى قَوْمِهٖ	مُوْسٰۤى	فَرَجَعَ	السَّامِرِیُّ ﴿٨٥﴾	اَضَلَّهُمُ (1)
غضبناک (ہو کر)	اپنی قوم کی طرف	موسیٰ	تو واپس آیا	سامری (نے)	گمراہ کر دیا انہیں

سامری نے انہیں گمراہ کر دیا○ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف غضبناک ہو کر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں اور گناہ پر قائم رہتے ہوئے اس سے توبہ کرنے والا اپنے رب سے مذاق کرنے والے کی طرح ہے۔ (شعب الایمان، ٥/٤٣٦، الحدیث: ٧١٧٨)

1 ...... اس آیت میں گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف کی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب اور باعث بنا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اس کے سبب کی طرف منسوب کرنا جائز ہے، اسی طرح یوں کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم نے حاجت روائی فرمائی اور بزرگوں نے بلا دفع کی۔ 2 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ غضب اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور یہ ممنوع نہیں بلکہ جائز ہے۔ رسولُ اللہ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

اَسِفًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اَلَمْ يَعِدْكُمْ	رَبُّكُمْ
افسوس (کرتے ہوئے)	فرمایا	اے میری قوم	کیا وعدہ نہیں کیا تھا تم سے	تمہارے رب (نے)

افسوس کرتے ہوئے لوٹے (اور) فرمایا: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ

وَعْدًا حَسَنًا ۬ؕ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ

وَعْدًا حَسَنًا	اَفَطَالَ	عَلَيْكُمُ	الْعَهْدُ	اَمْ	اَرَدْتُّمْ	اَنْ	يَّحِلَّ
اچھا وعدہ	تو کیا لمبی ہوگئی	تم پر	مدت	یا	تم نے چاہا	کہ	لازم ہوجائے، اتر آئے

نہ کیا تھا؟ کیا مدت تم پر لمبی ہوگئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر

عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾

عَلَيْكُمْ	غَضَبٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَخْلَفْتُمْ	مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ [1]
تم پر	غضب	تمہارے رب کی طرف سے	پس تم نے خلاف ورزی کی	میرے وعدے (کی)

تمہارے رب کا غضب اتر آئے؟ پس تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی ہے ۝

قوم کی طرف سے معذرت

قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا

قَالُوْا	مَاۤ اَخْلَفْنَا	مَوْعِدَكَ	بِمَلْكِنَا	وَ	لٰكِنَّا
انہوں نے کہا	ہم نے خلاف ورزی نہیں کی	آپ کے وعدے (کی)	اپنے اختیار سے	اور	لیکن

انہوں نے کہا: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی لیکن

حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

حُمِّلْنَاۤ	اَوْزَارًا	مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ	فَقَذَفْنٰهَا	فَكَذٰلِكَ
ہم سے اٹھوائے گئے	بوجھ	قوم کے زیورات کے	تو ہم نے ڈال دیا انہیں	پھر اسی طرح

قوم کے کچھ زیورات کے بوجھ ہم سے اٹھوائے گئے تھے تو ہم نے ان زیورات کو ڈال دیا پھر اسی طرح

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (ایمان کی سب سے مضبوط رسی) اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے بغض رکھنا ہے۔ (شعب الایمان، ۷/۶۹، الحدیث: ۹۵۱۱)

[1] ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس طرزِ عمل میں یہ ہدایت موجود ہے کہ اگر ماتحتوں میں سے کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرے تو اسے سمجھایا جائے۔ افسوس! فی زمانہ لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے ماتحت کام کرنے والا اگر ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ بسا اوقات اس پر موسلا دھار بارش کی طرح برس پڑتے ہیں لیکن اگر یہی لوگ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں تو ان کے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ

اَلْقَى	السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾	فَاَخْرَجَ	لَهُمْ	عِجْلًا جَسَدًا	لَّهٗ
ڈال دیا	سامری (نے)	تو اس نے نکالا	ان کے لیے	بے جان بچھڑا	اس کی (آواز)

سامری نے ڈال دیا○ تو اس نے ان لوگوں کے لیے ایک بے جان بچھڑا نکال دیا جس کی

خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰى ۬

خُوَارٌ	فَقَالُوْا	هٰذَاۤ	اِلٰهُكُمْ	وَ	اِلٰهُ مُوْسٰى
گائے کی آواز (تھی)	تو لوگوں نے کہا	یہ	تمہارا معبود	اور	موسیٰ کا معبود (ہے)

گائے جیسی آواز تھی تو لوگ کہنے لگے: یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود ہے

فَنَسِیَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ۙ

فَنَسِیَ ﴿٨٨﴾	اَفَلَا یَرَوْنَ (1)	اَلَّا یَرْجِعُ	اِلَیْهِمْ	قَوْلًا
تو موسیٰ بھول گیا ہے	تو کیا وہ نہیں دیکھتے	بیشک وہ (بچھڑا) نہیں لوٹاتا	ان کی طرف	کسی بات کا جواب

اور موسیٰ بھول گئے ہیں○ تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ بچھڑا انہیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا

قوم کی بیوقوفی کی طرف اشارہ

وَّ لَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ ع وَ لَقَدْ

وَّ	لَا یَمْلِكُ	لَهُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا ﴿٨٩﴾	وَ	لَقَدْ
اور	وہ مالک نہیں	ان کے لئے	کسی نقصان	اور	نہ	کسی نفع (کا)	اور	ضرور بیشک

اور ان کیلئے نہ کسی نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا○ اور بیشک

فساد کے وقت حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت اور قوم کا جواب

قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ

قَالَ	لَهُمْ	هٰرُوْنُ	مِنْ قَبْلُ	یٰقَوْمِ	اِنَّمَا فُتِنْتُمْ (2)
فرمایا	ان سے	ہارون (نے)	(اس سے) پہلے	اے میری قوم	تمہیں صرف آزمایا گیا ہے

ہارون نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم! تمہیں اس کے ذریعے صرف آزمایا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا مرتکب ہوتا تو ضرور اس سے مواخذہ فرماتے۔ (بخاری، ۲/۴۸۹، الحدیث: ۳۵۶۰)

1 ...... روشن آیات اور معجزات دیکھنے کے بعد بصیرت کا اندھا پن اور عقل والوں کی عقل و فہم کا سلب ہو جانا بہت بڑی بدبختی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔

2 ...... حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کو سب سے پہلے باطل چیز کے بارے میں تنبیہ فرمائی، پھر آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی دعوت دی، پھر انہیں نبوت کو پہچاننے کی دعوت دی، اس

بِهٖ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَ اَطِیْعُوْۤا

بِهٖ	وَ	اِنَّ	رَبَّكُمُ	الرَّحْمٰنُ	فَاتَّبِعُوْنِیْ	وَ	اَطِیْعُوْۤا
اس کے ذریعے	اور	بیشک	تمہارا رب	رحمٰن (ہے)	تو تم پیروی کرو میری	اور	اطاعت کرو

جا رہا ہے اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرے حکم کی

اَمْرِیْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰى

اَمْرِیْ ﴿۹۰﴾	قَالُوْا	لَنْ نَّبْرَحَ	عَلَیْهِ	عٰكِفِیْنَ	حَتّٰى
میرے حکم (کی)	انہوں نے کہا	ہم رہیں گے	اس کی (پوجا) پر	جم کر بیٹھے	یہاں تک کہ

اطاعت کرو ○ بولے ہم تو اس پر جم کر بیٹھے رہیں گے جب تک

یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ

یَرْجِعَ	اِلَیْنَا	مُوْسٰى ﴿۹۱﴾	قَالَ	یٰهٰرُوْنُ	مَا	مَنَعَكَ
لوٹ کر آجائیں	ہماری طرف	موسیٰ	(موسیٰ نے) کہا	اے ہارون	کس چیز نے	منع کیا تجھے

ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کر نہ آجائیں ○ موسیٰ نے فرمایا: اے ہارون! جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا

اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ﴿۹۳﴾

اِذْ	رَاَیْتَهُمْ	ضَلُّوْۤا ﴿۹۲﴾	اَلَّا تَتَّبِعَنِ	اَفَعَصَیْتَ	اَمْرِیْ ﴿۹۳﴾
جب	تم نے دیکھا انہیں	گمراہ ہوتے	کہ تم پیچھے نہ آئے میرے	تو کیا تم نے نہ مانا	میرا حکم

تو تمہیں کس چیز نے میرے پیچھے آنے سے منع کیا تھا؟ کیا تم نے میرا حکم نہ مانا؟ ○○ (1)

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پوچھ گچھ

قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَ لَا بِرَاْسِیْ ۚ

قَالَ	یَبْنَؤُمَّ	لَا تَاْخُذْ	بِلِحْیَتِیْ	وَ	لَا	بِرَاْسِیْ (2)
(ہارون نے) کہا	اے میری ماں کے بیٹے	تم نہ پکڑو	میری داڑھی کو	اور	نہ	میرے سر کو

ہارون نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی اور میرے سر کے بال نہ پکڑو

حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے معذرت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے بعد آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں شریعت کے احکام پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ یہ وعظ و نصیحت کرنے کے معاملے میں انتہائی عمدہ ترتیب ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ میں وعظ و نصیحت کی اس ترتیب کا انتہائی اعلیٰ نمونہ موجود ہے۔ 1...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 2...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ گمان ہوا کہ حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل کو بچھڑا پرستی سے روکنے میں کامل سختی نہیں کی، اس بنا پر آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جوشِ غضب میں حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سر اور داڑھی کے بالوں کو پکڑ کر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ

اِنِّیْ	خَشِیْتُ[1]	اَنْ	تَقُوْلَ	فَرَّقْتَ	بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	وَ
بیشک میں	ڈر رہا تھا	کہ	تم کہو گے	تم نے تفرقہ ڈال دیا	بنی اسرائیل کے درمیان	اور

بیشک مجھے ڈر تھا کہ تم کہو گے کہ (اے ہارون!) تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور

لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿٩٥﴾

لَمْ تَرْقُبْ	قَوْلِیْ ﴿٩٤﴾	قَالَ	فَمَا خَطْبُكَ	یٰسَامِرِیُّ ﴿٩٥﴾
تم نے انتظار نہ کیا	میری بات (کا)	(موسیٰ نے) فرمایا	تو تیرا کیا حال (ہے)	اے سامری

تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا○ موسیٰ نے فرمایا: اے سامری! تو تیرا کیا حال ہے؟○

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ

قَالَ	بَصُرْتُ	بِمَا	لَمْ یَبْصُرُوْا	بِهٖ	فَقَبَضْتُ
اس نے کہا	میں نے دیکھا	(اس) کو جو	لوگوں نے نہیں دیکھا	اس کو	تو میں نے بھر لی

اس نے کہا: میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا تو میں نے فرشتے کے نشان سے

قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ

قَبْضَةً	مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ[2]	فَنَبَذْتُهَا	وَ	كَذٰلِكَ	سَوَّلَتْ
ایک مٹھی	رسول (یعنی جبریل) کے نشان سے	پھر ڈال دیا اسے	اور	اسی طرح	اچھا کر دکھایا

ایک مٹھی بھر لی پھر اسے ڈال دیا اور میرے نفس نے مجھے یہی

لِیْ نَفْسِیْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ

لِیْ	نَفْسِیْ ﴿٩٦﴾	قَالَ	فَاذْهَبْ	فَاِنَّ	لَكَ	فِی الْحَیٰوةِ
میرے لئے	میرے نفس (نے)	(موسیٰ نے) فرمایا	تو تو چلا جا	پس بیشک	تیرے لئے	زندگی میں

اچھا کر کے دکھایا○ موسیٰ نے فرمایا: تو تو چلا جا پس بیشک زندگی میں تیرے لئے یہ سزا ہے

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سامری سے بازپرس اور اس کا جواب

سامری اور اس کے بچھڑے کا عبرتناک حشر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی طرف کھینچا تو حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ کلام فرمایا۔ نوٹ: حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فعل حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کے طور پر ہرگز نہ تھا بلکہ شدتِ غضب میں ایسا ہوا اور یہ غضب چونکہ رضائے الٰہی کے لئے تھا اس لئے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فعل پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

1 ...... حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کو خلافِ شرع کام سے روکنے کی کوشش کی اور چند ہزار افراد کے علاوہ باقی لوگ اپنی حرکت پر ڈٹ گئے اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت پر اتر آئے، چنانچہ حالات کی نزاکت کے پیشِ نظر آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان سے الگ ہو گئے اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا

اَنْ	تَقُوْلَ	لَا مِسَاسَ (1)	وَ	اِنَّ	لَكَ	مَوْعِدًا
یہ (سزا ہے) کہ	تو کہے گا	نہ چھونا	اور	بیشک	تیرے لیے	ایک وعدے کا وقت (ہے)

کہ تو کہے گا: ”نہ چھونا“ اور بیشک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے

لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ

لَّنْ تُخْلَفَهٗ	وَ	انْظُرْ	اِلٰۤى اِلٰهِكَ	الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ
تجھ سے ہرگز خلاف ورزی نہ کی جائے گی اس کی	اور	تو دیکھ	اپنے معبود کی طرف	جس (کی پوجا) پر تو رہا

جس کی تجھ سے خلاف ورزی نہ کی جائے گی اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو سارا دن

عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾

عَاكِفًا	لَنُحَرِّقَنَّهٗ	ثُمَّ	لَنَنْسِفَنَّهٗ	فِی الْیَمِّ	نَسْفًا ﴿۹۷﴾
جم کر بیٹھا	ضرور ہم جلائیں گے اسے	پھر	ضرور ہم بہادیں گے اسے	دریا میں	ریزہ ریزہ (کرکے)

ڈٹ کر بیٹھا رہا، قسم ہے: ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہائیں گے ○

اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ

اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَسِعَ
تمہارا معبود صرف	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	اس نے احاطہ کیا ہوا ہے

تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا علم

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل سے خطاب

كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا

كُلَّ شَیْءٍ	عِلْمًا ﴿۹۸﴾	كَذٰلِكَ	نَقُصُّ	عَلَیْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ (2)	مَا
ہر چیز (کا)	علم (سے)	اسی طرح	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر	خبروں میں سے	(اس کی) جو

ہر چیز کو محیط ہے ○ (اے حبیب!) ہم تمہارے سامنے اسی طرح پہلے گزری ہوئی

سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے کی حکمت اور عظمتِ قرآن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی واپسی تک خاموشی اختیار فرمائی یعنی قوم کو روکنے کی جتنی طاقت تھی وہ استعمال کرلی، اس سے زیادہ نہیں کیا اور اتنا ہی حکمِ الٰہی ہوتا ہے لہٰذا یہ عمل مداہنت ہرگز نہیں کیونکہ مداہنت یہ ہے کہ خلافِ شرع چیز دیکھ کر جتنی قدرت ہے اتنا بھی نہ روکا جائے۔ 2...... جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں رسول سے مراد حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور اثر سے مراد حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سواری کے پاؤں کے نیچے کی مٹی ہے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) یہاں سے 1...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمان کے بعد سامری کا حال یہ ہوا کہ وہ لوگوں کو چھونے سے منع کرتا تھا اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ اس

قرآن سے منہ پھیرنے والوں کا انجام

قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ۚۖ مَنْ

قَدْ	سَبَقَ	وَ	قَدْ	اٰتَیْنٰكَ	مِنْ لَّدُنَّا	ذِكْرًا ﴿۹۹﴾	مَنْ
تحقیق	پہلے گزر گیا	اور	بیشک	ہم نے عطا کیا تجھے	اپنے پاس سے	ایک ذکر	جو

خبریں بیان کرتے ہیں اور بیشک ہم نے تمہیں اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا ○ جو

اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ۙ

اَعْرَضَ	عَنْهُ	فَاِنَّهٗ	یَحْمِلُ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾
منہ پھیرے گا	اس سے	تو بیشک وہ	اٹھائے گا	قیامت کے دن	ایک بھاری بوجھ

اس سے منہ پھیرے گا تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بڑا بوجھ اٹھائے گا ○

خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ۙ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهِ	وَ	سَآءَ	لَهُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	بہت برا ہو گا	ان کیلئے	قیامت کے دن	بوجھ

وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ قیامت کے دن ان کیلئے بہت برا بوجھ ہو گا ○

قیامت کی ہولناکیاں

یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىٕذٍ

یَّوْمَ	یُنْفَخُ (1)	فِی الصُّوْرِ	وَ	نَحْشُرُ	الْمُجْرِمِیْنَ	یَوْمَىٕذٍ
(جس) دن	پھونکا جائے گا	صور میں	اور	ہم اٹھائیں گے	مجرموں (کو)	اس دن

جس دن صُور میں پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ

زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ۚۖ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ

زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾	یَّتَخَافَتُوْنَ	بَیْنَهُمْ	اِنْ
نیلی آنکھوں والے	وہ آہستہ آہستہ باتیں کریں گے	اپنے درمیان (آپس میں)	نہیں

ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی ○ وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کریں گے کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے زبانِ انبیاء کو ایسی قوت عطا فرمائی کہ جو بات ان کی زبان مبارک سے نکل جاتی وہ پوری ہو جاتی تھی۔ 2 ...... سابقہ قوموں کے واقعات غیب کی خبریں ہیں اور یہ خبریں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... صور میں دو مرتبہ پھونک ماری جائے گی، پہلی بار جب حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صور میں پھونک ماریں گے تو اس کی آواز سن کر تمام لوگ مر جائیں گے، آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صور، حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے، اُس وقت اللہ واحدِ حقیقی

لَبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ

لَبِثْتُمْ	اِلَّا	عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾	نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَقُوْلُوْنَ	اِذْ
تم رہے (دنیا میں)	مگر	دس (رات)	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ کہیں گے	جب

تم دنیا میں صرف دس رات رہے ہو ○ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہیں گے جب

يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع وَ

يَقُوْلُ	اَمْثَلُهُمْ	طَرِيْقَةً	اِنْ	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ (1)	وَ
کہے گا	ان میں سب سے بہتر	رائے (میں)	نہیں	تم رہے	مگر	ایک دن	اور

ان میں سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے ○ اور

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ لا

يَسْــَٔلُوْنَكَ	عَنِ الْجِبَالِ	فَقُلْ	يَنْسِفُهَا	رَبِّيْ	نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾
وہ پوچھتے ہیں تم سے	پہاڑوں کے بارے	تم کہو	اڑادے گا انہیں	میرا رب	ریزہ ریزہ (کرکے)

آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ! انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑادے گا ○

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا

فَيَذَرُهَا	قَاعًا	صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾	لَّا تَرٰى	فِيْهَا	عِوَجًا
تو (بنا) چھوڑے گا اس (زمین) کو	چٹیل میدان	ہموار	تو نہیں دیکھے گا	اس میں	ناہمواری

تو زمین کو ہموار چٹیل میدان بنا چھوڑے گا ○ تو اس میں کوئی ناہمواری دیکھے گا

وَّلَاۤ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ ط يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا

وَّ	لَاۤ	اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾	يَوْمَئِذٍ	يَّتَّبِعُوْنَ	الدَّاعِيَ (2)	لَا
اور	نہ	اونچائی	اس دن	لوگ پیچھے چلیں گے	پکارنے والے (کے)	نہیں (ہوگا)

اور نہ اونچائی ○ اس دن پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے، (لوگوں کی طرف سے)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے سوا کوئی نہ ہوگا، پھر جب اللّٰہ تعالیٰ چاہے گا تب حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کرکے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، اب صور پھونکتے ہی تمام اوّلین و آخرین، فرشتے، اِنسان، جنات اور حیوانات موجود ہوجائیں گے۔ 1...... وقت ایک نفیس نقدی اور لطیف جوہر ہے، اسے کسی حقیر اور فانی چیز کو پانے کے لئے خرچ نہ کیا جائے بلکہ اس سے وہ چیز حاصل کرنے کی کوشش کی جائے جو انتہائی اعلیٰ اور ہمیشہ رہنے والی ہے، لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ وہ اپنے وقت کو صرف دنیاوی زندگی کو پُرسکون بنانے، اس کی لذتوں اور رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے اور اس کے عیش و عشرت کے حصول میں صرف کرکے اسے ضائع

(بقیہ اگلے صفحے پر)

عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ

عِوَجَ	لَهٗ	وَ	خَشَعَتِ	الْاَصْوَاتُ
(لوگوں کی طرف سے) اِدھر اُدھر ہونا	اس (داعی) کے لئے	اور	پست ہو جائیں گی	تمام آوازیں

اس داعی کے لئے اِدھر اُدھر ہونا نہ ہوگا اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور پست ہو کر رہ جائیں گی

قیامت کے دن شفاعت کون کر سکے گا؟

لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا

لِلرَّحْمٰنِ	فَلَا تَسْمَعُ	اِلَّا	هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾	يَوْمَئِذٍ	لَّا تَنْفَعُ	الشَّفَاعَةُ (1)	اِلَّا
رحمٰن کے حضور	تو تو نہ سنے گا	مگر	ہلکی سی آواز	اس دن	نفع نہ دے گی	شفاعت	مگر

تو تُو ہلکی سی آواز کے سوا کچھ نہ سنے گا ○ اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی سوائے

علمِ الٰہی کی شان

مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا

مَنْ اَذِنَ لَهُ	الرَّحْمٰنُ	وَ	رَضِيَ	لَهٗ	قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾	يَعْلَمُ	مَا
جس کو اجازت دیدی	رحمٰن (نے)	اور	پسند فرمائی	اس کی	بات	وہ جانتا ہے	جو کچھ

اس کے جسے رحمٰن نے اجازت دیدی ہو اور اس کی بات پسند فرمائی ہو ○ وہ جانتا ہے جو کچھ

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا يُحِيْطُوْنَ	بِهٖ	عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾
ان کے آگے	اور	جو کچھ	ان کے پیچھے (ہے)	اور	لوگ احاطہ نہیں کرسکتے	اس کا	علم (سے)

ان لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اسے نہیں گھیر سکتا ○

بروزِ قیامت لوگوں کا ایک حال اور مشرکوں کی نامرادی

وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَ قَدْ خَابَ

وَ	عَنَتِ	الْوُجُوْهُ	لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ	وَ	قَدْ	خَابَ
اور	جھک جائیں گے	چہرے	خود زندہ، قائم رکھنے والے کے حضور	اور	بیشک	وہ شخص ناکام رہا

اور تمام چہرے اُس کے حضور جھک جائیں گے جو خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور بیشک وہ شخص

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ کرے بلکہ اپنی آخرت بہتر سے بہتر بنانے میں اپنا کامل وقت استعمال کرے۔ 2...... یہاں داعی سے مراد حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... اس آیت میں شفاعت کا ثبوت موجود ہے، چنانچہ علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قیامت کے دن مومن کے علاوہ کسی اور کی شفاعت نہ ہو گی اور کہا گیا ہے کہ شفاعت کرنے والے کا درجہ بہت عظیم ہے اور یہ اسے ہی حاصل ہو گا جسے اللہ تعالیٰ اجازت عطا فرمائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہو گا۔ (خازن، طہ، تحت الآیۃ: ۱۰۹، ۳/۲۶۴)

نیک اعمال کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے

مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ

مَنْ	حَمَلَ	ظُلْمًا ﴿١١١﴾	وَ	مَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ الصّٰلِحٰتِ	وَ	هُوَ
جس نے	بوجھ اٹھایا	ظلم (کا)	اور	جو	کرے	کچھ نیک اعمال	اور (جبکہ)	وہ

ناکام رہا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا○ اور جو کوئی اسلام کی حالت میں

قرآن میں وعید بیان کئے جانے کا مقصد

مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَ كَذٰلِكَ

مُؤْمِنٌ	فَلَا يَخٰفُ	ظُلْمًا	وَّ	لَا	هَضْمًا ﴿١١٢﴾	وَ	كَذٰلِكَ
ایمان والا (ہو)	تو اسے خوف نہ ہوگا	زیادتی (کا)	اور	نہ	کمی (کا)	اور	اسی طرح

کچھ نیک اعمال کرے تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ کمی کا○ اور یونہی

اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

اَنْزَلْنٰهُ	قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا	وَّ	صَرَّفْنَا	فِيْهِ	مِنَ الْوَعِيْدِ
ہم نے نازل کیا اسے	عربی قرآن	اور	مختلف انداز سے بیان کیں	اس میں	کچھ وعیدیں

ہم نے اسے عربی قرآن نازل فرمایا اور اس میں مختلف انداز سے عذاب کی وعیدیں بیان کیں

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾

لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ	اَوْ	يُحْدِثُ	لَهُمْ	ذِكْرًا ﴿١١٣﴾
تاکہ وہ	لوگ ڈریں	یا	وہ (قرآن) پیدا کردے	ان کے (دلوں میں)	کچھ غور و فکر، نصیحت

تاکہ لوگ ڈریں یا قرآن ان کے دل میں کچھ غور و فکر پیدا کرے○

نزولِ قرآن کے وقت ایک عمل سے بچنے اور علم میں اضافے کی دعا مانگنے کی ہدایت

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَ لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ

فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	الْمَلِكُ الْحَقُّ	وَ	لَا تَعْجَلْ (1)	بِالْقُرْاٰنِ	مِنْ قَبْلِ
تو بہت بلند ہے	اللہ	سچا بادشاہ	اور	تم جلدی نہ کرو	قرآن میں	(اس سے) پہلے

تو وہ اللہ بہت بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے اور آپ کی طرف قرآن کی وحی کے ختم ہونے سے پہلے

1 ...... جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قرآنِ کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ یاد کرنے کی مشقت نہ اٹھائیں۔ پھر سورۂ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو جمع کرنے اور اسے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک پر جاری کرنے کا خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی۔

اَنْ یُّقْضٰۤى اِلَیْكَ وَحْیُهٗ٘ وَ قُلْ رَّبِّ

اَنْ	یُّقْضٰۤى	اِلَیْكَ	وَحْیُهٗ	وَ	قُلْ	رَّبِّ
کہ	پوری کی جائے	تمہاری طرف	اس کی وحی	اور	تم کہو	اے میرے رب

قرآن میں جلدی نہ کرو اور عرض کرو: اے میرے رب!

زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ لَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ

زِدْنِیْ (1)	عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾	وَ	لَقَدْ	عَهِدْنَاۤ	اِلٰۤى اٰدَمَ	مِنْ قَبْلُ
زیادہ کردے مجھے	علم (میں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عہد لیا	آدم سے	(اس سے) پہلے

میرے علم میں اضافہ فرما○ اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے تاکیدی حکم دیا تھا

فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع وَ اِذْ قُلْنَا

فَنَسِیَ	وَ	لَمْ نَجِدْ	لَهٗ	عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ (2)	وَ	اِذْ	قُلْنَا
تو وہ بھول گیا	اور	ہم نے نہیں پایا	اس کا	مضبوط ارادہ	اور	جب	ہم نے فرمایا

تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا کوئی مضبوط ارادہ نہ پایا تھا○ اور جب ہم نے فرشتوں سے

لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ

لِلْمَلٰٓىٕكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ
فرشتوں سے	تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)

فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب سجدے میں گر گئے،

اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ

اَبٰى ﴿۱۱۶﴾	فَقُلْنَا	یٰۤاٰدَمُ	اِنَّ	هٰذَا	عَدُوٌّ	لَّكَ	وَ
اس نے انکار کر دیا	تو ہم نے فرمایا	اے آدم	بیشک	یہ	دشمن (ہے)	تمہارا	اور

اس نے انکار کر دیا○ تو ہم نے فرمایا، اے آدم! بیشک یہ تیرا اور

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شجرِ ممنوعہ کے پاس جانا قصداً نہیں تھا

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ابلیس کا واقعہ

ع ۱۵ ۱۵

(1)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم ہیں اور آپ کا علم ہمیشہ ترقی میں ہے، اس کے باوجود انہیں زیادتیِ علم کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ علم سے کبھی سیر نہیں ہونا چاہئے بلکہ مزید علم کی طلب میں رہنا چاہئے اور علم کی حرص اچھی چیز ہے۔ (2)...... یہ آیت حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عصمت پر بڑی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر ممنوعہ درخت سے نہیں کھایا بلکہ اس کی وجہ اللّٰہ تعالٰی کا حکم یاد نہ رہنا تھا اور جو کام سہواً ہو وہ گناہ نہیں ہوتا۔

لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾

لِزَوْجِكَ	فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا	مِنَ الْجَنَّةِ	فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾
تمہاری بیوی کا	تو وہ ہرگز نہ نکال دے تم دونوں کو	جنت سے	(اگر ایسا ہوا) تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے

تیری بیوی کا دشمن ہے تو یہ ہرگز تم دونوں کو جنت سے نہ نکال دے ورنہ تو مشقت میں پڑ جائے گا ○

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ لَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَ

اِنَّ	لَكَ	اَلَّا تَجُوْعَ (1)	فِيْهَا	وَ	لَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾	وَ
بیشک	تیرے لیے	(یہ ہے) کہ تو بھوکا نہ ہو گا	اس (جنت) میں	اور	نہ بے لباس ہو گا	اور

بیشک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو گا اور نہ ہی ننگا ہو گا ○ اور

اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَ لَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

اَنَّكَ	لَا تَظْمَؤُا	فِيْهَا	وَ	لَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ (2)	فَوَسْوَسَ	اِلَيْهِ
بیشک تو	پیاسا نہ ہو گا	اس میں	اور	نہ تجھے دھوپ لگے گی	تو وسوسہ ڈالا	اس کی طرف

یہ کہ نہ کبھی تو اس میں پیاسا ہو گا اور نہ تجھے دھوپ لگے گی ○ تو شیطان نے اسے

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ

الشَّيْطٰنُ	قَالَ	يٰۤاٰدَمُ	هَلْ	اَدُلُّكَ	عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
شیطان (نے)	کہنے لگا	اے آدم	کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	ہمیشہ رہنے کے درخت پر

وسوسہ ڈالا، کہنے لگا: اے آدم! کیا میں تمہیں ہمیشہ رہنے کے درخت

وَ مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ

وَ	مُلْكٍ	لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾	فَاَكَلَا	مِنْهَا	فَبَدَتْ
اور	(ایسی) بادشاہی (پر)	(جو) فنا نہ ہوگی	تو ان دونوں نے کھالیا	اس (درخت) سے	تو ظاہر ہو گئے

اور ایسی بادشاہت کے متعلق بتادوں جو کبھی فنا نہ ہو گی ○ تو ان دونوں نے اس درخت میں سے کھالیا تو ان پر

1...... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسی مشہور جنت میں رکھے گئے تھے جو بعدِ قیامت نیکوں کو عطا ہو گی، وہ کوئی دنیاوی باغ نہ تھا کیونکہ دنیاوی باغ میں تو دھوپ بھی ہوتی ہے اور یہاں بھوک بھی لگتی ہے۔

2...... جنتی نعمتوں کی بڑی اہمیت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا کوئی خیال گزرا۔ (مسلم، ص ١٥١٦، الحدیث: ٢(٢٨٢٤))

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توبہ کی قبولیت

لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ٘ وَ

لَهُمَا	سَوْاٰتُهُمَا	وَ	طَفِقَا یَخْصِفٰنِ	عَلَیْهِمَا	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	وَ
ان کے لئے	ان کے شرم کے مقام	اور	وہ چپکانے لگ گئے	اپنے اوپر	جنت کے پتوں سے	اور

ان کی شرم کے مقام ظاہر ہو گئے اور وہ جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے اور

عَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی ﴿۱۲۱﴾۪ۚۖ ثُمَّ

عَصٰۤی (۱)	اٰدَمُ	رَبَّهٗ	فَغَوٰی ﴿۱۲۱﴾	ثُمَّ
لغزش واقع ہوئی	آدم (سے)	اپنے رب (کے حکم میں)	تو اس نے (اپنے مقصد کی) راہ نہ پائی	پھر

آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مقصد چاہا تھا وہ نہ پایا ○ پھر

اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَ هَدٰی ﴿۱۲۲﴾

اجْتَبٰهُ	رَبُّهٗ	فَتَابَ عَلَیْهِ	وَ	هَدٰی ﴿۱۲۲﴾
چن لیا اسے	اس کے رب (نے)	تو اپنی رحمت سے رجوع فرمایا اس پر	اور	(خاص قرب کا) راستہ دکھایا

اس کے رب نے اسے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمایا اور خصوصی قرب کا راستہ دکھایا ○

حضرت آدم و حوا کی جنت سے تشریف آوری اور انسانوں کو تنبیہ

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِیْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ

قَالَ	اهْبِطَا	مِنْهَا	جَمِیْعًا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ
(اللہ نے) فرمایا	نیچے اتر جاؤ	اس (جنت) سے	سب	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن (ہیں)

اللہ نے فرمایا: تم دونوں اکٹھے جنت سے اتر جاؤ، تمہارے بعض بعض کے دشمن ہوں گے

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًی ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ

فَاِمَّا	یَاْتِیَنَّكُمْ	مِّنِّیْ	هُدًی	فَمَنِ	اتَّبَعَ
پھر اگر	آئے تمہارے پاس	میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے گا

پھر (اے اولادِ آدم) اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی

(1)......اس آیت میں ظاہری اور صوری اعتبار سے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف نافرمانی کی نسبت کی گئی ہے ورنہ جو فعل حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہوا وہ درحقیقت کوئی گناہ نہ تھا جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور ظاہری و صوری اعتبار سے نافرمانی کی نسبت بھی اس لئے کی گئی ہے کہ حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہر حال اس درخت سے کھایا تھا اگرچہ ان کا ارادہ نہ تھا۔ نوٹ: کسی دینی ضرورت جیسے تلاوتِ قرآن و حدیث کے بغیر حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف معصیت کی نسبت کرنا ناجائز ہے۔

یادِ الٰہی سے منہ پھیرنے کا نقصان

هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَ مَنْ اَعْرَضَ

اَعْرَضَ	مَنْ	وَ	لَا یَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾	وَ	فَلَا یَضِلُّ	هُدَایَ
منہ پھیرا	جس نے	اور	نہ بدبخت ہوگا	اور	تو نہ وہ گمراہ ہوگا	میری ہدایت (کی)

پیروی کرے گا تو وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا ○ اور جس نے

عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ

نَحْشُرُهٗ	وَّ	مَعِیْشَةً ضَنْكًا	لَهٗ	فَاِنَّ	عَنْ ذِكْرِیْ [1]
ہم اٹھائیں گے اسے	اور	تنگ زندگی (ہے)	اس کے لیے	تو بیشک	میرے ذکر سے

میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن

قیامت کے دن اندھا اٹھنے والے کی عرض اور اسے جواب

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى

اَعْمٰى	حَشَرْتَنِیْۤ	لِمَ	رَبِّ	قَالَ	اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
اندھا	تو نے اٹھایا مجھے	کیوں	اے میرے رب	وہ کہے گا	اندھا	قیامت کے دن

اندھا اٹھائیں گے ○ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا

وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ

اَتَتْكَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	بَصِیْرًا ﴿۱۲۵﴾	كُنْتُ	قَدْ	وَ
آئی تھیں تیرے پاس	اسی طرح	اللہ فرمائے گا	دیکھنے والا	میں تھا	بیشک	اور (حالانکہ)

حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا؟ ○ اللہ فرمائے گا: اسی طرح ہماری آیتیں

اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَ

وَ	تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾	الْیَوْمَ	كَذٰلِكَ	وَ	فَنَسِیْتَهَا	اٰیٰتُنَا
اور	تجھے چھوڑ دیا جائے گا	آج	اسی طرح	اور	تو تو نے بھلا دیا انہیں	ہماری آیتیں

تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تجھے چھوڑ دیا جائے گا ○ اور

[1] ...... یہاں ذکر سے مراد قرآن مجید پر ایمان لانا ہے یا اس سے مراد وہ دلائل ہیں جنہیں اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے طور پر نازل کیا گیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ذکر سے سیِّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدس ذات مراد ہو کیونکہ ذکر آپ ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

كَذٰلِكَ	نَجْزِيْ	مَنْ	اَسْرَفَ	وَ	لَمْ يُؤْمِنْۢ	بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ
ایساہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	(اسے) جو	حد سے بڑھے	اور	ایمان نہ لائے	اپنے رب کی آیتوں پر

ہم اس شخص کو ایساہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے

وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾

وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَشَدُّ	وَ	اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾
اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے شدید	اور	سب سے زیادہ باقی رہنے والا (ہے)

اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے شدید اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○

کفارِ مکہ کی غفلت کا حال

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

اَفَلَمْ يَهْدِ[1]	لَهُمْ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ
تو کیا ہدایت نہ دی	ان کو	(اس بات نے کہ) کتنی	ہم نے ہلاک کردیں	ان سے پہلے

تو کیا انہیں اس بات نے ہدایت نہ دی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

مِّنَ الْقُرُوْنِ	يَمْشُوْنَ	فِيْ مَسٰكِنِهِمْ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ
قوموں میں سے	یہ چلتے پھرتے ہیں	ان کی رہائش گاہوں میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

ہلاک کردیں جن کی رہائش کی جگہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں بیشک اس میں عقل والوں کیلئے

اس امت سے عذابِ عام مؤخر کئے جانے کی وجہ

ع ۱۳/۱۲

لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾	وَ	لَوْ لَا	كَلِمَةٌ[2]	سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ
عقل والوں کے لئے	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات	پہلے گزر چکی	تیرے رب کی طرف سے

نشانیاں ہیں ○ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے (طے) نہ ہو چکی ہوتی

1 ..... دل کی سختی یہ ہے کہ انسان پر وعظ و نصیحت اثر نہ کرے اور وہ اپنے گزشتہ گناہوں پر نہ روئے اور آیاتِ الٰہیہ میں غور و فکر نہ کرے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر سابقہ قوموں کے احوال اور ان کا عبرتناک انجام بیان ہوا ہے، نیز ان کے احوال و انجام میں غور و فکر کرکے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی دعوت بھی دی گئی ہے، لیکن افسوس! فی زمانہ دل کی سختی کا حال یہ ہے کہ لوگ قرآنِ مجید میں موجود یہ سب کچھ سننے کے باوجود بھی عبرت و نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

2 ..... یہاں کلمہ سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت سے قیامت تک عذابِ عام مؤخر کئے جانے کی بات ہے۔

صبر و نماز کی تاکید اور اوقاتِ نماز کی تعلیم

لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ۭ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا

لَكَانَ	لِزَامًا	وَّ	اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾	فَاصْبِرْ (1)	عَلٰى	مَا
(توعذاب) ضرور ہو جاتا	لازم	اور	ایک مقررہ مدت (نہ ہوتی)	تو تم صبر کرو	(اس) پر	جو

اور ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور عذاب انہیں لپٹ جاتا ○ تو ان کی باتوں پر

يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

يَقُوْلُوْنَ	وَ	سَبِّحْ (2)	بِحَمْدِ رَبِّكَ	قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ	وَ
وہ کہتے ہیں	اور	پاکی بیان کرتے رہو	اپنے رب کی حمد کے ساتھ	سورج طلوع ہونے سے پہلے	اور

صبر کرو اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے

قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ

قَبْلَ غُرُوْبِهَا	وَ	مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ	فَسَبِّحْ	وَ
اس کے غروب ہونے سے پہلے	اور	رات کی کچھ گھڑیوں (میں)	تو پاکی بیان کرو	اور

اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور

اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ

اَطْرَافَ النَّهَارِ	لَعَلَّكَ	تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾	وَ	لَا تَمُدَّنَّ	عَيْنَيْكَ (3)
دن کے کناروں (پر)	تاکہ تم	راضی ہو جاؤ	اور	(اے مخاطب) تو نہ پھیلا	اپنی آنکھیں

دن کے کناروں پر (بھی اللہ کی) پاکی بیان کرو، اس امید پر کہ تم راضی ہو جاؤ ○ اور اے سننے والے!

مالداروں کو تعجب کی نظر سے دیکھنے کی ممانعت اور جنتی نعمتوں کا حال

اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

اِلٰى	مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ	اَزْوَاجًا	مِّنْهُمْ
(اس) کی طرف	جس کے ساتھ ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	مختلف گروہوں (کو)	ان میں سے

ہم نے مخلوق کے مختلف گروہوں کو دنیا کی زندگی کی جو تر و تازگی فائدہ اٹھانے کیلئے دی ہے

(1)...... صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ (2)...... اس آیت میں فرض نمازوں کا ثبوت موجود ہے کہ طلوعِ آفتاب سے پہلے پاکی بیان کرنے سے مراد نمازِ فجر ادا کرنا، غروبِ آفتاب سے پہلے پاکی بیان کرنے سے مراد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنا اور رات کی کچھ گھڑیوں میں پاکی بیان کرنے سے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنا مراد ہے۔ (3)...... یہاں بظاہر خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے جبکہ مراد امت ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ مسلمان کی اصل توجہ مالِ دنیا کی طرف نہیں بلکہ اخروی رزق کی طرف ہونی چاہئے۔

زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ وَرِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٌ

زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	لِنَفۡتِنَهُمۡ	فِيۡهِ	وَ	رِزۡقُ رَبِّكَ	خَيۡرٌ
دنیاوی زندگی کی تروتازگی	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس میں	اور	تیرے رب کا رزق	سب سے اچھا

تاکہ ہم انہیں اس بارے میں آزمائیں تو اس کی طرف تو اپنی آنکھیں نہ پھیلا اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا

وَّ اَبۡقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ

وَّ	اَبۡقٰى ﴿۱۳۱﴾	وَاۡمُرۡ	اَهۡلَكَ [1]	بِالصَّلٰوةِ	وَ
اور	سب سے زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	اور حکم دو	اپنے گھر والوں (کو)	نماز کا	اور

اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور

اصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا ؕ لَا نَسۡـَٔلُكَ رِزۡقًا ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ ؕ وَ

اصۡطَبِرۡ	عَلَيۡهَا	لَا نَسۡـَٔلُكَ	رِزۡقًا	نَحۡنُ	نَرۡزُقُكَ	وَ
(خود) ڈٹے رہو	اس پر	ہم نہیں مانگتے تم سے	کوئی رزق	(بلکہ) ہم	رزق دیں گے تمہیں	اور

خود بھی نماز پر ڈٹے رہو۔ ہم تجھ سے کوئی رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم تجھے روزی دیں گے اور

الۡعَاقِبَةُ لِلتَّقۡوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوۡا لَوۡلَا

الۡعَاقِبَةُ	لِلتَّقۡوٰى ﴿۱۳۲﴾	وَ	قَالُوۡا	لَوۡلَا
اچھا انجام	پرہیز گاری کے لیے (ہے)	اور	(کافروں نے) کہا	کیوں نہیں

اچھا انجام پرہیز گاری کے لیے ہے ○ اور کافروں نے کہا: یہ نبی

يَاۡتِيۡنَا بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ بَيِّنَةُ

يَاۡتِيۡنَا بِاٰيَةٍ	مِّنۡ رَّبِّهٖ	اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ	بَيِّنَةُ
وہ لاتے ہمارے پاس کوئی نشانی	اپنے رب کی طرف سے	اور کیا نہیں آیا ان کے پاس	(اس کا) بیان

اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ؟ اور کیا ان لوگوں کے پاس پہلی کتابوں میں

خود نماز پر ثابت قدم رہنے اور اہل خانہ کو نماز کا حکم دینے کی تاکید

کفار کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور انہیں جواب

[1] ...... حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آٹھ ماہ تک حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے دروازے پر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے رہے اور فرماتے ”اَلصَّلَاۃُ رَحِمَکُمُ اللہُ، اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا“ (ابن عساکر، ۴۲/۱۳۶) نوٹ: آیت میں موجود خطاب میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت بھی داخل ہے اور ہر امتی کو بھی یہ حکم ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دے اور خود بھی نماز ادا کرنے پر ثابت قدم رہے۔

رسول بھیجنے سے پہلے عذاب نازل نہ کرنے کی حکمت

مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۳۳﴾ وَ لَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ

مَا	فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۳۳﴾	وَ	لَوْ	اَنَّاۤ	اَهْلَكْنٰهُمْ	بِعَذَابٍ
جو	پہلی کتابوں میں (مذکورتھا)	اور	اگر	بیشک	ہم ہلاک کردیتے انہیں	کسی عذاب سے

مذکور بیان نہ آیا ○ اور اگر ہم انہیں رسول کے آنے سے پہلے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ

مِّنْ قَبْلِهٖ	لَقَالُوْا	رَبَّنَا	لَوْلَاۤ	اَرْسَلْتَ
اس (رسول) سے پہلے	(تو) ضرور وہ کہتے	اے ہمارے رب	کیوں نہیں	تونے بھیجا

کسی عذاب سے ہلاک کردیتے تو ضرور کہتے: اے ہمارے رب! تونے ہماری طرف

اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ

اِلَیْنَا	رَسُوْلًا	فَنَتَّبِعَ	اٰیٰتِكَ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ
ہماری طرف	کوئی رسول	تو ہم پیروی کرتے	تیری آیتوں (کی)	(اس سے) پہلے	کہ

کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل ورسوا ہونے سے پہلے

مسلمانوں پر حوادث کے منتظر کفار کو جواب

نَّذِلَّ وَ نَخْزٰی ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

نَّذِلَّ	وَ	نَخْزٰی ﴿۱۳۴﴾	قُلْ (1)	كُلٌّ	مُّتَرَبِّصٌ	فَتَرَبَّصُوْا
ہم ذلیل ہوں	اور	رسوا ہوں	تم کہو	ہر ایک	انتظار کررہا ہے	تو تم (بھی) انتظار کرو

تیری آیتوں کی پیروی کرتے؟ ○ تم فرماؤ: ہر کوئی انتظار کررہا ہے تو تم بھی انتظار کرو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَ مَنِ اهْتَدٰی ﴿۱۳۵﴾ ع

فَسَتَعْلَمُوْنَ	مَنْ	اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ	وَ	مَنِ	اهْتَدٰی ﴿۱۳۵﴾
پس عنقریب تم جان لوگے	کون (تھے)	سیدھے راستے والے	اور	کس نے	ہدایت پائی

تو عنقریب تم جان لوگے کہ سیدھے راستے والے کون تھے اور کس نے ہدایت پائی؟ ○

ع ۸ / ۱۷

1 ...... شانِ نزول: مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانے کے حوادِث اور انقلاب کا انتظار کررہے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو۔ اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کررہے ہو اور مسلمان تمہاری سزا و عذاب کا انتظار کررہے ہیں۔ عنقریب جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی تو تم جان لوگے کہ سیدھے راستے والے کون تھے اور کس نے ہدایت پائی؟ (خازن، طہ، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۳/۲۷۰)

آیات: 112 | رکوع: 07

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ①

مُّعْرِضُوْنَ ①	فِیْ غَفْلَةٍ [1]	هُمْ	وَ	حِسَابُهُمْ	لِلنَّاسِ	اِقْتَرَبَ
منہ پھیرے ہوئے ہیں	غفلت میں	وہ	اور	ان کا حساب	لوگوں کے لیے	قریب آگیا

لوگوں کا حساب قریب آگیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں ○

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ

اسْتَمَعُوْهُ	اِلَّا	مُّحْدَثٍ	مِّنْ رَّبِّهِمْ	مِّنْ ذِكْرٍ	مَا یَاْتِیْهِمْ
وہ سنتے ہیں اسے	مگر	نئی	ان کے رب کی طرف سے	کوئی نصیحت	نہیں آتی ان کے پاس

جب ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے

وَهُمْ یَلْعَبُوْنَ ② لَاهِیَةً قُلُوْبُهُمْ وَاَسَرُّوا

اَسَرُّوا	وَ	قُلُوْبُهُمْ	لَاهِیَةً [2]	یَلْعَبُوْنَ ②	هُمْ	وَ
خفیہ طور پر کیا	اور	ان کے دل	کھیل میں پڑے ہوئے ہیں	کھیل میں لگے ہوتے ہیں	وہ	اور

کھیلتے ہوئے ہی سنتے ہیں ○ ان کے دل کھیل میں پڑے ہوئے ہیں اور ظالموں نے

قربِ قیامت اور لوگوں کی حالت

نصیحت پر مشرکوں کا طرزِ عمل

کفارِ قریش کے خفیہ مشورے کی خبر

[1] یہاں اگرچہ کفار کی روش کو بیان کیا گیا ہے لیکن افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی قیامت کے دن اپنے اعمال کے حساب سے غفلت بہت عام ہو چکی ہے اور آج انہیں بھی جب نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی گرفت و عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو یہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی بجائے منہ پھیر کر گزر جاتے ہیں، حالانکہ مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ ایسا طرزِ عمل اختیار کرے جو کافروں اور مشرکوں کا شیوہ ہو۔

[2] اس آیت کی روشنی میں ہمیں بھی غور کرنے کی حاجت ہے کہ نصیحت آمیز آیات و روایات اور اقوال وغیرہ سنتے وقت ہمارا حال کیا ہوتا ہے۔

النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ

النَّجْوَى(1)	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	هَلْ	هٰذَآ	اِلَّا	بَشَرٌ
مشورہ	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا	کیا (یعنی نہیں)	یہ (نبی)	مگر	ایک آدمی

آپس میں خفیہ مشورہ کیا کہ یہ (نبی) تمہارے جیسے ایک آدمی

مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝۳

مِّثْلُكُمْ	اَفَتَاْتُوْنَ	السِّحْرَ	وَ	اَنْتُمْ	تُبْصِرُوْنَ ۝۳
تمہارے جیسا	تو کیا تم آتے ہو	جادو (کے پاس)	اور (حالانکہ)	تم	دیکھتے ہو

ہی تو ہیں تو کیا تم خود دیکھنے کے باوجود جادو کے پاس جاتے ہو؟ ○

علمِ الٰہی کی شان

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۫ وَ هُوَ السَّمِيْعُ

قٰلَ	رَبِّيْ	يَعْلَمُ	الْقَوْلَ	فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	السَّمِيْعُ
(نبی نے) فرمایا	میرا رب	جانتا ہے	ہر بات	آسمان اور زمین میں	اور	وہی	سننے والا

نبی نے فرمایا: میرا رب آسمان اور زمین میں ہر بات کو جانتا ہے اور وہی سننے والا

کفار کے اعتراضات اور نشانی کا مطالبہ

الْعَلِيْمُ ۝۴ بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ

الْعَلِيْمُ ۝۴	بَلْ	قَالُوْۤا	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ(2)	بَلِ	افْتَرٰىهُ	بَلْ
جاننے والا (ہے)	بلکہ	(کافروں نے) کہا	جھوٹے خواب (ہیں)	بلکہ	اس نے گھڑ لیا ہے اسے	بلکہ

جاننے والا ہے ○ بلکہ (کافروں نے) کہا: جھوٹے خواب ہیں بلکہ خود اس (نبی) نے اپنی طرف سے بنالیا ہے بلکہ

هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵

هُوَ	شَاعِرٌ	فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ	كَمَآ	اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵
وہ	شاعر (ہے)	(اگر نبی ہے) تو لائے ہمارے پاس کوئی نشانی	جیسے	پہلے (رسولوں کو) بھیجا گیا

یہ شاعر ہیں (اگر نبی ہیں) تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے پہلے رسولوں کو بھیجا گیا تھا ○

1 ...... کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق آپس میں خفیہ مشورہ کیا اور اسے چھپانے میں بہت مبالغہ کیا جیسا کہ مشاورت کرنے والوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دشمنوں سے اپنا راز چھپانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا راز فاش کر دیا اور بتادیا کہ کافروں نے یوں کہا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے جیسے ایک آدمی ہی تو ہیں۔ 2 ...... "اَضْغَاث" "ضغث" کی جمع ہے، اس کا لغوی معنی ہے جھاڑو کا تنکا اور اصطلاح میں وسوسوں کو اضغاث کہہ دیتے ہیں۔ اَحْلَام "حلم بمعنی خواب" کی جمع ہے۔ یہاں کفار کے اس قول کی مراد یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جسے قرآن کہتے ہیں یہ دراصل

مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۚ اَفَهُمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾

مَاۤ اٰمَنَتْ	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْیَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا	اَفَهُمْ	یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾
ایمان نہ لائی	ان سے پہلے	کوئی بستی	(تو) ہم نے ہلاک کر دیا اسے	تو کیا یہ	ایمان لے آئیں گے

ان سے پہلے جو بستی ایمان نہ لائی ہم نے اسے ہلاک کر دیا تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے؟ ○

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ فَسْــٴَـلُوْۤا

وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	قَبْلَكَ	اِلَّا	رِجَالًا [1]	نُّوْحِیْۤ	اِلَیْهِمْ	فَسْــٴَـلُوْۤا
اور	ہم نے نہیں بھیجے	تم سے پہلے	مگر	مرد	ہم وحی کرتے تھے	ان کی طرف	تو پوچھو

اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔ تو اے لوگو!

اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷﴾ وَ مَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا

اَهْلَ الذِّكْرِ [2]	اِنْ	كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷﴾	وَ	مَا جَعَلْنٰهُمْ	جَسَدًا
علم والوں (سے)	اگر	تم نہیں جانتے ہو	اور	ہم نے نہیں بنایا انہیں	(ایسے) بدن

علم والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ○ اور ہم نے انہیں کوئی ایسے بدن نہ بنایا تھا

لَّا یَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ مَا كَانُوْا خٰلِدِیْنَ ﴿۸﴾ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ

لَّا یَاْكُلُوْنَ [3]	الطَّعَامَ	وَ	مَا كَانُوْا	خٰلِدِیْنَ ﴿۸﴾	ثُمَّ	صَدَقْنٰهُمُ
(کہ) وہ نہ کھائیں	کھانا	اور	نہ وہ تھے	(دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے	پھر	ہم نے سچا کر دکھایا انہیں

کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے تھے ○ پھر ہم نے اپنا وعدہ

الْوَعْدَ فَاَنْجَیْنٰهُمْ وَ مَنْ نَّشَآءُ وَ اَهْلَكْنَا

الْوَعْدَ	فَاَنْجَیْنٰهُمْ	وَ	مَنْ	نَّشَآءُ	وَ	اَهْلَكْنَا
(اپنا) وعدہ	تو ہم نے نجات دی انہیں	اور	جسے	ہم نے چاہا	اور	ہم نے ہلاک کر دیا

انہیں سچا کر دکھایا تو ہم نے انہیں اور جن کو چاہا نجات دی اور حد سے بڑھنے والوں کو

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

بشریت اور نبوت منافی نہیں

اہلِ علم کی طرف رجوع کا حکم

انبیاء کے بشری اوصاف پر اعتراض کا جواب

اہلِ ایمان اور منکرین سے متعلق وعدۂ الٰہی کی صداقت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جھوٹے خواب ہیں اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں۔ 1...... اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیاء و رسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبوت کا قول درست نہیں کیونکہ آپ عورت ہیں، مرد نہیں۔ 2...... ناواقف کو اہلِ علم کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے کیونکہ ناواقف کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ ہی نہیں کہ وہ واقف سے دریافت کرے۔ اپنی ضرورت کا مسئلہ سیکھنا فرض ہے اور یہ فرض عموماً علماء سے پوچھ کر ادا ہوتا ہے، نیز مجتہدین کی تقلید بھی اسی آیت پر عمل کی ایک صورت ہے۔ اس سے علماء کی فضیلت بھی واضح ہوئی۔ 3...... قانون یہ ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کھانے پینے سے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قرآنِ مجید کی عظمت اور فائدہ

گزشتہ قوموں کی تباہی کی طرف اشارہ اور ایک قوم کا عبرت ناک انجام

ع - ۱

الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ

فِيْهِ	كِتٰبًا	اِلَيْكُمْ	اَنْزَلْنَاۤ	لَقَدْ	الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹
اس میں	ایک کتاب	تمہاری طرف	ہم نے نازل کی	ضرور بیشک	حد سے بڑھنے والوں (کو)

ہلاک کر دیا ۝ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جس میں

ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰ع وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ

مِنْ قَرْيَةٍ	قَصَمْنَا	كَمْ	وَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰	ذِكْرُكُمْ [1]
بستیاں	ہم نے تباہ کر دیں	کتنی ہی	اور	تو کیا تمہیں عقل نہیں	تمہارا چرچا، تمہاری نصیحت (ہے)

تمہارا چرچا ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں ؟ ۝ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جو

كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۱۱ فَلَمَّاۤ

فَلَمَّاۤ	قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۱۱	بَعْدَهَا	اَنْشَاْنَا	وَّ	ظَالِمَةً	كَانَتْ
تو جب	دوسری قوم	ان کے بعد	ہم نے پیدا کر دی	اور	ظلم کرنے والی	وہ تھی

ظلم کرنے والی تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوم پیدا کر دی ۝ تو جب

اَحَسُّوْا بَاْسَنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝۱۲ؕ لَا تَرْكُضُوْا

لَا تَرْكُضُوْا	يَرْكُضُوْنَ ۝۱۲	مِّنْهَا	هُمْ	اِذَا	بَاْسَنَاۤ	اَحَسُّوْا
تم نہ بھاگو	بھاگنے لگے	اس سے	وہ	(تو) اچانک	ہمارا عذاب	انہوں نے دیکھا، پایا

انہوں نے ہمارا عذاب پایا تو اچانک وہ اس سے بھاگنے لگے ۝ بھاگو نہیں

وَارْجِعُوْۤا اِلٰى مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ

مَسٰكِنِكُمْ	وَ	مَاۤ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ [2]	اِلٰى	ارْجِعُوْۤا	وَ
اپنے مکانوں (کی طرف)	اور	جس میں تمہیں آسائشیں دی گئیں	(اس) کی طرف	لوٹ آؤ	اور

اور ان آسائشوں کی طرف لوٹ آؤ جو تمہیں دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف (لوٹ آؤ)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بے نیاز نہیں، بلکہ انہیں بھی کھانے پینے کی حاجت ہوتی ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ کھائے پئے بغیر کئی کئی دن گزار لیں جیسے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے صومِ وصال یعنی کچھ کھائے پئے بغیر کئی کئی دن تک روزہ رکھنا ثابت ہے۔

1 ...... یہاں ذکر سے متعلق مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد شہرت اور چرچا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نصیحت مراد ہے۔ 2 ...... دنیا میں ملنے والی نعمتوں اور آسائشوں کی کثرت بندے کو اللہ تعالٰی کی اطاعت و فرمانبرداری، عبادت و ریاضت، موت، قبر و حشر اور حسابِ اعمال وغیرہ کی تیاری سے

لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾

لَعَلَّكُمْ	تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾	قَالُوْا	يٰوَيْلَنَاۤ (1)	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾
شاید تم (سے)	سوال کیا جائے	انہوں نے کہا	ہائے ہماری بربادی	بیشک	ہم تھے	ظالم

شاید تم سے سوال کیا جائے ○ انہوں نے کہا: ہائے ہماری بربادی! بیشک ہم ظالم تھے ○

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾

فَمَا زَالَتْ	تِّلْكَ	دَعْوٰىهُمْ	حَتّٰى	جَعَلْنٰهُمْ	حَصِيْدًا	خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾
تو رہی	یہی	ان کی پکار	یہاں تک کہ	ہم نے کر دیا انہیں	کٹے ہوئے	بجھے ہوئے

تو یہی ان کی چیخ وپکار رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹے ہوئے، بجھے ہوئے کر دیا ○

زمین و آسمان وغیرہ کی تخلیق

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا

وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمَآءَ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
اور	ہم نے نہیں پیدا کیا	آسمان	اور	زمین	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

اللہ بیوی اور اولاد سے پاک ہے

لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ

لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾	لَوْ	اَرَدْنَاۤ	اَنْ	نَّتَّخِذَ	لَهْوًا	لَّاتَّخَذْنٰهُ
کھیلتے ہوئے (یعنی فضول)	اگر	ہم چاہتے	کہ	اختیار کریں	کوئی کھیل	(تو) ضرور اختیار کر لیتے اسے

سب فضول پیدا انہیں کیا ○ اگر ہم کوئی کھیل ہی اختیار کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے ہی

باطل کو مٹانے کا طریقۂ الٰہی اور کفار کے لئے وعید

مِنْ لَّدُنَّاۤ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ

مِنْ لَّدُنَّاۤ	اِنْ	كُنَّا	فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾	بَلْ	نَقْذِفُ	بِالْحَقِّ	عَلَى الْبَاطِلِ
اپنے پاس سے	اگر	ہم ہوتے	کرنے والے	بلکہ	ہم پھینکتے ہیں	حق کو	باطل پر

اختیار کر لیتے اگر ہمیں کرنا ہوتا ○ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) متعلق غفلت میں مبتلا کر دیتی ہے اور یہ غفلت دنیا و آخرت دونوں جگہ شدید نقصان دہ ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ کسی صورت غفلت کا شکار نہ ہو۔

1 ...... قیامت کا دن حسرت و ندامت کا دن بھی ہے کہ اس دن لوگ اپنے بُرے اعمال پر ندامت و پشیمانی کا اظہار کریں گے لیکن یہاں حسرت و ندامت کسی کام نہ آئے گی۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کی زندگی میں ہی اپنے بُرے اعمال پر نادم و پشیمان ہو کر بارگاہِ الٰہی میں سچی توبہ کر لی جائے اور اپنے شب و روز اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارے جائیں تاکہ روزِ قیامت کی حسرت و ندامت سے محفوظ رہ سکیں۔

فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ

فَيَدْمَغُهٗ	فَاِذَا	هُوَ	زَاهِقٌ	وَ	لَكُمُ	الْوَيْلُ
تو وہ دماغ توڑ دیتا ہے اس کا	تو جبھی	وہ	مٹنے والا (ہو جاتا ہے)	اور	تمہارے لئے	بربادی (ہے)

تو وہ اس کا دماغ توڑ دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور تمہارے لئے بربادی ہے

مِمَّا تَصِفُوْنَ ۞۱۸ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

مِمَّا	تَصِفُوْنَ ۞۱۸	وَ	لَهٗ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
(ان) کی وجہ سے جو	تم باتیں بناتے ہو	اور	اسی کے (ہیں)	جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)

ان باتوں سے جو تم کرتے ہو ○ اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کی ملک ہیں

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ

وَ	مَنْ	عِنْدَهٗ	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ	عَنْ عِبَادَتِهٖ	وَ
اور	جو	اس کے پاس (ہیں)	وہ تکبر نہیں کرتے	اس کی عبادت سے	اور

اور جو اللہ کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور

لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۞۱۹ ۚ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۞۲۰ اَمِ

لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۞۱۹ [1]	يُسَبِّحُوْنَ [2]	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ	لَا يَفْتُرُوْنَ ۞۲۰	اَمِ
نہ وہ تھکتے ہیں	پاکی بیان کرتے ہیں	رات	اور	دن	وہ سستی نہیں کرتے	کیا

نہ تھکتے ہیں ○ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے ○ کیا

اِتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۞۲۱ لَوْ كَانَ

اِتَّخَذُوْٓا	اٰلِهَةً	مِّنَ الْاَرْضِ	هُمْ	يُنْشِرُوْنَ ۞۲۱	لَوْ	كَانَ
انہوں نے بنالئے ہیں	کچھ معبود	زمین میں سے	(کہ) وہ	مردے زندہ کرتے ہیں	اگر	ہوتا

انہوں نے زمین میں سے کچھ ایسے معبود بنالئے ہیں جو مردوں کو زندہ کرتے ہوں؟ ○ اگر

اللہ تعالیٰ کی شانِ الوہیت اور فرشتوں کا حال

زمین و آسمان کا رب ایک ہی ہے

1 ...... فرشتوں کا یہ وصف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تھکتے نہیں، البتہ اگر ہم عبادت کرتے کرتے تھک جائیں تو ہمیں آرام کرنے کا حکم ہے۔

2 ...... علامہ احمد صاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اس آیت کے تحت فرماتے ہیں "فرشتوں کے بارے میں یہ خبر دینے سے مقصود مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کرنے پر ابھارنا اور کافروں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت ترک کرنے پر شرم دلانا ہے کیونکہ عبادت اور تسبیح کرنا قرب اور شرف رکھنے والے لوگوں کا وصف ہے اور اسے چھوڑ دینا (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہونے والے اور ذلیل لوگوں کا شیوہ ہے۔ (تفسیر صاوی، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۲۰، ۴/۱۲۹۴)

اللہ کسی کو جواب دہ نہیں

فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ

فِيْهِمَآ	اٰلِهَةٌ	اِلَّا	اللّٰهُ	لَفَسَدَتَا [1]
ان (آسمان وزمین) میں	کوئی معبود	سوائے	اللہ (کے)	توضرور وہ تباہ ہوجاتے

آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے توضرور آسمان وزمین تباہ ہوجاتے

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ	عَمَّا	يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾	لَا يُسْـَٔلُ
توعرش کے مالک اللہ کو پاکی ہے	(ان) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	اس سے سوال نہیں کیا جاتا

تولوگوں کی بنائی ہوئی باتوں سے اللہ پاک ہے جو عرش کا مالک ہے ○ اللہ سے

باطل دعوے پر مشرکین سے دلیل کا مطالبہ

عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ

عَمَّا	يَفْعَلُ	وَ	هُمْ	يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾	اَمِ
(اس کام) کے متعلق جو	وہ کرتا ہے	اور	وہ (یعنی لوگ)	ان سے سوال کیا جائے گا	کیا

اس کام کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا جو وہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا ○ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا

اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً	قُلْ	هَاتُوْا	بُرْهَانَكُمْ	هٰذَا
انہوں نے بنار کھے ہیں	اس کے سوا	معبود	تم کہو	لاؤ	اپنی دلیل	یہ (قرآن)

انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنار کھے ہیں؟ تم فرماؤ: تم اپنی دلیل لاؤ۔ یہ قرآن

ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؕ

ذِكْرُ	مَنْ	مَّعِیَ	وَ	ذِكْرُ	مَنْ	قَبْلِیْ
ذکر (ہے)	(ان کا) جو	میرے ساتھ (ہیں)	اور	تذکرہ (ہے)	(ان کا) جو	مجھ سے پہلے (گزر گئے)

میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے اور مجھ سے پہلوں کا تذکرہ ہے

[1]......اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے واحد معبود ہونے کی ایک قطعی دلیل بیان کی گئی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کائنات میں اگر دو خدا ہوں تو جہان کی تباہی یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو وہ دونوں کسی شے پر متفق ہوں گے یا ان میں اختلاف ہوگا۔ اگر ایک چیز پر متفق ہوئے تو اس سے لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی قدرت میں ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو، یہ محال ہے۔ اور اگر ان میں اختلاف ہوا تو ایک چیز کے بارے میں دونوں کے ارادوں کی مختلف صورتیں ہوں گی، (1) دونوں کے ارادے ایک ساتھ واقع ہوں گے۔ اس صورت میں ایک ہی وقت میں وہ چیز موجود اور معدوم دونوں ہو جائے گی۔ (2) دونوں کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

وحی کا بنیادی ترین پیغام

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ

بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ	الْحَقَّ	فَهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ
بلکہ	ان کے اکثر (لوگ)	نہیں جانتے	حق (کو)	تو وہ	منہ پھیرنے والے (ہیں)	اور

بلکہ اُن کے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے تو وہ منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ اور

مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ

مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	نُوْحِيْۤ	اِلَيْهِ
ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کوئی رسول	مگر	ہم وحی کرتے رہے	اس کی طرف

ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے رہے

فرشتوں کی شان اور اطاعتِ الٰہی

اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَ قَالُوا

اَنَّهٗ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّاۤ	اَنَا	فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾	وَ	قَالُوا
کہ	نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم عبادت کرو میری	اور	(کافروں نے) کہا

کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو ○ اور کافروں نے کہا:

اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ۙ

اتَّخَذَ	الرَّحْمٰنُ	وَلَدًا	سُبْحٰنَهٗ	بَلْ	عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾
بنالی ہے	رحمٰن (نے)	اولاد	پاکی ہے اسے	بلکہ	(فرشتے) عزت والے بندے (ہیں)

رحمٰن نے اولاد بنالی ہے۔ وہ پاک ہے، بلکہ (فرشتے) عزت والے بندے ہیں ○

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ	بِالْقَوْلِ	وَ	هُمْ	بِاَمْرِهٖ	يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾
وہ سبقت نہیں کرتے اس سے	کسی بات میں	اور	وہ	اس کے حکم پر	عمل کرتے ہیں

وہ کسی بات میں اللہ سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ارادے واقع نہ ہوں۔ اس صورت میں وہ چیز نہ موجود ہو گی نہ معدوم۔ (3) ایک کا ارادہ واقع ہو اور دوسرے کا واقع نہ ہو۔ یہ تمام صورتیں محال ہیں کیونکہ جس کی بات پوری نہ ہو گی وہ خدا نہیں ہو سکتا، تو ثابت ہوا کہ بہر صورت ایک سے زیادہ خدا ماننے میں نظامِ کائنات کی تباہی اور فساد لازم ہے اور کائنات کا نظام انتہائی مربوط و منظم انداز میں چلنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے۔

فرشتے کس کی شفاعت کریں گے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ

يَعْلَمُ	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا يَشْفَعُوْنَ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	ان کے آگے	اور	جو کچھ	ان کے پیچھے (ہے)	اور	وہ شفاعت نہیں کرتے

وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ صرف اسی کی

خدائی کا دعویٰ کرنے والے کا انجام

اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ

اِلَّا	لِمَنِ	ارْتَضٰى	وَ	هُمْ	مِّنْ خَشْيَتِهٖ	مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ
مگر	(اس) کی جسے	اللہ پسند فرمائے	اور	وہ	اس کے خوف سے	ڈر رہے ہیں	اور

شفاعت کرتے ہیں جسے اللہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں ○ اور

مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ

مَنْ	يَّقُلْ	مِنْهُمْ	اِنِّيْۤ	اِلٰهٌ	مِّنْ دُوْنِهٖ	فَذٰلِكَ
جو	کہے	ان میں سے	(کہ) بیشک میں	معبود (ہوں)	اس کے سوا	تو وہ

ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو

ع ۲ ۱۹ ۲

قدرت و وحدانیت کے آسمانی اور زمینی دلائل

نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع اَوَ لَمْ يَرَ

نَجْزِيْهِ	جَهَنَّمَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾	اَوَ لَمْ يَرَ
ہم سزا دیں گے اسے	جہنم (کی)	ایسی ہی	ہم سزا دیتے ہیں	ظالموں (کو)	اور کیا نہ دیکھا

اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ کیا کافروں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اَنَّ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	كَانَتَا	رَتْقًا (1)
ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	کہ	آسمان	اور	زمین	دونوں تھے	ملے ہوئے

یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے

(1)......اس آیت میں فرمایا گیا کہ آسمان و زمین ملے ہوئے تھے، اس سے ایک مراد تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا ان میں فصل و جدائی پیدا کر کے انہیں کھولا گیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمان اس طور پر بند تھا کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی اور زمین اس طور پر بند تھی کہ اس سے نباتات پیدا نہیں ہوتی تھیں، تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔ نوٹ: اس آیت میں چونکہ متعین طور پر یہ مراد نہیں کہ آسمان و زمین حقیقی طور پر ملے ہوئے تھے، اس لیے بگ بینگ کی تھیوری کو قطعیت کے ساتھ اس آیت سے ثابت نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں احتمال ضرور موجود ہے۔

فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰

فَفَتَقْنٰهُمَا	وَ	جَعَلْنَا	مِنَ الْمَآءِ	كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ(1)	اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰
توہم نے جدا کردیا انہیں	اور	ہم نے بنائی	پانی سے	ہر جاندار چیز	تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے

تو ہم نے انہیں کھول دیا اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟ ○

وَ جَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ

وَ	جَعَلْنَا	فِی الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ	تَمِیْدَ
اور	ہم نے ڈال دیئے	زمین میں	مضبوط لنگر	کہ	(نہ) حرکت کرتی رہے

اور زمین میں ہم نے مضبوط لنگر ڈال دیئے تاکہ لوگوں کو لے کر

بِهِمْ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۝۳۱

بِهِمْ	وَ	جَعَلْنَا	فِیْهَا	فِجَاجًا سُبُلًا	لَّعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ۝۳۱
ان (لوگوں) کے ساتھ	اور	ہم نے بنائے	اس میں	کشادہ راستے	تاکہ وہ	راستہ پالیں

حرکت نہ کرتی رہے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنائے تاکہ وہ راستہ پالیں ○

وَ جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ هُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا

وَ	جَعَلْنَا	السَّمَآءَ	سَقْفًا مَّحْفُوْظًا(2)	وَّ	هُمْ	عَنْ اٰیٰتِهَا
اور	ہم نے بنایا	آسمان (کو)	ایک محفوظ چھت	اور	وہ (لوگ)	اس کی نشانیوں سے

اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور وہ لوگ اس کی نشانیوں سے

مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲ وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ

مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲	وَ	هُوَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ	وَ
منہ پھیرنے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا	رات	اور	دن	اور

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور

(1)...... ہر جاندار چیز کو پانی سے بنانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب بنایا ہے۔ یا، یہ مراد ہے کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے۔ (2)...... ریاضی اور فلکیات کا علم اعلیٰ علوم میں سے ہے جبکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ بنایا جائے۔ صوفیاء کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی کی فکر ہزار سال کے اس ذکر سے افضل ہے جو بغیر فکر کے ہو۔

وفاتِ رسول کے منتظر کفار کو تنبیہ

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳ وَ مَا جَعَلْنَا

الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	كُلٌّ	فِیْ فَلَكٍ	یَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳	وَ	مَا جَعَلْنَا
سورج	اور	چاند (کو)	سب	ایک گھیرے میں	تیر رہے ہیں	اور	ہم نے نہیں بنایا

سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب ایک گھیرے میں تیر رہے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے

لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡىٕنْ مِّتَّ

لِبَشَرٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	الْخُلْدَ	اَفَاۡىٕنْ	مِّتَّ
کسی آدمی کے لیے	تم سے پہلے	(دنیا میں) ہمیشہ رہنا	تو کیا اگر	تم انتقال کر جاؤ

کسی آدمی کے لیے (دنیا میں) ہمیشہ رہنا نہ بنایا تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ

موت اور آزمائش کا بیان

فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ

فَهُمُ	الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴	كُلُّ نَفْسٍ	ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ	وَ
تو وہ (یعنی دوسرے لوگ)	ہمیشہ رہنے والے (ہوں گے)	ہر جان	موت کو چکھنے والی (ہے)	اور

تو یہ دوسرے لوگ ہمیشہ رہیں گے ؟ ○ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور

نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَیْنَا

نَبْلُوْكُمْ	بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ	فِتْنَةً[1]	وَ	اِلَیْنَا
(اے لوگو) ہم آزماتے ہیں تمہیں	اچھائی اور برائی کے ذریعے	خوب آزمانا	اور	ہماری طرف

ہم برائی اور بھلائی کے ذریعے تمہیں خوب آزماتے ہیں اور ہماری ہی طرف

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق کفار کا حال

تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵	وَ	اِذَا	رَاٰكَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ
تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	جب	دیکھتے ہیں تجھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں

تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو

[1] مصیبت اور نعمت دونوں کے ذریعے بندے کو آزمایا جاتا ہے کہ وہ مصیبت پر کتنا صبر اور نعمت پر کتنا شکر کرتا ہے۔ مومن کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے، اس کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ''مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے اور یہ اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔(مسلم، الحدیث: ۶۴(۲۹۹۹))

یَتَّخِذُوۡنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیۡ یَذۡكُرُ

یَتَّخِذُوۡنَكَ	اِلَّا	هُزُوًا	اَهٰذَا	الَّذِیۡ	یَذۡكُرُ
وہ بناتے تجھے	مگر	ہنسی مذاق	کیا یہ (ہے)	وہ جو	(برے لفظوں سے) یاد کرتا ہے

صرف ہنسی مذاق بنالیتے ہیں۔ کیا یہ وہ آدمی ہے جو تمہارے خداؤں کو

اٰلِهَتَكُمۡ ۚ وَهُمۡ بِذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾

اٰلِهَتَكُمۡ	وَ	هُمۡ	بِذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ	هُمۡ	كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾
تمہارے معبودوں (کو)	اور	وہ (کافر)	رحمٰن ہی کی یاد سے	وہ	انکار کرنے والے (ہیں)

برا کہتا ہے اور وہ (کافر) رحمٰن ہی کی یاد سے منکر ہیں ○

خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ؕ سَاُورِیۡكُمۡ اٰیٰتِیۡ

خُلِقَ	الۡاِنۡسَانُ	مِنۡ عَجَلٍ [1]	سَاُورِیۡكُمۡ	اٰیٰتِیۡ
بنایا گیا	آدمی	جلدی سے (جلد باز)	عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں	اپنی نشانیاں

آدمی جلد باز بنایا گیا۔ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا

نزولِ عذاب کی جلدی کرنے والوں کو جواب

فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۳۷﴾ وَیَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ

فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۳۷﴾	وَ	یَقُوۡلُوۡنَ	مَتٰی	هٰذَا	الۡوَعۡدُ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ
تو تم جلد نہ مانگو مجھ سے	اور	وہ کہتے ہیں	کب (پورا ہوگا)	یہ	وعدہ	اگر	تم ہو

تو مجھ سے جلدی نہ کرو ○ اور کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ

صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۸﴾ لَوۡ یَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا حِیۡنَ لَا یَكُفُّوۡنَ

صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۸﴾	لَوۡ	یَعۡلَمُ	الَّذِیۡنَ	كَفَرُوۡا	حِیۡنَ	لَا یَكُفُّوۡنَ
سچے	اگر	جان لیتے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جب	وہ نہیں روک سکیں گے

کب ہوگا؟ ○ اگر کافر اس وقت کو جان لیتے جب وہ اپنے چہروں سے

کفار کی جلد بازی اور نزولِ عذاب کے وقت کفار کا حال

[1]......اس کا معنی یہ ہے کہ انسان میں جلد بازی کی کثرت اور صبر کی کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلد بازی انسان کے خمیر میں ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ جلد بازی کو انسان کی فطرت اور اخلاق میں پیدا کیا گیا ہے۔ جلد بازی ایک مذموم فعل ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ بردباری اللہ تعالٰی کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی، ۳/۴۰۷، الحدیث: ۲۰۱۹) دوسری حدیثِ پاک میں ہے: جس نے توقف کیا تو اس نے (اپنا مقصد) پالیا یا قریب ہے کہ وہ (اسے) پالے اور جس نے جلدی کی تو اس نے خطا کی یا قریب ہے کہ وہ خطا کھا جائے۔ (معجم الکبیر، ۱۷/۳۱۰، الحدیث: ۸۵۸)

عَنۡ وُّجُوۡهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ وَ لَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۳۹﴾

عَنۡ وُّجُوۡهِهِمُ	النَّارَ	وَ	لَا	عَنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ	وَ	لَا	هُمۡ	يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۳۹﴾
اپنے چہروں سے	آگ	اور	نہ	اپنی پیٹھوں سے	اور	نہ	وہ	ان کی مدد کی جائے گی

اور اپنی پیٹھوں سے آگ کو نہ روک سکیں گے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○

بَلۡ تَاۡتِيۡهِمۡ بَغۡتَةً فَتَبۡهَتُهُمۡ فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ

بَلۡ	تَاۡتِيۡهِمۡ	بَغۡتَةً	فَتَبۡهَتُهُمۡ	فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ
بلکہ	وہ (قیامت) آپڑے گی ان پر	اچانک	تو حیران کردے گی انہیں	پھر وہ طاقت نہ رکھیں گے

بلکہ وہ (قیامت) ان پر اچانک آپڑے گی تو انہیں حیران کردے گی پھر نہ وہ اسے

رَدَّهَا وَ لَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَ لَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ

رَدَّهَا	وَ	لَا	هُمۡ	يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۴۰﴾	وَ	لَقَدِ	اسۡتُهۡزِئَ
اسے پھیرنے (کی)	اور	نہ	وہ	انہیں مہلت دی جائے گی	اور	ضرور بیشک	مذاق اڑایا گیا

رد کرسکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں کا

بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيۡنَ سَخِرُوۡا مِنۡهُمۡ

بِرُسُلٍ	مِّنۡ قَبۡلِكَ[1]	فَحَاقَ	بِالَّذِيۡنَ	سَخِرُوۡا	مِنۡهُمۡ
رسولوں کا	تم سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	مذاق اڑایا	ان میں سے

مذاق اڑایا گیا تو جس (عذاب) کا مذاق اڑاتے تھے اسی نے

مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۴۱﴾ ع قُلۡ مَنۡ يَّكۡلَؤُكُمۡ بِالَّيۡلِ وَ النَّهَارِ

مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۴۱﴾	قُلۡ	مَنۡ	يَّكۡلَؤُكُمۡ	بِالَّيۡلِ وَ النَّهَارِ
(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تم کہو	کون	حفاظت کرے گا تمہاری	رات اور دن میں

ان کو گھیر لیا ○ تم فرماؤ: رات اور دن میں رحمٰن کے عذاب سے

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

جلد باز کفار سے ایک سوال اور ان کا حال

ع ۲ ۳

1 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جس طرح آپ کی قوم نے آپ کا مذاق اڑایا اسی طرح ان سے پہلے کے کفار بھی اپنے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مذاق اڑایا کرتے تھے تو مذاق اڑانے والوں کا مذاق انہیں کو لے بیٹھا اور وہ اپنے مذاق اڑانے اور مسخرہ پن کرنے کے وبال و عذاب میں گرفتار ہوئے۔ لہٰذا آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ کے ساتھ اِستہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے۔

کفار کے خیالی معبودوں کا حال

مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

مِنَ الرَّحْمٰنِ	بَلْ	هُمْ	عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾	اَمْ	لَهُمْ
رحمٰن (کے عذاب) سے	بلکہ	وہ	اپنے رب کے ذکر سے	منہ پھیرنے والے (ہیں)	کیا	ان کے

تمہاری کون حفاظت کرے گا؟ بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ کیاان کے

اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

اٰلِهَةٌ	تَمْنَعُهُمْ	مِّنْ	دُوْنِنَا	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
کچھ معبود (ہیں)	(جو) بچالیں گے انہیں	سے	ہمارے (عذاب) سے (یا) ہمارے سوا	وہ طاقت نہیں رکھتے

کچھ خدا ہیں جو انہیں ہم سے بچالیں گے؟ وہ اپنی ہی جانوں کی مدد

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	مِّنَّا	يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾	بَلْ
اپنی جانوں کی مدد کرنے (کی)	اور	نہ	وہ	ہماری طرف سے	ان کا ساتھ دیا جاتا ہے	بلکہ

نہیں کرسکتے اور نہ ہی ان کی ہماری طرف سے مدد و حفاظت کی جاتی ہے ○ بلکہ

کفار کے تکبر و اعراض کا اصل سبب اور غلبۂ اسلام کے آثار

مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ

مَتَّعْنَا	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	اٰبَآءَهُمْ	حَتّٰى	طَالَ [1]	عَلَيْهِمُ
ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	انہیں	اور	ان کے باپ دادا (کو)	یہاں تک کہ	دراز ہوگئی	ان پر

ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو فائدہ اٹھانے دیا یہاں تک کہ زندگی ان پر

الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

الْعُمُرُ	اَفَلَا يَرَوْنَ	اَنَّا	نَاْتِي	الْاَرْضَ	نَنْقُصُهَا [2]
زندگی	تو کیا وہ دیکھتے نہیں	کہ	ہم آرہے ہیں	زمین (کے پاس)	اسے کم کرتے ہوئے

دراز ہوگئی تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے

1 ...... لمبی عمر، مال کی زیادتی اور نعمتوں کی کثرت عموماً غفلت اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سبب بن جاتی ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، لوگوں میں سے بہترین آدمی کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل اچھے ہوں۔ عرض کی: لوگوں میں سے بدتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل برے ہوں۔ (ترمذی، ۴/۱۴۸، الحدیث: ۲۳۳۷)

2 ...... یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کافروں کی سرزمین پر روز بروز تسلط عطا کر رہا ہے اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آرہا ہے، یوں حدودِ اسلام بڑھ رہی ہیں اور کفر کی سرزمین کم ہوتی جارہی ہے۔

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا منصبِ انذار اور انہیں تسلی

عذابِ الٰہی کا ایک جھونکا بھی قابلِ برداشت نہیں

بروزِ قیامت عدل وانصاف کا ظہور

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۴۴ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ

مِنْ اَطْرَافِهَا	اَفَهُمُ	الْغٰلِبُوْنَ ۝۴۴	قُلْ	اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ[1]
اس کے کناروں سے	تو کیا وہ	غالب آنے والے (ہوں گے)	تم کہو	میں ڈراتا ہوں تمہیں صرف

گھٹاتے آرہے ہیں۔ تو کیا یہ غالب ہوں گے؟ ○ تم فرماؤ: میں تم کو صرف وحی کے ذریعے

بِالْوَحْیِ ۫ وَ لَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ۝۴۵ وَ

بِالْوَحْیِ	وَ	لَا یَسْمَعُ	الصُّمُّ[2]	الدُّعَآءَ	اِذَا مَا	یُنْذَرُوْنَ ۝۴۵	وَ
وحی کے ذریعے	اور	نہیں سنتے	بہرے	پکار (کو)	جب	انہیں ڈرایا جائے	اور

ڈراتا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنتے جب انہیں ڈرایا جائے ○ اور

لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ

لَئِنْ	مَّسَّتْهُمْ	نَفْحَةٌ	مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ	لَیَقُوْلُنَّ
ضرور اگر	چھو جائے انہیں	ہوا	تیرے رب کے عذاب کی	(تو) ضرور وہ کہیں گے

اگر انہیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے تو ضرور کہیں گے:

یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝۴۶ وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ

یٰوَیْلَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِیْنَ ۝۴۶	وَ	نَضَعُ	الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ[3]
ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	ظالم	اور	ہم رکھیں گے	عدل کے ترازو

ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم ظالم تھے ○ اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو

لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا ؕ وَ اِنْ كَانَ

لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ	فَلَا تُظْلَمُ	نَفْسٌ	شَیْـًٔا	وَ	اِنْ	كَانَ
قیامت کے دن میں	تو ظلم نہیں کیا جائے گا	کسی جان (پر)	کچھ	اور	اگر	(کچھ) ہوگا

رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز

[1]...... پیغمبر پر احکام سنادینا لازم ہے، دل میں اتارنا لازم نہیں کہ یہ خدا کا کام ہے۔ [2]...... جو وعظ سے نفع حاصل نہ کرے، وہ بہرا ہے یعنی دل کا بہرا ہے، اگرچہ بظاہر اس میں سننے کی قوت موجود ہو۔ [3]...... کچھ اعمال ایسے ہیں جن کا میزان عمل میں وزن زیادہ ہوگا۔ اسی آیتِ مبارکہ کے تحت امام بخاری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ نے بخاری شریف کے آخر میں ایک حدیثِ پاک ذکر کی ہے کہ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں کہ رحمٰن کو پیارے ہیں، زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بھاری سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ (صحیح بخاری، ۴/۶۰۰، الحدیث: ۷۵۶۳)

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝٤٧

حٰسِبِيْنَ ۝٤٧	بِنَا	كَفٰى	وَ	اَتَيْنَا بِهَا	مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
حساب کرنے والے	ہم	کافی ہیں	اور	(تو) ہم لے آئیں گے اسے	رائی کے دانہ کے برابر

رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگی تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب کرنے کیلئے کافی ہیں ○

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَيْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر عطائے الٰہی

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَ ضِيَآءً

ضِيَآءً	وَ	الْفُرْقَانَ	هٰرُوْنَ	وَ	مُوْسٰى	اٰتَيْنَا	لَقَدْ	وَ
روشنی	اور	فیصلہ کرنے والی (کتاب)	ہارون (کو)	اور	موسیٰ	ہم نے عطا کی	ضرور بیشک	اور

اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا اور روشنی

متقین کے دو اوصاف

وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٨ۙ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ

وَ	بِالْغَيْبِ	رَبَّهُمْ	يَخْشَوْنَ [1]	الَّذِيْنَ	لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٨	ذِكْرًا	وَّ
اور	بغیر دیکھے	اپنے رب (سے)	ڈرتے ہیں	وہ لوگ جو	پرہیز گاروں کے لئے	نصیحت	اور

اور پرہیز گاروں کیلئے نصیحت دی ○ وہ جو اپنے رب سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں اور

عظمت قرآن کا بیان اور منکرین قرآن کو تنبیہ

هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝٤٩ وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ

اَنْزَلْنٰهُ	ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ	هٰذَا	وَ	مُشْفِقُوْنَ ۝٤٩	مِّنَ السَّاعَةِ	هُمْ
ہم نے نازل کیا اسے	برکت والا ذکر	یہ	اور	ڈرنے والے (ہیں)	قیامت سے	وہ

وہ قیامت سے ڈرتے ہیں ○ اور یہ برکت والا ذکر ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے

رشد و ہدایت میں حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقام

اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝٥٠ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ

اِبْرٰهِيْمَ	اٰتَيْنَاۤ	لَقَدْ	وَ	مُنْكِرُوْنَ ۝٥٠	لَهٗ	اَفَاَنْتُمْ
ابراہیم (کو)	ہم نے عطا کی	ضرور بیشک	اور	انکار کرنے والے (ہو)	اس کا	تو کیا تم

تو کیا تم اس کے منکر ہو؟ ○ اور بیشک ہم نے ابراہیم کو

[1] ...... ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی گرفت سے ڈرتا رہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میری عزت و جلال اور مخلوق پر میری بلندی کی قسم! نہ تو میں اپنے بندے پر دو خوف جمع کروں گا اور نہ اس کے لیے دو امن جمع کروں گا، جو دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا اسے میں قیامت کے دن امن دوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اسے میں قیامت کے دن خوف میں مبتلا کر دوں گا۔ (ابن عساکر، ۵۴/۲۶۷)

رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ

رُشْدَهٗ	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا	بِهٖ	عٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾	اِذْ	قَالَ
اس کی سمجھداری	(اس سے) پہلے	اور	ہم تھے	اس کو	جاننے والے	جب	اس نے کہا

پہلے ہی اس کی سمجھداری دیدی تھی اور ہم اسے جانتے تھے ○ یاد کرو جب اس نے

لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ (1)	مَا	هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ	الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا	عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾
اپنی قوم اور اپنے (عرفی) باپ سے	کیا (ہیں)	یہ مورتیاں، مجسمے	جن کے لئے تم	جم کر بیٹھے ہوئے (ہو)

اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: یہ مجسمے کیا ہیں جن کے آگے تم جم کر بیٹھے ہوئے ہو ○

قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ

قَالُوْا	وَجَدْنَاۤ	اٰبَآءَنَا (2)	لَهَا	عٰبِدِیْنَ ﴿۵۳﴾	قَالَ
انہوں نے کہا	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ان کی	عبادت کرنے والے	فرمایا

انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ○ فرمایا:

لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْۤا

لَقَدْ	كُنْتُمْ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۴﴾ (3)	قَالُوْۤا
ضرور بیشک	ہو	تم	اور	تمہارے باپ دادا	کھلی گمراہی میں	انہوں نے کہا

بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو ○ بولے:

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ	اَمْ	اَنْتَ	مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ﴿۵۵﴾	قَالَ	بَلْ	رَّبُّكُمْ
کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو	یا	تم	کھیلنے والوں میں سے (ہو)	فرمایا	بلکہ	تمہارا رب

کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیل رہے ہو؟ ○ فرمایا: بلکہ تمہارا رب

(1)...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد مراد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔ (2)...... باپ دادا جو کام شریعت کے خلاف کرتے رہے ہوں، اُن کاموں کو کرنا اور ان کے کرنے پر اپنے باپ دادا کے عمل کو دلیل بنانا کفار کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ (3)...... دینی معاملے میں کسی کی رعایت نہیں بلکہ حق بات بہر حال بیان کرنی چاہئے، قدرت کے باوجود حق کہنے سے خاموشی مداہنت ہے اور وہ حرام ہے ہاں کہاں حکمتِ عملی کا کیا تقاضا ہے، سختی یا نرمی تو یہ بات مبلغ کو معلوم ہونی چاہئے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ﳲ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (1)	الَّذِیْ	فَطَرَهُنَّ	وَ	اَنَا	عَلٰى ذٰلِكُمْ
(وہ ہے جو) آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	جس نے	پیدا کیا انہیں	اور	میں	اس پر

وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے انہیں پیدا کیا اور میں اس پر

مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ

مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	تَاللّٰهِ	لَاَكِیْدَنَّ	اَصْنَامَكُمْ
گواہوں میں سے (ہوں)	اور	اللہ کی قسم	ضرور میں تدبیر کروں گا	تمہارے بتوں کی (یعنی ان کی بربادی کی)

گواہوں میں سے ہوں ○ اور مجھے اللہ کی قسم ہے! تم پیٹھ پھیر کر جاؤ گے

بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا

بَعْدَ	اَنْ	تُوَلُّوْا	مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾	فَجَعَلَهُمْ	جُذٰذًا	اِلَّا
(اس کے) بعد	کہ	تم پھر جاؤ	پیٹھ پھیرتے ہوئے	تو اس نے کر دیا انہیں	ٹکڑے ٹکڑے	سوائے

تو اس کے بعد میں تمہارے بتوں کی بری حالت کر دوں گا ○ تو ابراہیم نے ان سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے

كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ

كَبِیْرًا لَّهُمْ	لَعَلَّهُمْ	اِلَیْهِ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾	قَالُوْا	مَنْ	فَعَلَ
ان کے بڑے (بت کے)	شاید وہ	اس کی طرف	رجوع کریں	کہنے لگے	کس نے	کیا

ان کے بڑے بت کے کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں ○ کہنے لگے: کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ

هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا

هٰذَا	بِاٰلِهَتِنَاۤ	اِنَّهٗ	لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾	قَالُوْا
یہ	ہمارے معبودوں کے ساتھ	بیشک وہ	ضرور ظالموں میں سے (ہے)	(کچھ) کہنے لگے

یہ کام کیا ہے؟ بیشک وہ یقیناً ظالم ہے ○ کچھ کہنے لگے:

بت شکنی کا عزم اور اس پر عمل

بڑے کو چھوڑ کر بقیہ کو توڑ دینا

بت شکنی پر تحقیق کا آغاز

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو چونکہ اپنے طریقے کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا کیونکہ یہ طریقہ برسوں سے نسل در نسل چلا آرہا تھا اس لئے قوم نے کہا تھا کہ آپ سنجیدگی سے بات کر رہے ہیں یا مذاق سے؟ اس کے جواب میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بیان کر کے ظاہر فرما دیا کہ آپ کھیل کے طور پر کلام نہیں کر رہے بلکہ حق کا اظہار فرما رہے ہیں۔

سَمِعۡنَا فَتًی یَّذۡكُرُهُمۡ یُقَالُ لَهٗۤ

سَمِعۡنَا	فَتًی	یَّذۡكُرُهُمۡ	یُقَالُ	لَهٗۤ
ہم نے سنا ہے	ایک نوجوان (کو)	وہ (برے لفظوں سے) یاد کر رہا تھا انہیں	کہا جاتا ہے	اس کو

ہم نے ایک جوان کو انہیں برا کہتے ہوئے سنا ہے جس کو ابراہیم

اِبۡرٰهِیۡمُ ؕ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِهٖ عَلٰۤی اَعۡیُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ

اِبۡرٰهِیۡمُ ﴿۶۰﴾	قَالُوۡا	فَاۡتُوۡا بِهٖ	عَلٰۤی اَعۡیُنِ النَّاسِ	لَعَلَّهُمۡ
ابراہیم	کہنے لگے	تو لے کر آؤ اسے	لوگوں کی نگاہوں پر (یعنی سامنے)	شاید وہ

کہا جاتا ہے ○ کہنے لگے: تو اسے لوگوں کے سامنے لے آؤ شاید لوگ

یَشۡهَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوۡۤا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا

یَشۡهَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾	قَالُوۡۤا	ءَاَنۡتَ	فَعَلۡتَ	هٰذَا	بِاٰلِهَتِنَا
لوگ گواہی دیں	انہوں نے کہا	کیا تم (نے)	کیا	یہ	ہمارے معبودوں کے ساتھ

گواہی دیں ○ انہوں نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ

یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ ؕ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ۖۗ كَبِیۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ اِنۡ

یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ ﴿۶۲﴾	قَالَ	بَلۡ	فَعَلَهٗ	كَبِیۡرُهُمۡ هٰذَا [1]	فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ	اِنۡ
اے ابراہیم	فرمایا	بلکہ	کیا ہوگا اسے	ان کے اس بڑے (نے)	تو تم پوچھو ان سے	اگر

یہ کام کیا ہے؟ ○ ابراہیم نے فرمایا: بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا تو ان سے پوچھ لو اگر

كَانُوۡا یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوۡۤا اِلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّكُمۡ اَنۡتُمُ

كَانُوۡا یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۳﴾	فَرَجَعُوۡۤا	اِلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ	فَقَالُوۡۤا	اِنَّكُمۡ	اَنۡتُمُ
وہ بولتے ہوں	تو وہ پلٹے	اپنے دلوں کی طرف	تو کہنے لگے	بیشک تم	تم (خود ہی)

یہ بولتے ہوں ○ تو اپنے دلوں کی طرف پلٹے اور کہنے لگے: بیشک تم

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عوام کے سامنے پیش کرنے کی رائے

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے استفسار اور آپ کا جواب

قوم کا اپنے دل میں اعترافِ حقیقت

[1] ...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمانا ظاہراً واقع کے خلاف لگتا ہے لیکن در حقیقت ایسا نہیں ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کفار کو بتوں کے عاجز و بے بس ہونے کی طرف توجہ دلانے کے لئے اس انداز میں کلام کیا کہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہو، اپنے اسی بڑے بت سے پوچھو، اس کے کاندھے پر کلہاڑا ہے تو اسی نے ان کو توڑا ہوگا۔ یہ ایک قسم کا شرم دلانا اور سوچنے کی طرف مائل کرنا تھا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو سرزنش

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ (1)	ثُمَّ	نُكِسُوْا (2)	عَلٰى رُءُوْسِهِمْ	لَقَدْ
ظالم (ہو)	پھر	وہ اوندھے کر دیئے گئے	اپنے سروں کے بل	(اور کہنے لگے) ضرور بیشک

خود ہی ظالم ہو ○ پھر وہ اپنے سروں کے بل اوندھے کر دیئے گئے (اور کہنے لگے کہ)

عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

عَلِمْتَ	مَا	هٰۤؤُلَآءِ	يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾	قَالَ	اَفَتَعْبُدُوْنَ
تم جانتے ہو	نہیں	یہ	بولتے	فرمایا	تو کیا تم عبادت کرتے ہو

تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ہیں ○ ابراہیم نے جواب دیا: تو کیا تم اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْــًٔا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ ؕ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَنْفَعُكُمْ	شَيْــًٔا	وَّ	لَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نفع نہیں دیتا تمہیں	کچھ	اور	نہ نقصان پہنچاتا ہے تمہیں

اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے ○

اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

اُفٍّ	لَّكُمْ	وَ	لِمَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
افسوس (ہے)	تم پر	اور	(ان) پر جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا

تم پر اور اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو ان پر افسوس ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جلانے کی تجویز

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾	قَالُوْا	حَرِّقُوْهُ	وَ	انْصُرُوْۤا	اٰلِهَتَكُمْ	اِنْ
تو کیا تمہیں عقل نہیں	کہنے لگے	جلادو اسے	اور	مدد کرو	اپنے معبودوں (کی)	اگر

تو کیا تمہیں عقل نہیں ؟ ○ بولے: ان کو جلادو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر

1 ...... جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ واضح کر دیا کہ بت عاجز و بے بس ہیں، یہ خود کو بچا نہیں سکتے تو دوسروں کو کیا بچائیں گے تب قوم نے دل میں سوچا کہ اتنے مجبور اور بے اختیار بتوں کی پوجا کر کے وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے مگر اتنا سوچ لینا ایمان کے لئے کافی نہیں، اس لئے وہ مشرک ہی رہے۔

2 ...... یعنی کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر ان کی بدبختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل جھگڑا شروع کر دیا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہنے لگے: تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ہیں تو ہم ان سے کیسے پوچھیں۔

آگ کو حکمِ الٰہی

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا

كُنْتُمْ	فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾	قُلْنَا	يٰنَارُ	كُوْنِيْ	بَرْدًا	وَّ	سَلٰمًا[1]
تم ہو	کرنے والے	ہم نے فرمایا	اے آگ	تو ہو جا	ٹھنڈی	اور	سلامتی والی

تم کچھ کرنے والے ہو ○ ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور

قوم کی سازش کی ناکامی

عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا

عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾	وَ	اَرَادُوْا	بِهٖ	كَيْدًا
ابراہیم پر	اور	انہوں نے ارادہ کیا	اس (ابراہیم) کے ساتھ	برا سلوک کرنے (کا)

سلامتی والی ہو جا ○ اور انہوں نے ابراہیم کے ساتھ برا سلوک کرنا چاہا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہجرت

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَ نَجَّيْنٰهُ وَ لُوْطًا

فَجَعَلْنٰهُمُ	الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾	وَ	نَجَّيْنٰهُ	وَ	لُوْطًا
تو ہم نے بنا دیا انہیں	سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے	اور	ہم نے نجات دی اسے	اور	لوط (کو)

تو ہم نے انہیں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے بنا دیا ○ اور ہم نے اسے اور لوط کو

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے اولاد

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَ وَهَبْنَا

اِلَى الْاَرْضِ	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾	وَ	وَهَبْنَا
(اس سر) زمین کی طرف	جس میں ہم نے برکت رکھی	جہان والوں کے لیے	اور	ہم نے عطا کیا

اس سرزمین کی طرف نجات عطا فرمائی جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی ○ اور ہم نے

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد پر انعامِ الٰہی

لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا

لَهٗۤ	اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	نَافِلَةً	وَ	كُلًّا	جَعَلْنَا
اس کو	اسحاق	اور	یعقوب	مزید	اور	سب (کو)	ہم نے بنایا

ابراہیم کو اسحاق عطا فرمایا اور مزید یعقوب (پوتا) اور ہم نے ان سب کو

[1] ..... مؤثرِ حقیقی اللہ تعالٰی ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالٰی کی مشیت یعنی چاہنے کے تابع ہے۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، ورنہ نہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق عالمِ اسباب میں مسبّبات کو اسباب سے ربط فرما دیا ہے، آنکھ دیکھتی ہے، کان سنتا ہے، آگ جلاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے، وہ چاہے تو آنکھ سنے، کان دیکھے، پانی جلائے، آگ پیاس بجھائے، نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سوجھے، کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۶)

صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ

صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	جَعَلْنٰهُمْ	اَئِمَّةً	يَّهْدُوْنَ	بِاَمْرِنَا	وَ
خاص قرب والے	اور	ہم نے بنایا انہیں	امام	وہ رہنمائی کرتے ہیں	ہمارے حکم سے	اور

اپنے خاص قرب والے بنایا ○ اور ہم نے انہیں امام بنایا کہ ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے ہیں اور

اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ

اَوْحَيْنَآ	اِلَيْهِمْ	فِعْلَ الْخَيْرٰتِ	وَ	اِقَامَ الصَّلٰوةِ	وَ	اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ
ہم نے وحی بھیجی	ان کی طرف	اچھے کام کرنے	اور	نماز قائم کرنے	اور	زکوٰۃ ادا کرنے (کی)

ہم نے ان کی طرف اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی بھیجی

وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ ۚۙ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ

وَ	كَانُوْا	لَنَا	عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾	وَ	لُوْطًا	اٰتَيْنٰهُ	حُكْمًا	وَّ
اور	وہ تھے	ہماری	عبادت کرنے والے	اور	لوط	ہم نے عطا کی اسے	حکومت	اور

اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے ○ اور لوط کو ہم نے حکومت اور

عِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ

عِلْمًا	وَّ	نَجَّيْنٰهُ	مِنَ الْقَرْيَةِ	الَّتِيْ	كَانَتْ تَّعْمَلُ	الْخَبٰٓئِثَ [1]	اِنَّهُمْ
علم	اور	نجات دی اسے	(اس) بستی سے	جو	کام کرتی تھی	گندے	بیشک وہ

علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیشک وہ

كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ ۙ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ

كَانُوْا	قَوْمَ سَوْءٍ	فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾	وَ	اَدْخَلْنٰهُ	فِيْ رَحْمَتِنَا	اِنَّهٗ
تھے	برے لوگ	نافرمانی کرنے والے	اور	ہم نے داخل کیا اسے	اپنی رحمت میں	بیشک وہ

برے لوگ نافرمان تھے ○ اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بیشک وہ

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعامِ الٰہی

[1] ...... قومِ لوط کا گندہ کام یہ تھا کہ وہ لڑکوں سے بدفعلی کیا کرتے تھے۔ یہ بدفعلی حرامِ قطعی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ احادیث میں اس کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں تین روایات ملاحظہ ہوں (1) اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قومِ لوط والا عمل کرے۔ (سنن الکبری للنسائی، ۴/۳۲۲، الحدیث: ۷۳۳۷) (2) اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر نظرِ رحمت نہیں فرماتا جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام میں آئے یعنی وطی کرے۔ (ابن ماجہ، ۲/۴۵۰، الحدیث: ۱۹۲۳) (3) بدفعلی کا مرتکب اگر توبہ کئے بغیر مر جائے تو قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔ (کتاب الکبائر، ص ۶۳) اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر احسانِ الٰہی

مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝۷۵ ع وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ

مِنۡ قَبۡلُ	نَادٰى	اِذۡ	نُوۡحًا	وَ	مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝۷۵
(اس سے) پہلے	اس نے پکارا	جب	نوح (کو یاد کرو)	اور	خاص قرب والوں میں سے (تھا)

ہمارے خاص مقربین میں سے تھا ○ اور نوح کو (یاد کرو) جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا

فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ

اَهۡلَهٗ	وَ	فَنَجَّيۡنٰهُ	لَهٗ	فَاسۡتَجَبۡنَا
اس کے گھر والوں (کو)	اور	تو نجات دی اسے	اس کی	تو ہم نے دعا قبول کی

تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو

مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ۝۷۶ ج وَنَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ

الَّذِيۡنَ	مِنَ الۡقَوۡمِ	نَصَرۡنٰهُ	وَ	مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ۝۷۶
جنہوں نے	(ان) لوگوں سے (کے مقابلے میں)	مدد کی اس کی	اور	بڑے غم سے

بڑے غم سے نجات دی ○ اور ہم نے ان لوگوں کے مقابلے میں اس کی مدد کی جنہوں نے

كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝۷۷

فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝۷۷	قَوۡمَ سَوۡءٍ	كَانُوۡا	اِنَّهُمۡ	بِاٰيٰتِنَا	كَذَّبُوۡا
تو ہم نے غرق کر دیا ان سب کو	برے لوگ	تھے	بیشک وہ	ہماری آیتوں کو	جھٹلایا

ہماری آیتوں کی تکذیب کی، بیشک وہ برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ○

حضرت داؤد و سلیمان عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ایک مقدمہ کی طرف اشارہ

وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَرۡثِ اِذۡ

اِذۡ	فِى الۡحَرۡثِ	يَحۡكُمٰنِ	اِذۡ	سُلَيۡمٰنَ	وَ	دَاوٗدَ (1)	وَ
جب	کھیتی کے بارے میں	وہ فیصلہ کر رہے تھے	جب	سلیمان (کو یاد کرو)	اور	داؤد	اور

اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب وہ دونوں کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب

(1)...... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ رات کے وقت کسی کی بکریاں دوسرے کے کھیت میں چلی گئیں اور وہ کھیتی کھا گئیں۔ یہ مقدمہ حضرت داؤد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے سامنے پیش ہوا تو بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر ہونے کی وجہ سے بکریاں کھیتی والے کو دینے کا حکم دیا اور حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور جب کھیتی اس حالت کو پہنچ جائے جس میں بکریوں نے کھائی تھی تو کھیتی اس کے مالک کو اور بکریاں ان کے مالک کو دے دی جائیں۔ یہ تجویز حضرت داؤد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے پسند فرمائی۔

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ

لِحُكْمِهِمْ	كُنَّا	وَ	غَنَمُ الْقَوْمِ	فِيْهِ	نَفَشَتْ
ان کے فیصلے کا	ہم تھے	اور	کچھ لوگوں کی بکریاں	اس میں	رات کے وقت چھوٹ گئیں

رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹ گئیں اور ہم ان کے فیصلے کا

شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا

اٰتَيْنَا	كُلًّا	وَ	سُلَيْمٰنَ	فَفَهَّمْنٰهَا	شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾
ہم نے عطا کی	دونوں (کو)	اور	سلیمان (کو)	تو ہم نے سمجھا دیا وہ معاملہ	مشاہدہ کرنے والے

مشاہدہ کر رہے تھے ○ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو

حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ

يُسَبِّحْنَ	الْجِبَالَ	مَعَ دَاوٗدَ	سَخَّرْنَا	وَّ	عِلْمًا [1]	وَّ	حُكْمًا
وہ تسبیح کرتے ہیں	پہاڑ	داؤد کے ساتھ	تابع بنا دیئے	اور	علم	اور	حکومت

حکومت اور علم عطا کیا اور داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو تابع بنا دیا کہ وہ پہاڑ

وَ الطَّيْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَ عَلَّمْنٰهُ

عَلَّمْنٰهُ	وَ	فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾	كُنَّا	وَ	الطَّيْرَ [2]	وَ
ہم نے سکھا دی اسے	اور	کرنے والے	(یہ سب) ہم تھے	اور	پرندے	اور

اور پرندے تسبیح کرتے اور یہ (سب) ہم ہی کرنے والے تھے ○ اور ہم نے

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ

مِّنْۢ بَاْسِكُمْ	لِتُحْصِنَكُمْ	لَّكُمْ	صَنْعَةَ لَبُوْسٍ
تمہاری جنگ کی آنچ سے	تا کہ وہ بچائے تمہیں	تمہارے (فائدے) کے لئے	ایک لباس کی صنعت

تمہارے فائدے کیلئے اسے ایک خاص لباس کی صنعت سکھا دی تا کہ تمہیں تمہاری جنگ کی آنچ سے بچائے

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعام الٰہی

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جنگی لباس بنانے کی تعلیم

[1] یہاں حکم سے مراد حکومت یا نبوت ہے اور علم سے مراد اجتہاد واحکام کے طریقوں وغیرہ کا علم ہے۔ علمِ دین کی بے شمار دینی اور دنیاوی برکات ہیں، دنیا و آخرت میں عزت کا سبب ہے۔ خود بھی علمِ دین سیکھیں اور اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔

[2] اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مختلف معجزات عطا فرماتا ہے، جیسے اس نے حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ پہاڑ اور پرندے آپ کے تابع کر دیئے اور وہ آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے ہوا اور جنوں کی تسخیر

فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ

فَهَلْ	اَنْتُمْ	شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	لِسُلَيْمٰنَ	الرِّيْحَ[1] عَاصِفَةً	تَجْرِيْ
تو کیا	تم	شکر کرنے والے (ہو)	اور	سلیمان کے لیے	تیز ہوا (کو تابع بنادیا)	وہ چلتی ہے

تو کیا تم شکر ادا کرو گے ؟○ اور تیز ہوا کو سلیمان کے لیے تابع بنادیا جو اس کے حکم سے

بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ

بِاَمْرِهٖۤ[2]	اِلَى الْاَرْضِ	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	وَ	كُنَّا	بِكُلِّ شَيْءٍ
اس کے حکم سے	(اس سر) زمین کی طرف	جس میں ہم نے برکت رکھی	اور	ہم ہیں	ہر چیز کو

اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ہم ہر چیز کو

عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ

عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	مِنَ الشَّيٰطِيْنِ	مَنْ	يَّغُوْصُوْنَ	لَهٗ
جاننے والے	اور	کچھ شیطانوں (کو سلیمان کے تابع کردیا)	جو	غوطے لگاتے ہیں	اس کے لیے

جاننے والے ہیں ○ اور کچھ جنات کو (سلیمان کے تابع کردیا) جو اس کے لیے غوطے لگاتے

وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ۙ

وَ	يَعْمَلُوْنَ	عَمَلًا	دُوْنَ ذٰلِكَ	وَ	كُنَّا	لَهُمْ	حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾
اور	کرتے ہیں	کام	اس کے علاوہ	اور	ہم تھے	ان کو	(سرکشی سے) روکنے والے

اور اس کے علاوہ دوسرے کام بھی کرتے اور ہم ان جنات کو روکے ہوئے تھے ○

حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی قبولیت

وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ

وَ	اَيُّوْبَ	اِذْ	نَادٰى	رَبَّهٗۤ	اَنِّيْ	مَسَّنِيَ	الضُّرُّ
اور	ایوب (کو یاد کرو)	جب	اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	بیشک میں	پہنچی مجھے	تکلیف

اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے

1 ...... ہوا حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زیرِ تصرف اور ان کے حکم کے مطابق چلا کرتی تھی، اسی طرح جنات بھی زیرِ تصرف تھے اور وہ ان کے حکم سے دریا اور سمندر میں غوطے لگا کر جواہرات نکالتے، عجیب و غریب مصنوعات تیار کرتے، عمارتیں، محل، برتن، شیشے کی چیزیں، صابن وغیرہ بنایا کرتے تھے۔

2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بارگاہِ الٰہی سے بے شمار اختیارات عطا ہوتے ہیں اور وہ انہی اختیارات کی بدولت مختلف تصرفات فرماتے ہیں۔ نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ کہنا شرک نہیں کہ فلاں کے حکم سے یہ کام ہوتا ہے، جیسے یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حکم سے ہوا چلتی تھی۔

وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

وَ	اَنْتَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهٗ
اور	تو	سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا (ہے)	تو ہم نے دعا قبول کرلی	اس کی

اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ○ تو ہم نے اس کی دعا سن لی

فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ

فَكَشَفْنَا	مَا	بِهٖ	مِنْ ضُرٍّ	وَّ	اٰتَيْنٰهُ	اَهْلَهٗ[1]	وَ
تو دور کردیا	(اسے) جو	اس پر (تھی)	تکلیف	اور	عطا کئے اسے	اس کے گھر والے	اور

تو جو اس پر تکلیف تھی وہ ہم نے دور کردی اور ہم نے اپنی طرف سے رحمت فرماکر

مِّثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى

مِثْلَهُمْ	مَّعَهُمْ	رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا	وَ	ذِكْرٰى
ان کے برابر	ان کے ساتھ	اپنے پاس سے رحمت (فرماکر)	اور	نصیحت (کی خاطر)

اور عبادت گزاروں کو نصیحت کی خاطر ایوب کو اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِدْرِيْسَ	وَ	ذَا الْكِفْلِ	كُلٌّ
عبادت کرنے والوں کے لئے	اور	اسماعیل	اور	ادریس	اور	ذوالکفل (کو یاد کرو)	سب

اتنے ہی اور عطا کردیئے ○ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب

مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ

مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	اَدْخَلْنٰهُمْ	فِيْ رَحْمَتِنَا	اِنَّهُمْ
صبر کرنے والوں میں سے (تھے)	اور	ہم نے داخل کیا انہیں	اپنی رحمت میں	بیشک وہ

صبر کرنے والے تھے ○ اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بیشک وہ

[1]...... حضرت ایوب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر جان، مال اور اولاد ہر اعتبار سے آزمائشیں آئیں اور آپ نے صبر کیا جس پر آپ کو خصوصی انعامات ملے۔ صبر کی فضیلت پر ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو، رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”مومن مرد اور مومنہ عورت کو اس کی جان، اولاد اور مال کے بارے میں آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ ہوگا۔ (ترمذی، ۴/۱۷۹، الحدیث: ۲۴۰۷)

حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک عمل کی طرف اشارہ اور دعا کی قبولیت

مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٦﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا

مُغَاضِبًا[1]	ذَّهَبَ	اِذْ	ذَاالنُّوْنِ	وَ	مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٦﴾
غضبناک ہوکر	وہ چل پڑا	جب	ذوالنون (کو یاد کرو)	اور	نیکوں میں سے (تھے)

ہمارے قربِ خاص کے لائق لوگوں میں سے ہیں ○ اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب وہ غضبناک ہوکر چل پڑے

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰى فِی الظُّلُمٰتِ

فِی الظُّلُمٰتِ	فَنَادٰى	عَلَیْهِ	لَّنْ نَّقْدِرَ[2]	اَنْ	فَظَنَّ
اندھیروں میں	تو اس نے پکارا	اس پر	ہم تنگی نہ کریں گے	کہ	تو اس نے گمان کیا

تو اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اس نے اندھیروں میں پکارا

اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۗ اِنِّیْ كُنْتُ

كُنْتُ	اِنِّیْ	سُبْحٰنَكَ	اَنْتَ	اِلَّاۤ	اِلٰهَ	لَّاۤ	اَنْ
تھا	بیشک میں	پاکی ہے تجھے	تیرے	سوائے	کوئی معبود	نہیں	کہ

کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٨٧﴾ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ

نَجَّیْنٰهُ	وَ	لَهٗ	فَاسْتَجَبْنَا	مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٨٧﴾
نجات دی اسے	اور	اس کی	تو ہم نے دعا قبول کرلی	(اپنے ساتھ) زیادتی کرنے والوں میں سے

بے جا ہوا ○ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی قبولیت

مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٨٨﴾ وَ زَكَرِیَّاۤ اِذْ

اِذْ	زَكَرِیَّاۤ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٨٨﴾	نُـْۨجِی	كَذٰلِكَ	وَ	مِنَ الْغَمِّ
جب	زکریا (کو یاد کرو)	اور	ایمان والوں (کو)	ہم نجات دیتے ہیں	ایسے ہی	اور	غم سے

نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیتے ہیں ○ اور زکریا کو (یاد کرو) جب

[1]......اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ آپ کی دعوت قبول کرنے اور نصیحت ماننے کی بجائے اپنے کفر پر ہی قائم رہے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام غضبناک ہوئے اور حکمِ الٰہی کا انتظار کئے بغیر اپنی قوم کے علاقے سے تشریف لے گئے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں پہنچادیا۔ بعد میں آپ نے عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو انہیں مچھلی کے پیٹ سے رہائی مل گئی۔ [2]......قدر کے مختلف معنی ہیں جیسے تنگی کرنا، قدر کرنا اور قادر ہونا۔ یہاں اس کا پہلا معنی مراد ہے یعنی ہم اس پر ہرگز تنگی نہ کریں گے۔

نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ

نَادٰى	رَبَّهٗ	رَبِّ	لَا تَذَرْنِیْ	فَرْدًا	وَّ	اَنْتَ
اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	اے میرے رب	تو نہ چھوڑ مجھے	اکیلا	اور	تو (ہی)

اس نے اپنے رب کو پکارا، اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو

خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى

خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهٗ	وَ	وَهَبْنَا	لَهٗ	یَحْیٰى
سب سے بہتر وارث (ہے)	تو ہم نے دعا قبول کرلی	اس کی	اور	عطا کیا	اس کو	یحیٰ

سب سے بہتر وارث ہے ○ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحیٰ عطا فرمایا

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عملی کردار

وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ

وَ	اَصْلَحْنَا	لَهٗ	زَوْجَهٗ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ (1)
اور	(اولاد کے) قابل بنادیا	اس کے لیے	اس کی بیوی (کو)	بیشک وہ	جلدی کرتے تھے

اور اس کے لیے اس کی بیوی کو قابل بنادیا۔ بیشک وہ نیکیوں میں

فِی الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا

فِی الْخَیْرٰتِ	وَ	یَدْعُوْنَنَا	رَغَبًا	وَّ	رَهَبًا	وَ	كَانُوْا
نیک کاموں میں	اور	پکارتے تھے ہمیں	بڑی رغبت	اور	بڑے ڈر (سے)	اور	وہ تھے

جلدی کرتے تھے اور ہمیں بڑی رغبت سے اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور

حضرت مریم کی پاکدامنی اور قدرتِ الٰہی کی نشانی

لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾ وَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ

لَنَا	خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾	وَ	الَّتِیْۤ	اَحْصَنَتْ (2)
ہمارے لئے (حضور)	دل سے جھکنے والے	اور	(اس عورت کو یاد کرو) جس نے	حفاظت کی

دل سے جھکنے والے تھے ○ اور اس عورت کو (یاد کرو) جس نے اپنی پارسائی کی

(1)...... یہ انبیاء اور صلحاء کے اوصاف ہیں کہ وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کو بڑی رغبت اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دل سے جھکنے والے تھے۔ ہمیں بھی یہ اوصاف اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (2)...... عورت کے لئے بہترین وصف یہ ہے کہ وہ پاک دامن رہے اور شرم و حیا اختیار کرے۔ پاک دامن عورت کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "عورت جب اپنی پانچ نمازیں پڑھے، اپنے ماہِ رمضان کا روزہ رکھے، اپنی پارسائی کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہوجائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۶/۳۳۶، الحدیث: ۸۸۳۰)

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا

فَرْجَهَا	فَنَفَخْنَا	فِيْهَا	مِنْ رُّوْحِنَا	وَ	جَعَلْنٰهَا
اپنی پارسائی (کی)	تو ہم نے پھونکی	اس میں	اپنی خاص روح	اور	بنادیا اسے

حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی خاص روح پھونکی اور اسے

وَ ابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ

وَ	ابْنَهَاۤ	اٰيَةً	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾	اِنَّ	هٰذِهٖۤ	اُمَّتُكُمْ
اور	اس کے بیٹے (کو)	نشانی	سارے جہان والوں کے لئے	بیشک	یہ (اسلام)	تمہارا دین

اور اس کے بیٹے کو سارے جہان والوں کیلئے نشانی بنادیا ○ بیشک یہ (اسلام) تمہارا دین ہے،

سچا دین صرف اسلام ہے

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَ

اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	اَنَا	رَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾	وَ
ایک ہی دین (ہے)	اور	میں	تمہارا رب (ہوں)	تو تم عبادت کرو میری	اور

ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا رب ہوں تو تم میری عبادت کرو ○ اور

دین میں تفرقہ کرنے والوں کو تنبیہ

تَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا

تَقَطَّعُوْۤا (1)	اَمْرَهُمْ	بَيْنَهُمْ	كُلٌّ	اِلَيْنَا
لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا	اپنا کام (یعنی دین)	اپنے درمیان	سب	ہماری طرف

لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ سب ہماری طرف

رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا

رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾	فَمَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ الصّٰلِحٰتِ	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (2)	فَلَا
لوٹنے والے (ہیں)	تو جو	کرے	نیک اعمال سے	اور	وہ	مومن (ہو)	تو نہیں (ہوگی)

لوٹنے والے ہیں ○ تو جو نیک اعمال کرے اور وہ ایمان والا ہو تو

نیک اعمال کی قبولیت صحیح عقائد پر موقوف ہے

ع ۱۸

(1)...... جو اصول اور عقائد تمام انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں مشترک ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت، تقدیر، حشر و نشر اور قیامت وغیرہ انہیں دین کہتے ہیں اور تمام انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اسی دین کی تبلیغ کی ہے، پھر لوگوں نے ان سچے عقائد کو بگاڑ کر مختلف فرقے بنالئے۔ خدائی کا دعویٰ، شرک، مقرب بندوں کو خدا یا خدا کی اولاد کہنا، انبیاء و رسل کو جھٹلانا، قیامت کا انکار اور اسی طرح کے دیگر کفریات کو اپنا دین بنالیا۔ (2)...... اعمال قبول ہونے کا دار و مدار ایمان پر ہے، اگر ایمان ہے تو عمل مقبول ہے اور اگر ایمان نہیں تو آخرت میں عمل کی کوئی جزا نہیں۔ نیز مومن کے عمل میں ایمان کے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہلاکت کے بعد دنیا میں واپسی نہ ہوگی

كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَ حَرٰمٌ

كُفْرَانَ	لِسَعْيِهٖ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾	وَ	حَرٰمٌ
بے قدری	اس کی کوشش کی	اور	بیشک ہم	اس کو	لکھنے والے (ہیں)	اور	حرام (ہے)

اس کی کوشش کی بے قدری نہیں ہوگی اور ہم اسے لکھنے والے ہیں ○ اور جس بستی کو

یاجوج ماجوج کے خروج کی طرف اشارہ

عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا

عَلٰى قَرْيَةٍ	اَهْلَكْنٰهَاۤ	اَنَّهُمْ	لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾	حَتّٰۤى	اِذَا
(اس) بستی پر	جسے ہم نے ہلاک کردیا	کہ وہ	لوٹ کر نہ آئیں	یہاں تک کہ	جب

ہم نے ہلاک کردیا اس پر حرام ہے کہ لوٹ کر نہ آئیں ○ یہاں تک کہ جب

فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ

فُتِحَتْ (1)	يَاْجُوْجُ	وَ	مَاْجُوْجُ	وَ	هُمْ	مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
کھول دیا جائے گا	یاجوج	اور	ماجوج (کو)	اور	وہ	ہر بلندی سے

یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے

قیامت کی ہولناکی دیکھ کر کفار کا حال

يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ

يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾	وَ	اقْتَرَبَ	الْوَعْدُ الْحَقُّ	فَاِذَا	هِيَ	شَاخِصَةٌ
تیزی سے اترتے آئیں گے	اور	قریب آگیا	سچا وعدہ	تو اسی وقت	وہ	کھلی رہ جائیں گی

تیزی سے اترتے ہوئے آئیں گے ○ اور سچا وعدہ قریب آگیا تو جبھی اس وقت

اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ

اَبْصَارُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يٰوَيْلَنَا	قَدْ	كُنَّا	فِيْ غَفْلَةٍ (2)
آنکھیں	ان لوگوں کی جنھوں نے	کفر کیا	ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	غفلت میں

کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی کہ ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم اس سے غفلت میں تھے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ساتھ ساتھ دو اور چیزوں کا ہونا بھی ضروری ہے (1) نیک نیت۔ (2) عمل کو حکم کے مطابق ادا کرنا۔ 1...... یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں اور یہ یافث بن نوح کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں۔ حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک دیوار تعمیر کرکے انہیں ان کے علاقے میں محدود کردیا تھا۔ جب قیامت آنے کا وقت قریب ہوگا تو یاجوج اور ماجوج کو روک کر رکھنے والی اس دیوار کو کھول دیا جائے گا۔ 2...... اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے جو نافرمانی کا انجام معلوم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے میں غفلت کا شکار ہیں۔

بت اور ان کے پجاری جہنم کا ایندھن ہیں

مِّنۡ هٰذَا بَلۡ كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ۝۹۷ اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ

مِّنۡ هٰذَا	بَلۡ	كُنَّا	ظٰلِمِيۡنَ ۝۹۷	اِنَّكُمۡ	وَ	مَا	تَعۡبُدُوۡنَ
اس سے	بلکہ	ہم تھے	ظلم کرنے والے	بیشک تم	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

بلکہ ہم ظالم تھے ۝ بیشک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا

بتوں کے معبود نہ ہونے پر ایک دلیل

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَهَا وٰرِدُوۡنَ ۝۹۸ لَوۡ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	حَصَبُ جَهَنَّمَ	اَنۡتُمۡ	لَهَا	وٰرِدُوۡنَ ۝۹۸	لَوۡ	كَانَ	هٰٓؤُلَآءِ
اللہ کے سوا	جہنم کا ایندھن (ہیں)	تم	اس میں	جانے والے (ہو)	اگر	ہوتے	یہ (بت)

عبادت کرتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں۔ تم اس میں جانے والے ہو ۝ اگر یہ معبود

جہنم میں کفار کا دردناک حال

اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوۡهَا ؕ وَكُلٌّ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝۹۹ لَهُمۡ

اٰلِهَةً	مَّا وَرَدُوۡهَا	وَ	كُلٌّ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ۝۹۹	لَهُمۡ
معبود	(تو) وہ نہ جاتے اس (جہنم) میں	اور	سب	اس میں	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)	ان کے لئے

ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ہے ۝ جہنم میں

ایمان والوں کے لیے بشارتیں

فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّهُمۡ فِيۡهَا لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝۱۰۰ اِنَّ

فِيۡهَا	زَفِيۡرٌ	وَّ	هُمۡ	فِيۡهَا	لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝۱۰۰	اِنَّ
اس میں	گدھے کی طرح چیخنا (ہوگا)	اور	وہ	اس میں	(کچھ) نہ سنیں گے	بیشک

ان کی گدھے جیسی آوازیں ہوں گی اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ۝ بیشک

الَّذِيۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ

الَّذِيۡنَ	سَبَقَتۡ	لَهُمۡ	مِّنَّا	الۡحُسۡنٰى [1]	اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جو	پہلے ہو چکا	ان کے لیے	ہماری طرف سے	بھلائی (کا وعدہ)	یہ لوگ

جن کے لیے ہمارا بھلائی کا وعدہ پہلے سے ہو چکا ہے وہ

[1]...... جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کفار کے سامنے اسی سورت کی آیت نمبر 8 پڑھی جس میں تھا کہ "بیشک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں۔" اس پر ایک کافر ابن زبعری نے کہا کہ یہودی تو حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں (مطلب یہ کہ پھر تو یہ بھی جہنم میں جائیں گے) اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمادیا کہ حضرت عزیر، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتے، وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور انہیں جہنم کے عذاب و تکلیف سے دور رکھا جائے گا۔

عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَ هُمْ

عَنْهَا	مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	لَا يَسْمَعُوْنَ	حَسِيْسَهَا	وَ	هُمْ
اس (جہنم) سے	دور رکھے جائیں گے	وہ نہ سنیں گے	اس کی ہلکی سی آواز	اور	وہ (ہوں گے)

جہنم سے دور رکھے جائیں گے ○ وہ اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ

فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ

فِيْ	مَا	اشْتَهَتْ	اَنْفُسُهُمْ	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	لَا يَحْزُنُهُمُ
(ان نعمتوں) میں	جو	چاہیں گے	ان کے دل	ہمیشہ رہنے والے	غمگین نہ کرے گی انہیں

اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے ○ انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ

الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ

الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ [1]	وَ	تَتَلَقّٰىهُمُ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	هٰذَا	يَوْمُكُمُ
سب سے بڑی گھبراہٹ	اور	استقبال کریں گے ان کا	فرشتے	یہ	تمہارا دن (ہے)

غمگین نہ کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے

الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ

الَّذِيْ	كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	يَوْمَ	نَطْوِي	السَّمَآءَ
جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	(جس) دن	ہم لپیٹ دیں گے	آسمان (کو)

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ یاد کرو جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ [2]	كَمَا	بَدَاْنَاۤ	اَوَّلَ خَلْقٍ
جیسے سجل (نامی فرشتے) کا اعمال ناموں کو لپیٹنا	جس طرح	ہم نے شروع کی	پہلی پیدائش

جیسے سجل فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے۔ ہم اسے دوبارہ اسی طرح لوٹا دیں گے

فناہونے کے بعد دوبارہ پیدائش

1 ...... احادیث میں مزید ایسے خوش نصیبوں کا بھی ذکر ہے جو قیامت کے دن سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہیں گے، ان میں سے پانچ یہ ہیں (1) شہید، (2) رضائے الٰہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، (3) جس امام سے مقتدی خوش ہوں، (4) روزانہ اذان دینے والا، (5) اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرنے والا غلام۔

2 ...... ایک قول یہ ہے کہ سجل سے مراد صحیفہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ سجل تیسرے آسمان پر موجود اس فرشتے کا نام ہے جس تک بندوں کی موت کے بعد ان کے اعمال نامے پہنچائے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ ان اعمال ناموں کو لپیٹ دیتا ہے۔

زمین کے وارث نیک لوگ ہوں گے

نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ

نُّعِيْدُهٗ	وَعْدًا	عَلَيْنَا	اِنَّا	كُنَّا	فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾	وَ
(ایسے ہی) ہم لوٹا دیں گے اسے	ایک وعدہ (ہے)	ہمارے اوپر	بیشک	ہم ہیں	کرنے والے	اور

جس طرح ہم نے پہلے اسے بنایا تھا۔ یہ ہمارے اوپر ایک وعدہ ہے، بیشک ہم ضرور یہ کرنے والے ہیں ○ اور

لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ

لَقَدْ	كَتَبْنَا	فِي الزَّبُوْرِ [1]	مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ	اَنَّ	الْاَرْضَ
ضرور بیشک	ہم نے لکھ دیا	زبور میں	نصیحت کے بعد	کہ	زمین

بیشک ہم نے نصیحت کے بعد زبور میں لکھ دیا کہ اس زمین کے

قرآن مجید کی ایک عظمت

يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا

يَرِثُهَا	عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	اِنَّ	فِيْ هٰذَا	لَبَلٰغًا
وارث ہوں گے اس کے	میرے نیک بندے	بیشک	اس (قرآن) میں	ضرور کافی سامان (ہے)

وارث میرے نیک بندے ہوں گے ○ بیشک اس قرآن میں عبادت کرنے والوں

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان رحمت

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	رَحْمَةً [2]
عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے	اور	ہم نے نہیں بھیجا تجھے	مگر	رحمت (بنا کر)

کیلئے کافی سامان ہے ○ اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت

کفار کو قبولِ اسلام کی دعوت دینے کی ہدایت

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾	قُلْ	اِنَّمَا	يُوْحٰۤى	اِلَيَّ	اَنَّمَاۤ
تمام جہان والوں کے لئے	تم کہو	صرف (یہی)	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	(کہ) صرف

بنا کر ہی بھیجا ○ تم فرماؤ: مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ

1 ...... اس آیت میں زبور سے وہ تمام کتابیں مراد ہیں جو انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہوئیں اور ذکر سے مراد لوحِ محفوظ ہے یا زبور سے وہ آسمانی کتاب مراد ہے جو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہوئی اور ذکر سے مراد تورات ہے۔ 2 ...... سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام جہانوں کے لئے خواہ وہ عالَمِ ارواح ہوں یا عالَمِ اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول سب کے لئے جامع رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو تمام عالَموں کے لئے رحمت ہو تو ضرور وہ تمام جہانوں سے افضل ہے۔

قبولِ اسلام سے انکار پر اعلانِ جنگ کا حکم

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو کیا	تم	اسلام لانے والے (ہو)	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟○ پھر اگر وہ منہ پھیریں

عذاب و قیامت کے علم زمانی کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے نفی

فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْۤ

فَقُلْ	اٰذَنْتُكُمْ	عَلٰى سَوَآءٍ	وَ	اِنْ	اَدْرِيْۤ [1]
تو تم کہہ دو	میں نے خبردار کر دیا تمہیں	برابری (کی بنیاد) پر	اور	نہیں	میں جانتا

تو تم فرمادو: میں نے تمہیں برابری کی بنیاد پر خبردار کر دیا ہے اور میں نہیں جانتا

علمِ الٰہی کی شان

اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

اَقَرِيْبٌ	اَمْ	بَعِيْدٌ	مَّا	تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾	اِنَّهٗ	يَعْلَمُ
کیا قریب (ہے)	یا	دور	وہ جو	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	بیشک وہ	جانتا ہے

کہ تمہیں جو وعدہ دیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا دور ہے؟○ بیشک اللہ بلند آواز سے

عذاب میں تاخیر آزمائش اور مہلت ہو سکتی ہے

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ	وَ	يَعْلَمُ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	وَ	اِنْ	اَدْرِيْ
بلند آواز سے کہی گئی بات	اور	وہ جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	نہیں	میں جانتا

کہی گئی بات کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو○ اور میں نہیں جانتا

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾

لَعَلَّهٗ	فِتْنَةٌ	لَّكُمْ	وَ	مَتَاعٌ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾
شاید وہ	آزمائش (ہو)	تمہارے لئے	اور	فائدہ دینا (ہے)	ایک وقت تک

کہ شاید وہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک وقت تک کیلئے فائدہ دینا ہے○

[1]..... درایت ”اندازے اور قیاس سے جاننے“ کو کہتے ہیں، یہاں درایت کی ہی نفی کی گئی ہے اور معنی یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر محض اپنی عقل اور قیاس سے نہیں جانتا۔“ مطلق علم کی نفی یہاں مراد نہیں ہو سکتی۔

منکرین سے متعلق فیصلے کی دعاء

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا

قٰلَ	رَبِّ	احْكُمْ	بِالْحَقِّ	وَ	رَبُّنَا
(نبی نے) عرض کی	اے میرے رب	فیصلہ فرمادے	حق کے ساتھ	اور	ہمارا رب

نبی نے عرض کی: اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے اور ہمارا رب

ربع، النصف

الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

الرَّحْمٰنُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
رحمٰن (ہے)	(جس سے) مدد طلب کی جاتی ہے	(ان) کے خلاف	جو	تم باتیں بناتے ہو

رحمٰن ہی ہے جس سے ان باتوں کے خلاف مدد طلب کی جاتی ہے جو تم کرتے ہو ○

آیات: 78 | رکوع: 10

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ سے ڈرنے کا حکم اور قیامت کی ہولناکیاں

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾

يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اتَّقُوْا (1)	رَبَّكُمْ	اِنَّ	زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (2)	شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾
اے	لوگو	ڈرو	اپنے رب (سے)	بیشک	قیامت کا زلزلہ	بہت بڑی چیز (ہے)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے ○

1 ...... تقویٰ اور خوفِ خدا ہی ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کرتا ہے اور ان پر سب سے زیادہ ابھارنے والی چیز قیامت ہے کہ قیامت کی ہولناکیاں، اس کا حساب وکتاب اور اس کے احوال پیشِ نظر ہوں گے تو آدمی کسی دوسرے کی حق تلفی اور اس پر ظلم وستم سے بچے گا۔ 2 ...... قیامت سے پہلے زمین میں انتہائی شدید اور ہولناک زلزلہ آئے گا، اس کی شدت سے زمین پر موجود ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور اس کی ہیبت و ہولناکی کا عالم یہ ہو گا کہ اگر کوئی دودھ پلانے والی ہو تو اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے اور حمل والی ہو تو اس کا حمل ساقط ہو جائے اور لوگ ایسے نظر آئیں گے

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ

يَوْمَ	تَرَوْنَهَا	تَذْهَلُ	كُلُّ مُرْضِعَةٍ	عَمَّآ
(جس) دن	تم دیکھو گے اسے	(تو یہ حال ہوگا کہ) بے خبر ہو جائے گی	ہر دودھ پلانے والی	(اس) سے جسے

جس دن تم اسے دیکھو گے (تو یہ حالت ہو گی کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو

اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى

اَرْضَعَتْ	وَ	تَضَعُ	كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ	حَمْلَهَا	وَ	تَرَى
اس نے دودھ پلایا	اور	ڈال دے گی	ہر حمل والی	اپنا حمل	اور	تم دیکھو گے

بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو

النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى

النَّاسَ	سُكٰرٰى	وَ	مَا	هُمْ	بِسُكٰرٰى
لوگوں (کو)	نشہ کی حالت میں	اور (حالانکہ)	نہیں (ہوں گے)	وہ	نشے میں

دیکھے گا جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے

وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ

وَ	لٰكِنَّ	عَذَابَ اللّٰهِ	شَدِيْدٌ ﴿۲﴾	وَ	مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يُّجَادِلُ
اور	لیکن	اللہ کا عذاب	بڑا سخت (ہے)	اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے

لیکن ہے یہ کہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہے ○ اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کے بارے میں

فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾ كُتِبَ

فِى اللّٰهِ [1]	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَّ	يَتَّبِعُ	كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿۳﴾	كُتِبَ
اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور	پیچھے چل پڑتا ہے	ہر سرکش شیطان (کے)	لکھ دیا گیا ہے

بغیر علم کے جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چل پڑتے ہیں ○ جس پر یہ

اتباعِ شیطان کا نقصان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) گے جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے۔

1 ......اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات وصفات میں بغیر علم کے بحث کرنا حرام ہے۔ صرف ماہر علماءِ دین تحقیق کے لئے اس میں بحث کر سکتے ہیں اور اس میں بھی شرط یہ ہے کہ جھگڑا مقصود نہ ہو بلکہ صرف اعتراضات دور کرنا اور حق کی تحقیق کا قصد ہو۔ افسوس! فی زمانہ صورتِ حال انتہائی نازک ہے۔ عوامی بیٹھکوں، یونہی سوشل، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں علمِ دین سے ناواقف لوگ دین وعقائد پر بحث کرتے اور اپنی عقل کے ترازو میں تول کر ان کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں، وہ سب اس آیت کا مصداق ہیں۔

تخلیقِ انسانی کے مراحل کا بیان اور وقوعِ قیامت پر استدلال

عَلَيۡهِ اَنَّهٗ مَنۡ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ

عَلَيۡهِ	اَنَّهٗ	مَنۡ	تَوَلَّاهُ [1]	فَاَنَّهٗ	يُضِلُّهٗ	وَ
اس پر	کہ	جو	دوستی کرے گا اس سے	تو ضرور وہ	گمراہ کر دے گا اسے	اور

لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس سے دوستی کرے گا تو وہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا اور

يَهۡدِيۡهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝۴ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ

يَهۡدِيۡهِ	اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝۴	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	فِىۡ رَيۡبٍ
رہنمائی کرے گا اس کی	جہنم کے عذاب کی طرف	اے	لوگو	اگر	تم ہو	شک میں

اسے جہنم کے عذاب کی راہ بتائے گا ۝ اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن اُٹھنے کے بارے میں

مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ

مِّنَ الۡبَعۡثِ	فَاِنَّا	خَلَقۡنٰكُمۡ	مِّنۡ تُرَابٍ	ثُمَّ
مرنے کے بعد اُٹھنے سے	تو بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	مٹی سے	پھر

کچھ شک ہو تو (اس بات پر غور کر لو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر

مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ

مِنۡ نُّطۡفَةٍ	ثُمَّ	مِنۡ عَلَقَةٍ	ثُمَّ	مِنۡ مُّضۡغَةٍ	مُّخَلَّقَةٍ
پانی کی ایک بوند سے	پھر	جمے ہوئے خون سے	پھر	گوشت کی بوٹی سے	پوری شکل والی

پانی کی ایک بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے جس کی شکل بن چکی ہوتی ہے

وَّغَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمۡ ؕ وَنُقِرُّ

وَّ	غَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ	لِّنُبَيِّنَ	لَكُمۡ	وَ	نُقِرُّ
اور	ادھوری شکل والی	تاکہ ہم ظاہر کریں (اپنی قدرت)	تمہارے لیے	اور	ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں

اور ادھوری بھی ہوتی ہے تاکہ ہم تمہارے لیے اپنی قدرت کو ظاہر فرمائیں اور ہم

[1]...... بدمذہبوں سے دوستی اور تعلق نہیں رکھنا چاہئے اور نہ ہی ان کے ساتھ رشتہ داری قائم کرنی چاہئے کیونکہ یہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اپنی چکنی چپڑی باتوں، ظاہری عبادت و ریاضت اور دکھلاوے کی پرہیز گاری کے ذریعے دوسروں کو بھی گمراہ کر دیتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے ”آخری زمانے میں دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئیں گے جنہیں تم اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنا ہو گا تو تم ان سے دور رہنا اور انہیں دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم، ص۹، الحدیث: ۷(۷))

فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ

فِی الْاَرْحَامِ	مَا	نَشَآءُ	اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی	ثُمَّ	نُخْرِجُكُمْ
ماؤں کے پیٹ میں	جسے	چاہتے ہیں	ایک مقررہ مدت تک	پھر	ہم نکالتے ہیں تمہیں

ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہتے ہیں اسے ایک مقرر مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچے کی صورت میں

طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ

طِفْلًا	ثُمَّ	لِتَبْلُغُوْۤا	اَشُدَّكُمْ	وَ	مِنْكُمْ
بچے (کی صورت میں)	پھر (عمر دیتے ہیں)	تاکہ تم پہنچ جاؤ	اپنی جوانی (کو)	اور	تم میں سے

نکالتے ہیں پھر (عمر دیتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی

مَّنْ یُّتَوَفّٰی وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ

مَّنْ	یُّتَوَفّٰی	وَ	مِنْكُمْ	مَّنْ	یُّرَدُّ
(کوئی وہ ہے) جسے	(پہلے ہی) موت دے دی جاتی ہے	اور	تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	لوٹایا جاتا ہے

پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب سے نکمی عمر

اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا ؕ

اِلٰۤی اَرْذَلِ الْعُمُرِ (1)	لِكَیْلَا یَعْلَمَ	مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ	شَیْـًٔا
سب سے نکمی عمر کی طرف	تاکہ وہ نہ جانے	جاننے کے بعد	کچھ

کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ (بالآخر) جاننے کے بعد کچھ نہ جانے

وَ تَرَی الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ

وَ	تَرَی	الْاَرْضَ	هَامِدَةً	فَاِذَاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَیْهَا	الْمَآءَ
اور	تو دیکھتا ہے	زمین (کو)	مرجھائی ہوئی، خشک	پھر جب	ہم اتارتے ہیں	اس پر	پانی

اور تو زمین کو مرجھایا ہوا دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں

1 ...... نکمی عمر سے مراد انتہائی ضعیفی کی عمر ہے۔ اس میں بندے کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس کی عقل اور حواس قائم نہیں رہتے اور بالآخر ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کی نظر کمزور، عقل ناقص اور فہم کم ہو جاتا ہے اور جو باتیں اسے معلوم ہوتی ہیں وہ بھی بھول جاتا ہے۔ نوٹ: انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس حالت سے محفوظ تھے۔ نیز اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاص اولیاءِ کرام کو بھی اس حال سے جدا رکھتا ہے اور ان کے علاوہ بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں انتہائی ضعیفی کے عالم میں اس حال سے بچالیا جاتا ہے۔

اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ﴿۵﴾

اهْتَزَّتْ	وَ	رَبَتْ	وَ	اَنْۢبَتَتْ	مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ﴿۵﴾
(تو) وہ حرکت کرتی (لہلہاتی) ہے	اور	بڑھتی ہے	اور	اگاتی ہے	ہر خوبصورت قسم (یعنی ہر قسم کے سبزے) سے

تو وہ (تر و تازہ ہو کر) لہلہاتی ہے اور بڑھتی ہے اور وہ ہر قسم کا خوبصورت سبزہ اگاتی ہے ○

عظمت و شانِ الٰہی

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰى

ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّهٗ	یُحْیِ	الْمَوْتٰى
یہ	اس لیے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ وہ	زندہ کرے گا	مردوں (کو)

یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرے گا

قیامت آنے کی خبر

وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۶﴾ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ

وَ	اَنَّهٗ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۶﴾	وَّ	اَنَّ	السَّاعَةَ	اٰتِیَةٌ
اور	یہ کہ وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	یہ کہ	قیامت	آنے والی (ہے)

اور یہ کہ وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے

لَّا رَیْبَ فِیْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾

لَّا	رَیْبَ	فِیْهَا	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	یَبْعَثُ	مَنْ	فِی الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾ [1]
نہیں	کوئی شک	اس میں	اور	یہ کہ	اللہ	اٹھائے گا	(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)

اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ انہیں اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں ○

صفاتِ الٰہی کے بارے میں علم کے بغیر بحث کرنے والوں کا حال اور انجام

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ

وَ	مِنَ النَّاسِ	مَنْ	یُّجَادِلُ [2]	فِی اللّٰهِ	بِغَیْرِ عِلْمٍ	وَّ
اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے	اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور

اور کوئی آدمی وہ ہے جو اللہ کے بارے میں بغیر علم اور بغیر ہدایت

[1] یہاں قبر سے مراد عالَمِ برزخ ہے جو موت اور حشر کے بیچ میں ہے، نہ کہ محض وہ گڑھا جو مردوں کا مدفن ہو، لہٰذا جلنے والے، ڈوبنے والے وغیرہ سب ہی قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

[2] ہمارے آج کے زمانے کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنی عقل سے جو چاہتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کہتی ہے اور پھر اس پر اصرار کرتی ہے بلکہ دوسروں کو مجبور کرتی ہے کہ اُس کی بات مانیں اگرچہ اس کی بات عقل و نقل سے دور، قرآن و حدیث کے خلاف اور جہالت سے بھرپور ہو۔

لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿۸﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ

لَا	هُدًى	وَّ	لَا	كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۸﴾	ثَانِيَ عِطْفِهٖ
(اس کے پاس) نہ	ہدایت (ہے)	اور	نہ	روشن کتاب	(حق سے) اپنی گردن موڑے ہوئے

اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑتا ہے ۝ اس حال میں کہ وہ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے ہے

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ

لِيُضِلَّ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَهٗ	فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّ	نُذِيْقُهٗ
تاکہ بھٹکادے	اللہ کی راہ سے	اس کے لیے	دنیا میں	رسوائی (ہے)	اور	ہم چکھائیں گے اسے

تاکہ اللہ کی راہ سے بھٹکادے، اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾	ذٰلِكَ	بِمَا	قَدَّمَتْ	يَدٰكَ
قیامت کے دن	آگ کا عذاب	یہ	(اس کا) بدلہ جو	آگے بھیجا	تیرے ہاتھوں (نے)

آگ کا عذاب چکھائیں گے ۝ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا

وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ ع وَ مِنَ النَّاسِ

وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾	وَ	مِنَ النَّاسِ
اور	(اس لیے) کہ	اللہ	نہیں ہے	ظلم کرنے والا	بندوں پر	اور	لوگوں میں سے

اور (اس لیے) کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۝ اور کوئی آدمی وہ ہے

مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ

مَنْ	يَّعْبُدُ (1)	اللّٰهَ	عَلٰى حَرْفٍ	فَاِنْ	اَصَابَهٗ
(کوئی وہ ہے) جو	عبادت کرتا ہے	اللہ (کی)	ایک کنارے پر	پھر اگر	پہنچے اسے

جو اللہ کی عبادت ایک کنارے پر ہو کر کرتا ہے پھر اگر اسے کوئی بھلائی

عذاب الٰہی کی وعید — انسان کے اعمال کا بدلہ

منافقوں کا دین پر استحکام نہ ہونا اور اس کا نقصان

ع ۸

1 ...... نعمتیں اور آسائشیں ملنے کی صورت میں اسلام اور عبادت پر قائم رہنا اور نقصان ہونے اور مصائب و آلام کا شکار ہونے پر اسلام و عبادت سے منہ موڑ لینا منافقوں کا طریقہ ہے۔ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک لوگ عافیت میں ہیں تب تک وہ چھپے ہوئے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو ان کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے چنانچہ جو مومن ہو تو اس کا ایمان اور جو منافق ہو تو اس کا نفاق سامنے آ جاتا ہے۔ (البیان والتبیین، ۳/۱۳۷) ہمیں بھی اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے۔

خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ

خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ	بِهٖ	وَ	اِنْ	اَصَابَتْهُ	فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ
بھلائی (تو) مطمئن ہو جاتا ہے	اس پر	اور	اگر	پہنچے اسے	آزمائش (تو) پلٹ جاتا ہے

پہنچے تو وہ اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی آزمائش آجائے تو منہ کے بل

عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

عَلٰى وَجْهِهٖ	خَسِرَ	الدُّنْيَا	وَ	الْاٰخِرَةَ	ذٰلِكَ	هُوَ
اپنے منہ کے بل	اس نے نقصان اٹھایا	دنیا	اور	آخرت (میں)	یہی	وہ

پلٹ جاتا ہے۔ ایسا آدمی دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان اٹھاتا ہے۔ یہی

بتوں کو پوجنا گمراہی ہے

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪	يَدْعُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا
کھلا نقصان (ہے)	وہ عبادت کرتا ہے	اللہ کے سوا	(اس کی) جو

کھلا نقصان ہے ○ وہ اللہ کے سوا اس (بت) کی عبادت کرتا ہے جو

لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۚ ⑫

لَا يَضُرُّهٗ	وَ	مَا	لَا يَنْفَعُهٗ	ذٰلِكَ	هُوَ	الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑫
نقصان نہیں پہنچاتا اسے	اور	جو	نفع نہیں دیتا اسے	یہی	وہ	دور کی گمراہی (ہے)

نہ اسے نقصان پہنچائے اور نہ اسے نفع دے۔ یہی دور کی گمراہی ہے ○

بتوں کی پوجا نقصان دہ ہے

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى

يَدْعُوْا	لَمَنْ ضَرُّهٗۤ (1)	اَقْرَبُ	مِنْ نَّفْعِهٖ	لَبِئْسَ	الْمَوْلٰى
وہ پوجتا ہے	(اسے) ضرور جس کا نقصان	زیادہ قریب ہے	اس کے نفع سے	ضرور وہ کیا ہی برا	مولیٰ

وہ اسے پوجتے ہیں جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہے بیشک وہ کیا ہی برا مولیٰ ہے

1 ...... اس آیت میں نقصان سے مراد واقعی نقصان ہے، یعنی دنیا میں قتل اور آخرت میں دوزخ کا عذاب اور نفع سے مراد ان کا خیالی نفع یعنی بتوں کی شفاعت وغیرہ ہے اور معنی یہ ہے کہ کفار بتوں سے جس نفع کی امید رکھتے ہیں وہ تو بہت دور ہے کہ ناممکن ہے جبکہ ان کا حقیقی نقصان عنقریب ضرور دیکھ لیں گے۔

باعمل مومنین کے لئے بشارت

وَ لَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ

وَ	لَبِئْسَ	الْعَشِیْرُ ﴿۱۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	یُدْخِلُ	الَّذِیْنَ
اور	ضرور کیا ہی برا	ساتھی (ہے)	بیشک	اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو

اور بیشک کیا ہی برا ساتھی ہے ○ بیشک اللہ ایمان والوں اور

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ [1]	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا
ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

نیک اعمال کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے مدد الٰہی کی بشارت

الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ یَظُنُّ اَنْ

الْاَنْهٰرُ	اِنَّ	اللّٰهَ	یَفْعَلُ	مَا	یُرِیْدُ ﴿۱۴﴾	مَنْ	كَانَ یَظُنُّ	اَنْ
نہریں	بیشک	اللہ	کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	جو	خیال کرتا ہے	یہ کہ

رواں ہیں۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ جو یہ خیال کرتا ہے کہ

لَّنْ یَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْیَمْدُدْ

لَّنْ یَّنْصُرَهُ [2]	اللّٰهُ	فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	فَلْیَمْدُدْ
ہرگز مدد نہیں کرے گا اس (نبی) کی	اللہ	دنیا اور آخرت میں	تو اسے چاہیے کہ دراز کرلے

اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے نبی کی مدد نہیں فرمائے گا تو اسے چاہیے کہ

بِسَبَبٍ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ لْیَقْطَعْ فَلْیَنْظُرْ هَلْ

بِسَبَبٍ	اِلَی السَّمَآءِ	ثُمَّ	لْیَقْطَعْ	فَلْیَنْظُرْ	هَلْ
ایک رسی کو	آسمان (یعنی اوپر) کی طرف	پھر	(خود کو) پھانسی دے لے	پھر وہ دیکھے	کیا

اوپر کی طرف ایک رسی دراز کرلے پھر اپنے آپ کو پھانسی دیدے پھر دیکھے کہ کیا

[1]......نیک اعمال کرنے والے مسلمان اللہ تعالٰی کی رحمت سے جنت میں جائیں گے اور بہت سے مسلمان ایسے بھی ہوں گے جنہیں حساب کے بغیر ہی جنت میں داخل کر دیا جائے گا، جیسا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو چوری نہیں کرتے، بدشگونی نہیں کرتے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ (بخاری، ۴/۲۴۰، الحدیث: ۶۴۷۲)

[2]......اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالٰی اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا اور یہ مدد جاری رہے گی اگرچہ اس مدد پر جلنے والا شخص گلے میں رسی ڈال کر مر بھی جائے۔

نزولِ قرآن اور ہدایت کا ذکر

يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَ كَذٰلِكَ

يُذْهِبَنَّ	كَيْدُهٗ	مَا	يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾	وَ	كَذٰلِكَ
لے جائے گا	اس کا داؤ پیچ	(وہ چیز) جو	(اسے) غصہ دلاتی ہے	اور	اسی طرح

اس کے داؤ پیچ نے وہ چیز مٹا دی جس پر اسے غصہ آتا ہے ○ اور اسی طرح

اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ

اَنْزَلْنٰهُ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِيْ
ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	روشن آیتوں (کی صورت میں)	اور	یہ کہ	اللہ	ہدایت دیتا ہے

ہم نے اس قرآن کو روشن آیتوں کی صورت میں نازل فرمایا اور یہ کہ اللہ جسے چاہتا ہے

مسلمانوں اور کفار میں حقیقی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا

مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ

مَنْ	يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ
جسے	وہ چاہتا ہے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور

ہدایت دیتا ہے ○ بیشک مسلمان اور یہودی اور

الصّٰبِـِٕيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَ

الصّٰبِـِٕيْنَ	وَ	النَّصٰرٰى	وَ	الْمَجُوْسَ	وَ
ستاروں کی پوجا کرنے والے	اور	عیسائی	اور	آگ کی پوجا کرنے والے	اور

ستاروں کی پوجا کرنے والے اور عیسائی اور آگ کی پوجا کرنے والے اور

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	يَفْصِلُ [1]	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وہ لوگ جنھوں نے	شریک ٹھہرایا	بیشک	اللہ	فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن

مشرک بیشک اللہ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا

[1]...... آج اگرچہ ہر شخص اپنے آپ کو حق اور ہدایت کا پیروکار کہتا ہے مگر اس کا عملی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جب اہلِ حق کو عزت واحترام کے ساتھ جنت میں بھیجا جائے گا اور اہلِ باطل کو ذلت وخواری کے ساتھ اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ البتہ یہاں یاد رہے کہ دینِ اسلام ہی حق ہے اور اسے ماننے والا حق پر ہے اور تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دین، اسلام ہی تھا لیکن اب دینِ اسلام سے وہ دین مراد ہے جو حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لے کر آئے ہیں، لہٰذا اب آپ کے دین کے علاوہ اور کوئی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر نہیں۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	شَهِیْدٌ ﴿۱۷﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ
بیشک	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ

بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو

یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ

یَسْجُدُ[1]	لَهٗ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ	فِی الْاَرْضِ	وَ
سجدہ کرتے ہیں	اس کو	جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہیں)	اور

آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور

الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ

الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ	وَ	النُّجُوْمُ	وَ	الْجِبَالُ	وَ	الشَّجَرُ	وَ	الدَّوَآبُّ
سورج	اور	چاند	اور	ستارے	اور	پہاڑ	اور	درخت	اور	چوپائے

سورج اور چاند اور ستارے اور تمام پہاڑ اور درخت اور چوپائے

جسے اللہ ذلیل کرے وہ عزت نہیں پا سکتا

وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ

وَ	كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ	وَ	كَثِیْرٌ	حَقَّ	عَلَیْهِ	الْعَذَابُ	وَ
اور	بہت سے آدمی	اور	بہت سے (وہ لوگ ہیں)	مقرر ہو چکا	ان پر	عذاب	اور

اور بہت سے آدمی یہ سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ وہ (بھی) ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور

مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ

مَنْ	یُّهِنِ	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ	مِنْ مُّكْرِمٍ[2]	اِنَّ	اللّٰهَ	یَفْعَلُ
جسے	ذلیل کرے	اللہ	تو نہیں	اس کو	کوئی عزت دینے والا	بیشک	اللہ	کرتا ہے

جسے اللہ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، بیشک اللہ جو چاہتا ہے

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک پہاڑوں اور درختوں وغیرہ کے سجدے سے مراد یہ ہے کہ جب ان پر سورج طلوع ہوتا اور ان سے زائل ہوتا ہے اس وقت ان کا سایہ مڑ جاتا ہے اور یہی ان کا سجدہ کرنا ہے اور سورج چاند ستاروں کا غروب ہونا ان کا سجدہ کرنا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ اس معنیٰ میں ہے کہ وہ حکمِ الٰہی کے پابند ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ کا حقیقی معنی مراد ہے اگرچہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ 2 ...... یعنی جسے اللہ تعالیٰ اس کی شقاوت کے سبب ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ کسی قوم یا کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ عزت و ناموری کو اپنی میراث سمجھ لیں اور اسی

السجدۃ ٢

دین و صفاتِ الٰہی کے بارے میں جھگڑنے والے کفار کا انجام

مَا يَشَآءُ ۩ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِىۡ رَبِّهِمۡ

مَا	يَشَآءُ ﴿١٨﴾	هٰذٰنِ	خَصۡمٰنِ	اخۡتَصَمُوۡا	فِىۡ رَبِّهِمۡ
جو	وہ چاہتا ہے	یہ دو	جھگڑنے والے (فریق ہیں)	وہ جھگڑے	اپنے رب کے بارے میں

کرتا ہے ۝ یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ہیں

فَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِيَابٌ مِّنۡ نَّارٍ

فَالَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	قُطِّعَتۡ	لَهُمۡ	ثِيَابٌ	مِّنۡ نَّارٍ
تو وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کاٹے گئے ہیں	ان کے لیے	کپڑے	آگ کے

تو کافروں کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے گئے ہیں

يُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ الۡحَمِيۡمُ ﴿١٩﴾ يُصۡهَرُ بِهٖ مَا

يُصَبُّ	مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِهِمُ	الۡحَمِيۡمُ ﴿١٩﴾	يُصۡهَرُ	بِهٖ	مَا
ڈالا جائے گا	ان کے سروں کے اوپر سے	کھولتا پانی	جل جائے گا	اس سے	جو کچھ

اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا ۝ جس سے جو کچھ ان کے

فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ وَالۡجُلُوۡدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِيۡدٍ ﴿٢١﴾

فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ	وَ	الۡجُلُوۡدُ ﴿٢٠﴾ (1)	وَ	لَهُمۡ	مَّقَامِعُ (2)	مِنۡ حَدِيۡدٍ ﴿٢١﴾
ان کے پیٹوں میں (ہے)	اور	(ان کی) کھالیں	اور	ان کے لیے	گرز (ہیں)	لوہے سے

پیٹوں میں ہے وہ سب اور ان کی کھالیں جل جائیں گی ۝ اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں ۝

كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا مِنۡ غَمٍّ

كُلَّمَاۤ	اَرَادُوۡۤا	اَنۡ	يَّخۡرُجُوۡا	مِنۡهَا	مِنۡ غَمٍّ
جب کبھی	وہ چاہیں گے	کہ	نکل جائیں	اس (آگ) سے	گھٹن کی وجہ سے

جب گھٹن کے سبب اس میں سے نکلنا چاہیں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فریب میں مبتلا رہیں کہ وہ جیسے چاہے برے اعمال کر لیں، ساری زندگی عزت کے ساتھ ہی رہیں گے، ایسا نہیں ہے بلکہ جو اپنے آپ کو اس نعمتِ عظمیٰ کا اہل ثابت کر دیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عزت دیتا ہے اور جو مسلسل نافرمانیوں میں مبتلا رہتا ہے وہ ذلت کے گہرے گڑھے میں گرا دیا جاتا ہے۔ 1...... جہنم میں کفار پر ڈالے جانے والے پانی کی کچھ کیفیت ان آیات میں بیان ہوئی اور حدیثِ پاک میں ہے "انتہائی گرم پانی ان جہنمیوں کے سر پر ڈالا جائے گا تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہو گا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہ صہر (یعنی گل جانا) ہے، پھر انہیں ویسا ہی کر دیا جائے گا (اور بار بار ←

ع ۲/۱۲/۹

باعمل مسلمانوں کے اچھے انجام کی تفصیل

اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۲۲﴾ ع اِنَّ

اُعِیْدُوْا	فِیْهَا	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْحَرِیْقِ ﴿۲۲﴾ (1)	اِنَّ
(توپھر) انہیں لوٹا دیا جائے گا	اس میں	اور	(کہا جائے گا) چکھو	آگ کا عذاب	بیشک

توپھر اسی میں لوٹا دیے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب چکھو ○ بیشک

اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللّٰهَ	یُدْخِلُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک

اللہ ایمان والوں کو اور نیک اعمال کرنے والوں کو ان باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	یُحَلَّوْنَ	فِیْهَا
باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں

داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ انہیں ان باغوں میں

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ؕ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ﴿۲۳﴾

مِنْ اَسَاوِرَ	مِنْ ذَهَبٍ	وَّ	لُؤْلُؤًا	وَ	لِبَاسُهُمْ	فِیْهَا	حَرِیْرٌ ﴿۲۳﴾
کنگن	سونے کے	اور	موتی	اور	ان کا لباس	ان (باغوں) میں	ریشم (ہوگا)

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور جنتوں میں ان کا لباس ریشم ہوگا ○

وَ هُدُوْۤا اِلَى الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَ هُدُوْۤا

وَ	هُدُوْۤا	اِلَى الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ (2)	وَ	هُدُوْۤا
اور	انہیں ہدایت دی گئی	پاکیزہ بات کی طرف	اور	ان کی رہنمائی کی گئی

اور انہیں پاکیزہ بات کی ہدایت دی گئی اور انہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ان کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے گا۔ (سنن ترمذی، ۴/۲۶۲، الحدیث: ۲۵۹۱) 2 ...... جہنمی گرز سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے ''اگر وہ لوہے کا گرز زمین پر رکھا جائے پھر جن وانس سب جمع ہو جائیں تو اسے زمین سے نہ اٹھا سکیں گے۔ (مسند امام احمد، ۴/۵۸، الحدیث: ۱۱۲۳۳)

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... جہنم کی پیدائش کا ایک مقصد یہ ہے کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کی کبریائی کا اندازہ ہو جائے اور لوگ اس سے ڈرتے رہیں اور اس کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے باز رہیں۔ افسوس! آج لوگوں کے دل کی سختی کا یہ حال ہے کہ قرآنِ مجید میں جہنم کے انتہائی دردناک عذاب کے بارے میں پڑھنے کے باوجود ان سے ڈرتے نہیں اور بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ گناہوں میں

کفار کے ایک خاص گروہ کے لیے وعید

اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ

اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ﴿۲۴﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ
تمام خوبیوں کے لائق (اللہ) کے راستے کی طرف	بیشک	وہ لوگ جنھوں نے	کفر کیا	اور

تمام تعریفوں کے لائق (اللہ) کا راستہ دکھایا گیا ○ بیشک جنھوں نے کفر کیا اور

یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ

یَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	الَّذِیْ	جَعَلْنٰهُ
وہ روکتے ہیں	اللہ کے راستے سے	اور	مسجد حرام (سے)	وہ جو	ہم نے بنایا ہے اسے

وہ اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں کے لیے

لِلنَّاسِ سَوَآءَ ِۨالْعَاكِفُ فِیْهِ وَ الْبَادِ ؕ وَ

لِلنَّاسِ	سَوَآءَ ِۨالْعَاكِفُ	فِیْهِ	وَ	الْبَادِ	وَ
لوگوں کے لیے	برابر (حق رکھتا ہے) رہنے والا	اس میں	اور	دور سے آنے والا	اور

بنایا ہے، جس میں وہاں کے رہنے والوں اور دور سے آنے والوں کا حق برابر ہے اور جو

مَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ

مَنْ	یُّرِدْ	فِیْهِ	بِاِلْحَادٍ (1)	بِظُلْمٍ	نُّذِقْهُ	مِنْ
جو	ارادہ کرے	اس میں	کسی زیادتی کا	ظلم سے، ناحق	ہم چکھائیں گے اسے	سے

اس میں ناحق کسی زیادتی کا ارادہ کرے گا تو ہم اسے دردناک عذاب

بیتُ اللہ کو پاک رکھنے کا حکم

عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۵﴾ ع وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ

عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۵﴾	وَ	اِذْ	بَوَّاْنَا	لِاِبْرٰهِیْمَ	مَكَانَ الْبَیْتِ
دردناک عذاب	اور	جب	ہم نے واضح طور پر بتادی	ابراہیم کو	(اس) گھر کی جگہ

چکھائیں گے ○ اور یاد کرو جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا صحیح مقام بتادیا

ع ۳-۱۰

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مصروف ہیں۔ 2 ...... پاکیزہ بات سے کیا مراد ہے اس سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ (1) اس سے کلمۂ توحید مراد ہے۔ (2) اس سے قرآنِ مجید مراد ہے۔ (3) اس سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ (4) اس سے تمام اذکار مراد ہیں۔

(اس صفحے کا حاشیہ یہاں سے) 1 ...... اِلحاد کا لغوی معنی ہے میلان، اِنحراف اور حد سے تجاوز کرنا، جبکہ عرف میں اِلحاد حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے والوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے، یعنی ان لوگوں پر اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے جو دین کی درست راہ سے پھر جاتے ہیں۔ (روح البیان، حم السجدۃ، تحت الآیۃ: ۴۰، ۲۶۸/۴) یہاں آیت میں اس ←

اَنۡ لَّا تُشۡرِكۡ بِىۡ شَيۡـًٔا وَّ طَهِّرۡ

اَنۡ	لَّا تُشۡرِكۡ (1)	بِىۡ	شَيۡـًٔا	وَّ	طَهِّرۡ (2)
(اور حکم دیا) کہ	تم شریک نہ ٹھہرانا	میرے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	خوب صاف ستھرا رکھو

اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور میرے گھر کو

بَيۡتِىَ لِلطَّآٮِٕفِيۡنَ وَالۡقَآٮِٕمِيۡنَ وَ

بَيۡتِىَ	لِلطَّآٮِٕفِيۡنَ	وَ	الۡقَآٮِٕمِيۡنَ	وَ
میرے گھر (کو)	طواف کرنے والوں کے لئے	اور	قیام کرنے والوں	اور

طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور

الرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنۡ فِى النَّاسِ بِالۡحَجِّ

الرُّكَّعِ	السُّجُوۡدِ ﴿۲۶﴾	وَ	اَذِّنۡ	فِى النَّاسِ	بِالۡحَجِّ
رکوع کرنے والوں	سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	اور	عام اعلان کردو	لوگوں میں	حج کا

رکوع سجدہ کرنے والوں کیلئے خوب صاف ستھرا رکھو ○ اور لوگوں میں حج کا عام اعلان کردو،

حج کے لئے عام اعلان کرنے کا حکم

يَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاۡتِيۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ ﴿۲۷﴾

يَاۡتُوۡكَ	رِجَالًا	وَّ	عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ	يَّاۡتِيۡنَ	مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِيۡقٍ ﴿۲۷﴾
وہ آئیں گے تمہارے پاس	پیدل	اور	ہر دبلی اونٹنی پر	(جو) آتی ہیں	ہر دور کی راہ سے

وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلی اونٹنی پر (سوار ہو کر) آئیں گے جو ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ○

لِّيَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ وَيَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ

لِّيَشۡهَدُوۡا	مَنَافِعَ	لَهُمۡ	وَ	يَذۡكُرُوا	اسۡمَ اللّٰهِ
تاکہ وہ حاضر ہو جائیں	فائدوں (پر)	اپنے	اور	ذکر کریں، یاد کریں	اللہ کے نام (کو)

تاکہ وہ اپنے فوائد پر حاضر ہو جائیں اور معلوم دنوں میں اللہ کے نام کو

حج کے دینی و دنیوی فوائد

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے مراد شرک وبت پرستی ہے۔ یا، اس سے ہر ممنوع قول اور فعل مراد ہے حتی کہ خادم کو گالی دینا بھی اس میں داخل ہے۔ 1 ...... انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک آن کے لئے بھی شرک نہیں کرتے، وہ شرک سے پاک ہیں اور گناہوں سے بھی معصوم ہیں اور اس آیت میں جو حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا گیا کہ "میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو" اس سے یہ مراد نہیں کہ آپ معاذَاللہ شرک میں مبتلا تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع فرمایا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا یا اس سے مراد یہ ہے کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے ساتھ کوئی دوسری غرض

(بقیہ اگلے صفحے پر)

فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ

فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ (1)	عَلٰى مَا	رَزَقَهُمْ	مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ
معلوم دنوں میں	(اس نعمت) پر جو (یا، اُن جانوروں) پر جو	اس نے رزق دیا انہیں	چوپائے جانوروں سے

یاد کریں اس بات پر کہ اللہ نے انہیں بے زبان مویشیوں سے رزق دیا

حج کے آخری مراسم

فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىٕسَ الْفَقِیْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْیَقْضُوْا

فَكُلُوْا	مِنْهَا	وَ	اَطْعِمُوْا	الْبَآىٕسَ الْفَقِیْرَ ﴿۲۸﴾	ثُمَّ	لْیَقْضُوْا
تو تم کھاؤ	ان سے	اور	کھلاؤ	مصیبت زدہ محتاج (کو)	پھر	انہیں چاہیے کہ اتار دیں

تو تم ان سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ ○ پھر انہیں چاہیے کہ اپنا میل کچیل

تَفَثَهُمْ وَ لْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ لْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴿۲۹﴾

تَفَثَهُمْ	وَ	لْیُوْفُوْا	نُذُوْرَهُمْ	وَ	لْیَطَّوَّفُوْا	بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ﴿۲۹﴾
اپنا میل کچیل	اور	پوری کریں	اپنی منتیں	اور	طواف کریں	آزاد گھر کا

اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں ○

حرماتِ الٰہیہ کی تعظیم کی ہدایت

ذٰلِكَ ۗ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ

ذٰلِكَ	وَ	مَنْ	یُّعَظِّمْ	حُرُمٰتِ اللّٰهِ (2)	فَهُوَ	خَیْرٌ
(حکمِ الٰہی) یہ (ہے)	اور	جو	تعظیم کرے	اللہ کی حرمت والی چیزوں (کی)	تو وہ	بہتر (ہے)

حکمِ الٰہی یہ ہے اور جو اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کیلئے

حلال چوپایوں کا اجمالی بیان

لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ

لَّهٗ	عِنْدَ رَبِّهٖ	وَ	اُحِلَّتْ	لَكُمُ	الْاَنْعَامُ
اس کیلئے	اس کے رب کے نزدیک	اور	حلال کئے گئے	تمہارے لیے	بے زبان چوپائے

اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لیے بے زبان چوپائے حلال کئے گئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ ملانا۔ 2...... مسجدوں کو پاک صاف رکھنا چاہئے، حدیث پاک میں ہے: جس نے مسجد سے اذیت دینے والی چیز (جیسے مٹی، کنکر) نکالی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، ۱/۴۱۹، الحدیث: ۷۵۷)

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت حاجی ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں، یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو جو بے زبان مویشیوں سے رزق دیا اس نعمت پر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کریں اور اس کی پاکی بیان کریں، نیز معلوم دنوں سے ذی الحجہ کے دس دن یا قربانی کے دن مراد ہیں۔ 2...... اللہ تعالیٰ کی حرمت والی چیزوں سے احکامِ الٰہی، یا مناسکِ حج یا وہ مقامات مراد ہیں جہاں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بتوں اور جھوٹی بات سے اجتناب کا حکم

اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَاجْتَنِبُوا

اِلَّا	مَا	یُتْلٰى (1)	عَلَیْكُمْ	فَاجْتَنِبُوا
سوائے	(ان کے) جن کا	(حرام ہونا) پڑھا جاتا ہے	تم پر (تمہارے سامنے)	تو تم دور رہو

سوائے ان کے جن کا (حرام ہونا) تمہارے سامنے بیان کیا جاتا ہے۔ پس تم بتوں کی گندگی سے

مشرکوں کی ایک مثال

الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ

الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ	وَ	اجْتَنِبُوْا	قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾	حُنَفَآءَ
بتوں کی گندگی (سے)	اور	اجتناب کرو	جھوٹی بات (سے)	ہر باطل سے جدا (ہو کر)

دور رہو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو ○ ایک اللہ کیلئے

لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ یُّشْرِكْ

لِلّٰهِ	غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ	بِهٖ	وَ	مَنْ	یُّشْرِكْ
ایک اللہ کے لئے	شریک نہ ٹھہراتے ہوئے	اس کے ساتھ	اور	جو	شریک ٹھہرائے

ہر باطل سے جدا ہو کر (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے (بتوں سے دور رہو) اور جو اللہ کے ساتھ

بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ

بِاللّٰهِ	فَكَاَنَّمَا	خَرَّ	مِنَ السَّمَآءِ	فَتَخْطَفُهُ	الطَّیْرُ	اَوْ
اللہ کے ساتھ	تو گویا کہ	وہ گر پڑا	آسمان سے	تو اچک لے جاتے ہیں اسے	پرندے	یا

شرک کرے وہ گویا آسمان سے گر پڑا تو اسے پرندے اچک لے جاتے ہیں یا

شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کا تقویٰ ہے

تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَ مَنْ

تَهْوِیْ	بِهِ	الرِّیْحُ	فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ ﴿۳۱﴾ (2)	ذٰلِكَ	وَ	مَنْ
پھینک دیتی ہے	اس کو	ہوا	کسی دور کی جگہ میں	(بات) یہی (ہے)	اور	جو

ہوا اسے کسی دور کی جگہ پھینک دیتی ہے ○ بات یونہی ہے اور جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مناسکِ حج ادا کئے جاتے ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ احکام پر عمل کیا جائے، مناسک حج کو تمام حقوق کے ساتھ مکمل ادا کیا جائے اور ان کے مقامات کے حقوق اور ان کی عزت و حرمت کی حفاظت کی جائے۔ 1...... جن جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی طرف منسوب کیا جائے اور انہیں شرعی طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے تو وہ بھی حلال ہیں اور قرآن و حدیث میں کہیں بھی ایسے جانوروں کا حرام ہونا بیان نہیں کیا گیا لہٰذا کسی شرعی دلیل کے بغیر انہیں حرام کہنا ہرگز درست نہیں۔ 2...... ایمان ایسی عظیم چیز ہے جسے اختیار کرنے والا عزت و عظمت کی بلندیوں کو چھولیتا ہے اور ایمان کو ترک کرنے والا اور ←

يُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ

يُّعَظِّمْ	شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ (1)	فَاِنَّهَا	مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ (2)	لَكُمْ
تعظیم کرے	اللہ کی نشانیوں (کی)	تو بیشک یہ	دلوں کی پرہیز گاری سے (ہے)	تمہارے لیے

اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے ○ تمہارے لیے

فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ

فِيْهَا	مَنَافِعُ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	ثُمَّ	مَحِلُّهَاۤ
ان (جانوروں) میں	فائدے (ہیں)	ایک مقررہ مدت تک	پھر	ان کے ذبح کرنے کی جگہ

ان جانوروں میں ایک مقررہ مدت تک بہت سے فائدے ہیں پھر ان کے ذبح کرنے کی جگہ

اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ ع وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا

اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾	وَ	لِكُلِّ اُمَّةٍ	جَعَلْنَا	مَنْسَكًا	لِّيَذْكُرُوا
آزاد گھر کی طرف (ہے)	اور	ہر امت کے لیے	ہم نے مقرر فرمائی	ایک قربانی	تاکہ وہ ذکر کریں

آزاد گھر کے پاس ہے ○ اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ

اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ط

اسْمَ اللّٰهِ	عَلٰى مَا	رَزَقَهُمْ	مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ
اللہ کا نام	(اس نعمت) پر جو (یا، اُن جانوروں) پر جو	اس نے رزق دیا انہیں	چوپائے جانوروں سے

اس بات پر اللہ کا نام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ط وَبَشِّرِ

فَاِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَلَهٗۤ	اَسْلِمُوْا	وَ	بَشِّرِ
تو تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو اسی کے لئے	گردن جھکاؤ	اور	خوشخبری سنا دو

تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور عاجزی کرنے والوں کیلئے

چوپایوں میں بہت سے فوائد ہیں

قربانی ایک قدیم طریقہ عبادت ہے

عاجزی والوں کے لئے بشارت اور ان کے اوصاف

معبود صرف ایک ہے

ع ٨ ۔ ۱۱

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دینِ اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کو اختیار کر لینے والا خود کو بد ترین ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ 1 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں مفسرین کے تین قول ہیں، (1) ان سے تمام عبادات مراد ہیں۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ ان کا التزام کیا جائے۔ (2) حج کے مناسک مراد ہیں۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ انہیں پورا کیا جائے اور تمام حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے۔ (3) بُدْنَہ یعنی وہ اونٹ اور گائے مراد ہیں جنہیں قربانی کے لئے حرم میں بھیجا جائے۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ، خوبصورت اور قیمتی لئے جائیں۔ 2 ...... دل پرہیز گاری کا مرکز ہے اور جب دل میں تقویٰ و پرہیز گاری جم جائے گی تو اس کا اثر دیگر اعضاء میں خود ہی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قربانی کی عظمت اور گوشت کا مصرف

الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ (1)	الَّذِيْنَ	اِذَا	ذُكِرَ	اللّٰهُ	وَجِلَتْ
عاجزی کرنے والوں (کو)	(یہ) وہ لوگ ہیں جو	جب	یاد کیا جاتا ہے	اللہ (کو)	(تو) ڈرنے لگتے ہیں

خوشخبری سنا دو ○ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ

قُلُوْبُهُمْ	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	عَلٰى	مَاۤ	اَصَابَهُمْ	وَ
ان کے دل	اور	صبر کرنے والے (ہیں)	(اس) پر	جو	مصیبت پہنچے انہیں	اور

ڈرنے لگتے ہیں اور انہیں جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کرنے والے ہیں اور

الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ

الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾	وَ
نماز قائم رکھنے والے (ہیں)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	اور

نماز قائم رکھنے والے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں ○ اور

الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

الْبُدْنَ (2)	جَعَلْنٰهَا	لَكُمْ	مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (3)
قربانی کے بڑے جانور	ہم نے بنایا انہیں	تمہارے لیے	اللہ کی نشانیوں میں سے

قربانی کے بڑی جسامت والے جانوروں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا۔

لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖۗ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

لَكُمْ	فِيْهَا	خَيْرٌ	فَاذْكُرُوْا	اسْمَ اللّٰهِ	عَلَيْهَا
تمہارے لیے	ان میں	بھلائی (ہے)	تو ذکر کرو	اللہ کا نام	ان پر

تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ظاہر ہو جائے گا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کی اصلاح کی طرف بھرپور توجہ دے کیونکہ اس کی اصلاح کے بغیر دیگر اعضاء کی اصلاح مشکل ترین ہے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عاجزی کرنا بہت باعثِ فضیلت عمل ہے، حدیثِ پاک میں ہے: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کے عفوو درگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، الحدیث: ٦٩(٢٥٨٨))

2 ...... احناف کے نزدیک بدنہ کا اطلاق اونٹ اور گائے دونوں پر ہوتا ہے جبکہ امام شافعی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ کے نزدیک بدنہ کا اطلاق صرف

(بقیہ اگلے صفحے پر)

صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا

فَكُلُوْا	جُنُوْبُهَا	وَجَبَتْ	فَاِذَا	صَوَآفَّ
تو کھاؤ	ان کے پہلو	گر جائیں	پھر جب	(جبکہ) ایک پاؤں بندھے تین پاؤں پر کھڑے (ہوں)

اس حال میں کہ ان کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہو (اور) تین پاؤں پر کھڑے ہوں پھر جب ان کے پہلو گر جائیں تو

مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	الْمُعْتَرَّ	وَ	الْقَانِعَ	اَطْعِمُوْا	وَ	مِنْهَا
اسی طرح	بھیک مانگنے والے (کو)	اور	قناعت کرنے والے	کھلاؤ	اور	ان (کے گوشت) سے

ان (کے گوشت) سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور بھیک مانگنے والے کو بھی کھلاؤ۔ اسی طرح

قربانی میں اخلاص کی شرط

سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ

اللّٰهَ	لَنْ يَّنَالَ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾	لَعَلَّكُمْ	لَكُمْ	سَخَّرْنٰهَا
اللہ (کے ہاں)	ہرگز نہیں پہنچتے	شکر ادا کرو	تاکہ تم	تمہارے	ہم نے قابو میں دے دیا انہیں

ہم نے ان جانوروں کو تمہارے قابو میں دے دیا تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اللہ کے ہاں ہرگز نہ ان کے گوشت

لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى

التَّقْوٰى [1]	يَّنَالُهُ	لٰكِنْ	وَ	دِمَآؤُهَا	لَا	وَ	لُحُوْمُهَا
پرہیزگاری	پہنچتی ہے اس کے حضور	لیکن	اور	ان کے خون	نہ	اور	ان کے گوشت

پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، البتہ تمہاری طرف سے پرہیزگاری اس کی بارگاہ تک

مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	لِتُكَبِّرُوا	لَكُمْ	سَخَّرَهَا	كَذٰلِكَ	مِنْكُمْ
اللہ (کی)	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	تمہارے	اس نے قابو میں دیا انہیں	اسی طرح	تمہاری طرف سے

پہنچتی ہے۔ اسی طرح اس نے یہ جانور تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اونٹ پر ہوتا ہے۔ 3...... اس سے معلوم ہوا کہ ان جانوروں کو مقدس مقام کی نسبت کی وجہ سے شعائر اللہ بنایا گیا، اس سے نسبت کی عظمت بھی معلوم ہوئی۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... ہر نیک عمل میں اخلاص ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر عمل محض ایک مشقت ہوگا اور ہر وہ عمل جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے ریاکاری اور دکھلاوا مقصود ہو وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہ ہوگا۔ اخلاص یہ ہے کہ بندہ اپنی نیت اور عمل سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ارادہ کرے، اور اس میں ریاکاری کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ

اِنَّ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۷﴾	بَشِّرِ	وَ	هَدٰىكُمْ	مَا	عَلٰى
بیشک	نیکی کرنے والوں (کو)	خوشخبری سنادو	اور	اس نے ہدایت دی تمہیں	کہ	(اس بات) پر

کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری دیدو○ بیشک

اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ

لَا یُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اٰمَنُوْا	عَنِ الَّذِیْنَ	یُدٰفِعُ[1]	اللّٰهَ
پسند نہیں کرتا	اللہ	بیشک	ایمان لائے	ان لوگوں سے جو	(بلائیں) دور کرتا ہے	اللہ

اللہ مسلمانوں سے بلائیں دور کرتا ہے۔ بیشک اللہ

كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ ع اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ

یُقٰتَلُوْنَ	لِلَّذِیْنَ	اُذِنَ	كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾
لڑائی کی جاتی ہے	ان لوگوں کو جن سے	اجازت دیدی گئی	ہر بڑے بددیانت ناشکرے (کو)

ہر بڑے بددیانت، ناشکرے کو پسند نہیں فرماتا○ جن سے لڑائی کی جاتی ہے انہیں اجازت دیدی گئی ہے

بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

عَلٰى نَصْرِهِمْ	اللّٰهَ	اِنَّ	وَ	ظُلِمُوْا	بِاَنَّهُمْ
ان کی مدد کرنے پر	اللہ	بیشک	اور	ان پر ظلم کیا گیا	(اس) وجہ سے کہ وہ

کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر

لَقَدِیْرُ ﴿۳۹﴾ لا الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ

اِلَّاۤ	بِغَیْرِ حَقٍّ	مِنْ دِیَارِهِمْ	اُخْرِجُوْا	الَّذِیْنَ	لَقَدِیْرُ ﴿۳۹﴾
صرف	ناحق	ان کے گھروں سے	نکال دیا گیا	وہ لوگ جنہیں	ضرور قادر (ہے)

ضرور قادر ہے○ وہ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا صرف

اہل ایمان کے لئے بشارت اور اللہ تعالیٰ کے تائید و دفاع

جہاد کی اجازت اور اس کی حکمت

مسلمانوں کی مظلومیت اور اجازت جہاد کی ایک حکمت

ع ۵ / ۱۲ النّصف

1 ...... نیک اعمال کی برکت سے یا محبوب بندوں کے طفیل اور بارہا محض اپنے کرم سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی مسلمانوں سے بلائیں ٹالتا ہے اور آخرت میں بھی ٹالے گا، جیسا کہ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُؕ-وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ

دَفْعُ اللّٰهِ[1]	لَوْلَا	وَ	اللّٰهُ	رَبُّنَا	یَّقُوْلُوْا	اَنْ
اللہ کا دور کرنا	اگر نہ ہوتا	اور	اللہ (ہے)	ہمارا رب	وہ کہتے ہیں	(اس بات پر) کہ

اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ آدمیوں میں

النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ

بِیَعٌ	وَ	صَوَامِعُ	لَّهُدِّمَتْ	بِبَعْضٍ	بَعْضَهُمْ	النَّاسَ
گرجوں	اور	عبادت گاہوں	(تو) ضرور گرادیا جاتا	بعض سے	ان کے بعض (کو)	لوگوں (کو)

ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور عبادت گاہوں اور گرجوں

وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًاؕ-وَ

وَ	كَثِیْرًا	اسْمُ اللّٰهِ	فِیْهَا	یُذْكَرُ	مَسٰجِدُ	وَّ	صَلَوٰتٌ	وَّ
اور	کثرت سے	اللہ کا نام	ان میں	ذکر کیا جاتا ہے	مسجدوں (کو)	اور	کلیساؤں	اور

اور کلیساؤں اور مسجدوں کو گرادیا جاتا جن میں اللہ کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے اور

لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗؕ-اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	یَّنْصُرُهٗ	مَنْ	اللّٰهُ	لَیَنْصُرَنَّ
اللہ	بیشک	مدد کرے گا اس (کے دین) کی	(اس کی) جو	اللہ	بیشک ضرور مدد کرے گا

بیشک اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کے دین کی مدد کرے گا، بیشک اللہ

لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ(۴۰) اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ

فِی الْاَرْضِ	مَّكَّنّٰهُمْ[2]	اِنْ	اَلَّذِیْنَ	عَزِیْزٌ(۴۰)	لَقَوِیٌّ
زمین میں	ہم اقتدار دیں انہیں	اگر	وہ لوگ جو	عزت والا، غلبے والا (ہے)	ضرور قوت والا

ضرور قوت والا، غلبے والا ہے ○ وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں

دین الٰہی کے مددگاروں کو بشارت

حکمرانوں کی بنیادی ذمہ داریاں

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر گزشتہ زمانہ میں جہاد نہ ہوئے ہوتے تو نہ یہودیوں کے عبادت خانے محفوظ رہتے اور نہ عیسائیوں کے گرجے۔ ہر زمانے میں جہاد کی ایک برکت یہ ہوئی کہ لوگوں کی عبادت گاہیں محفوظ ہو گئیں۔

2 ...... حکمرانوں کی اہم ترین ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ ایسی پاکیزہ سیرت کے حامل ہوں کہ نماز قائم رکھیں، زکوٰۃ ادا کریں اور لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ یعنی خود بھی نمازی پرہیزگار ہوں اور معاشرے میں بھی نیکی پھیلائیں۔

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ

اَقَامُوا (1)	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	وَ	اَمَرُوْا	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ
(تو) قائم رکھیں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	حکم کریں	بھلائی کا	اور

تو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور

نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَ

نَهَوْا	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	لِلّٰهِ	عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾	وَ
منع کریں	برائی سے	اور	اللہ (ہی) کے لئے (کے قبضے میں ہے)	سب کاموں کا انجام	اور

برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے قبضے میں سب کاموں کا انجام ہے ○ اور

اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ

اِنْ	يُّكَذِّبُوْكَ (2)	فَقَدْ	كَذَّبَتْ	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ	وَّ	عَادٌ	وَّ
اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تجھے	تو بیشک	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور	عاد	اور

اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو بیشک ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور

ثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَ قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَ

ثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾	وَ	قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ	وَ	قَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾	وَّ	اَصْحٰبُ مَدْيَنَ	وَ
ثمود (نے)	اور	ابراہیم کی قوم	اور	لوط کی قوم (نے)	اور	مدین والوں (نے)	اور

ثمود تکذیب کر چکے ہیں ○ اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم ○ اور مدین والے اور

كُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ

كُذِّبَ	مُوْسٰى	فَاَمْلَيْتُ	لِلْكٰفِرِيْنَ	ثُمَّ	اَخَذْتُهُمْ	فَكَيْفَ	كَانَ
جھٹلایا گیا	موسیٰ (کو)	تو میں نے ڈھیل دی	کافروں کو	پھر	پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	ہوا

موسیٰ کی تکذیب کی گئی تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی پھر انہیں پکڑا تو میرا عذاب

سابقہ قوموں کے احوال اور انجام کا بیان

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی جہاں یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نماز وزکوٰۃ کی پابندی کریں اور اپنی سیرت و کردار کو پاکیزہ رکھیں وہیں یہ ذمہ داری بھی ہے کہ نماز، زکوٰۃ اور احتساب کا شعبہ قائم کریں تاکہ عوام بھی ان کی پابندی کریں اور ان کی سیرت و کردار بھی پاکیزہ ہو۔

2 ...... کفار کے جھٹلانے سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رنجیدہ ہوئے تو ان آیات میں پچھلی کافر قوموں کا اپنے اپنے رسولوں کے ساتھ طرزِ عمل بیان کر کے حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی۔ اس سے مبلغین کو نصیحت لینی چاہئے کہ نیکی کی دعوت کا کام کسی حالت میں ترک نہ کریں۔

نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ

نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾	فَكَاَيِّنْ	مِّنْ قَرْيَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا	وَ	هِيَ	ظَالِمَةٌ	فَهِيَ
میرا عذاب	تو کتنی ہی	بستیاں	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	اور	وہ	ظالم (تھیں)	تو وہ

کیسا ہوا؟ ○ اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور وہ ظالم تھیں تو اب وہ

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ

خَاوِيَةٌ	عَلٰى عُرُوْشِهَا	وَ	بِئْرٍ	مُّعَطَّلَةٍ	وَّ
گری پڑی ہیں	اپنی چھتوں کے بل	اور	(کتنے) کنویں	بیکار پڑے ہوئے	اور

اپنی چھتوں کے بل پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے ہوئے اور

قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ

قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا [1]	فِي الْاَرْضِ	فَتَكُوْنَ	لَهُمْ
(کتنے) بلند و بالا مضبوط محل (برباد کر دیئے)	تو کیا وہ نہ چلے	زمین میں	تو ہوں	ان کے

کتنے بلند و بالا مضبوط محل (ہم نے برباد کر دیئے) ○ تو کیا یہ لوگ زمین میں نہ چلے کہ ان کے

قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَا اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا

قُلُوْبٌ	يَّعْقِلُوْنَ	بِهَا	اَوْ	اٰذَانٌ	يَّسْمَعُوْنَ	بِهَا	فَاِنَّهَا
دل	وہ سمجھیں	ان سے	یا	کان	وہ سنیں	ان سے	پس بیشک

دل ہوں جن سے یہ سمجھیں یا کان ہوں جن سے سنیں پس بیشک

لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ

لَا تَعْمَى	الْاَبْصَارُ	وَ	لٰكِنْ	تَعْمَى	الْقُلُوْبُ [2]	الَّتِيْ
اندھی نہیں ہوتی	آنکھیں	اور	لیکن	اندھے ہوتے ہیں	(وہ) دل	جو

آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو

دل کا اندھا پن

1 ...... نزولِ عذاب کے مقامات کو دیکھنا اور عذاب یافتہ قوموں کے بارے میں سننا عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے اور اس دیکھنے اور سننے سے فائدہ اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے جب دل سے غور و فکر کرتے ہوئے ان چیزوں کو دیکھا اور ان کے بارے میں سنا جائے۔

2 ...... جس کا دل بصیرت یعنی سمجھ بوجھ سے اندھا ہو وہ تمام ظاہری اسباب ہونے کے باوجود دین کا راستہ پانے اور حق و ہدایت کی راہ چلنے سے محروم رہتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اندھا وہ نہیں جو ظاہری آنکھوں سے محروم ہے بلکہ اندھا وہ ہے جو بصیرت سے محروم ہے۔ (نوادر الاصول، ۱/۱۵۷، الحدیث: ۲۴۰)

کفار کے مطالبۂ عذاب کا جواب

فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَ

فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾	وَ	يَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالْعَذَابِ	وَ
سینوں میں (ہیں)	اور	وہ جلدی مانگتے ہیں تم سے	عذاب	اور

سینوں میں ہیں ○ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں اور

لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَ اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

لَنْ يُّخْلِفَ	اللّٰهُ	وَعْدَهٗ	وَ	اِنَّ	يَوْمًا	عِنْدَ رَبِّكَ
ہرگز خلاف نہیں کرے گا	اللّٰہ	اپنے وعدے (کے)	اور	بیشک	ایک دن	تمہارے رب کے ہاں

اللّٰہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا اور بیشک تمہارے رب کے ہاں ایک دن ایسا ہے

كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

كَاَلْفِ سَنَةٍ [1]	مِّمَّا	تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾	وَ	كَاَيِّنْ	مِّنْ قَرْيَةٍ
ہزار سال جیسا (ہے)	(ان سالوں میں) سے جو	تم گنتے ہو	اور	کتنی ہی	بستیاں

جو تم لوگوں کی گنتی کے ہزار سال کے برابر ہے ○ اور کتنی ہی بستیاں ہیں

اَمْلَيْتُ لَهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَ

اَمْلَيْتُ	لَهَا	وَ	هِيَ	ظَالِمَةٌ [2]	ثُمَّ	اَخَذْتُهَا	وَ
میں نے ڈھیل دی	ان کو	اور (حالانکہ)	وہ	ظالم (تھیں)	پھر	میں نے پکڑ لیا انہیں	اور

جن کے ظالم ہونے کے باوجود میں نے انہیں ڈھیل دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا اور

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا منصب انذار اور مومن و کافر کا انجام

اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ ع قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ

اِلَيَّ	الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾	قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنَّمَاۤ اَنَا	لَكُمْ
میری ہی طرف	پلٹ کر آنا (ہے)	تم کہو	اے	لوگو	میں تو صرف	تمہیں

میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ○ تم فرمادو! اے لوگو! میں تو صرف تمہارے لیے

ع ۱۲ ۶

[1] ......اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ قیامت کا دن لوگوں کی گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہو گا اور سورۂ معارج کی آیت نمبر 4 میں یہ بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ ان میں مطابقت یہ ہے کہ قیامت کے دن کفار کو جن سختیوں اور ہولناکیوں کا سامنا ہو گا ان کی وجہ سے بعض کفار کو وہ دن ایک ہزار سال کے برابر لگے گا اور بعض کفار کو پچاس ہزار سال کے برابر لگے گا۔ [2] ......اللّٰہ تعالٰی ظالم شخص کو ڈھیل دیتا ہے اور فوری طور پر اس کی گرفت نہیں فرماتا، پھر اچانک اس کی پکڑ فرماتا ہے اور اس وقت اس کے پاس خود کو ملامت کرنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۴۹﴾ۚ فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوۡا	فَالَّذِیۡنَ	نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۴۹﴾
نیک	انہوں نے عمل کئے	اور	ایمان لائے	تو وہ لوگ جو	کھلم کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)

کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۵۰﴾ وَ الَّذِيۡنَ سَعَوۡا

سَعَوۡا	الَّذِیۡنَ	وَ	رِزۡقٌ كَرِیۡمٌ ﴿۵۰﴾	وَّ	مَّغۡفِرَةٌ	لَهُمۡ
کوشش کی	وہ لوگ جنہوں نے	اور	عزت کی روزی (ہے)	اور	بخشش	ان کے لیے

ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں

فِيۡۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيۡنَ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۱﴾

اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۵۱﴾	اُولٰٓئِكَ	مُعٰجِزِیۡنَ	فِیۡۤ اٰیٰتِنَا
جہنم والے (ہیں)	یہ لوگ	(کہ وہ) عاجز کرنے والے (ہیں)	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں

ہار جیت کے ارادے سے کوشش کرتے ہیں وہ جہنمی ہیں ○

شیطانوں کی فتنہ انگیزی کی طرف اشارہ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا

اِذَا	اِلَّاۤ	نَبِیٍّ	لَا	وَّ	مِنۡ رَّسُوۡلٍ	مِنۡ قَبۡلِكَ	مَاۤ اَرۡسَلۡنَا	وَ
جب	مگر	نبی	نہ	اور	کوئی رسول	تم سے پہلے	ہم نے نہیں بھیجا	اور

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول اور نبی بھیجے (ہر ایک کو کبھی نہ کبھی یہ واقعہ پیش آیا کہ) جب

تَمَنّٰۤى اَلۡقَى الشَّيۡطٰنُ فِيۡۤ اُمۡنِيَّتِهٖ ۚ

فِیۡۤ اُمۡنِیَّتِهٖ	الشَّیۡطٰنُ (1)	اَلۡقَی	تَمَنّٰۤی
اس کے پڑھنے میں (اپنی طرف سے کچھ ملا کر)	شیطان (نے)	(تو لوگوں کے کانوں میں) ڈال دیا	اس نے پڑھا

اس نے (اللہ کا کلام) پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں

1 ......اس آیت میں بیان کئے گئے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب "سورۂ نجم" نازل ہوئی تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مسجدِ حرام میں آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے بہت آہستہ آہستہ اس کی تلاوت فرمائی تاکہ سننے والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے، جب آپ نے آیت "وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الۡاُخۡرٰی" پڑھ کر پہلے کی طرح وقفہ فرمایا تو شیطان نے لوگوں کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی۔ اس کے بارے میں معلوم ہونے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو رنج ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ نوٹ: شیطان

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ

فَيَنْسَخُ	اللّٰهُ	مَا	يُلْقِي	الشَّيْطٰنُ	ثُمَّ	يُحْكِمُ	اللّٰهُ
تو مٹا دیتا ہے	اللہ	(اسے) جو	ڈالتا ہے	شیطان	پھر	پکا کر دیتا ہے	اللہ

لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو

اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي

اٰيٰتِهٖ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾	لِّيَجْعَلَ	مَا	يُلْقِي
اپنی آیتوں (کو)	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	تاکہ وہ کردے	(اسے) جو	ڈالتا ہے

پکا کر دیتا ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو

الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ

الشَّيْطٰنُ	فِتْنَةً	لِّلَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	وَّ	الْقَاسِيَةِ
شیطان	آزمائش	ان لوگوں کے لئے جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)	اور	(وہ جو) سخت ہیں

ان لوگوں کیلئے فتنہ کر دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَّ لِيَعْلَمَ

قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِنَّ	الظّٰلِمِيْنَ	لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾	وَّ	لِيَعْلَمَ [1]
ان کے دل	اور	بیشک	ظالم	ضرور دور کے جھگڑے میں (پڑے ہیں)	اور	تاکہ جان لیں

سخت ہیں اور بیشک ظالم لوگ دور کے جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں ○ اور تاکہ جنہیں علم دیا گیا ہے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ
وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم	کہ وہ (قرآن)	حق (ہے)	تیرے رب کی طرف سے

وہ جان لیں کہ یہ (قرآن) تمہارے رب کے پاس سے حق ہے

شیطان کو وقتی القاء کا موقع دیئے جانے کی حکمتیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان سے کلام کرنا یا اس کا اپنی آواز کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز جیسا کر لینا ممکن نہیں، کیونکہ اگر ایسا ممکن ہو تو پوری شریعت سے اعتماد اُٹھ جائے گا۔

1 ...... یعنی شیطان کو اپنی طرف سے کلمات ملا کر کہہ دینے کی قدرت دینے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اہلِ علم کو معلوم ہے کہ انبیاء کے ساتھ ایسا واقعہ ہوتا ہے تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور قرآن اللہ کی طرف سے سچی کتاب ہے۔ یوں ایک معلوم شدہ حقیقت کے واقع ہو جانے سے ان کا ایمان مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

اہلِ ایمان کو ثابت قدمی کی بشارت

فَیُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ

فَیُؤْمِنُوْا	بِهٖ	فَتُخْبِتَ	لَهٗ	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ
تو وہ ایمان لے آئیں	اس پر	تو جھک جائیں	اس کے لئے	ان کے دل	اور	بیشک	اللّٰه

تو اس پر ایمان لائیں تو اس کیلئے ان کے دل جھک جائیں اور بیشک اللّٰه

قرآن کے معاملے میں کفار کے شک کا حال

لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۴﴾ وَ

لَهَادِ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۴﴾	وَ
ضرور ہدایت دینے والا (ہے)	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	سیدھے راستے کی طرف	اور

ایمان والوں کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت دینے والا ہے ○ اور

لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى

لَا یَزَالُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	فِیْ مِرْیَةٍ (1)	مِّنْهُ	حَتّٰى
ہمیشہ رہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	شک میں	اس (قرآن) سے	یہاں تک کہ

کافر اس سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ

تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ ﴿۵۵﴾

تَاْتِیَهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	اَوْ	یَاْتِیَهُمْ	عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ ﴿۵۵﴾ (2)
آجائے ان کے پاس	قیامت	اچانک	یا	آجائے ان پر	(ان کے لئے) بے برکت دن کا عذاب

ان پر اچانک قیامت آجائے یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس میں ان کیلئے کوئی خیر نہ ہو ○

قیامت کے دن عظمتِ الٰہی اور مومن و کافر کا انجام

اَلْمُلْكُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ ؕ

اَلْمُلْكُ (3)	یَوْمَىٕذٍ	لِّلّٰهِ	یَحْكُمُ	بَیْنَهُمْ
بادشاہی	اس دن	اللّٰه ہی کے لئے (ہے)	وہ فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

اس دن بادشاہی اللّٰه ہی کے لئے ہے۔ وہ ان میں فیصلہ کردے گا

(1)...... ازلی کافر کے لئے کوئی دلیل مفید نہیں، وہ ہمیشہ شک میں گرفتار رہے گا۔ (2)...... موت کے وقت، یا قیامت میں یا اللّٰه تعالیٰ کا عذاب دیکھ کر کفار ایمان قبول کرلیتے ہیں مگر وہ ایمان اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک معتبر نہیں۔ (3)...... قیامت کے دن بادشاہی اللّٰه تعالیٰ ہی کیلئے ہے جس کا اصلاً کوئی شریک نہیں اور وہ بادشاہی اس طرح ہے کہ اس دن کوئی شخص سلطنت کا دعویٰ بھی نہ کرے گا اور اللّٰه تعالیٰ کے علاوہ کسی بادشاہ کا قانون نہ ہو گا ورنہ حقیقی بادشاہت تو آج بھی اسی کی ہی ہے۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾
تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	نعمتوں کے باغات میں (ہوں گے)

تو ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ○

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع وَ الَّذِيْنَ

فَاُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾	وَ	الَّذِيْنَ
تو یہ لوگ	ان کے لیے	رسوا کر دینے والا عذاب (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے

ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے ○ اور وہ جنہوں نے

هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا

هَاجَرُوْا [1]	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	ثُمَّ	قُتِلُوْۤا	اَوْ	مَاتُوْا [2]
ہجرت کی	اللہ کی راہ میں	پھر	انہیں قتل کر دیا گیا	یا	وہ (طبعی موت) مر گئے

اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر قتل کر دیئے گئے یا خود مر گئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ

لَيَرْزُقَنَّهُمُ	اللّٰهُ	رِزْقًا حَسَنًا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ
(تو) ضرور رزق دے گا انہیں	اللہ	اچھا رزق	اور	بیشک	اللہ

تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا اور بیشک اللہ

مہاجر و شہداء کی فضیلت

1...... بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں آپ کے ساتھ رہیں گے، لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور ہمیں شہادت کے بغیر موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 2...... جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے مجاہدین کے ساتھ نکلے، پھر اسے طبعی طور پر موت آجائے تو اسے اور شہید دونوں کو جنت میں اچھا رزق دیا جائے گا، البتہ شہید کا مرتبہ طبعی موت مرنے والے سے بڑا ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا ﴿58﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا

لَهُوَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿58﴾	لَيُدْخِلَنَّهُمْ	مُّدْخَلًا
ضرور وہ	سب سے اچھا رزق دینے والا (ہے)	ضرور وہ داخل کرے گا انہیں	(ایسی) داخل کئے جانے کی جگہ

سب سے اچھا رزق دینے والا ہے ○ وہ ضرور انہیں ایسی جگہ داخل فرمائے گا

يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿59﴾

يَّرْضَوْنَهٗ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَلِيْمٌ	حَلِيْمٌ ﴿59﴾
جسے وہ پسند کریں گے	اور	بیشک	اللہ	ضرور علم والا	حلم والا (ہے)

جسے وہ پسند کریں گے اور بیشک اللہ علم والا، حلم والا ہے ○

ذٰلِكَ ۚ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ

ذٰلِكَ	وَ	مَنْ	عَاقَبَ [1]	بِمِثْلِ	مَا	عُوْقِبَ	بِهٖ
(بات) یہی (ہے)	اور	جو	سزا دے	(اس کی) مثل	جو	تکلیف پہنچائی گئی	اس کو

بات یونہی ہے اور جو کسی کو ویسی ہی سزا دے جیسی اسے تکلیف پہنچائی گئی تھی

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ

ثُمَّ	بُغِيَ	عَلَيْهِ	لَيَنْصُرَنَّهُ	اللّٰهُ
پھر (بھی)	زیادتی کی جائے	اس (سزا دینے والے) پر	(تو) بیشک ضرور مدد کرے گا اس کی	اللہ

پھر (بھی) اس پر زیادتی کی جائے تو بیشک اللہ اس کی مدد فرمائے گا،

اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿60﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَفُوٌّ	غَفُوْرٌ ﴿60﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ
بیشک	اللہ	ضرور معاف کرنے والا	بخشنے والا (ہے)	یہ (مدد)	(اس) لیے کہ

بیشک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے ○ یہ اس لیے ہے کہ

مظلوم کی امداد والی

وعدۂ نصرت کی تائید پر دلائل

[1]...... جو شخص جتنا ظلم کرے اسے اتنی ہی سزا دینا عدل و انصاف ہے، لیکن ممکنہ صورت میں بدلہ لینے کی بجائے ظالم کو معاف کر دینا بہر حال بہتر اور افضل ہے کیونکہ معاف کرنے کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنت میں) کنگروں والا محل بنایا جائے اور اُس کے درجات بلند کیے جائیں تو اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطع تعلق کرے یہ اُس سے ناطہ جوڑے۔ (مستدرک، ٣/١٢، الحدیث: ٣٢١٥)

اللّٰہَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ

یُوْلِجُ	وَ	فِی النَّهَارِ	الَّیْلَ	یُوْلِجُ	اللّٰہَ
داخل کرتا ہے	اور	دن میں	رات (کو)	داخل کرتا ہے	اللہ

اللہ رات کو دن کے حصے میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو

النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ اَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۶۱﴾

بَصِیْرٌ ﴿۶۱﴾	سَمِیْعٌۢ	اللّٰہَ	اَنَّ	وَ	فِی الَّیْلِ (۱)	النَّهَارَ
دیکھنے والا (ہے)	سننے والا	اللہ	(اس لیے) کہ	اور	رات میں	دن (کو)

رات کے حصہ میں داخل کرتا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰہَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا

مَا	اَنَّ	وَ	الْحَقُّ	هُوَ	اللّٰہَ	بِاَنَّ	ذٰلِكَ
جس کی	یہ کہ	اور	حق (ہے)	وہی	اللہ	(اس) لیے کہ	یہ (مدد)

یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جس کی

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ

اَنَّ	وَ	الْبَاطِلُ	هُوَ	مِنْ دُوْنِهٖ	یَدْعُوْنَ
(اس لیے) کہ	اور	باطل (ہے)	وہی	اس کے سوا	لوگ عبادت کرتے ہیں

لوگ عبادت کرتے ہیں وہی باطل ہے اور اس لیے کہ

اللّٰہَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

اَنَّ	اَلَمْ تَرَ	الْكَبِیْرُ ﴿۶۲﴾	الْعَلِیُّ	هُوَ	اللّٰہَ
کہ	کیا تم نے نہ دیکھا	بڑائی والا (ہے)	بلندی والا	وہی	اللہ

اللہ ہی بلندی والا، بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ

قدرتِ الٰہی کے دلائل

(۱)...... جیسے کبھی دن بڑے کبھی راتیں، ایسے ہی کبھی کفار کا غلبہ ہوتا ہے اور کبھی مومنوں کا تسلط۔ لہٰذا کافروں کا غلبہ دیکھ کر مسلمانوں کو دل تنگ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے اقوال، اعمال اور افعال کی اصلاح کرنے میں مشغول ہونا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے مسلمانوں کو کفار پر غلبہ اور فتح و نصرت عطا فرمائے۔

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ

اللّٰهَ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَتُصْبِحُ	الْاَرْضُ
اللّٰه(نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	توہو جاتی ہے	زمین

اللّٰه نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین سر سبز

مُخْضَرَّةًؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۶۳﴾ۚ لَهٗ مَا

مُخْضَرَّةً	اِنَّ	اللّٰهَ	لَطِیْفٌ	خَبِیْرٌ ﴿۶۳﴾	لَهٗ	مَا
سر سبز	بیشک	اللّٰه	بڑامہربان	خبر دار(ہے)	اسی کا(ہے)	جو کچھ

ہو جاتی ہے بیشک اللّٰه بڑامہربان، خبر دار ہے ○ جو کچھ آسمانوں میں ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهُوَ
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں(ہے)	اور	بیشک	اللّٰه	ضرور وہی

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور بیشک اللّٰه ہی

الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۶۴﴾ؑ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ

الْغَنِیُّ	الْحَمِیْدُ ﴿۶۴﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	سَخَّرَ (1)
بے نیاز	تمام تعریفوں کا مستحق(ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللّٰه(نے)	قابو میں کر دیا

بے نیاز، تمام تعریفوں کا مستحق ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰه نے

لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ

لَكُمْ	مَّا	فِی الْاَرْضِ	وَ	الْفُلْكَ	تَجْرِیْ	فِی الْبَحْرِ
تمہارے	جو کچھ	زمین میں(ہے)	اور	کشتی(کو)	(جو) چلتی ہے	دریا میں

تمہارے قابو میں کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی کو جو دریا میں اس کے حکم سے

ع ۸/۱۵

(1)...یہاں ان احسانات کا ذکر فرمایا جارہا ہے جو اللّٰه تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرمائے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ جو کچھ زمین میں ہے اسے اللّٰه تعالیٰ نے تمہارے قابو میں کر دیا، جیسے پتھر جیسی سخت ترین، لوہے جیسی انتہائی وزنی اور آگ جیسی انتہائی گرم چیز کو تمہارے اختیار میں دے دیا اور جانوروں کو بھی تمہارے لئے مسخر کر دیا تاکہ تم ان کا گوشت کھا سکو، ان پر سامان وغیرہ لاد سکو، ان پر سواری کر سکو اور ان سے دیگر کام لے سکو۔ ان سب چیزوں کا عملی مشاہدہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کرتے رہتے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے اونٹ جیسے قوی ہیکل اور گائے جیسے طاقتور جانور کو اس طرح لے کر جارہے ہوتے ہیں جیسے وہ بچوں کا کوئی کھلونا ہو۔

بِاَمْرِهٖ ؕ وَ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ					
بِاَمْرِهٖ	وَ	یُمْسِكُ	السَّمَآءَ	اَنْ	تَقَعَ
اس کے حکم سے	اور	وہ روکے ہوئے ہے	آسمان (کو)	(اس سے) کہ	وہ گر جائے
چلتی ہے اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں زمین پر					

عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ					
عَلَى الْاَرْضِ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِالنَّاسِ
زمین پر	مگر	اس کے حکم سے	بیشک	اللّٰه	لوگوں پر
نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے۔ بیشک اللّٰه لوگوں پر					

لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿٦٥﴾ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَحْیَاكُمْ ؗ					
لَرَءُوْفٌ	رَّحِیْمٌ ﴿٦٥﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَحْیَاكُمْ
ضرور بڑا مہربان	رحم فرمانے والا (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	زندگی دی تمہیں
بڑی مہربانی فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے ○ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی					

ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ					
ثُمَّ	یُمِیْتُكُمْ	ثُمَّ	یُحْیِیْكُمْ	اِنَّ	الْاِنْسَانَ
پھر	وہ موت دے گا تمہیں	پھر	زندہ کرے گا تمہیں	بیشک	آدمی
پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا بیشک آدمی					

لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ				
لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾	لِكُلِّ اُمَّةٍ	جَعَلْنَا	مَنْسَكًا (1)	هُمْ
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	ہر امت کے لیے	ہم نے بنا دیا	عبادت کا طریقہ، ایک شریعت	وہ
بڑا ناشکرا ہے ○ ہر امت کے لیے ہم نے ایک شریعت بنادی				

شریعت کی پیروی لازم ہے اور نیکی کی دعوت کا حکم

1 ...... حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانۂ مبارکہ سے لے کر قرآنِ مجید کے نزول تک دین صرف ایک رہا یعنی اسلام البتہ شریعتیں بہت سی ہوئیں اور ہر ایک کے شرعی احکام مختلف ہوتے رہے جیسے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں پہلے پیدا ہونے والے بھائی کا بعد میں پیدا ہونے والی بہن سے اور بہن کا بھائی سے نکاح جائز تھا، حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں مال کے چوتھائی حصے پر زکوٰۃ فرض تھی اور حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں شراب حلال تھی۔

نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ

نَاسِكُوْهُ	فَلَا يُنَازِعُنَّكَ	فِي الْاَمْرِ	وَ	ادْعُ
عمل کرنے والے ہیں اس پر	تو وہ ہرگز جھگڑا نہ کریں تم سے	(اس) معاملہ میں	اور	تم بلاؤ

جس پر انہیں عمل کرنا ہے تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور تم

اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ

اِلٰى رَبِّكَ	اِنَّكَ	لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾	وَ	اِنْ
اپنے رب کی طرف	بیشک تم	ضرور سیدھی راہ پر (ہو)	اور	اگر

اپنے رب کی طرف بلاؤ بیشک تم سیدھی راہ پر ہو ○ اور اگر

جھگڑنے والوں سے متعلق ایک ہدایت

جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾

جٰدَلُوْكَ[1]	فَقُلِ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾
وہ جھگڑیں تم سے	تو تم کہہ دو	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

وہ تم سے جھگڑیں تو فرمادو کہ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کررہے ہو ○

حق و باطل کا حقیقی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

اَللّٰهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا
اللہ	فیصلہ فرمادے گا	تمہارے درمیان	قیامت کے دن	(اس بات) میں جو

اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن اس بات میں فیصلہ کردے گا جس میں

علمِ الٰہی کی شان

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾	اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ
تم اس میں اختلاف کرتے ہو	کیا تجھے معلوم نہیں	کہ	اللہ	جانتا ہے

تم اختلاف کررہے ہو ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے

[1] اس سے معلوم ہوا کہ ہر باتونی اور جھگڑالو سے مناظرہ نہ کرنا چاہئے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کو بڑا عمدہ ادب سکھایا ہے کہ جو شخص محض تعصب اور جھگڑا کرنے کے شوق میں تم سے مناظرہ کرنا چاہے تو اسے کوئی جواب نہ دو اور نہ اس کے ساتھ مناظرہ کرو بلکہ اس کی تمام باتوں کے جواب میں صرف وہ بات کہہ دو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سکھائی ہے (یعنی ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا)۔ (قرطبی، الحج، تحت الآیۃ: ٦٩، ٢/٧٢، الجزء الثانی عشر)

مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ

مَا	فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	اِنَّ	ذٰلِكَ	فِيْ كِتٰبٍ
جو کچھ	آسمان اور زمین میں (ہے)	بیشک	یہ (سب)	ایک کتاب میں (ہے)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک یہ سب ایک کتاب میں ہے

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ

اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾	وَ	يَعْبُدُوْنَ
بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	اور	(مشرک) عبادت کرتے ہیں

بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اور (مشرک) اللہ کے سوا

بتوں کے خدا ہونے پر کوئی دلیل نہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نہیں اتاری	اس کی	کوئی دلیل

ان کی عبادت کرتے ہیں جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری

وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا

وَّ	مَا	لَيْسَ	لَهُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	مَا
اور	(اس کی) جو	نہیں ہے	ان کو	اس کا	کوئی علم	اور	نہیں (ہے)

اور جن کا خود انہیں بھی کچھ علم نہیں اور

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

لِلظّٰلِمِيْنَ [1]	مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾	وَ	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِمْ
ظالموں کے لئے	کوئی مددگار	اور	جب	تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر

ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ اور جب ان پر

تلاوتِ قرآن پر کافروں کی حالت اور ان کا نتیجہ

1 ..... اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا شدید ظلم ہے اور جو شرک کر کے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اس کا کوئی مددگار نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کے اُس عذاب سے بچا سکے۔ شرک کی تعریف یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی غیر کو واجبُ الوجود یا لائقِ عبادت سمجھا جائے۔

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ	تَعْرِفُ	فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ [1]	كَفَرُوْا	الْمُنْكَرَ
ہماری روشن آیتیں	(تو) تم پہچانو گے	ان لوگوں کے چہروں میں جنہوں نے	کفر کیا	ناپسندیدگی

ہماری روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو تم کافروں کے چہروں میں

يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ

يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ	بِالَّذِيْنَ	يَتْلُوْنَ	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِنَا
قریب ہے کہ وہ لپٹ جائیں	ان لوگوں کو جو	تلاوت کرتے ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری آیتیں

ناپسندیدگی کے آثار دیکھو گے۔ قریب ہے کہ انہیں لپٹ جائیں جو اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے ہیں۔

قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا

قُلْ	اَفَاُنَبِّئُكُمْ	بِشَرٍّ	مِّنْ ذٰلِكُمْ	اَلنَّارُ	وَعَدَهَا
تم کہو	تو کیا میں بتادوں تمہیں	(زیادہ) بری	اس سے	(وہ) آگ (ہے)	وعدہ کیا ہے اس کا

تم فرمادو: کیا میں تمہیں وہ چیز بتادوں جو تمہیں اِس سے زیادہ ناپسند ہے؟ وہ آگ ہے۔ اللہ نے

اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾	يٰۤاَيُّهَا
اللہ (نے)	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	اور	کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ	اے

کافروں سے اس کا وعدہ کیا ہے اور وہ کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ ہے ○ اے

بتوں کی بے بسی کا بیان

ع ٨ / ١٦

النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

النَّاسُ	ضُرِبَ [2]	مَثَلٌ	فَاسْتَمِعُوْا	لَهٗ	اِنَّ	الَّذِيْنَ
لوگو	بیان کی گئی ہے	ایک مثال	تو غور سے سنو	اس کو	بیشک	وہ جن کی

لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے تو اسے کان لگا کر سنو، بیشک اللہ کے سوا

[1] ......یعنی کفار کے سامنے جب قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو تمہیں ان کے چہروں میں ناپسندیدگی کے آثار واضح نظر آئیں گے جیسا کہ واضح ہے کہ چہرہ دل کا آئینہ ہے اور دل کی حالت چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول کا معاملہ ہے کہ مومن کے چہرے پر خوشی اور کافر کے چہرے پر بگاڑ و اعتراض نظر آنے لگتا ہے۔ [2] ......یہاں ایک مثال کے ذریعے بتوں کا عجز اور بے بسی بیان کی گئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام بت جمع ہو کر بھی ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے اور اگر مکھی ان سے مشرکوں کا ان بتوں پر ملا ہوا شہد اور زعفران وغیرہ چھین کر لے جائے تو یہ اس سے چھڑا نہیں سکتے تو ایسے بے بسوں کو خدا بنانا ←

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا

ذُبَابًا	لَنْ یَّخْلُقُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	تَدْعُوْنَ
ایک مکھی (بھی)	وہ ہرگز پیدا نہیں کرسکیں گے	اللہ کے سوا	تم عبادت کرتے ہو

جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کرسکیں گے

وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَ اِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْــٴًـا

شَیْــٴًـا	الذُّبَابُ	یَّسْلُبْهُمُ	اِنْ	وَ	لَهٗ	وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا
کوئی چیز	مکھی	چھین کرلے جائے ان سے	اگر	اور	اس کے لئے	اگرچہ وہ جمع ہوجائیں

اگرچہ سب اس کیلئے جمع ہوجائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کرلے جائے

لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾

الْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ (1)	وَ	الطَّالِبُ	ضَعُفَ	مِنْهُ	لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ
(جسے) چاہا گیا	اور	چاہنے والا	کتنا کمزور ہے	اس سے	(تو) وہ چھڑا نہیں سکیں گے اسے

تو اس سے چھڑا نہ سکیں گے۔ کتنا کمزور ہے چاہنے والا اور وہ جسے چاہا گیا ○

مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کی کما حقہ قدر نہیں کی

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ

لَقَوِیٌّ	اللّٰهَ	اِنَّ	حَقَّ قَدْرِهٖ	اللّٰهَ	مَا قَدَرُوا
ضرور قوت والا	اللہ	بیشک	(جیسا) اس کی قدر کا حق (ہے)	اللہ (کی)	انہوں نے قدر نہ کی

انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق ہے، بیشک اللہ قوت والا،

انسانوں اور فرشتوں میں سے رسولوں کا انتخاب

عَزِیْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ

مِنَ النَّاسِ	وَّ	رُسُلًا	مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ (2)	یَصْطَفِیْ	اَللّٰهُ	عَزِیْزٌ ﴿۷۴﴾
آدمیوں میں سے	اور	رسول	فرشتوں میں سے	چن لیتا ہے	اللہ	عزت والا، غلبے والا (ہے)

غلبے والا ہے ○ اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے رسول چن لیتا ہے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے۔ 1...... یہاں ”طالب“ سے بت پرست اور ”مطلوب“ سے بت مراد ہے کیونکہ بت اور ان کے پجاری دونوں ہی بے بس ہیں۔ ایسی آیت کو انبیاء و اولیاء پر چسپاں کرنا خارجیوں کا طریقہ ہے کیونکہ معجزاتِ انبیاء اور کراماتِ اولیاء کی طاقت قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو وہ بے بس نہیں بلکہ بااختیار ہوتے ہیں۔ 2...... انسانوں کی ہدایت کیلئے ان میں سے ہی بعض کو منصبِ رسالت کے لئے چن لینا اللہ تعالیٰ کا قدیم طریقہ ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد بھی لوگوں کو رسالت کے عظیم منصب کے لئے چنتا رہے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان

اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۷۵﴾ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا

اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌۢ	بَصِیْرٌ ﴿۷۵﴾	یَعْلَمُ	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا
بیشک	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	وہ جانتا ہے	جو کچھ	ان کے آگے	اور	جو کچھ

بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو

اہلِ ایمان کو متعدد عبادتوں کا حکم

خَلْفَهُمْؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

خَلْفَهُمْ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
ان کے پیچھے (ہے)	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں	سب کام	اے	وہ لوگو جو

ان کے پیچھے ہے اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا

اٰمَنُوا	ارْكَعُوْا (1)	وَ	اسْجُدُوْا	وَ	اعْبُدُوْا	رَبَّكُمْ	وَ	افْعَلُوا
ایمان لائے	رکوع کرو	اور	سجدہ کرو	اور	عبادت کرو	اپنے رب (کی)	اور	کرو

رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام

الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ (السجدة) وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ

الْخَیْرَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾	وَ	جَاهِدُوْا	فِی اللّٰهِ
اچھے کام	تاکہ تم	فلاح پاجاؤ	اور	جہاد کرو	اللہ (کی راہ) میں

کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاجاؤ ○ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو

اَلسَّجْدَةُ عند الامام الشافعی علیه رحمة الله الکافی

حَقَّ جِهَادِهٖؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ

حَقَّ جِهَادِهٖ	هُوَ	اجْتَبٰىكُمْ	وَ	مَا جَعَلَ
(جیسا) اس (کی راہ) میں جہاد کرنے کا حق (ہے)	وہ	اس نے منتخب فرمایا تمہیں	اور	نہیں رکھی

جیسا اس (کی راہ) میں جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں منتخب فرمایا اور تم پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نبوت ورسالت کیلئے جنہیں چننا تھا چن لیا اور جنہیں چن لیا وہ دائمی نبی اور رسول ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نبوت ورسالت کا منصب ختم فرمادیا ہے لہٰذا اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "بیشک رسالت اور نبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی۔(ترمذی، ۱۲۱/۴، الحدیث: ۲۲۷۹)

(1)..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چند احکام دیئے ہیں، (1) رکوع اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑھو (2) صرف اپنے حقیقی رب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (3) نیک کام کرو۔ (4) یہ سب کام اس امید پر کرو کہ تمہیں آخرت میں فلاح وکامیابی نصیب ہوجائے۔

عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ

عَلَيْكُمْ	فِي الدِّيْنِ	مِنْ حَرَجٍ (1)	مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ	هُوَ	سَمّٰىكُمُ (2)
تم پر	دین میں	کچھ تنگی	تمہارے باپ ابراہیم کا دین	وہ	اس نے نام رکھا ہے تمہارا

دین میں کچھ تنگی نہ رکھی جیسے تمہارے باپ ابراہیم کے دین (میں کوئی تنگی نہ تھی)۔اس نے

الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

الْمُسْلِمِيْنَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	فِيْ هٰذَا	لِيَكُوْنَ	الرَّسُوْلُ
مسلمان	(اس قرآن سے) پہلے	اور	اس (قرآن) میں	تاکہ ہو	رسول

پہلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ رسول

شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا

شَهِيْدًا	عَلَيْكُمْ	وَ	تَكُوْنُوْا	شُهَدَآءَ	عَلَى النَّاسِ	فَاَقِيْمُوا
نگہبان، گواہ	تم پر	اور	تم ہو جاؤ	گواہ	(دوسرے) لوگوں پر	تو قائم رکھو

تم پر نگہبان و گواہ ہو اور تم دوسرے لوگوں پر گواہ ہو جاؤ تو نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ

الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	اعْتَصِمُوْا	بِاللّٰهِ
نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	مضبوطی سے تھام لو	اللہ (کی رسی) کو

قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو،

هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۷۸ ع

هُوَ	مَوْلٰىكُمْ	فَنِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَ	نِعْمَ	النَّصِيْرُ ۷۸
وہ	تمہارا دوست (ہے)	تو کیا ہی اچھا	دوست	اور	کیا ہی اچھا	مددگار (ہے)

وہ تمہارا دوست ہے تو کیا ہی اچھا دوست اور کیا ہی اچھا مددگار ہے ○

ع ۱۰ ۱۷

1 ...... اللہ تعالیٰ نے دین میں ہمارے اوپر کچھ تنگی نہیں رکھی بلکہ مواقعِ ضرورت پر ہمارے لئے سہولت کر دی ہے جیسا کہ سفر میں نماز قصر کرنے، روزہ نہ رکھنے کی اجازت دے دی اور پانی نہ پانے یا پانی کے نقصان پہنچانے کی حالت میں غسل و وضو کی جگہ تیمم کی اجازت دی۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے پہلی کتابوں اور قرآن مجید میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے والوں کا دینی نام مسلمان رکھا اور اس معزز نام کے ذریعے انہیں دوسری امتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اگرچہ گزشتہ امتوں کے ایمان لانے والے بھی مسلمان تھے لیکن امت کے نام کے طور پر یہ لفظ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے والوں کو عطا کیا گیا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ
18

فلاح پانے والے مومنوں کی سات صفات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ

قَدْ	اَفْلَحَ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾	الَّذِیْنَ	هُمْ	فِیْ صَلَاتِهِمْ
بیشک	کامیاب ہوگئے	ایمان والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز میں

بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے ○ جو اپنی نماز میں

خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾

خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ (1)	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَنِ اللَّغْوِ (2)	مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾
خشوع و خضوع کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	فضول بات سے	منہ پھیرنے والے (ہیں)

خشوع و خضوع کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں ○

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ

وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	لِلزَّكٰوةِ	فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ
اور	وہ لوگ جو	وہ	زکوٰۃ کا	کام کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ

اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

(1)...... نماز میں ظاہری خشوع یہ ہے کہ نماز کے آداب کی مکمل رعایت کی جائے اور باطنی خشوع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پیشِ نظر ہو، دنیا سے توجہ ہٹی اور نماز میں دل لگا ہو۔ ایسی نماز کی فضیلت حدیثِ پاک میں یوں بیان ہوئی ہے کہ "وہ نماز اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا (زندگی میں جب بھی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرے گا تو یہ فضیلت ملے گی)۔(مسلم، ص۱۴۲، الحدیث:۷(۲۲۸)) (2)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ یہاں لغو سے مراد شرک ہے۔ البتہ عمومی معنی کے اعتبار سے اس میں ہر وہ قول، فعل اور ناپسندیدہ یا مباح کام

لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

لِفُرُوْجِهِمْ	حٰفِظُوْنَ ۝۵ [1]	اِلَّا	عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ	اَوْ	مَا
اپنی شرمگاہوں کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	مگر	اپنی بیویوں پر	یا	(ان پر) جن کے

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ۝ مگر اپنی بیویوں یا

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ ابْتَغٰى

مَلَكَتْ	اَيْمَانُهُمْ	فَاِنَّهُمْ	غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶	فَمَنِ	ابْتَغٰى
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو بیشک وہ	ملامت کیے ہوئے نہیں	تو جو	چاہے

شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں پس بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں ۝ تو جو اِن کے سوا

وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ

وَرَآءَ ذٰلِكَ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْعٰدُوْنَ ۝۷ [2]	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ
ان کے سوا	تو یہ لوگ	وہی	حد سے بڑھنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ

کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ۝ اور وہ جو

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ	رٰعُوْنَ ۝۸	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ
اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی	رعایت کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نمازوں پر

اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی رعایت کرنے والے ہیں ۝ اور وہ جو اپنی نمازوں کی

يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ

وقف لازم

فردوس کی وراثت کے اعمال

يُحَافِظُوْنَ ۝۹	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰	الَّذِيْنَ	يَرِثُوْنَ	الْفِرْدَوْسَ
محافظت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	وارث (ہیں)	یہ لوگ	میراث پائیں گے	فردوس (کی)

حفاظت کرتے ہیں ۝ یہی لوگ وارث ہیں ۝ یہ فردوس کی میراث پائیں گے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) داخل ہے جس کا مسلمان کو دینی یا دُنیوی کوئی فائدہ نہ ہو۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ وہ بے مقصد چیز چھوڑ دے۔ (ترمذی، ۴/۱۴۲، الحدیث: ۲۳۲۴)

[1] ......بدکاری سے بچنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص میرے لئے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جبڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرمگاہ کا، میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ (بخاری، ۴/۲۴۰، الحدیث: ۶۴۷۴)

[2] ......بیویوں اور شرعی باندیوں سے جائز طریقے کے ساتھ شہوت پوری

(بقیہ اگلے صفحے پر)

انسانی پیدائش کے مراحل کا بیان

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ[1]
وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بنایا	انسان (کو)

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور بیشک ہم نے انسان کو

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾	ثُمَّ	جَعَلْنٰهُ[2]	نُطْفَةً	فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾	ثُمَّ
چنی ہوئی مٹی سے	پھر	ہم نے بنایا اسے	پانی کی بوند	مضبوط ٹھہراؤ میں	پھر

چنی ہوئی مٹی سے بنایا ○ پھر اس کو ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پانی کی بوند بنایا ○ پھر

خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

خَلَقْنَا	النُّطْفَةَ	عَلَقَةً	فَخَلَقْنَا	الْعَلَقَةَ	مُضْغَةً
ہم نے بنادیا	پانی کی بوند (کو)	جما ہوا خون	پھر بنادیا	جمے ہوئے خون (کو)	گوشت کی بوٹی

ہم نے اس پانی کی بوند کو جما ہوا خون بنادیا پھر جمے ہوئے خون کو گوشت کی بوٹی بنادیا

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

فَخَلَقْنَا	الْمُضْغَةَ	عِظٰمًا	فَكَسَوْنَا	الْعِظٰمَ	لَحْمًا	ثُمَّ
پھر بنادیا	گوشت کی بوٹی (کو)	ہڈیاں	پھر ہم نے پہنایا	ہڈیوں (کو)	گوشت	پھر

پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا، پھر

موت اور قیامت کے دن اٹھنے کی خبر

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ

اَنْشَاْنٰهُ	خَلْقًا اٰخَرَ	فَتَبٰرَكَ	اللّٰهُ	اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾[3]	ثُمَّ
بنادیا اسے	ایک دوسری صورت	تو بڑی برکت والا (ہے)	اللہ	سب سے بہتر بنانے والا	پھر

اسے ایک دوسری صورت بنادیا تو بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے ○ پھر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرنے کے علاوہ شہوت پوری کرنے کی تمام صورتیں حرام ہیں۔ [1]...... یہاں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ [2]...... یہاں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسل مراد ہے اور یہ عربی بلاغت کی ایک صورت ہے کہ لفظ بول کر جو مراد ہے، اس کی طرف ضمیر لوٹاتے ہوئے بعض اوقات کوئی دوسرا فرد یا چیز کو مراد لیا جائے۔ [3]...... اگر کوئی انصاف کی نظر سے اپنی تخلیق کے مراحل اور اپنے جسم کی بناوٹ میں غور و فکر کرے تو اسے یقین ہو جائے گا کہ ایسی حیرت انگیز تخلیق پر اللہ تعالٰی کے سوا اور کوئی قادر نہیں اور وہی اکیلا عبادت کے لائق ہے۔

اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾

اِنَّكُمْ	بَعْدَ ذٰلِكَ	لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾	ثُمَّ	اِنَّكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾
بیشک تم	اس کے بعد	ضرور مرنے والے (ہو)	پھر	بیشک تم	قیامت کے دن	اٹھائے جاؤ گے

اس کے بعد تم ضرور مرنے والے ہو ○ پھر تم سب قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے ○

آسمانوں کی تخلیق کا بیان

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا	فَوْقَكُمْ	سَبْعَ طَرَآئِقَ (1)	وَ	مَا كُنَّا	عَنِ الْخَلْقِ
اور	ضرور بیشک	ہم نے بنائے	تمہارے اوپر	سات راستے	اور	ہم نہیں ہیں	مخلوق سے

اور بیشک ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے اور ہم مخلوق سے

پانی کی نعمت اور قدرت الٰہی

غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ

غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾	وَ	اَنْزَلْنَا	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	بِقَدَرٍ (2)	فَاَسْكَنّٰهُ (3)
بے خبر	اور	ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی	ایک اندازے کے ساتھ	پھر ٹھہرایا اسے

بے خبر نہیں ○ اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا پھر اسے زمین میں

کھجوروں اور انگوروں کے باغات اور ان کے منافع

فِی الْاَرْضِ ۖ وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿١٨﴾ ج فَاَنْشَاْنَا

فِی الْاَرْضِ	وَ	اِنَّا	عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ	لَقٰدِرُوْنَ ﴿١٨﴾	فَاَنْشَاْنَا
زمین میں	اور	بیشک ہم	اسے لے جانے پر	ضرور قادر (ہیں)	تو ہم نے پیدا کئے

ٹھہرایا اور بیشک ہم اسے لے جانے پر قادر ہیں ○ تو اس پانی سے

وقف لازم

لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا

لَكُمْ	بِهٖ	جَنّٰتٍ	مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ	لَكُمْ	فِيْهَا
تمہارے لئے	اس (پانی) سے	باغات	کھجوروں اور انگوروں کے	تمہارے لئے	ان (باغوں) میں

ہم نے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے۔ تمہارے لیے ان باغوں میں

(1)...... ان سے مراد سات آسمان ہیں اور انہیں فرشتوں کے چڑھنے اور اترنے کا راستہ ہونے کی وجہ سے ”راستے“ فرمایا گیا۔ (2)...... اندازے سے مراد یہ ہے کہ اتنا پانی اتارا جو لوگوں کی ضروریات اور حاجات کے لئے کافی ہو۔ (3)...... یعنی پانی نازل کرنے کے بعد یہ تدبیر فرمائی کہ اسے تالابوں وغیرہ میں ٹھہرا دیا تاکہ بارش نہ ہونے کے دنوں میں لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں، یونہی یہ پانی زمین کی تہ میں جمع ہو جاتا ہے جو بعد میں استعمال ہوتا ہے۔

درخت زیتون کی تخلیق اور اس کے منافع

فَوَاكِهُ كَثِیْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَجَرَةً

فَوَاكِهُ	كَثِیْرَةٌ	وَّ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	شَجَرَةً
پھل میوے (ہیں)	بہت سے	اور	ان میں سے	تم کھاتے ہو	اور	درخت (پیدا کیا)

بہت سے پھل میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو ○ اور (ہم نے) درخت (پیدا کیا)

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ ﴿۲۰﴾

تَخْرُجُ	مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ	تَنْۢبُتُ	بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ ﴿۲۰﴾ [1]
جو نکلتا ہے	طور سینا (پہاڑ) سے	اگتا ہے	تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن کے ساتھ

جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے، تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اگتا ہے ○

چوپایوں کے منافع سے قدرتِ الٰہی پر استدلال

وَ اِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ

وَ	اِنَّ	لَكُمْ	فِی الْاَنْعَامِ	لَعِبْرَةً [2]	نُسْقِیْكُمْ
اور	بیشک	تمہارے لیے	چوپایوں میں	ضرور سمجھنے کا مقام (ہے)	ہم پلاتے ہیں تمہیں

اور بیشک تمہارے لیے چوپایوں میں سمجھنے کا مقام ہے، ہم تمہیں

مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ

مِّمَّا	فِیْ بُطُوْنِهَا	وَ	لَكُمْ	فِیْهَا	مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ
(اس میں) سے جو	ان کے پیٹوں میں (ہے)	اور	تمہارے لیے	ان میں	بہت فائدے (ہیں)

اس میں سے پلاتے ہیں جو ان کے پیٹ میں ہے اور تمہارے لیے ان میں بہت فائدے ہیں

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَ

وَّ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	عَلَیْهَا	وَ	عَلَى الْفُلْكِ	تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ
اور	انہی سے	تم کھاتے ہو	اور	ان پر	اور	کشتیوں پر	تمہیں سوار کیا جاتا ہے	اور

اور انہی سے تم کھاتے ہو ○ اور ان پر اور کشتیوں پر تمہیں سوار کیا جاتا ہے ○ اور

ع ۲۲

[1]......زیتون میں یہ خوبی ہے کہ اس کے روغن سے تیل کے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور یہ سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ”برکت والے درخت زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے کیونکہ یہ منہ کو خوشبودار کرتی اور اس کی بدبو زائل کرتی ہے، یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسواک ہے۔(معجم الاوسط، ۱/۲۰۱، الحدیث:۶۷۸) [2]......چوپایوں کی ہیئت و جسامت اور ان کے فوائد و منافع میں غور و فکر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کی معرفت کا ایک ذریعہ ہے۔

کافر سرداروں کے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اعتراضات

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَقَالَ	یٰقَوْمِ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو اس نے کہا	اے میری قوم

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا: اے میری قوم!

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ

اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَیْرُهٗ
تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے سوا

اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾	فَقَالَ	الْمَلَؤُا	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
تو کیا تم ڈرتے نہیں	تو کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے

تو کیا تم ڈرتے نہیں ○ تو اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا:

مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ ؕ

مَا	هٰذَاۤ	اِلَّا	بَشَرٌ (1)	مِّثْلُكُمْ	یُرِیْدُ	اَنْ	یَّتَفَضَّلَ	عَلَیْكُمْ
نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	تمہارے جیسا	وہ چاہتا ہے	کہ	بڑا بن جائے	تم پر

یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک آدمی ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر بڑا بن جائے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓىٕكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا

وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَاَنْزَلَ	مَلٰٓىٕكَةً	مَّا سَمِعْنَا	بِهٰذَا
اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور وہ اتارتا	فرشتے	ہم نے نہیں سنا	اس (بات) کو

اور اگر اللہ چاہتا تو وہ فرشتے اتارتا۔ ہم نے تو یہ

(1) ...... یہ کفار کی عجیب حرکت تھی کہ انہوں نے رسولوں کے متعلق تو اتنا اونچا معیار بنایا کہ بشر و انسان کا رسول ہونا تسلیم نہ کیا لیکن خدا ماننے میں ایسی جہالت کا مظاہرہ کیا کہ پتھروں کو خدا مان لیا۔

فِيْٓ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ

فِيْٓ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ (1)	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	رَجُلٌ	بِهٖ	جِنَّةٌ
اپنے پہلے باپ داداؤں میں	نہیں	وہ	مگر	ایک آدمی	اس پر	جنون (طاری ہے)

اپنے پہلے باپ داداؤں میں نہیں سنی ○ یہ تو صرف ایک ایسا مرد ہے جس پر جنون (طاری) ہے

فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ

فَتَرَبَّصُوْا	بِهٖ	حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾	قَالَ	رَبِّ	انْصُرْنِيْ
تو انتظار کرلو	اس کا	ایک مدت تک	(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب	مدد فرما میری

تو ایک مدت تک اس کا انتظار کرلو ○ نوح نے عرض کی: اے میرے رب! میری مدد فرما

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا

بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ

بِمَا	كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾	فَاَوْحَيْنَآ	اِلَيْهِ	اَنِ	اصْنَعِ	الْفُلْكَ
(اس) لیے کہ	انہوں نے جھٹلایا مجھے	تو ہم نے وحی بھیجی	اس کی طرف	کہ	بنا	کشتی

کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ○ تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے

کشتی کی تیاری کا حکم اور دیگر ہدایات

بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ

بِاَعْيُنِنَا (2)	وَ	وَحْيِنَا	فَاِذَا	جَآءَ	اَمْرُنَا	وَ	فَارَ
ہماری نگاہوں کے سامنے	اور	ہمارے حکم (سے)	پھر جب	آئے	ہمارا حکم	اور	ابل پڑے

اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے اور تنور

التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ

التَّنُّوْرُ	فَاسْلُكْ	فِيْهَا	مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ	وَ	اَهْلَكَ
تنور	تو داخل کرلو	اس (کشتی) میں	ہر جوڑے میں سے دو	اور	اپنے گھر والوں (کو)

ابل پڑے تو کشتی میں ہر جوڑے میں سے دو اور اپنے گھر والوں کو داخل کرلو

1...... حکم خداوندی کے سامنے باپ دادا کے عمل کو دلیل بنانا اور اسی پر چلنا کفار کا طریقہ ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی کثیر لوگ ایسے طرزِ عمل کے شکار ہیں کہ شادی، غمی یا دیگر مواقع پر جب انہیں شریعت کا حکم بتا کر کسی غلط رسم سے روکا جائے تو وہ یہی کہتے کہ یہ رسم تو ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں لہٰذا ہم تو اسی پر عمل کریں گے۔ یہ انداز مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ 2...... یہاں نگاہوں سے مراد نگرانی، حمایت اور حفاظت ہے یعنی فرمایا کہ اے نوح، ہماری نگرانی و حفاظت میں کشتی بنا۔ یہاں جسمانی آنکھیں مراد نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے پاک ہے۔

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ

اِلَّا	مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ [1]	الْقَوْلُ	مِنْهُمْ	وَ	لَا تُخَاطِبْنِیْ
سوائے	(اس کے) جس پر پہلے طے ہو چکی	بات	ان میں سے	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے

سوائے اِن میں سے اُن لوگوں کے جن پر بات پہلے طے ہو چکی ہے اور ان ظالموں کے معاملہ میں

فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا

فِی الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	اِنَّهُمْ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾	فَاِذَا
ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے	ظلم کیا	بیشک وہ	غرق کئے جانے والے (ہیں)	پھر جب

مجھ سے بات نہ کرنا، یہ ضرور غرق کئے جانے والے ہیں ○ پھر جب

اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَ مَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

اسْتَوَیْتَ	اَنْتَ	وَ	مَنْ	مَّعَكَ	عَلَى الْفُلْكِ	فَقُلِ [2]	الْحَمْدُ
ٹھیک بیٹھ جاؤ	تم	اور	جو	تمہارے ساتھ (ہیں)	کشتی پر	تو کہنا	تمام تعریفیں

تم اور تمہارے ساتھ والے کشتی پر ٹھیک بیٹھ جاؤ تو تم کہنا تمام تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾ وَ قُلْ

لِلّٰهِ	الَّذِیْ	نَجّٰىنَا	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	قُلْ
(اس) اللّٰہ کے لئے	جس نے	نجات دی ہمیں	ظالم لوگوں سے	اور	عرض کرنا

اس اللّٰہ کیلئے جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی ○ اور عرض کرنا:

رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾

رَّبِّ	اَنْزِلْنِیْ	مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا	وَّ	اَنْتَ	خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾
اے میرے رب	اتار دے مجھے	برکت والی جگہ	اور	تو	سب سے بہتر اتارنے والا (ہے)

اے میرے رب! مجھے برکت والی جگہ اتار دے اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے ○

1 ...... اس سے مراد حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کنعان نامی ایک بیٹا اور ایک بیوی ہیں، کنعان منافق تھا اور بیوی کافرہ تھی۔

2 ...... نجات اہلِ ایمان اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دونوں کو ملی جبکہ حمد کا حکم حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیا گیا کیونکہ آپ قوم کے نبی اور امام تھے تو اِن کا حمد و ثنا کرنا امت کی ترجمانی کے طور پر تھا۔ نیز بحیثیتِ نبی جب حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حمد کرنی تھی تو امت نے آپ کی پیروی کرنی تھی۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	وَّ	اِنْ	كُنَّا	لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾	ثُمَّ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	اور	بیشک	ہم تھے	ضرور آزمانے والے	پھر

بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں اور بیشک ہم ضرور آزمانے والے تھے ○ پھر

اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا

اَنْشَاْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾ [1]	فَاَرْسَلْنَا	فِیْهِمْ	رَسُوْلًا
ہم نے پیدا کی	ان کے بعد	ایک دوسری قوم	تو ہم نے بھیجا	ان میں	ایک رسول

ان کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم پیدا کی ○ تو ہم نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے

مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

مِّنْهُمْ	اَنِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ
ان میں سے	کہ	عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	کوئی معبود

بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا

غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ

غَیْرُهٗ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	قَالَ	الْمَلَاُ [2]	مِنْ قَوْمِهِ
اس کے سوا	تو کیا تم ڈرتے نہیں	اور	کہا	سرداروں (نے)	اس کی قوم میں سے

کوئی معبود نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ اور اس کی قوم کے وہ سردار بولے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	آخرت کی ملاقات کو	اور

جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اور

قومِ نوح کی ہلاکت نشانِ عبرت ہے

قومِ عاد کی طرف اشارہ

حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف اشارہ

کافر سرداروں کے شبہات

ع ۲

1 ...... اس قوم سے مراد حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم عاد ہے۔

2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت زیادہ تر مالداروں اور سرداروں نے کی جبکہ غریب و مسکین لوگ ایمان کی طرف زیادہ راغب ہوئے۔ مال و منصب عموماً غفلت پیدا کرتے ہیں جبکہ ان سے دوری خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے، اگرچہ فی نفسہ نہ مالدار ہونا برا ہے اور نہ ہی غریب ہونا کوئی فضیلت۔

اَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْۙ

اَتْرَفْنٰهُمْ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	مَا	هٰذَاۤ	اِلَّا	بَشَرٌ[1]	مِّثْلُكُمْ
ہم نے خوشحالی دی انہیں	دنیا کی زندگی میں	(بولے) نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	تمہارے جیسا

ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں خوشحالی عطا فرمائی (بولے:) یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک آدمی ہے،

یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ۙ

یَاْكُلُ	مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ	وَ	یَشْرَبُ	مِمَّا	تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾
کھاتا ہے	(اسی میں) سے جو تم کھاتے ہو	اور	پیتا ہے	(اسی میں) سے جو	تم پیتے ہو

جو تم کھاتے ہو اسی میں سے یہ کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے یہ پیتا ہے ○

کفار کا نبی کی اطاعت میں اپنا نقصان سمجھنا

وَ لَىٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا

وَ	لَىٕنْ	اَطَعْتُمْ[2]	بَشَرًا مِّثْلَكُمْ	اِنَّكُمْ	اِذًا
اور	ضرور اگر	تم اطاعت کروگے	اپنے جیسے ایک آدمی (کی)	بیشک تم	اس وقت

اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کروگے جب تو

کفار کا مرنے کے بعد اٹھنے پر اظہارِ تعجب اور اسے بعید سمجھنا

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ۙ اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ

لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾	اَیَعِدُكُمْ	اَنَّكُمْ	اِذَا	مِتُّمْ	وَ
ضرور خسارہ پانے والے (ہوگے)	کیا وہ وعدہ دیتا ہے تمہیں	کہ تم	جب	مرجاؤگے	اور

تم ضرور خسارہ پانے والے ہوگے ○ کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مرجاؤگے اور

كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ۙ هَیْهَاتَ

كُنْتُمْ	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	اَنَّكُمْ	مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾	هَیْهَاتَ
ہوجاؤگے	مٹی	اور	ہڈیاں	(اس کے بعد) بیشک تم	نکالے جاؤگے	بہت دور ہے

مٹی اور ہڈیاں ہوجاؤگے کہ (اس کے بعد پھر) تم نکالے جاؤگے ○ جو وعدہ تم سے کیا جارہا ہے

(1)...... نبی کو اپنے جیسا بشر کہنا اور ان کے ظاہری کھانے پینے کو دیکھنا اور ان کے باطنی مقام اور نزولِ وحی کو نہ دیکھنا، ہمیشہ سے کفار کا کام رہا ہے۔

(2)...... نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی پیروی میں ناکامی جبکہ نافرمانی میں کامیابی سمجھنا کفار کا طریقہ ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اطاعت خسارے سے بچاتی اور دنیا و آخرت کی سعادتوں سے سرفراز کرتی ہے۔ افسوس! کچھ نام نہاد مسلمان بھی ایسے ہیں جو کفار کے اخلاق و کردار اور اعمال و افعال کی پیروی کو کامیابی اور خدا کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے طریقے پر چلنے کو تاریکی و دقیانوسیت اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔

کافروں کا صرف دنیا کو سب کچھ سمجھنا

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

هَيْهَاتَ	لِمَا	تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ (1)	اِنْ	هِيَ	اِلَّا	حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
بہت دور ہے	جس کا	تم سے وعدہ کیا جارہا ہے	نہیں	یہ	مگر	ہماری دنیاوی زندگی

وہ بہت دور ہے وہ بہت دور ہے ○ زندگی تو صرف ہماری دنیا کی زندگی ہے،

کافروں کا حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اعتراض

نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا

نَمُوْتُ	وَ	نَحْيَا	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾	اِنْ	هُوَ (2)	اِلَّا
ہم مرتے ہیں	اور	جیتے ہیں	اور	نہیں	ہم	اٹھائے جانے والے	نہیں	وہ	مگر

ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم اٹھائے جانے والے نہیں ہیں ○ یہ تو صرف

رَجُلُ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ

رَجُلُ افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	وَّ	مَا	نَحْنُ	لَهٗ
ایک آدمی اس نے بہتان باندھا ہے	اللہ پر	جھوٹ	اور	نہیں	ہم	اس کا

ایک ایسا مرد ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس کا

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور انہیں جواب

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾	قَالَ	رَبِّ	انْصُرْنِيْ	بِمَا
یقین کرنے والے	(رسول نے) عرض کی	اے میرے رب	مدد فرما میری	(اس) وجہ سے کہ

یقین کرنے والے نہیں ہیں ○ عرض کی: اے میرے رب! میری مدد فرما

كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾	قَالَ	عَمَّا قَلِيْلٍ	لَّيُصْبِحُنَّ	نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾
انہوں نے جھٹلایا ہے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	تھوڑی (دیر) میں	ضرور وہ ہو جائیں گے	پچھتانے والے

کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ○ اللہ نے فرمایا: تھوڑی دیر میں یہ پچھتانے والے ہو جائیں گے ○

(1)...... خود کو عقلِ کُل سمجھنا اور حق بات کو کسی صورت تسلیم نہ کرنا بد عقلی، نادانی اور کفار کا طرزِ عمل ہے۔ فی زمانہ ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اپنی سوچ کے علاوہ کسی چیز کو صحیح ماننے پر تیار نہیں، یہاں تک کہ صحابہ و تابعین و سلف صالحین پر بھی اعتراض کرنے سے نہیں ڈرتے جبکہ دینی عقائد و اعمال نیز دینی حلیے، علمائے دین اور عاملینِ دین پر اعتراض کرنا تو ایک فیشن بن چکا ہے، لیکن اتنا یاد رکھیں کہ مرنے کے بعد ایک دن خدا کو ان حرکتوں کا جواب دینا ہے۔ (2)...... کافر سرداروں نے حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں کہا کہ یہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے خود کو اللہ تعالیٰ کا نبی بتا کر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی خبر دے کر

(بقیہ اگلے صفحہ پر) ←

قومِ ثمود کی ہلاکت

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا

فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ	فَجَعَلْنٰهُمْ	غُثَآءً	فَبُعْدًا
تو پکڑ لیا انہیں	سچی چنگھاڑ (نے)	تو ہم نے بنادیا انہیں	سوکھی گھاس کوڑا	تو دوری ہو

تو سچی چنگھاڑ نے انہیں پکڑ لیا تو ہم نے انہیں سوکھی گھاس کوڑا بنادیا تو ظالم لوگوں

مزید قوموں کی ہلاکت اور رسولوں کا اجمالی تذکرہ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٤٢﴾ ط

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾	ثُمَّ	اَنْشَاْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٤٢﴾
ظالم لوگوں کے لئے	پھر	ہم نے پیدا کیں	ان کے بعد	دوسری قومیں

کیلئے دوری ہو ○ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری بہت سی قومیں پیدا کیں ○

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ ط ثُمَّ اَرْسَلْنَا

مَا تَسْبِقُ	مِنْ اُمَّةٍ	اَجَلَهَا	وَ	مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٤٣﴾	ثُمَّ	اَرْسَلْنَا
پہلے نہیں جاتی	کوئی امت	اپنی مدت (سے)	اور	نہ وہ پیچھے رہتے ہیں	پھر	ہم نے بھیجے

کوئی امت اپنی مدت سے نہ پہلے جاتی ہے اور نہ وہ پیچھے رہتے ہیں ○ پھر ہم نے لگاتار

رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ

رُسُلَنَا	تَتْرَا	كُلَّمَا	جَآءَ	اُمَّةً	رَّسُوْلُهَا	كَذَّبُوْهُ[1]
اپنے رسول	لگاتار	جب کبھی	آیا	کسی امت (کے پاس)	اس کا رسول	انہوں نے جھٹلایا اسے

اپنے رسول بھیجے۔ جب کبھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا

فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا

فَاَتْبَعْنَا	بَعْضَهُمْ	بَعْضًا	وَّ	جَعَلْنٰهُمْ	اَحَادِيْثَ	فَبُعْدًا
تو ہم نے پیچھے کیا	ان کے بعض (کو)	بعض (کے)	اور	بناڈالا انہیں	داستانیں	تو دوری ہو

تو ہم نے ایک کو دوسرے سے ملادیا اور انہیں داستانیں بناڈالا تو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس کی بات کا یقین کرنے والے نہیں ہیں۔

1 ...... یہاں تنبیہ کی گئی ہے کہ پہلی قوموں نے نبیوں کو جھٹلایا تو انہیں ہلاک کرکے قصے کہانیاں بنادیا گیا، محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب کرکے تمہارا بھی کہیں یہی حال نہ ہو۔

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرعون کی طرف جانا اور فرعونیوں کا تکبر

لِّقَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ

لِّقَوْمٍ	لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾	ثُمَّ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى	وَ	اَخَاهُ
(ان) لوگوں کیلئے	جو ایمان نہیں لاتے	پھر	ہم نے بھیجا	موسیٰ	اور	اس کے بھائی

ایمان نہ لانے والے دور ہوں ○ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو

هٰرُوْنَ ۬ۙ بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۵﴾ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ

هٰرُوْنَ	بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۵﴾ (1)	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ
ہارون (کو)	اپنی آیتوں اور روشن دلیل کے ساتھ	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

اپنی آیتوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فرعونیوں کا تکبر انہ کلام اور جھٹلانا

فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِیْنَ ﴿۴۶﴾ۚ فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ

فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا	قَوْمًا عَالِیْنَ ﴿۴۶﴾	فَقَالُوْۤا	اَنُؤْمِنُ
تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے	غلبہ پائے ہوئے لوگ	تو انہوں نے کہا	کیا ہم ایمان لے آئیں

تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ غلبہ پائے ہوئے لوگ تھے ○ تو کہنے لگے: کیا ہم اپنے جیسے

لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ۚ

لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا	وَ	قَوْمُهُمَا	لَنَا	عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾
اپنے جیسے دو آدمیوں پر	اور (حالانکہ)	ان دونوں کی قوم	ہماری	اطاعت گزار، خدمتگار (ہے)

دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان کی قوم ہماری اطاعت گزار ہے ○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم پر انعامِ الٰہی

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِیْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لَقَدْ

فَكَذَّبُوْهُمَا	فَكَانُوْا	مِنَ الْمُهْلَكِیْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	لَقَدْ
تو انہوں نے جھٹلایا ان دونوں کو	تو ہو گئے	ہلاک کئے جانے والوں میں سے	اور	ضرور بیشک

تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے جانے والوں میں سے ہو گئے ○ اور بیشک

1 ...... یہاں آیات سے مراد معجزات اور روشن دلیل سے مراد عصا ہے، یہ بھی اگرچہ معجزات میں داخل ہے لیکن بہت منفرد ہونے کی وجہ سے اسے جدا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی والدہ کا ذکر

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ جَعَلْنَا

اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	لَعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	جَعَلْنَا
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	تاکہ وہ (بنی اسرائیل)	ہدایت پا جائیں	اور	ہم نے بنا دیا

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تاکہ (بنی اسرائیل) ہدایت پا جائیں ○ اور ہم نے

ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰیَةً وَّ اٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ

ابْنَ مَرْیَمَ	وَ	اُمَّهٗۤ	اٰیَةً (1)	وَّ	اٰوَیْنٰهُمَاۤ	اِلٰى رَبْوَةٍ
مریم کے بیٹے	اور	اس (بیٹے) کی ماں (کو)	نشانی	اور	ٹھکانہ دیا انہیں	ایک بلند زمین کی طرف

مریم اور اس کے بیٹے کو نشانی بنا دیا اور انہیں ایک بلند،

ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ ﴿۵۰﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا

ذَاتِ قَرَارٍ	وَّ	مَعِیْنٍ ﴿۵۰﴾	یٰۤاَیُّهَا	الرُّسُلُ	كُلُوْا
ٹھہرنے کے لائق	اور	آنکھوں کے سامنے بہتے پانی (والی)	اے	رسولو	کھاؤ

رہائش کے قابل اور آنکھوں کے سامنے بہتے پانی والی سرزمین میں ٹھکانہ دیا ○ اے رسولو! پاکیزہ چیزیں

رزقِ حلال اور نیک اعمال سے متعلق تمام رسولوں کو مشترکہ ہدایت

مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

مِنَ الطَّیِّبٰتِ	وَ	اعْمَلُوْا (2)	صَالِحًا	اِنِّیْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
پاکیزہ چیزوں سے	اور	عمل کرو	اچھا، نیک	بیشک میں	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

کھاؤ اور اچھا کام کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو

عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾ ط وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا

عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾	وَ	اِنَّ	هٰذِهٖۤ	اُمَّتُكُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	اَنَا
جاننے والا (ہوں)	اور	بیشک	یہ (اسلام)	تمہارا دین	ایک ہی دین (ہے)	اور	میں

جانتا ہوں ○ اور بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں

تمام انبیاء کا اصل دین ایک ہی تھا

رکوع ۴/۲

(1)...... حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نشانی ہونا اس طور پر ہے کہ انہیں کسی مرد نے نہ چھوا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کے پیٹ میں حمل پیدا فرما دیا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نشانی ہونا اس طور پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کے پیدا فرمایا، جھولے میں انہیں کلام کرنے کی طاقت دی اور ان کے دستِ اقدس سے پیدائشی اندھوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دی اور مردوں کو زندہ فرمایا۔ (2)...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسی بارگاہِ الٰہی کی مقرب ترین ہستیوں پر بھی عبادات فرض تھیں، لہٰذا کوئی شخص خواہ وہ کسی درجہ کا ہو عبادت سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ

رَبُّكُمْ	فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾	فَتَقَطَّعُوْۤا	اَمْرَهُمْ	بَیْنَهُمْ
تمہارا رب (ہوں)	تو تم ڈرو مجھ سے	تو انہوں نے کاٹ کر ٹکڑے کردیا	اپنا امر (دین)	اپنے درمیان

تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو○ تو ان کی امتوں نے اپنے دین کو آپس میں

زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾

زُبُرًا	كُلُّ حِزْبٍۭ	بِمَا	لَدَیْهِمْ	فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾
ٹکڑے ٹکڑے	تمام گروہ	(اس) پر جو	ان کے پاس (ہے)	خوش ہیں

ٹکڑے ٹکڑے کرلیا، ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے○

فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۵۴﴾ اَیَحْسَبُوْنَ

فَذَرْهُمْ	فِیْ غَمْرَتِهِمْ	حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۵۴﴾	اَیَحْسَبُوْنَ
تو تم چھوڑ دو انہیں	ان کی جہالت (گمراہی) میں	ایک مدت تک	کیا وہ گمان کررہے ہیں

تو تم انہیں ایک مدت تک ان کی گمراہی میں چھوڑ دو○ کیا یہ خیال کررہے ہیں

اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۵۵﴾ۙ نُسَارِعُ

اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ	مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۵۵﴾	نُسَارِعُ
کہ جس کے ساتھ ہم مدد کررہے ہیں ان کی	(یعنی) مال اور بیٹوں سے	(تو) ہم جلدی کررہے ہیں

کہ وہ جو ہم مال اور بیٹوں کے ساتھ ان کی مدد کررہے ہیں○ تو یہ ہم ان کیلئے

لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ

لَهُمْ	فِی الْخَیْرٰتِ	بَلْ	لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ (1)	اِنَّ	الَّذِیْنَ	هُمْ
ان کے لئے	بھلائیوں میں	بلکہ	انہیں خبر نہیں	بیشک	وہ لوگ جو	وہ

بھلائیوں میں جلدی کررہے ہیں؟ بلکہ انہیں خبر نہیں○ بیشک وہ جو

دین سے متعلق امتوں کا رویہ

کفار پر نعمتوں کی بہتات رضائے الٰہی کی دلیل نہیں

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کو تسلی

کامل ایمان والوں کی 5 صفات

(1) ...... کفار کے پاس مال اور اولاد کی کثرت اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ڈھیل ہے۔ فی زمانہ کفار کی دنیوی علوم وفنون میں ترقی اور مال ودولت کی بہتات دیکھ بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے جبھی تو وہ اس قدر ترقی یافتہ ہیں۔ یہ غلط فہمی ہے ورنہ تو فرعون ونمرود کو بھی عذاب سے پہلے خدا کا پسندیدہ بندہ مان لینا چاہئے کہ یہ سب کچھ تو ان کے پاس بھی تھا تو جب وہ دنیوی ترقی کے باوجود خدا کے دشمن ہی تھے، پسندیدہ بندے نہیں تو آج کے کفار اسی ترقی وخوشحالی سے خدا کے پسندیدہ کیوں بن گئے۔

مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ	مُّشْفِقُوْنَ ﴿٥٧﴾	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
اپنے رب کے خوف سے	ڈرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کی آیتوں پر

اپنے رب کے ڈر سے خوفزدہ ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِرَبِّهِمْ	لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾	وَ
ایمان لاتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کے ساتھ	(کسی کو) شریک نہیں کرتے	اور

ایمان لاتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں کرتے ○ اور

الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ

الَّذِيْنَ	يُؤْتُوْنَ	مَاۤ	اٰتَوْا	وَّ	قُلُوْبُهُمْ	وَجِلَةٌ[1]
وہ لوگ جو	دیتے ہیں	جو کچھ	انہوں نے دیا	اور (جبکہ)	ان کے دل	ڈر رہے ہیں

وہ جنہوں نے جو کچھ دیا وہ اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے ڈر رہے ہیں

اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾ اُولٰٓىِٕكَ يُسٰرِعُوْنَ

اَنَّهُمْ	اِلٰى رَبِّهِمْ	رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾	اُولٰٓىِٕكَ	يُسٰرِعُوْنَ
(اس سے) کہ وہ	اپنے رب کی طرف	لوٹنے والے (ہیں)	یہ لوگ	جلدی کرتے ہیں

کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ لوگ بھلائیوں میں

فِی الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَ لَا نُكَلِّفُ

فِی الْخَيْرٰتِ	وَ	هُمْ	لَهَا	سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾	وَ	لَا نُكَلِّفُ
بھلائیوں میں	اور	وہی	ان کے لیے	آگے بڑھنے والے (ہیں)	اور	ہم بوجھ نہیں رکھتے

جلدی کرتے ہیں اور یہی بھلائیوں کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں ○ اور ہم کسی جان پر

[1] پہلے زمانے کے لوگ شب و روز عبادت میں گزارتے اور پھر بھی ڈرتے تھے کہ کہیں ان کے عمل نامقبول نہ ہو جائیں لیکن آج کی صورتِ حال ایسی ہے جیسی ایک روایت میں بیان کی گئی ہے۔ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں قرآنِ پاک ان کے دلوں میں ایسے پرانا ہو جائے گا جیسے بدن پر کپڑے پرانے ہو جاتے ہیں، ان کے تمام کام لالچ کی وجہ سے ہوں گے جس میں خوف نہیں ہو گا، اگر ان میں سے کوئی اچھا عمل کرے گا تو کہے گا یہ مقبول ہو گا اور اگر برائی کرے گا تو کہے گا میری بخشش ہو جائے گی۔ (احیاء علوم الدین، ۳/۴۷۴)

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَ لَدَیْنَا كِتٰبٌ

نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا (1)	وَ	لَدَیْنَا	كِتٰبٌ
کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)	اور	ہمارے پاس	ایک کتاب (ہے)

اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے

کافروں کی قرآن مجید سے غفلت

یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

یَّنْطِقُ	بِالْحَقِّ	وَ	هُمْ	لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾	بَلْ	قُلُوْبُهُمْ
جو بیان کرتی ہے	حق	اور	وہ	ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	بلکہ	ان (کافروں) کے دل

جو حق بیان کرتی ہے اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○ بلکہ کافروں کے دل

فِیْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَ لَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

فِیْ غَمْرَةٍ	مِّنْ هٰذَا	وَ	لَهُمْ	اَعْمَالٌ	مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
غفلت میں (ہیں)	اس (قرآن) سے	اور	ان کے	کام	ان (مسلمانوں کے اعمال) کے علاوہ (ہیں)

اس قرآن سے غفلت میں ہیں اور کافروں کے کام ان اعمال کے علاوہ ہیں

مبتلائے عذاب کفار کی فریاد

هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْهِمْ

هُمْ لَهَا	عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾	حَتّٰۤی	اِذَاۤ	اَخَذْنَا	مُتْرَفِیْهِمْ
جن کو وہ	کر رہے (ہیں)	یہاں تک کہ	جب	ہم نے پکڑا	ان کے خوشحال لوگوں (کو)

جنہیں یہ کر رہے ہیں ○ یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب میں

فریادِ کفار کا جواب

بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ یَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ؕ لَا تَجْـَٔرُوا الْیَوْمَ ۫ اِنَّكُمْ

بِالْعَذَابِ (2)	اِذَا	هُمْ	یَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾	لَا تَجْـَٔرُوا	الْیَوْمَ	اِنَّكُمْ
عذاب میں	(تو) جبھی	وہ	فریاد کرنے لگے	تم فریاد نہ کرو	آج	بیشک تم

پکڑا تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے ○ آج فریاد نہ کرو، بیشک

(1) ...... یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ وہ اپنے بندوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں عبادات و معاملات کے متعلق وہی احکام دیئے گئے ہیں جن پر ہم عمل کرسکتے ہیں۔ اپنی سستی اور کوتاہی کو اس حیلے کا ذریعہ نہ بنایا جائے کہ دینی احکام پر عمل کرنا آج کے زمانے میں بڑا مشکل ہے۔ (2) ...... یہاں عذاب سے مراد بدر کے دن قتل کیا جانا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی اور اس کی وجہ سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مردار تک کھا گئے۔

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

مِّنَّا	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾	قَدْ	كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى	عَلَيْكُمْ
ہماری طرف سے	تمہاری مدد نہیں کی جائے گی	بیشک	میری آیتیں پڑھی جاتی تھیں	تم پر

ہماری طرف سے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ○ بیشک میری آیات کی تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی تھی

فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ بِهٖ

فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾	مُسْتَكْبِرِيْنَ	بِهٖ
تو تم اپنی ایڑیوں کے بل اُلٹے پلٹ جاتے تھے	تکبر کرتے	اس (خانہ کعبہ کی خدمت) پر

تو تم اپنی ایڑیوں کے بل اُلٹے پلٹتے تھے ○ خانہ کعبہ کی خدمت پر ڈینگیں مارتے،

سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا

سٰمِرًا	تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾	اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا
رات کو اُلٹی سیدھی باتیں کرتے	(حق کو) چھوڑتے ہوئے	تو کیا اُنہوں نے غور و فکر نہیں کیا

رات کو اُلٹی سیدھی باتیں ہانکتے، (حق کو) چھوڑتے ہوئے ○ کیا اُنہوں نے قرآن میں

الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

الْقَوْلَ	اَمْ	جَآءَهُمْ	مَّا	لَمْ يَاْتِ	اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ (1)
بات (یعنی قرآن میں)	یا	آیا ان کے پاس	وہ جو	نہ آیا تھا	ان کے پہلے باپ دادا (کے پاس)

غور و فکر نہیں کیا؟ یا کیا اُن کے پاس وہ آیا جو اُن کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا؟ ○

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ

اَمْ	لَمْ يَعْرِفُوْا	رَسُوْلَهُمْ	فَهُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾	اَمْ
یا	انہوں نے نہیں پہچانا	اپنے رسول (کو)	تو وہ	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	یا

یا کیا اُنہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں ہے؟ تو وہ اس کا انکار کر رہے ہیں ○ یا

اتباعِ حق سے اعراض کرنے پر کفار کی زجر و ملامت

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف نسبتِ جنون کا رد

انکارِ رسالت میں کفار کی ہٹ دھرمی

1 ...... یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے زمانے میں ہوئی ہی نہ ہو جس کی بنا پر کفار یہ کہہ کر ایمان لانے سے انکار کر دیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ رسول بھی آیا کرتے ہیں۔ اگر کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ مانتے۔

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَ

يَقُوْلُوْنَ	بِهٖ	جِنَّةٌ	بَلْ	جَآءَهُمْ	بِالْحَقِّ	وَ
وہ کہتے ہیں	اس (رسول) پر	جنون (طاری ہے)	بلکہ	وہ آیا ان کے پاس	حق کے ساتھ	اور

وہ کہتے ہیں کہ اس رسول پر جنون طاری ہے بلکہ وہ تو ان کے پاس حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور

اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝۷۰ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ

اَكْثَرُهُمْ	لِلْحَقِّ	كٰرِهُوْنَ ۝۷۰	وَ	لَوِ	اتَّبَعَ	الْحَقُّ
ان (کافروں) میں اکثر	حق کو	ناپسند کرنے والے (ہیں)	اور	اگر	پیروی کرتا	حق

ان کافروں میں اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں ○ اور اگر حق ان کی خواہشوں کی

قرآن خواہشاتِ کفار کے تابع نہیں

اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ

اَهْوَآءَهُمْ (1)	لَفَسَدَتِ	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	وَ	مَنْ
ان کی خواہشات (کی)	(تو) ضرور تباہ ہو جاتے	آسمان	اور	زمین	اور	جو کوئی

پیروی کرتا تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی

فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

فِيْهِنَّ	بَلْ	اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ	فَهُمْ	عَنْ ذِكْرِهِمْ
ان میں (ہیں)	بلکہ	ہم لائے ان کے پاس ان کی نصیحت	تو وہ	اپنی نصیحت (ہی) سے

ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے بلکہ ہم تو ان کے پاس ان کی نصیحت لائے ہیں تو وہ اپنی نصیحت ہی سے

مُّعْرِضُوْنَ ۝۷۱ؕ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ

مُّعْرِضُوْنَ ۝۷۱	اَمْ	تَسْـَٔلُهُمْ	خَرْجًا	فَخَرَاجُ رَبِّكَ
منہ پھیرے ہوئے (ہیں)	کیا	تم مانگتے ہو ان سے	کچھ اجرت	تو تمہارے رب کا اجر

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ کیا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو؟ تو تمہارے رب کا اجر

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا کمالِ اخلاص

1 ...... یعنی اگر قرآن پاک میں کفار کی خواہشات و نظریات کے مطابق مضامین ہوتے جیسے ایک سے زیادہ خدا ہونا وغیرہ، تو کائنات کا نظام تباہ ہو کر رہ جاتا کیونکہ قرآن مجید سچی کتاب ہے اور اس میں جو چیز مذکور ہے وہ حقیقت بھی ہے، اب اگر قرآن میں دو خدا لکھے ہوتے تو حقیقت میں بھی دو ہوتے لیکن اگر ایسا ہوتا اور ہر خدا کا حکم دوسرے کے مختلف ہوتا تو اب اگر سب کے ارادے ایک ہی وقت میں پورے ہوتے تو ساری کائنات تباہ ہو جاتی۔ خلاصہ یہ کہ قرآن حق کے بیان اور نصیحت پر مشتمل ہے لہٰذا جو اس میں مذکور ہے اسی کو تسلیم کیا جائے۔

صراطِ مستقیم کے داعی

خَیْرٌ ۖ وَّ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّكَ

خَیْرٌ	وَّ	هُوَ	خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	اِنَّكَ
سب سے بہتر (ہے)	اور	وہ	سب سے بہتر روزی دینے والا (ہے)	اور	بیشک تم

سب سے بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ○ اور بیشک تم

سیدھی راہ سے کنارہ کش لوگ

لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

لَتَدْعُوْهُمْ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۷۳﴾	وَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ
ضرور بلاتے ہو انہیں	سیدھے راستے کی طرف	اور	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے

انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ○ اور بیشک جو آخرت پر

مصیبت ٹلنے کے بعد کفار کا عناد و سرکشی

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ

بِالْاٰخِرَةِ [1]	عَنِ الصِّرَاطِ	لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾	وَ	لَوْ	رَحِمْنٰهُمْ	وَ
آخرت پر	(سیدھی) راہ سے	ضرور کترائے ہوئے (ہیں)	اور	اگر	ہم رحم فرماتے ان پر	اور

ایمان نہیں لاتے وہ ضرور سیدھی راہ سے کترائے ہوئے ہیں ○ اور اگر ہم ان پر رحم فرماتے اور

كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِیْ طُغْیَانِهِمْ

كَشَفْنَا	مَا	بِهِمْ	مِّنْ ضُرٍّ	لَّلَجُّوْا	فِیْ طُغْیَانِهِمْ
ٹال دیتے	جو	ان پر (پڑی تھی)	مصیبت	(تو) ضرور ڈھیٹ پن کرتے	اپنی سرکشی میں

جو مصیبت ان پر پڑی تھی وہ ٹال دیتے تو یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے

مصیبت کے موقع پر کفار کی اطاعتِ الٰہی سے روگردانی

یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ لَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا

یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَخَذْنٰهُمْ	بِالْعَذَابِ	فَمَا اسْتَكَانُوْا
بھٹکتے ہوئے	اور	ضرور بیشک	ہم نے پکڑا انہیں	عذاب میں	تو نہ وہ جھکے

ضرور ڈھیٹ پن کرتے ○ اور بیشک ہم نے انہیں عذاب میں گرفتار کردیا تو وہ نہ تب اپنے رب کے حضور

[1] ...... آخرت پر ایمان اور قیامت کی ہولناکیوں کا خوف راہِ حق تلاش کرنے اور اس پر چلنے کا بہت مضبوط ذریعہ ہے۔ جس کے دل سے قیامت کا خوف نکل گیا اس کا سیدھے راستے پر چلنا ممکن نہیں۔ سلف صالحین قیامت سے بہت ڈرتے تھے، مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سورۂ ''اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ'' کی تلاوت فرمائی (جس میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے) جب اس آیت ''وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ'' (اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے) پر پہنچے تو (غلبۂ خوف کی وجہ سے) بیہوش ہو کر گر پڑے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/۲۲۶)

مبتلا ئے عذاب کفار کی ناامیدی

لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

لِرَبِّهِمْ	وَ	مَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	فَتَحْنَا	عَلَيْهِمْ
اپنے رب کے حضور	اور	نہ (اب) عاجزی کررہے ہیں	یہاں تک کہ	جب	ہم کھولتے ہیں	ان پر

جھکے اور نہ ہی (اب) عاجزی کررہے ہیں ○ یہاں تک کہ جب ہم اُن پر کسی سخت عذاب والا

اعضاء کی نعمتیں اور مخلوق کی ناشکری

بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ ع وَهُوَ

بَابًا	ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ	اِذَا	هُمْ	فِيْهِ	مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾	وَ	هُوَ
دروازہ	کسی سخت عذاب والا	(تو) اس وقت	وہ	اس میں	ناامید ہونے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)

دروازہ کھولتے ہیں تو اس وقت وہ اس میں ناامید پڑے ہوتے ہیں ○ اور وہی ہے

الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

الَّذِيْۤ	اَنْشَاَ	لَكُمُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	الْاَفْـِٕدَةَ	قَلِيْلًا مَّا
جس نے	بنائے	تمہارے لیے	کان	اور	آنکھیں	اور	دل	بہت ہی کم

جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت ہی کم

وقوعِ قیامت کی طرف اشارہ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ [1]	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	ذَرَاَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	وَ	اِلَيْهِ
تم شکر ادا کرتے ہو	اور	وہی (ہے)	جس نے	پھیلایا تمہیں	زمین میں	اور	اسی کی طرف

شکر ادا کرتے ہو ○ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَ

تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	يُحْيٖ	وَ	يُمِيْتُ	وَ
تمہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہی (ہے)	جو	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	اور

تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اور وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے،

[1]...... کانوں کی تخلیق کا ایک مقصد حق سن کر ہدایت پانا ہے اور آنکھوں کا ایک مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرنے والی نشانیوں کا مشاہدہ کیا جائے اور دلوں کی تخلیق کا ایک مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور و فکر کیا جائے۔ اب جس نے ان نعمتوں کو ان کے مقصد میں استعمال نہ کیا تو اس نے ناشکری کی اور حقیقت یہی ہے کہ لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے صبح کے وقت یہ کہا ”اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ“ تو اس نے اپنے دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت ایسا کہا تو اس نے اپنی رات کا شکر ادا کر دیا۔ (سنن ابو داؤد، ۴/۴۱۳، الحدیث: ۵۰۷۳)

انکارِ قیامت میں کفار کا حال

لَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰ بَلْ قَالُوْا

قَالُوْا	بَلْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰	اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	لَهُ
انہوں نے کہا	بلکہ	تو کیا تم سمجھتے نہیں	رات اور دن کا تبدیل ہونا	اسی کے لئے (ہے)

رات اور دن کا تبدیل ہونا اسی کے اختیار میں ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں ؟○ بلکہ انہوں نے وہی بات

مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا

مِتْنَا	ءَاِذَا	قَالُوْٓا	الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱	قَالَ	مَا	مِثْلَ
ہم مر جائیں گے	کیا جب	انہوں نے کہا تھا	پہلے لوگ	کہتے تھے	جو	(اس کے) جیسا

کہی جو پہلے والے کہتے تھے ○ انہوں نے کہا تھا: کیا جب ہم مر جائیں گے

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۸۲ لَقَدْ

لَقَدْ	لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۸۲	ءَاِنَّا	عِظَامًا	وَّ	تُرَابًا	كُنَّا	وَ
ضرور بیشک	ضرور اٹھائے جائیں گے	(تو) کیا بیشک ہم	ہڈیاں	اور	مٹی	ہو جائیں گے	اور

اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم اٹھائے جائیں گے ؟○ بیشک

وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

اِلَّآ	هٰذَآ	اِنْ	مِنْ قَبْلُ	هٰذَا	اٰبَآؤُنَا	وَ	نَحْنُ	وُعِدْنَا
مگر	یہ	نہیں	(اس سے) پہلے	یہ	ہمارے باپ دادا (کو)	اور	ہمیں	وعدہ دیا گیا

ہمیں اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو یہ وعدہ دیا گیا، یہ تو صرف

کفارِ مکہ کی فکری تضاد، بیش نہیں اور حقیقتِ حال کا بیان

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸۳ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ

اِنْ	فِيْهَآ	مَنْ	وَ	لِّمَنِ الْاَرْضُ	قُلْ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸۳ (1)
اگر	اس میں (ہے)	جو کچھ	اور	کس کی ہے زمین	تم کہو	پہلے لوگوں کی جھوٹی داستانیں

پہلے لوگوں کی جھوٹی داستانیں ہیں ○ تم فرماؤ: زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کس کا ہے ؟ اگر

1 ...... کفارِ مکہ گزشتہ قوموں میں انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت اور پھر قوموں کے کفر و انکار پر عذابِ الٰہی سے ان کی ہلاکت کا حال اچھی طرح جانتے تھے۔ انہوں نے آباؤ اجداد کے انکار کو پیشِ نظر رکھا اور اس کی تو پیروی کی لیکن ان کے انجام کو نظر انداز کر دیا۔ وجہ یہ کہ جب انسان میں ضد پیدا ہو جائے تو پڑھا لکھا، سمجھدار اور تاریخ و حالات سے باخبر آدمی بھی حق ماننے اور عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے آنکھیں بند کر لیتا اور اپنی تمام صلاحیتوں کو باطل کی طرف ہی لگا دیتا ہے۔

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾	سَيَقُوْلُوْنَ	لِلّٰهِ	قُلْ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾
تم جانتے ہو	اب وہ کہیں گے	اللہ کا	تم کہو	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے

تم جانتے ہو ○ اب کہیں گے کہ اللہ کا۔ تم فرماؤ: تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۸۶﴾

قُلْ	مَنْ	رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ	وَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۸۶﴾
تم کہو	کون (ہے)	ساتوں آسمانوں کا مالک	اور	عرشِ عظیم کا مالک

تم فرماؤ: ساتوں آسمانوں کا مالک اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ ○

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ

سَيَقُوْلُوْنَ	لِلّٰهِ	قُلْ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ [1]	قُلْ
اب وہ کہیں گے	(یہ سب) اللہ ہی کا (ہے)	تم کہو	تو کیا تم ڈرتے نہیں	تم کہو

اب کہیں گے: یہ سب اللہ ہی کا ہے۔ تم فرماؤ: تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ تم فرماؤ:

مَنْۢ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ یُجِیْرُ وَ لَا یُجَارُ

مَنْۢ بِیَدِهٖ	مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ	وَّ	هُوَ	یُجِیْرُ	وَ	لَا یُجَارُ
کس کے ہاتھ میں (ہے)	ہر چیز کی ملکیت، قبضہ	اور	وہ	پناہ دیتا ہے	اور	پناہ نہیں دی جاسکتی

ہر چیز کی ملکیت کس کے ہاتھ میں ہے؟ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف

عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ

عَلَیْهِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾	سَيَقُوْلُوْنَ	لِلّٰهِ
اس کے خلاف	اگر	تم جانتے ہو (تو جواب دو)	اب وہ کہیں گے	(یہ ملکیت) اللہ ہی کیلئے (ہے)

پناہ نہیں دی جاسکتی، اگر تمہیں علم ہے ○ اب کہیں گے: یہ (ملکیت) اللہ ہی کیلئے ہے۔

[1] ...... یہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل میں غور و فکر کرنے کا پہلے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا بعد میں ذکر کیا گیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ ان دلائل میں غور و فکر سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگی اور معرفت خوفِ خدا تک لیجائے گی۔ معلوم ہوا کہ کائنات اور مخلوقات میں غور و فکر کرتے رہنا چاہئے تاکہ دل معرفتِ خداوندی سے لبریز ہوں اور اس سے خوفِ خدا پیدا ہو جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہمیں روکے۔

قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ

قُلْ	فَاَنّٰى	تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾	بَلْ	اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّهُمْ
تم کہو	تو کیسے	جادو کے فریب میں پڑے ہو	بلکہ	ہم لائے ان کے پاس حق	اور	بیشک وہ

تم فرماؤ: تو کیسے جادو کے فریب میں پڑے ہو؟○ بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے اور وہ بیشک

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾	مَا اتَّخَذَ	اللّٰهُ	مِنْ وَّلَدٍ [1]	وَّ	مَا كَانَ
ضرور جھوٹے (ہیں)	نہ بنایا، اختیار نہ کیا	اللہ (نے)	(اپنا) کوئی بچہ	اور	نہیں ہے

جھوٹے ہیں○ اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا اور نہ اس کے ساتھ

مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا

مَعَهٗ	مِنْ اِلٰهٍ	اِذًا	لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا
اس کے ساتھ	کوئی (دوسرا) معبود	(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	ضرور لے جاتا ہر معبود جو

کوئی دوسرا معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود

خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

خَلَقَ	وَ	لَعَلَا	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ
اس نے پیدا کیا	اور	ضرور بڑائی، غلبہ چاہتے	ان کے بعض	بعض پر	اللہ پاک ہے

اپنی مخلوق لے جاتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر بڑائی و غلبہ چاہتا۔ اللہ ان باتوں سے

عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

عَمَّا	یَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾	عٰلِمِ الْغَیْبِ [2] وَ الشَّهَادَةِ	فَتَعٰلٰى	عَمَّا
(اس) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جاننے والا	تو وہ بلند ہے	(اس) سے جو

پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں○ (وہ اللہ) ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کا جاننے والا ہے تو وہ اس سے بلند ہے جو

اللہ تعالیٰ اولاد اور شریک سے پاک ہے

عظمتِ شانِ الٰہی

[1]...... اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے کیونکہ اولاد اپنے والدین کی جنس سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نوع اور جنس سے پاک ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے، اگر بالفرض کوئی دوسرا خدا ہوتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہر معبود اپنی مخلوق کو جدا کر لیتا اور اسے دوسرے کے اختیار میں نہ چھوڑتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر غلبہ پانا چاہتا تو ایسی صورت میں کائنات کے نظام کی تباہی یقینی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے، خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے اختیار میں ہے۔ [2]...... قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم اپنے پیارے بندوں کو عطا فرمایا ہے لیکن اس کے باوجود خاص لفظ "عالمُ الغیب" اللہ تعالیٰ کی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عاجزی اور اظہارِ بندگی

يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا

يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾	قُلْ	رَّبِّ	اِمَّا	تُرِيَنِّيْ	مَا
وہ شریک ٹھہراتے ہیں	تم عرض کرو	اے میرے رب	اگر	تو دکھادے مجھے	(وہ) جس کا

یہ شریک ٹھہراتے ہیں ○ تم عرض کرو: اے میرے رب! اگر تو مجھے وہ دکھادے جس کا

نزولِ عذاب پر قدرتِ الٰہی

يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَ

يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾	رَبِّ	فَلَا تَجْعَلْنِيْ	فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ (1)	وَ
انہیں وعدہ دیا جاتا ہے	اے میرے رب	تو تو (شامل) نہ کرنا مجھے	ظالم لوگوں میں	اور

ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ○ تو اے میرے رب! مجھے ان ظالموں میں (شامل) نہ کرنا ○ اور

اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ

اِنَّا	عَلٰۤى	اَنْ	نُّرِيَكَ	مَا	نَعِدُهُمْ
بیشک ہم	(اس) پر	کہ	دکھادیں تجھے	جس کا	ہم وعدہ دے رہے ہیں انہیں

بیشک ہم اس پر قادر ہیں کہ تمہیں وہ دکھادیں جس کا

برائی کو بھلائی سے دور کرنے کی تعلیم

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾	اِدْفَعْ (2)	بِالَّتِيْ	هِيَ	اَحْسَنُ	السَّيِّئَةَ
ضرور قادر (ہیں)	تم دور کرو	(اس کے) ذریعے جو	وہ	سب سے اچھی بھلائی (ہے)	برائی (کو)

ہم انہیں وعدہ دے رہے ہیں ○ سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دفع کرو۔

شیطان کے وسوسوں اور اس کی رسائی سے پناہ مانگنے کی دعا

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ

نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾	وَ	قُلْ	رَّبِّ
ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ بیان کرتے ہیں	اور	تم عرض کرو	اے میرے رب

ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ کر رہے ہیں ○ اور تم عرض کرو: اے میرے رب!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) صفتِ خاصہ ہے، یہ کسی دوسرے کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ 1 ...... یقیناً اللہ تعالیٰ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کفار کا ساتھی نہ بنائے گا، اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اس طرح دعا فرمانا، عاجزی اور بندگی کے اظہار نیز امت کی تعلیم کیلئے ہے۔ 2 ...... مفسرین نے اس خوبصورت جملے کے بہت سے معنی بیان کئے ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ برا سلوک کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرکے ان کی برائی کو دور کریں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ سیرت میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو معاشرہ خوشگوار اور پر سکون ہو جائے۔ آیت کے دوسرے معانی یہ ہیں کہ شرک کو توحید

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ

اَعُوْذُ	بِكَ	مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ [1]	وَ	اَعُوْذُ	بِكَ
میں پناہ مانگتا ہوں	تیری	شیطانوں کے وسوسوں سے	اور	میں پناہ مانگتا ہوں	تیری

میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ○ اور اے میرے رب! میں تیری

رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ

رَبِّ	اَنْ	يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَ
اے میرے رب	(اس سے) کہ	وہ آئیں میرے پاس	یہاں تک کہ	جب	آتی ہے

پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں ○ یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

اَحَدَهُمُ	الْمَوْتُ	قَالَ	رَبِّ	ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾
ان میں کسی ایک (کو)	موت	(تو) کہتا ہے	اے میرے رب	واپس لوٹا دے مجھے

موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے ○

لَعَلِّيْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ

لَعَلِّيْۤ	اَعْمَلُ	صَالِحًا [2]	فِيْمَا	تَرَكْتُ
شاید میں	عمل کرلوں	نیک	(اس دنیا) میں جسے	میں چھوڑ آیا ہوں

جس دنیا کو میں نے چھوڑ دیا ہے شاید اب میں اس میں کچھ نیک عمل کرلوں۔

كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىِٕلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ

كَلَّا	اِنَّهَا	كَلِمَةٌ	هُوَ	قَآىِٕلُهَا	وَ	مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ
ہرگز نہیں	بیشک وہ	ایک بات (ہے)	وہ	کہہ رہا ہے اسے	اور	ان کے آگے

ہرگز نہیں! یہ تو ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے اور ان کے آگے

موت کے وقت کافر کا سوال اور اس کا جواب

کافر کے سوال کی حیثیت اور دنیا کی واپسی سے مانع

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے، کفر کو ایمان سے اور نافرمانی کو فرمانبرداری سے دور کرو۔ 1 ...... رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شیطان کے اثرات سے محفوظ ہیں حتی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرین شیطان بھی مسلمان ہو گیا تھا جیسا کہ مسلم شریف میں ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان مسلط کر دیا گیا ہے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے ساتھ بھی؟ ارشاد فرمایا: میرے ساتھ بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا اور وہ مجھے خیر کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔ (مسلم، ص۱۵۱۲، الحدیث: ۶۹(۲۸۱۴))

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بروزِ قیامت نسبی تعلقات کا اختتام اور نفسی نفسی کا عالم

بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا

بَرْزَخٌ (1)	اِلٰى يَوْمِ	يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾	فَاِذَا
ایک رکاوٹ (ہے)	(اس) دن تک	(جس دن) وہ اٹھائے جائیں گے	توجب

ایک رکاوٹ ہے اس دن تک جس دن وہ اٹھائے جائیں گے ○ توجب

نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ

نُفِخَ	فِى الصُّوْرِ	فَلَاۤ	اَنْسَابَ (2)	بَيْنَهُمْ
پھونک ماری جائے گی	صُور میں	تو نہ (رہیں گے)	رشتے	ان کے درمیان

صُور میں پھونک ماری جائے گی تو نہ ان کے درمیان رشتے رہیں گے

بھاری اور ہلکے پلڑے والوں کا حال

يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ

يَوْمَئِذٍ	وَّ	لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾	فَمَنْ	ثَقُلَتْ
اس دن	اور	نہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے	تو وہ شخص جو	بھاری ہوں گے

اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے ○ تو جن کے پلڑے

مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ

مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾	وَ	مَنْ
اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہوں گے)	اور	وہ شخص جو

بھاری ہوں گے تو وہی کامیاب ہونے والے ہوں گے ○ اور جن کے

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا

خَفَّتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْۤا
ہلکے ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہ ہیں جنہوں نے	نقصان میں ڈالا

پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہ وہی ہوں گے جنہوں نے اپنی جانوں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شیطان سے پناہ مانگنا حکمِ الٰہی پر عمل اور امت کی تعلیم کے لئے تھا۔ 2...... کافر ایمان و عبادت اور اعمالِ صالحہ کیلئے دنیا میں لوٹنے کی دعا، تمنا اور فریاد کرے گا لیکن یہ بھی ثابت ہے کہ بے عمل مسلمان بھی نیک اعمال کے لئے دنیا میں لوٹائے جانے کا سوال کریں گے، لہٰذا اس پچھتاوے سے بچنے کیلئے آج زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نماز، عبادت، حقوقُ العباد، حسنِ اخلاق وغیرہا سب چیزوں کو اپنی زندگی میں شامل کر لینا چاہیے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... برزخ کا لفظی معنی ہے دو چیزوں کے درمیان کی حد، روک، حائل۔ اصطلاح میں موت سے حشر تک کے عالم کو برزخ کہتے ہیں۔ 2...... قیامت میں نسب کے سبب نفع پہنچانا یا حاصل کرنا

عذابِ کفار کی کیفیت اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ

اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ

وُجُوْهَهُمُ	تَلْفَحُ	خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾	فِيْ جَهَنَّمَ	اَنْفُسَهُمْ
ان کے چہروں (کو)	جھلس دے گی	ہمیشہ رہنے والے (ہوں گے)	(وہ) جہنم میں	اپنی جانوں (کو)

نقصان میں ڈالا، (وہ) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ○ ان کے چہروں کو آگ

النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى	كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ [1]	فِيْهَا	هُمْ	وَ	النَّارُ
کیا میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں	منہ چڑائے (ہوں گے)	اس میں	وہ	اور	آگ

جلادے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے ○ کیا تم پر میری آیتیں

جہنم میں کفار کا اقرار و فریاد

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوْا رَبَّنَا

رَبَّنَا	قَالُوْا	فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾	عَلَيْكُمْ
اے ہمارے رب	وہ کہیں گے	تو تم انہیں جھٹلاتے تھے	تم پر

نہ پڑھی جاتی تھیں؟ تو تم انہیں جھٹلاتے تھے ○ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب!

غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾

قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾	كُنَّا	وَ	شِقْوَتُنَا	عَلَيْنَا	غَلَبَتْ
گمراہ لوگ	ہم تھے	اور	ہماری بدبختی	ہم پر	غالب آئی

ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے ○

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا

عُدْنَا	فَاِنْ	مِنْهَا	اَخْرِجْنَا	رَبَّنَآ
ہم لوٹیں (برے اعمال کی طرف)	پھر اگر	اس (دوزخ) سے	نکال دے ہمیں	اے ہمارے رب

اے ہمارے رب! ہمیں دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سب ختم ہو جائے گا، سوائے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نسب کے، کیونکہ یہ قیامت کے دن مومن سادات کو کام آئے گا، جیسا کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”ان لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی۔ ہر تعلق اور رشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ اور تعلق (منقطع نہ ہوگا) کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد، ۸/۳۹۸، الحدیث: ۱۳۸۲۷)

[1] ......اس عذاب کی تفصیل حدیث پاک میں یہ بیان ہوئی کہ ”آگ انہیں بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ

فریاد کفار کا جواب

فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَــٴُوْا فِيْهَا وَ

فَاِنَّا	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾	قَالَ	اخْسَــٴُوْا	فِيْهَا	وَ
تو بیشک ہم	ظلم کرنے والے (ہوں گے)	(اللہ) فرمائے گا	دھتکارے پڑے رہو	اس (جہنم) میں	اور

تو بیشک ہم ظالم ہوں گے ○ اللہ فرمائے گا: دھتکارے ہوئے جہنم میں پڑے رہو اور

نیک بندوں کا مذاق اڑانے کا انجام

لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ

لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾	اِنَّهٗ	كَانَ	فَرِيْقٌ	مِّنْ عِبَادِيْ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَاۤ
بات نہ کرو مجھ سے	بیشک	تھا	ایک گروہ	میرے بندوں سے	وہ کہتے تھے	اے ہمارے رب

مجھ سے بات نہ کرو ○ بیشک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا: اے ہمارے رب!

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ

اٰمَنَّا	فَاغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	وَ	اَنْتَ
ہم ایمان لائے	تو تو بخش دے	ہمیں	اور	رحم فرما ہم پر	اور	تو

ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ۚۖ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾	فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ	سِخْرِيًّا (1)	حَتّٰۤى
سب سے بہتر رحم کرنے والا (ہے)	تو تم نے بنالیا انہیں	مذاق	یہاں تک کہ

سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ○ تو تم نے انہیں مذاق بنالیا یہاں تک کہ

نیک بندوں کے صبر کا صلہ

اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ

اَنْسَوْكُمْ	ذِكْرِيْ	وَ	كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	اِنِّيْ
انہوں نے بھلادی تمہیں	میری یاد	اور	تم ان سے ہنسا کرتے تھے	بیشک میں (نے)

ان لوگوں کا مذاق اڑانے نے تمہیں میری یاد بھلادی اور تم ان سے ہنسا کرتے تھے ○ بیشک

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ (ترمذی، ۱۱۹/۵، الحدیث: ۳۱۸۷) الامان والحفیظ

1 ......یہاں کفار کو جہنم میں سختی سے ڈانٹنے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا یہ کہہ کر مذاق اڑایا اور ان پر ہنسا کرتے تھے کہ کیا یہ غرباء اور گھٹیا لوگ ہم پر فضیلت رکھتے ہیں اور ہمیں گمراہ سمجھتے ہیں۔ افسوس! فی زمانہ مسلمان کہلانے والوں کی ایک تعداد اسی تمسخر و استہزاء میں مبتلا ہے کہ دنیوی تعلیم یافتہ، اخبار نویس، مالدار اور دانشور کہلانے والے لوگ علماءِ کرام اور احکامِ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے والے دیندار لوگوں کا مذاق اڑانے، ان پر ہنسنے اور

(بقیہ اگلے صفحے پر)

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

جَزَيْتُهُمُ	الْيَوْمَ	بِمَا	صَبَرُوْۤا	اَنَّهُمْ	هُمُ	الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
بدلہ دیا انہیں	آج	(اس) کا جو	انہوں نے صبر کیا	بیشک وہ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں ○

دنیا میں رہنے کی مدت سے متعلق کفار سے مکالمہ

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا

قٰلَ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	فِي الْاَرْضِ	عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾	قَالُوْا
(اللہ) فرمائے گا	کتنا	تم ٹھہرے ہو	زمین میں	سالوں کی گنتی (کے اعتبار سے)	وہ کہیں گے

اللہ فرمائے گا: تم زمین میں سالوں کی گنتی کے اعتبار سے کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ ○ وہ کہیں گے:

لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾

لَبِثْنَا	يَوْمًا	اَوْ	بَعْضَ يَوْمٍ	فَسْئَلِ	الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾
ہم ٹھہرے ہیں	ایک دن	یا	ایک دن کا کچھ حصہ	تو تو دریافت فرما	گننے والوں (سے)

ہم ایک دن رہے یا ایک دن کا بھی کچھ حصہ ٹھہرے ہیں تو گننے والوں سے دریافت فرما ○

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

قٰلَ	اِنْ	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	قَلِيْلًا	لَّوْ	اَنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
(اللہ) فرمائے گا	نہیں	تم ٹھہرے	مگر	بہت تھوڑا	اگر	بیشک تم	تم جانتے ہوتے

فرمائے گا: تم بہت تھوڑا ہی ٹھہرے ہو، اگر تم جانتے ○

لوگوں کو بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا

اَفَحَسِبْتُمْ	اَنَّمَا	خَلَقْنٰكُمْ	عَبَثًا (1)	وَّ	اَنَّكُمْ	اِلَيْنَا
تو کیا تم نے یہ سمجھا	کہ	ہم نے بنایا تمہیں	بیکار	اور	یہ کہ تم	ہماری طرف

تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انہیں بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ایسے افراد غور کرلیں کہ وہ کن کافروں کے طریقے پر چل رہے ہیں اور ان کا انجام کتنا دردناک ہوگا۔

1...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیکار نہیں بنایا کہ ہمیں آزاد چھوڑ دیا ہو اور نہ ہم پر امر و نہی وغیرہ کے احکام ہوں، نہ ہمیں مرنے کے بعد اُٹھایا جائے، نہ ہم سے اعمال کا حساب لیا جائے اور نہ ہمیں اعمال کی جزا دی جائے، ایسا نہیں ہے بلکہ ہماری پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہے اور زندگی و موت کی تخلیق ہمیں جانچنے کیلئے ہے کہ ہم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ تخلیقِ جن و انس کے اس مقصد پر غور کرنا بہت ضروری ہے۔

عظمت و شانِ الٰہی

لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾	فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	الْمَلِكُ الْحَقُّ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا
لوٹائے نہیں جاؤ گے	تو بہت بلندی والا ہے	اللہ	سچا بادشاہ	نہیں	کوئی معبود	مگر

لوٹائے نہیں جاؤ گے؟ ○ تو وہ اللہ بہت بلندی والا ہے جو سچا بادشاہ ہے، اس کے سوا

غیرُ اللہ کی عبادت گزاروں کا انجام

هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ

هُوَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾	وَ	مَنْ	يَّدْعُ	مَعَ اللّٰهِ
وہی	(وہ) عزت والے عرش کا مالک (ہے)	اور	جو	عبادت کرے	اللہ کے ساتھ

کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے ○ اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی

اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

اِلٰهًا اٰخَرَ	لَا	بُرْهَانَ	لَهٗ	بِهٖ	فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ
دوسرے معبود (کی)	نہیں	کوئی دلیل	اس کے پاس	اس کی	تو اس کا حساب صرف

عبادت کرے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب

مغفرت و رحمت کی دعا

عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ قُلْ

عِنْدَ رَبِّهٖ [1]	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ [2]	وَ	قُلْ
اس کے رب کے پاس (ہے)	بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	کفر کرنے والے	اور	تم کہو

اس کے رب کے پاس ہی ہے، بیشک کافر فلاح نہیں پائیں گے ○ اور تم عرض کرو،

رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

رَّبِّ	اغْفِرْ [3]	وَ	ارْحَمْ	وَ	اَنْتَ	خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾
اے میرے رب	بخش دے	اور	رحم فرما	اور	تو	سب سے بہتر رحم فرمانے والا (ہے)

اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے ○

ع ۶ ۲۶ ۶

1 ...... دنیاوی تکالیف اور قبر کا عذاب کفر کی کامل سزا نہیں ہے، کامل سزا قیامت کے دن جہنم میں شروع ہو گی۔ 2 ...... آخرت میں فلاح و کامیابی پانے کے لئے ایمان سب سے زیادہ ضروری چیز ہے، اس کے بغیر کسی صورت اُخروی کامیابی نہ ملے گی۔ 3 ...... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو استغفار کا حکم اپنے درجات کی بلندی اور بارگاہِ خداوندی میں عاجزی کے اظہار کیلئے ہے نیز یہ استغفار امت کے گناہوں کیلئے بھی ہے اور امت کو استغفار کا طریقہ سکھانے کیلئے بھی۔ مذکورہ دعا بہت خوبصورت ہے، اسے یاد کرکے اپنے صبح و شام کے معمولات میں شامل کرنا چاہئے۔

آیات:64 | رکوع:09

سُوْرَةُ النُّوْر مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سورۂ نور کی اہمیت

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا

سُوْرَةٌ	اَنْزَلْنٰهَا	وَ	فَرَضْنٰهَا	وَ	اَنْزَلْنَا
(یہ) ایک سورت (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	اور	فرض کئے اس کے (احکام)	اور	نازل کیں

یہ ایک سورت ہے جو ہم نے نازل فرمائی اور ہم نے اس کے احکام فرض کئے اور ہم نے اس میں

غیر شادی شدہ زانی کی شرعی سزا

فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ① اَلزَّانِيَةُ وَ

فِيْهَاۤ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	لَّعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ①	اَلزَّانِيَةُ[1]	وَ
اس میں	روشن آیتیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	زنا کرنے والی عورت	اور

روشن آیتیں نازل فرمائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو○ جو زنا کرنے والی عورت اور

شرعی سزا کے نفاذ میں نرمی کی ممانعت

الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ

الزَّانِيْ	فَاجْلِدُوْا	كُلَّ وَاحِدٍ	مِّنْهُمَا	مِائَةَ جَلْدَةٍ[2]	وَّ
زنا کرنے والا مرد	تو تم کوڑے مارو	ہر ایک (کو)	ان دونوں میں سے	سو کوڑے	اور

زنا کرنے والا مرد ہو تو ان میں ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ اور

1...... زنا حرام، غضبِ الٰہی کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر لیا۔ (مستدرک، ۲/۳۳۹، الحدیث: ۲۳۰۸) آج کے معاشرے میں خود اس سے بچنا اور اولاد کی صحیح اسلامی دینی تربیت ضروری ہے تاکہ وہ بدکاری سے بچ سکیں۔ 2...... غیر شادی شدہ زانی مرد و عورت کی سزا سو کوڑے ہے۔ حد سزا کی ایک قسم ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اُس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ نیز حد جاری کرنے کا اختیار حاکمِ اسلام کو یا اسے ہے جسے حاکمِ اسلام نے اس کام کے لئے مقرر کیا

لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

لَا تَاْخُذْكُمْ	بِهِمَا	رَاْفَةٌ(1)	فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ
نہ پکڑے (نہ آئے) تمہیں	ان دونوں پر	کوئی ترس	اللہ کے دین میں	اگر	تم ایمان رکھتے ہو

اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے دین میں

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَلْيَشْهَدْ	عَذَابَهُمَا	طَآىِٕفَةٌ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور چاہیے کہ موجود ہو	ان کی سزا (کے وقت)	ایک گروہ

ان پر کوئی ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا

نفاذِ سزا سے متعلق مزید ہدایت

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲	اَلزَّانِيْ	لَا يَنْكِحُ	اِلَّا	زَانِيَةً	اَوْ
ایمان والوں میں سے	زنا کرنے والا مرد	نکاح نہیں کرے گا	مگر	بدکار عورت	یا

ایک گروہ موجود ہو ○ زنا کرنے والا مرد بدکار عورت یا مشرکہ سے ہی

نکاح کے معاملے میں بدکاروں کا حال

مُشْرِكَةً ز وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج

مُشْرِكَةً	وَّ	الزَّانِيَةُ	لَا يَنْكِحُهَا	اِلَّا	زَانٍ	اَوْ	مُشْرِكٌ
مشرکہ (سے)	اور	بدکار عورت	نکاح نہیں کرے گا اس سے	مگر	زانی	یا	مشرک

نکاح کرے گا اور بدکار عورت سے زانی یا مشرک ہی نکاح کرے گا

وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

وَ	حُرِّمَ(2)	ذٰلِكَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳	وَ	الَّذِيْنَ	يَرْمُوْنَ
اور	حرام کیا گیا ہے	یہ (زانیوں سے نکاح)	ایمان والوں پر	اور	وہ لوگ جو	تہمت لگائیں

اور یہ ایمان والوں پر حرام ہے ○ اور جو پاکدامن عورتوں پر

پاکدامن مرد و عورت پر تہمتِ زنا کی شرعی سزا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے۔ عام لوگ کسی پر حد جاری نہیں کر سکتے۔ 1 ...... نرمی، شفقت اور محبت بہت خوبصورت اسلامی اخلاق ہیں لیکن ہر اخلاق کے لئے حدود ہیں۔ نرمی و شفقت کے نام پر اسلامی سزاؤں پر عمل درآمد کو روکنا حرام ہے۔ ایسی نرمی خدا سے جنگ کے مترادف ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم پورا کرنے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔ (ابن ماجہ، ۳/۲۱۸، الحدیث: ۲۵۴۰) اس آیت پر وہ لوگ غور کریں جو حدودِ الٰہی کو معاذ اللہ وحشیانہ سزائیں کہتے ہیں اور انہیں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ 2 ...... ابتدائے اسلام میں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ

فَاجْلِدُوْهُمْ	لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ	ثُمَّ	الْمُحْصَنٰتِ [1]
تو کوڑے مارو انہیں	وہ نہ لائیں چار گواہ	پھر	پاکدامن عورتوں (پر)

تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اَسّی کوڑے

ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

هُمُ	اُولٰٓىٕكَ	وَ	اَبَدًا	شَهَادَةً [2]	لَهُمْ	لَا تَقْبَلُوْا	وَّ	ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً
وہی	یہ لوگ	اور	کبھی	گواہی	ان کی	قبول نہ کرو	اور	اَسّی کوڑے

لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی

الْفٰسِقُوْنَ ۟ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

وَ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	تَابُوْا	الَّذِیْنَ	اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ ۟
اور	اس کے بعد	توبہ کرلیں	وہ لوگ جو	مگر	فسق کرنے والے (ہیں)

فاسق ہیں ○ مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور

اَصْلَحُوْاۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۟ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ

یَرْمُوْنَ	الَّذِیْنَ	وَ	رَّحِیْمٌ ۟	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	اَصْلَحُوْا
تہمت لگائیں	وہ لوگ جو	اور	مہربان (ہے)	بخشنے والا	اللہ	تو بیشک	اپنی اصلاح کرلیں

اپنی اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور وہ جو اپنی بیویوں پر

اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ

اَنْفُسُهُمْ	اِلَّاۤ	شُهَدَآءُ	لَّهُمْ	لَمْ یَكُنْ	وَ	اَزْوَاجَهُمْ
اپنی ذاتوں (کے)	سوائے	گواہ	ان کے پاس	نہ ہوں	اور	اپنی بیویوں (پر)

تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے علاوہ گواہ نہ ہوں

بہتان تراشوں کی گواہی قبول ہونے کی شرائط

بیویوں پر تہمتِ زنا سے متعلق شرعی احکام

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) زانیہ عورت سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں یہ حکم منسوخ کردیا گیا یا پھر آیت کا مطلب ہے کہ زنا مومنوں پر حرام رکھا گیا ہے۔ اس صورت میں یہ حکم منسوخ نہیں۔

1 ...... یہاں پاکدامن عورتوں سے مراد وہ ہیں جو مسلمان، مکلف، آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ نیز یہاں صرف عورتوں کا ذکر مخصوص واقعہ کے سبب سے ہوا یا اس لئے کہ زیادہ تر عورتوں پر ہی تہمت لگائی جاتی ہے، وگرنہ پاک دامن مرد پر بھی زنا کی تہمت کی سزا یہی اسی کوڑے ہے۔ 2 ...... زنا کی تہمت میں سزا یافتہ لوگوں کی گواہی کبھی مقبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ سزا پانے کے بعد توبہ بھی کرلے ہاں اگر وہ سزا کے بعد سچی توبہ کرلے تو اب فاسق نہیں رہے گا۔

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمۡ اَرۡبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمۡ (1)	اَرۡبَعُ شَهٰدٰتٍۭ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ
تو ان میں سے ایک کی گواہی	چار گواہیاں (دینا ہے)	اللہ (کے نام) کے ساتھ	(کہ) بیشک وہ

تو ان میں سے ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک وہ

لَمِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ۝۶ وَ الۡخَامِسَةُ اَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَیۡهِ اِنۡ

لَمِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ۝۶	وَ	الۡخَامِسَةُ	اَنَّ	لَعۡنَتَ اللّٰهِ	عَلَیۡهِ	اِنۡ
ضرور سچوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کی لعنت (ہو)	اُس پر	اگر

سچا ہے ۝ اور پانچویں گواہی یہ ہو کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہو اگر

کَانَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ۝۷ وَ یَدۡرَؤُا عَنۡهَا الۡعَذَابَ اَنۡ

کَانَ	مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ۝۷	وَ	یَدۡرَؤُا	عَنۡهَا	الۡعَذَابَ	اَنۡ
وہ ہو	جھوٹوں میں سے	اور	دور کردے گی	اس (عورت) سے	سزا	(یہ بات) کہ

وہ جھوٹوں میں سے ہو ۝ اور عورت سے سزا کو یہ بات دور کرے گی کہ

تَشۡهَدَ اَرۡبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ

تَشۡهَدَ	اَرۡبَعَ شَهٰدٰتٍۭ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ
وہ گواہی دے	چار گواہیاں	اللہ (کے نام) کے ساتھ	(کہ) بیشک وہ (مرد)

وہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک مرد

لَمِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ۝۸ وَ الۡخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیۡهَاۤ

لَمِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ۝۸	وَ	الۡخَامِسَةَ	اَنَّ	غَضَبَ اللّٰهِ	عَلَیۡهَاۤ
ضرور جھوٹوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کا غضب (ہو)	اس (عورت) پر

جھوٹوں میں سے ہے ۝ اور پانچویں بار یوں کہ عورت پر اللہ کا غضب ہو

(1)...... اس آیت سے بیویوں پر زنا کی تہمت لگانے کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں، ان کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج6، ص588 پر ملاحظہ فرمائیں۔ فی زمانہ صرف شک کی بنیاد پر یا عورت کو بدنام کرنے یا شوہر کو عورت سے متنفر کرنے کے لئے اس پر غیر مردوں سے تعلقات کا الزام لگا کر اسے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا اور کئی صورتوں میں غیرت کا نام لے کر قتل تک کر دیا جاتا ہے۔ عورت یا مرد اگر حقیقتاً بھی معاذ اللہ زنا کر بیٹھیں تو انہیں سزا دینا حکمران کا کام ہے۔ لوگوں کا خود سزا دینا یا قتل کر دینا حرام اور غیر اسلامی ہے۔

اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ

اِنْ	كَانَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۹﴾	وَ	لَوْ لَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ
اگر	وہ (مرد) ہو	سچوں میں سے	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر

اگر مرد سچوں میں سے ہو○ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی

وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾ ع

وَ	رَحْمَتُهٗ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ	حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾
اور	اس کی رحمت	اور	یہ کہ	اللہ	بہت توبہ قبول فرمانے والا	حکمت والا (ہے)

رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا، حکمت والا ہے (تو وہ تمہارے راز کھول دیتا)○

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	جَآءُوْ بِالْاِفْكِ [1]	عُصْبَةٌ	مِّنْكُمْ
بیشک	وہ لوگ جو	لائے بڑا بہتان	(وہ) ایک جماعت (ہے)	تم میں سے

بیشک جو لوگ بڑا بہتان لائے ہیں وہ تم ہی میں سے ایک جماعت ہے۔

لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ

لَا تَحْسَبُوْهُ [2]	شَرًّا	لَّكُمْ	بَلْ	هُوَ	خَیْرٌ	لَّكُمْ
تم نہ سمجھو اس (بہتان) کو	برا	اپنے لیے	بلکہ	وہ	بہتر (ہے)	تمہارے لیے

تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى

لِكُلِّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	مَّا اكْتَسَبَ	مِنَ الْاِثْمِ	وَ	الَّذِیْ	تَوَلّٰى [3]
ہر شخص کیلئے	ان میں سے	(وہ ہے) جو اس نے کمایا	گناہ سے	اور	جس نے	اٹھایا

ان میں سے ہر شخص کیلئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ شخص

تہمت لگانے والوں کو ایک تنبیہ

رکوع ۷

واقعۂ افک کی طرف اشارہ اور اس میں خیر کا پہلو

بانیٔ فتنہ کی طرف اشارہ

1 ...... بڑے بہتان سے مراد اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانا ہے۔ اس کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج6، ص590 پر ملاحظہ فرمائیں۔ 2 ...... اس آیت میں بہتان سے بچنے والوں سے خطاب فرمایا گیا کہ تم اس بہتان کو اپنے لئے برا نہ سمجھو، بلکہ اس سے بچنا تمہارے لئے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر جزا دے گا اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمائے گا۔ 3 ...... بہتان کا بڑا حصہ اٹھانے والے سے مراد عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق ہے۔

واقعہ افک کے موقع پر مسلمانوں کو ایک ادب کی تعلیم

كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَاۤ

كِبْرَهٗ	مِنْهُمْ	لَهٗ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾	لَوْلَاۤ
اس (بہتان) کا بڑا حصہ	ان میں سے	اس کے لیے	بڑا عذاب (ہے)	(ایسا) کیوں نہ ہوا

جس نے اس بہتان کا سب سے بڑا حصہ اٹھایا اس کے لیے بڑا عذاب ہے ○ ایسا کیوں نہ ہوا

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ

اِذْ	سَمِعْتُمُوْهُ	ظَنَّ (1)	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتُ
جب	تم نے سنا یہ بہتان	(تو) گمان کرتے	ایمان والے مرد	اور	ایمان والی عورتیں

کہ جب تم نے یہ بہتان سنا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

زنا کے ثبوت کے لیے چار گواہوں کا مطالبہ

بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا

بِاَنْفُسِهِمْ	خَيْرًا	وَّ	قَالُوْا	هٰذَاۤ	اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾	لَوْلَا
اپنی جانوں (دینی بھائیوں) پر	نیک (گمان)	اور	کہتے	یہ	کھلا بہتان (ہے)	کیوں نہیں

اپنے لوگوں پر نیک گمان کرتے اور کہتے: یہ کھلا بہتان ہے ○ اس پر

جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ

جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ	فَاِذْ	لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ	فَاُولٰٓىِٕكَ	عِنْدَ اللّٰهِ
وہ لائے اس پر چار گواہ	تو جب	وہ نہ لائے گواہ	تو یہ لوگ	اللہ کے نزدیک

چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب وہ گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک

بہتان لگانے والوں کو تنبیہ

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ

هُمُ	الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ (2)	وَ	لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ
وہی	جھوٹے (ہیں)	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت

جھوٹے ہیں ○ اور اگر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

(1)...... بعض مسلمانوں کو اس معاملے میں بدگمانی ہوئی تھی لیکن حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہرگز نہ تھی بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یقینی طور پر حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پاک دامنی معلوم تھی جیسا کہ بخاری میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قسم کھا کر فرمایا: میں اپنے اہلِ خانہ کے متعلق صرف خیر ہی جانتا ہوں۔ (صحیح بخاری، ۳/۶۱، الحدیث: ۴۱۴۱) حدیث کے واضح فرمان کے باوجود جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بدگمانی کی نسبت کرے وہ جھوٹا، بہتان تراش اور بدباطن ہے۔ (2)...... یہاں جھوٹے ہونے سے ظاہری اور باطنی طور پر جھوٹا ہونا مراد ہے اور اگر بالفرض

(بقیہ اگلے صفحے پر)

فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ لَمَسَّکُمۡ فِیۡ مَاۤ اَفَضۡتُمۡ فِیۡہِ

فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ	لَمَسَّکُمۡ	فِیۡ	مَاۤ اَفَضۡتُمۡ فِیۡہِ
دنیا اور آخرت میں	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس معاملے) میں	جس میں تم پڑ گئے تھے

تم پر نہ ہوتی تو جس معاملے میں تم پڑ گئے تھے اس پر تمہیں

عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿ۚ۱۴﴾ اِذۡ تَلَقَّوۡنَہٗ بِاَلۡسِنَتِکُمۡ وَ

عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۴﴾	اِذۡ	تَلَقَّوۡنَہٗ بِاَلۡسِنَتِکُمۡ [1]	وَ
بڑا عذاب	جب	تم ایک دوسرے سے سن کر اسے اپنی زبانوں پر لاتے تھے	اور

بڑا عذاب پہنچتا○ جب تم ایسی بات ایک دوسرے سے سن کر اپنی زبانوں پر لاتے تھے اور

تَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاہِکُمۡ مَّا لَیۡسَ لَکُمۡ بِہٖ عِلۡمٌ وَّ

تَقُوۡلُوۡنَ	بِاَفۡوَاہِکُمۡ	مَّا	لَیۡسَ	لَکُمۡ	بِہٖ	عِلۡمٌ	وَّ
کہتے تھے	اپنے مونہوں سے	(وہ بات) جو	نہیں ہے	تمہیں	اس کا	کوئی علم	اور

اپنے منہ سے وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اور

تَحۡسَبُوۡنَہٗ ہَیِّنًا ٭ۖ وَّ ہُوَ عِنۡدَ اللّٰہِ عَظِیۡمٌ ﴿۱۵﴾ وَ

تَحۡسَبُوۡنَہٗ	ہَیِّنًا	وَّ	ہُوَ	عِنۡدَ اللّٰہِ	عَظِیۡمٌ ﴿۱۵﴾	وَ
تم سمجھتے تھے اسے	سہل، معمولی	اور (حالانکہ)	وہ	اللہ کے نزدیک	بہت بڑا (تھا)	اور

تم اسے معمولی سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا تھا○ اور

لَوۡ لَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ قُلۡتُمۡ مَّا یَکُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ

لَوۡ لَاۤ	اِذۡ	سَمِعۡتُمُوۡہُ	قُلۡتُمۡ	مَّا یَکُوۡنُ	لَنَاۤ	اَنۡ
(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تم نے سنا اسے	(تو) تم کہہ دیتے	(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ

کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو تم کہہ دیتے کہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ

اُمُّ المؤمنین پر لگائی جانے والی تہمت کی سنگینی

بہتان تراشی کو روکنے کی ترغیب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وہ اپنے بہتان پر گواہ لے بھی آتے تو ظاہراً جھوٹے نہ رہتے اگرچہ در حقیقت پھر بھی وہ اور ان کے سارے گواہ جھوٹے ہوتے۔

[1]...... بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے گناہ اور معصیت صادر ہوئی مگر وہ اس پر قائم نہ ہوئے بلکہ انہیں توبہ کی توفیق ملی، لہٰذا یہ درست ہے کہ سارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم عادل ہیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمایا اور ان سب کو اپنی رضا کا مژدہ سنایا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ فاسق سے راضی نہیں ہوتا اور نہ اس سے جنت کا وعدہ فرماتا ہے۔

تَتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾

نَّتَكَلَّمَ	بِهٰذَا	سُبْحٰنَكَ	هٰذَا	بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾
ہم کلام کریں	اس (بات) کے ساتھ	(اے اللہ) تو پاک ہے	یہ	بڑا بہتان (ہے)

یہ بات کہیں۔(اے اللہ!) تو پاک ہے، یہ بڑا بہتان ہے ○

مسلمانوں کو آئندہ بہتان تراشی سے بچنے کی تاکید

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ

يَعِظُكُمُ	اللّٰهُ	اَنْ	تَعُوْدُوْا	لِمِثْلِهٖۤ	اَبَدًا	اِنْ
نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اللہ	کہ	تم نہ لوٹنا	اس جیسی (بات) کی طرف	کبھی	اگر

اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ دوبارہ کبھی اس طرح کی بات کی طرف نہ لوٹنا اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ ۚ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ (1)	وَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	وَ
تم ہو	ایمان والے	اور	صاف بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لیے	آیتیں	اور

تم ایمان والے ہو ○ اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور

اشاعتِ فاحشہ میں ملوث افراد کو وعیدِ عذاب

اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ

اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يُحِبُّوْنَ	اَنْ	تَشِيْعَ	الْفَاحِشَةُ (2)
اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	کہ	پھیلے	بے حیائی

اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں

فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَ

فِى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ	فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	وَ
ان لوگوں میں جو	ایمان لائے	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	دنیا اور آخرت میں	اور

بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور

(1)..... اب جو حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگائے یا ان کی جناب میں تردد میں رہے وہ مومن نہیں کافر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "ام المومنین صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا قذف (یعنی ان پر تہمت لگانا) کفر خالص ہے۔(فتاوی رضویہ، ۱۴/۲۴۵)

(2)..... اشاعت سے مراد تشہیر کرنا اور ظاہر کرنا ہے جبکہ فاحشہ سے وہ تمام اقوال اور افعال مراد ہیں جن کی قباحت بہت زیادہ ہے۔ بے حیائی پر مشتمل گانے، ڈرامے، فلمیں، کتابیں، میوزک، مخلوط پروگرام، ویب سائٹس، ٹی وی چینلز، یونہی میوزک و بے حیائی پر مشتمل مخلوط جلسے، جلوس کرنے کرانے والے سب اس آیت میں داخل ہیں۔ مزید تفصیل

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت

اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

وَ	عَلَيْكُمْ	فَضْلُ اللّٰهِ	لَوْلَا	وَ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾	اَنْتُمْ	وَ	يَعْلَمُ	اللّٰهُ
اور	تم پر	اللہ کا فضل	اگر نہ ہوتا	اور	نہیں جانتے	تم	اور	جانتا ہے	اللہ

اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے O اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

النصف ع ۸

رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع

رَحْمَتُهٗ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	رَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾
اس کی رحمت	اور	یہ کہ	اللہ	بے حد مہربان	رحم فرمانے والا (ہے، تو اس عذاب کا مزہ چکھتے)

تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے (تو اس عذاب کا مزہ چکھتے) O

اتباعِ شیطان سے بچنے کی تاکید

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	وَ	مَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم پیروی نہ کرو	شیطان کے قدموں (کی)	اور	جو

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو

يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

يَّتَّبِعْ	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ [1]	فَاِنَّهٗ	يَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ
پیروی کرتا ہے	شیطان کے قدموں (کی)	تو بیشک وہ	حکم دے گا	بے حیائی اور بری بات کا

شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو بیشک شیطان تو بے حیائی اور بُری بات ہی کا حکم دے گا

گناہوں کی گندگی سے پاک کرنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ

وَ	لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ	مَا زَكٰى	مِنْكُمْ
اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	(تو) پاک نہ ہوتا	تم میں سے

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص بھی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تفسیر صراط الجنان، ج6، ص602 کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ...... شیطان کے قدموں سے مراد شیطان کے طریقے ہیں، ان میں وہ تمام طریقے داخل ہیں جن پر بے حیائی اور بری بات ہونے کا اطلاق ہوتا ہے، جیسے زنا کی تہمت لگانا، گالی دینا، جھوٹ بولنا اور لوگوں کے عیبوں کی شرعی ضرورت کے بغیر چھان بین کرنا وغیرہ۔ بے حیائی شیطان کو بہت پسند ہے، اسی لئے جہاں شیطان کے اثرات زیادہ ہوں وہیں بے حیائی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

مِّنْ اَحَدٍ	اَبَدًا	وَّ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	یُزَكِّیْ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
کوئی ایک	کبھی	اور	لیکن	اللہ	پاک کردیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

کبھی پاکیزہ نہ ہوتا البتہ اللہ پاکیزہ فرمادیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾ وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ

سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾	وَ	لَا یَاْتَلِ [1]	اُولُوا الْفَضْلِ	مِنْكُمْ	وَ
سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	قسم نہ کھائیں	فضیلت والے	تم میں سے	اور

سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے

السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ

السَّعَةِ	اَنْ	یُّؤْتُوْۤا	اُولِی الْقُرْبٰى	وَ	الْمَسٰكِیْنَ	وَ
گنجائش (والے)	(اس کی) کہ	وہ (نہ) دیں گے	قرابت والوں	اور	مسکینوں	اور

یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں

الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ

الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ لْیَعْفُوْا	وَ لْیَصْفَحُوْا
اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں (کو)	اور انہیں چاہیے کہ معاف کردیں	اور درگزر کریں

ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ معاف کردیں اور درگزر کریں،

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

اَلَا تُحِبُّوْنَ	اَنْ	یَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
کیا تم پسند نہیں کرتے	(اس بات کو) کہ	بخشش فرمادے	اللہ	تمہاری	اور	اللہ	بخشنے والا

کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا

مالداروں کو غریبوں کی معاونت جاری رکھنے اور عفو و درگزر کی تاکید

[1] حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی خالہ کے بیٹے حضرت مِسطح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ مالی حُسنِ سلوک کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے میں شرکت کی تو صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قسم کھائی کہ مِسطح کو آئندہ کوئی مالی مدد نہیں دیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ پڑھ کر سنائی تو صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ تعالٰی میری مغفرت کرے، چنانچہ آپ نے دوبارہ حضرت مِسطح کی مدد کرنا شروع کر دی۔ یہ صدیقیت کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔

تہمت لگانے کی سزا

رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ

رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَرْمُوْنَ	الْمُحْصَنٰتِ	الْغٰفِلٰتِ
مہربان (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان لگاتے ہیں	پاکدامن	انجان

مہربان ہے○ بیشک وہ جو انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں پر

الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ

الْمُؤْمِنٰتِ	لُعِنُوْا	فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	وَ	لَهُمْ
ایمان والی عورتوں (پر)	ان پر لعنت کردی گئی	دنیا اور آخرت میں	اور	ان کے لیے

بہتان لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے

قیامت میں اعضاء کی گواہی

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾	يَّوْمَ	تَشْهَدُ	عَلَيْهِمْ	اَلْسِنَتُهُمْ	وَ
بڑا عذاب (ہے)	(جس) دن	گواہی دیں گی	ان کے خلاف	ان کی زبانیں	اور

بڑا عذاب ہے○ جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور

اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ

اَيْدِيْهِمْ	وَ	اَرْجُلُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾	يَوْمَئِذٍ
ان کے ہاتھ	اور	ان کے پاؤں	(اس) کی جو	وہ عمل کرتے تھے	اس دن

ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے○ اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ

يُّوَفِّيْهِمُ	اللّٰهُ	دِيْنَهُمُ الْحَقَّ (1)	وَ	يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ
پورا دے گا انہیں	اللہ	ان کا سچا بدلہ	اور	وہ جان لیں گے	کہ	اللہ	وہی

اللہ انہیں ان کی پوری سچی سزا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی

(1)...... قرآنِ کریم میں کسی گناہ پر ایسی سختی، شدت اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی، اس سے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِفعتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے اور آپ سے نسبت رکھنے والوں کا بھی مقام معلوم ہوا۔

اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ

اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ ﴿۲۵﴾	اَلْخَبِیْثٰتُ	لِلْخَبِیْثِیْنَ	وَ	الْخَبِیْثُوْنَ
صریح حق (ہے)	گندی عورتیں	گندے مردوں کے لئے	اور	گندے مرد

صریح حق ہے ○ گندی عورتیں گندے مردوں کیلئے ہیں اور گندے مرد

لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ

لِلْخَبِیْثٰتِ	وَ	الطَّیِّبٰتُ	لِلطَّیِّبِیْنَ	وَ	الطَّیِّبُوْنَ
گندی عورتوں کے لئے (ہیں)	اور	پاکیزہ عورتیں	پاکیزہ مردوں کے لئے	اور	پاکیزہ مرد

گندی عورتوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ مرد

لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ

لِلطَّیِّبٰتِ	اُولٰٓىٕكَ	مُبَرَّءُوْنَ	مِمَّا	یَقُوْلُوْنَ
پاکیزہ عورتوں کے لئے (ہیں)	یہ لوگ	پاک، بری ہیں	(ان باتوں) سے جو	لوگ کہہ رہے ہیں

پاکیزہ عورتوں کیلئے ہیں۔ وہ ان باتوں سے بری ہیں جو لوگ کہہ رہے ہیں۔

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان (پاکیزہ لوگوں) کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اے ایمان والو!

لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ

لَا تَدْخُلُوْا	بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ (1)	حَتّٰى	تَسْتَاْنِسُوْا	وَ
تم داخل نہ ہو	اپنے گھروں کے علاوہ گھروں (میں)	یہاں تک کہ	اجازت لے لو	اور

اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور

(1)...... یہاں متعدد آیات میں آدابِ زندگی سے متعلق ایک اہم ادب اور دوسروں کی سہولت کا خیال رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بھی کسی کے گھر میں جائیں تو سلام کرکے اجازت مانگیں، اگر داخلے کی اجازت مل جائے تو اندر داخل ہوجائیں۔ یونہی اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تب بھی اندر داخل نہ ہوں اور اگر گھر میں موجود شخص ملاقات کرنے سے منع کردے تو واپس لوٹ جائیں۔ اجازت طلب کرنے میں اصرار نہ کریں۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج6، ص612 پر ملاحظہ فرمائیں۔

تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَاؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

تُسَلِّمُوْا	عَلٰۤى اَهْلِهَا[1]	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	لَعَلَّكُمْ
سلام کرلو	ان میں رہنے والوں پر	یہ (حکم)	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	تاکہ تم

ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾	فَاِنْ	لَّمْ تَجِدُوْا	فِيْهَاۤ	اَحَدًا	فَلَا تَدْخُلُوْهَا
نصیحت قبول کرو	پھر اگر	تم نہ پاؤ	ان (گھروں) میں	کسی ایک (کو)	تو تم داخل نہ ہو ان میں

نصیحت مان لو ○ پھر اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو بھی ان میں داخل نہ ہونا

حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ

حَتّٰى	يُؤْذَنَ	لَكُمْ	وَ	اِنْ	قِيْلَ	لَكُمُ
یہاں تک کہ	اجازت دیدی جائے	تمہیں	اور	اگر	کہا جائے	تم سے

جب تک تمہیں اجازت نہ دیدی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے

ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ

ارْجِعُوْا	فَارْجِعُوْا	هُوَ	اَزْكٰى	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ
(کہ) واپس لوٹ جاؤ	تو واپس لوٹ جاؤ	وہ	زیادہ پاکیزہ (ہے)	تمہارے لیے	اور	اللہ

”واپس لوٹ جاؤ“ تو تم واپس لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب جاننے والا (ہے)	نہیں ہے	تم پر	کچھ گناہ	(اس میں) کہ

تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ اس بارے میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ

1..... جب بھی کسی کے گھر جائیں تو اجازت لینے میں یہ خیال رکھیں کہ دروازہ زور سے نہ بجائیں کیونکہ یہ بدتہذیبی ہے خصوصاً علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا خلافِ ادب ہے۔ لہٰذا دروازہ بجانے، آواز دینے میں معتدل و مناسب انداز اپنائیں، شور کرکے دیگر محلے والوں کو پریشان نہ کریں یونہی بیل بجانے میں اس کا خیال رکھیں، بیل پر ہاتھ رکھ کر بھول نہ جائیں۔ تین مرتبہ تک کوشش کرلیں، جواب نہ ملے تو واپس چلے جائیں۔

تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ

تَدْخُلُوْا	بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ (1)	فِيْهَا	مَتَاعٌ	لَّكُمْ	وَ
تم داخل ہو جاؤ	(ایسے) غیر رہائشی گھروں (میں)	جن میں	نفع اٹھانے (کا اختیار ہے)	تمہیں	اور

ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی رہائش نہیں جن میں تمہیں نفع اُٹھانے کا اختیار ہے اور

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾	قُلْ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ	جانتا ہے	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے ہو	تم کہو	ایمان والوں سے

اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ○ مسلمان مردوں کو

مسلمان مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم

يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

يَغُضُّوْا	مِنْ اَبْصَارِهِمْ (2)	وَ	يَحْفَظُوْا	فُرُوْجَهُمْ	ذٰلِكَ
وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں	اپنی شرمگاہوں (کی)	یہ

حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ

عورتوں کے پردے سے متعلق احکام

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ

اَزْكٰى	لَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِيْرٌۢ	بِمَا	يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ
زیادہ پاکیزہ (ہے)	ان کے لیے	بیشک	اللہ	خبردار ہے	(اس) سے جو	وہ کام کرتے ہیں	اور

ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے ○ اور

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ

قُلْ	لِّلْمُؤْمِنٰتِ	يَغْضُضْنَ	مِنْ اَبْصَارِهِنَّ	وَ	يَحْفَظْنَ
تم کہو	ایمان والیوں سے	وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں

مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی

(1)...... اس سے مراد ہر وہ جگہ ہے جہاں شرعاً و عرفاً اجازت لے کر جانے کی حاجت نہیں جیسے مسافر خانے اور دوکانیں وغیرہ۔ (2)...... اس آیت میں مسلمان مردوں کو اپنی نگاہیں کچھ جھکا کر رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (1) جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔ (2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے (3) جب اسے امانت دی جائے تو خیانت نہ کرے۔ (4) تم اپنی نگاہیں جھکا کر رکھو۔ (5) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ (6) اور اپنے ہاتھوں کو روک کر

فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

مِنْهَا	ظَهَرَ	مَا	اِلَّا	زِيْنَتَهُنَّ (1)	لَا يُبْدِيْنَ	وَ	فُرُوْجَهُنَّ
اس میں سے	(خود ہی) ظاہر ہو	جتنی	مگر	اپنی زینت	ظاہر نہ کریں	اور	اپنی شرمگاہوں (کی)

حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا

اِلَّا	زِيْنَتَهُنَّ	لَا يُبْدِيْنَ	وَ	عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (2)	بِخُمُرِهِنَّ	وَلْيَضْرِبْنَ
مگر	اپنی زینت	ظاہر نہ کریں	اور	اپنے گریبانوں پر	اپنے دوپٹے	اور چاہئے کہ وہ ڈال کر رکھیں

اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر

لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ

اَوْ	اَبْنَآىِٕهِنَّ	اَوْ	اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اٰبَآىِٕهِنَّ	اَوْ	لِبُعُوْلَتِهِنَّ
یا	اپنے بیٹوں	یا	اپنے شوہروں کے باپ	یا	اپنے باپ	یا	اپنے شوہروں کیلئے

اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹوں یا

اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ

بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ	اَوْ	بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ	اَوْ	اِخْوَانِهِنَّ	اَوْ	اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اپنی بہنوں کے بیٹوں	یا	اپنے بھائیوں کے بیٹوں	یا	اپنے بھائیوں	یا	اپنے شوہروں کے بیٹوں

شوہروں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں

اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ

اَوِ	اَیْمَانُهُنَّ	مَلَكَتْ	مَا	اَوْ	نِسَآىِٕهِنَّ	اَوْ
یا	ان کے دائیں ہاتھ	مالک ہوئے	جن (عورتوں) کے	یا	اپنی (مسلمان) عورتوں	یا

یا اپنی (مسلمان) عورتوں یا اپنی کنیزوں پر جو ان کی ملکیت ہوں یا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھو (یعنی ظلم وغیرہ سے)۔ (معجم الاوسط، ۲/۶۷، الحدیث: ۲۵۳۹) 1 ...... مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بدن کے ان اعضاء کو غیر مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرتی ہیں جیسے سر، کان، گلا وغیرہ البتہ وہ اعضاء جو عام طور پر ظاہر ہوتے ہیں جیسے چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں، انہیں چھپانے میں مشقت ہونے کی وجہ سے ظاہر کرنے کی اجازت ہے لیکن فی زمانہ بے حیائی، بدنگاہی اور گندے خیالات کی کثرت کی وجہ سے چہرہ چھپانے کا بھی حکم ہے۔

2 ...... یعنی مسلمان عورتیں اپنے دوپٹوں کے ذریعے اپنے بالوں، گردن، پہنے ہوئے زیور اور سینے وغیرہ کو ڈھانپ کر رکھیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب یہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ

التّٰبِعِيْنَ	غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ	مِنَ الرِّجَالِ (1)	اَوِ	الطِّفْلِ	الَّذِيْنَ
(ان) نوکروں (کیلئے)	(جو) شہوت والے نہیں	مردوں میں سے	یا	(ان) بچوں (کیلئے)	جو

مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں

لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

لَمْ يَظْهَرُوْا	عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ	وَ	لَا يَضْرِبْنَ (2)	بِاَرْجُلِهِنَّ
خبر نہیں رکھتے	عورتوں کی شرم کی چیزوں پر	اور	وہ (زمین پر) زور سے نہ ماریں	اپنے پاؤں

عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں

تمام مسلمانوں کو توبہ کی ہدایت

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

لِيُعْلَمَ	مَا	يُخْفِيْنَ	مِنْ زِيْنَتِهِنَّ	وَ	تُوْبُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ
تاکہ معلوم ہو جائے	جو	انہوں نے چھپائی ہو	اپنی زینت سے	اور	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف

کہ ان کی اس زینت کا پتہ چل جائے جو انہوں نے چھپائی ہوئی ہے اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف

کنوارے مرد و عورت کا نکاح کرنے کی ہدایت اور برکتِ نکاح

جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى

جَمِيْعًا	اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱	وَ	اَنْكِحُوا	الْاَيَامٰى
سب	اے ایمان والو	تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	نکاح کر دو	(ان کے جو) بے نکاح (ہوں)

توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ○ اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں

مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا

مِنْكُمْ	وَ	الصّٰلِحِيْنَ	مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ	اِنْ	يَّكُوْنُوْا
تم میں سے	اور	(جو) نیک لوگ (ہیں)	تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے	اگر	وہ ہوں گے

اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں ان کے نکاح کر دو۔ اگر وہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آیت نازل ہوئی تو صحابیات نے اپنی اونی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیا تھا۔ (بخاری، ۳/ ۲۹۰، الحدیث: ۴۷۵۸)

1 ...... مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہ رہی ہو اور وہ نیک ہوں تو ان سے پردہ نہ کرنے کی اجازت ہے البتہ جو ایسے نہ ہوں خواہ وہ کتنے ہی با اعتماد اور بچپن سے نوکری کرتے آرہے ہوں ان سے بہر صورت پردہ کرنے کا حکم ہے۔ آج کل گھر کے نوکروں، ڈرائیوروں، مالیوں، دودھ بیچنے والوں سے عموماً پردہ نہیں کیا جاتا ہے یہ حرام ہے۔

2 ......یعنی عورتیں چلنے پھرنے میں پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ اُن کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ عورتیں بجنے والے جھانجھن نہ پہنیں۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

فُقَرَآءَ	يُغْنِهِمُ(1)	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ
فقیر، تنگدست	(تو) مالدار کردے گا انہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اور	اللہ	وسعت والا

فقیر ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا اور اللہ وسعت والا،

عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾	وَ لْيَسْتَعْفِفِ(2)	الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ
علم والا (ہے)	اور چاہئے کہ پاکدامنی اختیار کریں	وہ لوگ جو	نہیں پاتے

علم والا ہے ○ اور جو لوگ نکاح کرنے کی طاقت نہیں پاتے

نکاح کی استطاعت نہ رکھنے والے کو پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم

نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

نِكَاحًا	حَتّٰى	يُغْنِيَهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ
نکاح کرنے کی طاقت	یہاں تک کہ	غنی کردے انہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اور

انہیں چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے اور

غلاموں کو مکاتب بنانے سے متعلق ہدایات

الَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ

الَّذِيْنَ	يَبْتَغُوْنَ	الْكِتٰبَ	مِمَّا	مَلَكَتْ
وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	مال کماکر دینے کی شرط پر آزادی	(ان میں) سے جن کے	مالک ہوئے

تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو مال کماکر دینے کی شرط پر آزادی کے

اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّ

اَيْمَانُكُمْ	فَكَاتِبُوْهُمْ	اِنْ	عَلِمْتُمْ	فِيْهِمْ	خَيْرًا	وَّ
تمہارے دائیں ہاتھ	تو تم (یہ معاہدہ) لکھ دو انہیں	اگر	تم جانو	ان میں	کچھ بھلائی	اور

طلبگار ہوں تو تم انہیں (یہ معاہدہ) لکھ دو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانو اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھ لینا چاہئے کہ جب زیور کی آواز دعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی اللہ تعالیٰ کے غضب کو لازم کرنے والی ہوگی۔ 1...... اس غناء سے مراد قناعت یا کفایت ہے یا اس سے شوہر اور بیوی کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا نکاح کی برکت سے فراخی حاصل ہونا مراد ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "تم عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق اور) مال لائیں گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۳/۲۷۱، الحدیث: ۱۰) 2...... یعنی جو لوگ مہر اور اخراجات نہ ہونے کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرنے کی ممانعت

وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ

اٰتُوْهُمْ	مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ	الَّذِیْۤ	اٰتٰىكُمْ	وَ	لَا تُكْرِهُوْا (1)	فَتَیٰتِكُمْ
دو انہیں	اللہ کے مال سے	وہ جو	اس نے دیا تمہیں	اور	تم مجبور نہ کرو	اپنی کنیزوں (کو)

تم ان کی اللہ کے اس مال سے مدد کرو جو اس نے تمہیں دیا ہے اور تم دنیوی زندگی کا مال طلب کرنے کیلئے

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا

عَلَى الْبِغَآءِ	اِنْ	اَرَدْنَ	تَحَصُّنًا (2)	لِّتَبْتَغُوْا
بدکاری پر	(خصوصاً) اگر	وہ (خود بھی) چاہیں	بچنا	تاکہ تم چاہو، طلب کرو

اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو (خصوصاً) اگر وہ

عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ وَ مَنْ یُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	مَنْ	یُّكْرِهْهُّنَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
دنیوی زندگی کا کچھ مال	اور	جو	مجبور کرے گا انہیں	تو بیشک	اللہ

خود (بھی) بچنا چاہتی ہوں اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ

قرآن مجید کے تین اوصاف

مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۳۳) وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ

مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ (۳۳)	وَ	لَقَدْ	اَنْزَلْنَاۤ
ان کے مجبور کئے جانے کے بعد	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے نازل فرمائیں

ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بہت بخشنے والا، مہربان ہے ○ اور بیشک ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

اِلَیْكُمْ	اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ	وَّ	مَثَلًا	مِّنَ الَّذِیْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلِكُمْ
تمہاری طرف	روشن آیتیں	اور	حال	ان لوگوں کا جو	گزر گئے	تم سے پہلے

روشن آیتیں اور تم سے پہلے لوگوں کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سبب نکاح نہ کر سکیں تو وہ بدکاری سے بہر حال بچیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے اور وہ مہر و نان نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

1...... عورت کے حق میں زنا پر مجبوری اس وقت ثابت ہو گی جب کوئی جان سے مار دینے یا جسم کا کوئی عضو ضائع کر دینے یا شدید مار مارنے کی دھمکی دے اور دھمکی دینے والے کو قدرت بھی ہو اور عورت کو غالب گمان ہو کہ وہ دھمکی پر عمل کر گزرے گا۔ اس سے کم میں مجبوری ثابت نہ ہو گی۔ کنیزوں کی طرح آزاد عورتوں کو بھی بدکاری پر مجبور کرنا حرام ہے، خواہ مال کی خاطر ہو یا کسی اور سبب سے۔ زنا پر مجبور کرنے والے سخت گناہگار اور عذابِ الٰہی کے حقدار ہیں۔ 2...... کنیزیں

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ

وَ	مَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾	اَللّٰهُ	نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (1)	مَثَلُ نُوْرِهٖ
اور	نصیحت	ڈروالوں کے لیے	اللہ	آسمانوں اور زمین کا نور (ہے)	اس کے نور کی مثال

اور ڈر والوں کے لیے نصیحت نازل فرمائی ○ اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روشن کرنے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ

كَمِشْكٰوةٍ	فِيْهَا	مِصْبَاحٌ	اَلْمِصْبَاحُ	فِيْ زُجَاجَةٍ	اَلزُّجَاجَةُ
(ایسی ہے) جیسے ایک طاق	جس میں	چراغ (ہے)	(وہ) چراغ	ایک فانوس میں (ہے)	فانوس

ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ

كَاَنَّهَا	كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ	يُّوْقَدُ	مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ (2)
گویا کہ وہ	ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ (ہے)	جو روشن ہوتا ہے	برکت والے درخت زیتون سے

گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے جو زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے

لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ

لَّا	شَرْقِيَّةٍ	وَّ	لَا	غَرْبِيَّةٍ	يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ	وَلَوْ
(جو) نہ	مشرق والا (ہے)	اور	نہ	مغرب والا	قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے	اگرچہ

جو نہ مشرق والا ہے اور نہ مغرب والا ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ

لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

لَمْ تَمْسَسْهُ	نَارٌ	نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ	يَهْدِی	اللّٰهُ	لِنُوْرِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ
نہ چھوئے اسے	آگ	نور پر نور (ہے)	راہ دکھاتا ہے	اللہ	اپنے نور کی	جسے	وہ چاہتا ہے

اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پاکدامن رہنا چاہیں یا نہ چاہیں، کسی صورت بھی انہیں بدکاری پر مجبور نہیں کیا جاسکتا اور آیت میں کلام اس اعتبار سے ہے کہ جب عورتیں خود بھی پاکدامن رہنا چاہتی ہیں تو پھر تو تمہیں بطریقِ اَولیٰ انہیں بدکاری پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ (1)...... نور اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے اور یہاں معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا ہادی ہے تو زمین و آسمان والے اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو منور فرمانے والا ہے۔ بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا ہے اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سیّدِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ (2)...... زیتون کا درخت انتہائی برکت والا

وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

وَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْاَمْثَالَ	لِلنَّاسِ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ
اور	بیان فرماتا ہے	اللہ	مثالیں	لوگوں کیلئے	اور	اللہ	ہر چیز کو

اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر شے کو

عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ

عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾	فِیْ بُیُوْتٍ (1)	اَذِنَ	اللّٰهُ	اَنْ
خوب جاننے والا (ہے)	(ان) گھروں میں (ہے)	حکم دیا	اللہ (نے)	کہ

خوب جاننے والا ہے ○ ان گھروں میں ہے جن کی تعظیم کرنے

تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗۙ یُسَبِّحُ

تُرْفَعَ	وَ	یُذْكَرَ	فِیْهَا	اسْمُهٗ	یُسَبِّحُ (2)
انہیں بلند کیا جائے، ان کی تعظیم کی جائے	اور	ذکر کیا جائے	ان میں	اس (اللہ) کا نام	تسبیح کرتے ہیں

اور ان میں اللہ کا نام ذکر کئے جانے کا اللہ نے حکم دیا ہے، ان میں صبح و شام

بندگانِ خدا کے چند ظاہری و باطنی اوصاف

لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ

لَهٗ	فِیْهَا	بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾	رِجَالٌ (3)	لَّا تُلْهِیْهِمْ	تِجَارَةٌ
اس کی	ان (گھروں) میں	صبح اور شام	(وہ) مرد	غافل نہیں کرتی انہیں	کوئی تجارت

اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ○ وہ مرد جن کو تجارت

وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ

وَّ	لَا	بَیْعٌ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	اِقَامِ الصَّلٰوةِ	وَ	اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ
اور	نہ	خرید و فروخت	اللہ کے ذکر سے	اور	نماز قائم کرنے	اور	زکوٰۃ دینے (سے)

اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور اس میں بہت سارے فوائد ہیں، حدیثِ پاک میں ہے "زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک درخت ہے۔(ترمذی، ۳/۳۴۷، الحدیث: ۱۸۵۹)

1 ...... اُن گھروں سے مسجدیں مراد ہیں۔ 2 ...... تسبیح سے مراد نمازیں ہیں، صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔

3 ...... نور سے ہدایت پانے اور مسجدوں میں صبح و شام تسبیح کرنے والے لوگوں کا یہ وصف ہے کہ انہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت نماز اور ذکرُ اللہ سے غافل نہیں کرتی۔ فی زمانہ کاروبار، نوکری، کھیل کود، ٹی وی، دوستوں وغیرہا کی وجہ سے نمازوں میں غفلت کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جس نے نماز کی

(بقیہ اگلے صفحے پر)

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾

يَخَافُوْنَ	يَوْمًا	تَتَقَلَّبُ[1]	فِيْهِ	الْقُلُوْبُ	وَ	الْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾
وہ ڈرتے ہیں	(اس) دن (سے)	الٹ جائیں گے	اس میں	دل	اور	آنکھیں

وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گے ○

نیک کاموں میں مشغولیت کا مقصد

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ

لِيَجْزِيَهُمُ	اللّٰهُ	اَحْسَنَ	مَا	عَمِلُوْا	وَ	يَزِيْدَهُمْ
تاکہ بدلہ دے انہیں	اللہ	سب سے بہتر	جو	انہوں نے کام کئے	اور	مزید عطا فرمائے انہیں

تاکہ اللہ انہیں ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دے اور اپنے فضل سے انہیں

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَ

مِّنْ فَضْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾	وَ
اپنے فضل سے	اور	اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	حساب کے بغیر	اور

مزید عطا فرمائے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ○ اور

کفار کے ظاہری اچھے اعمال کی مثال

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اَعْمَالُهُمْ	كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے اعمال	کسی بیابان میں دھوپ میں چمکتی ریت جیسے (ہیں)

کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے کسی بیابان میں دھوپ میں پانی کی طرح چمکنے والی ریت ہو،

يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ

يَّحْسَبُهُ	الظَّمْاٰنُ	مَآءً	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَهٗ
گمان کرتا ہے اسے	پیاسا آدمی	پانی	یہاں تک کہ	جب	وہ آتا ہے اس کے پاس

پیاسا آدمی اسے پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) محافظت نہ کی وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(مسند امام احمد، ۲/۵۷۴، الحدیث: ۶۵۸۷) علماء نے فرمایا ہے کہ جسے مال نے نماز سے غافل رکھا وہ قیامت کے دن قارون کے ساتھ، جسے حکمرانی نے غافل رکھا وہ فرعون کے ساتھ، جو وزارت کی وجہ سے غافل رہا وہ ہامان کے ساتھ اور جو تجارت کی وجہ سے غافل رہا وہ مکہ کے کافر اُبَی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (الزواجر، ۱/۲۸۸)

[1]......دلوں کے الٹ جانے کا معنی یہ ہے کہ دل اپنی جگہ سے نکل کر حلق میں آجائیں گے، پھر نہ واپس اپنی جگہ جاسکیں گے اور نہ حلق سے باہر نکل سکیں گے اور

کفار کے برے اعمال کی مثال

لَمْ یَجِدْهُ شَیْــٴًـا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ

لَمْ یَجِدْهُ	شَیْــٴًـا[1]	وَّ	وَجَدَ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗ	فَوَفّٰىهُ
(تو) نہیں پاتا اسے	کچھ (بھی)	اور	وہ پائے گا	اللہ (کو)	اپنے قریب	تو وہ پورا دے گا اسے

تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور وہ اللہ کو اپنے قریب پائے گا تو اللہ اسے

حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ۙ اَوْ كَظُلُمٰتٍ

حِسَابَهٗ	وَ	اللّٰهُ	سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾	اَوْ	كَظُلُمٰتٍ
اس کا حساب	اور	اللہ	جلد حساب کر لینے والا (ہے)	یا	جیسے تاریکیاں (ہوں)

اس کا پورا حساب دے گا اور اللہ جلد حساب کر لینے والا ہے ○ یا جیسے کسی گہرے سمندر میں

فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ

فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ	یَّغْشٰىهُ	مَوْجٌ	مِّنْ فَوْقِهٖ	مَوْجٌ
کسی گہرے سمندر میں	ڈھانپ لیا ہو اسے	ایک موج (نے)	اس کے اوپر سے	(دوسری) موج (ہو)

تاریکیاں ہوں جس کو اوپر سے ایک موج نے ڈھانپ لیا ہو، اس موج پر ایک اور موج ہو،

مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ

مِّنْ فَوْقِهٖ	سَحَابٌ	ظُلُمٰتٌ	بَعْضُهَا	فَوْقَ بَعْضٍ	اِذَاۤ
اس (موج) کے اوپر سے	بادل (ہوں)	اندھیرے (ہیں)	ان کے بعض	بعض کے اوپر (ہیں)	جب

(پھر) اس (دوسری) موج پر بادل ہوں۔ اندھیرے ہی اندھیرے ہیں ایک کے اوپر دوسرا اندھیرا ہے کہ جب

نورِ قرآن سے ہدایت توفیقِ الٰہی پر موقوف ہے

اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ

اَخْرَجَ	یَدَهٗ	لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا	وَ	مَنْ	لَّمْ یَجْعَلِ
کوئی نکالتا ہے	اپنا ہاتھ	(تو) وہ اسے دکھائی دیتا معلوم نہ ہو	اور	وہ شخص جو	نہ بنائے

کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے اپنا ہاتھ بھی دکھائی دیتا معلوم نہ ہو اور جس کیلئے اللہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آنکھیں الٹنے کا معنی یہ ہے کہ اس دن سرمگیں آنکھیں نیلی ہو جائیں گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں دلوں اور آنکھوں کا الٹنا بطورِ محارہ استعمال ہوا ہو اور مراد یہ ہو کہ قیامت کی دہشت اور ہولناکی دیکھ کر دل انتہائی خوفزدہ اور مضطرب ہو جائیں گے اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی۔

[1]......اس آیت میں بیان کی گئی مثال اگرچہ کفار کے ظاہری اچھے اعمال سے متعلق ہے لیکن مسلمان بھی اگر ریاکاری، یا شرائط کا لحاظ کئے بغیر نیک اعمال کرے گا تو اس کا حال بھی ایسا ہی ہو گا۔ اس لئے ریاکاری سے بھی بچیں اور دینی احکام بھی سیکھیں۔

اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ

اللّٰهُ	لَهٗ	نُوْرًا	فَمَا	لَهٗ	مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ (1)	اَلَمْ تَرَ
اللہ	اس کے لئے	نور	تو نہیں	اس کے لیے	کوئی نور	کیا تم نے نہ دیکھا

نور نہ بنائے اس کے لیے کوئی نور نہیں ○ کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

اَنَّ	اللّٰهَ	يُسَبِّحُ	لَهٗ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ
کہ	اللہ	تسبیح کرتا ہے	اس کی	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور

کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اور پرندے (اپنے) پر پھیلائے ہوئے

الطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ

الطَّيْرُ	صٰٓفّٰتٍ	كُلٌّ	قَدْ	عَلِمَ	صَلَاتَهٗ	وَ	تَسْبِيْحَهٗ (2)
پرندے	پر پھیلائے ہوئے	سب (نے)	تحقیق	جان لی	اپنی نماز	اور	اپنی تسبیح

اللہ کی تسبیح کرتے ہیں سب کو اپنی نماز اور اپنی تسبیح معلوم ہے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ

وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِمَا	يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	لِلّٰهِ
اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	اللہ ہی کے لیے (ہے)

اور اللہ ان کے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ اور آسمانوں اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾	اَلَمْ تَرَ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا

زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا

کائنات کی ہر چیز مشغولِ تسبیح ہے

زمین و آسمان کا حقیقی بادشاہ اللہ ہے

آسمانوں میں قدرتِ الٰہی کے مظاہر

(1)...... یعنی جسے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید کے نور سے ہدایت دینا اور قرآنِ کریم پر ایمان لانے کی توفیق دینا نہ چاہے تو اسے اصلاً کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

(2)...... زمین و آسمان میں موجود چیزوں اور پرندوں میں سے ہر ایک اپنی نماز اور اپنی تسبیح جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نماز و تسبیح کا جسے جو طریقہ سکھایا اسی کے مطابق وہ عمل کرتا ہے اگرچہ ہمیں وہ طریقہ دکھائی نہ دے یا سمجھ نہ آئے۔

اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ

يُؤَلِّفُ	ثُمَّ	سَحَابًا	يُزْجِيْ	اللّٰهَ	اَنَّ
ملاپ کر دیتا ہے	پھر	بادل (کو)	نرمی کے ساتھ چلاتا ہے	اللہ	کہ

کہ اللہ نرمی کے ساتھ بادل کو چلاتا ہے پھر انہیں آپس میں

بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى

فَتَرَى	رُكَامًا	يَجْعَلُهٗ	ثُمَّ	بَيْنَهٗ
تو تو دیکھتا ہے	تہ در تہ	کر دیتا ہے اسے	پھر	اس (بادل کے ٹکڑوں) کے درمیان

ملا دیتا ہے پھر انہیں تہ در تہ کر دیتا ہے تو تم دیکھتے ہو

الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ

مِنَ السَّمَآءِ	يُنَزِّلُ	وَ	مِنْ خِلٰلِهٖ	يَخْرُجُ	الْوَدْقَ
آسمان سے	وہ اتارتا ہے	اور	اس کے درمیان سے	وہ نکلتی ہے	بارش (کو)

کہ اس کے درمیان میں سے بارش نکلتی ہے اور وہ آسمان میں موجود

مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

يَّشَآءُ	مَنْ	بِهٖ	فَيُصِيْبُ	مِنْۢ بَرَدٍ	مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا[1]
وہ چاہتا ہے	جس (پر)	ان کو	پھر ڈال دیتا ہے	کچھ اولے	اس میں (موجود برف کے) پہاڑوں سے

برف کے پہاڑوں سے اولے اُتارتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اس پر انہیں ڈال دیتا ہے

وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ؕ ﴿۴۳﴾

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾	يَّشَآءُ	عَنْ مَّنْ	يَصْرِفُهٗ	وَ
قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک لے جائے آنکھیں	وہ چاہتا ہے	جس سے	پھیر دیتا ہے انہیں	اور

اور جس سے چاہتا ہے اس سے انہیں پھیر دیتا ہے قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے ○

[1]......اس آیت کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں، (1) آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسی طرح پیدا فرمایا ہے، پھر وہ ان پہاڑوں میں سے جتنے اولے چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ (2) آسمان سے مراد حقیقی آسمان نہیں بلکہ وہ بادل ہے جو لوگوں کے سروں پر بلند ہے، اسے بلندی کی وجہ سے آسمان فرمایا گیا کیونکہ ''سماء'' اس چیز کو کہتے ہیں جو تجھ سے بلند ہے اور تیرے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بادل سے اولے نازل فرماتا ہے، یہی بادل پہاڑ ہیں کہ بڑا ہونے کی وجہ سے پہاڑوں کے مشابہ ہیں اور جہاز میں سفر کرتے ہوئے یہ بادل پہاڑ کی طرح ہی دکھائی دیتے ہیں۔

دن اور رات کی تبدیلی میں قدرتِ الٰہی کی دلیل

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

يُقَلِّبُ	اللّٰهُ	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَعِبْرَةً
تبدیل فرماتا ہے	اللہ	رات	اور	دن (کو)	بیشک	اس میں	ضرور سمجھنے کا مقام (ہے)

اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کیلئے

جانوروں کی تخلیق اور احوال میں قدرتِ الٰہی کے دلائل

لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ

لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾	وَ	اللّٰهُ	خَلَقَ	كُلَّ دَآبَّةٍ	مِّنْ مَّآءٍ (1)	فَمِنْهُمْ
آنکھوں والوں کیلئے	اور	اللہ (نے)	بنایا	ہر جاندار	پانی سے	تو ان میں سے

سمجھنے کا مقام ہے ○ اور اللہ نے زمین پر چلنے والا ہر جاندار پانی سے بنایا تو ان میں کوئی

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

مَّنْ	يَّمْشِيْ	عَلٰى بَطْنِهٖ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّمْشِيْ
(کوئی وہ ہے) جو	چلتا ہے	اپنے پیٹ پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چلتا ہے

اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور ان میں کوئی دو پاؤں پر

عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ

عَلٰى رِجْلَيْنِ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّمْشِيْ	عَلٰۤى اَرْبَعٍ	يَخْلُقُ
دو پاؤں پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چلتا ہے	چار (پاؤں) پر	پیدا فرماتا ہے

چلتا ہے اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے

نزولِ قرآن اور عطائے ہدایت کا بیان

اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ

اللّٰهُ	مَا	يَشَآءُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾	لَقَدْ
اللہ	جو	وہ چاہتا ہے	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	ضرور بیشک

پیدا فرماتا ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ بیشک

(1)...... اللہ تعالیٰ نے جانداروں کی تمام اجناس کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور اپنی اصل میں متحد ہونے کے باوجود ان سب کا حال ایک دوسرے سے کس قدر مختلف ہے، یہ کائنات کو تخلیق فرمانے والے کے علم و حکمت اور اس کی قدرت کے کمال کی روشن دلیل ہے کہ اس نے پانی جیسی چیز سے ایسی عجیب مخلوق پیدا فرمادی۔

اَنۡزَلۡنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ

یَّشَآءُ	مَنۡ	یَهۡدِیۡ	اللّٰهُ	وَ	اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ	اَنۡزَلۡنَاۤ
وہ چاہتا ہے	جسے	ہدایت دیتا ہے	اللہ	اور	صاف بیان کرنے والی آیتیں	ہم نے نازل فرمائیں

ہم نے صاف بیان کرنے والی آیتیں نازل فرمائیں اور اللہ جسے چاہتا ہے

اطاعتِ رسول میں منافقوں کا حال

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۴۶﴾ وَ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوۡلِ

بِالرَّسُوۡلِ	وَ	بِاللّٰهِ	اٰمَنَّا	یَقُوۡلُوۡنَ	وَ	اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۴۶﴾
رسول پر	اور	اللہ پر	ہم ایمان لائے	(منافقین) کہتے ہیں	اور	سیدھے راستے کی طرف

سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور (منافقین) کہتے ہیں: ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے

وَ اَطَعۡنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ؕ

مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ	مِّنۡهُمۡ	فَرِیۡقٌ	یَتَوَلّٰی	ثُمَّ	اَطَعۡنَا	وَ
اس کے بعد	ان میں سے	ایک گروہ	پلٹ جاتا ہے	پھر	ہم نے اطاعت کی	اور

اور ہم نے اطاعت کی پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد پھر جاتا ہے

حکمِ رسول سے متعلق منافقوں کا حال

وَ مَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا دُعُوۡۤا

دُعُوۡۤا (1)	اِذَا	وَ	بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۴۷﴾	اُولٰٓئِكَ	مَاۤ	وَ
انہیں بلایا جاتا ہے	جب	اور	ایمان والے	یہ لوگ	نہیں	اور

اور (حقیقت میں) وہ مسلمان نہیں ہیں ○ اور جب انہیں اللہ

اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ لِیَحۡكُمَ بَیۡنَهُمۡ اِذَا

اِذَا	بَیۡنَهُمۡ	لِیَحۡكُمَ	اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ (2)
(تو) اسی وقت	ان کے درمیان	تاکہ (رسول) فیصلہ کردے	اللہ اور اس کے رسول کی طرف

اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو اسی وقت

1 ...... بشر نامی منافق کا زمین کے معاملے پر ایک یہودی سے جھگڑا تھا، یہودی نے مطالبہ کیا کہ ہمارے مقدمے کا فیصلہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کرایا جائے لیکن منافق نے کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے کا اصرار کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

2 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری ہے کیونکہ ان لوگوں کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بلایا گیا تھا، جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ و رسول کی طرف بلایا گیا۔

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَ اِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ

فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٨﴾	وَ	اِنْ	يَّكُنْ	لَّهُمُ	الْحَقُّ
ایک گروہ	ان میں سے	منہ پھیر لیتا (ہے)	اور	اگر	ہو جائے	ان کے لئے	حق (فیصلہ)

ان میں سے ایک فریق منہ پھیرنے لگتا ہے ○ اور اگر فیصلہ ان کیلئے ہو جائے

يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

يَاْتُوْۤا	اِلَيْهِ	مُذْعِنِيْنَ ﴿٤٩﴾	اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
(تو) وہ آتے ہیں	اس کی طرف	جلدی کرتے ہوئے، مانتے ہوئے	کیا ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

تو اس کی طرف خوشی خوشی جلدی سے آتے ہیں ○ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟

اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اَمِ	ارْتَابُوْۤا	اَمْ	يَخَافُوْنَ	اَنْ	يَّحِيْفَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ
یا	وہ شک رکھتے ہیں	یا	ڈرتے ہیں	(اس بات سے) کہ	ظلم کرے گا	اللہ	ان پر

یا انہیں شک ہے؟ یا کیا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول

وَ رَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع اِنَّمَا

وَ	رَسُوْلُهٗ	بَلْ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥٠﴾	اِنَّمَا
اور	اس کا رسول	بلکہ	یہ لوگ	وہی	ظلم کرنے والے (ہیں)	صرف

ان پر ظلم کریں گے؟ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں ○ مسلمانوں کی بات

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

كَانَ	قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ [1]	اِذَا	دُعُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
ہے	ایمان والوں کی بات	(کہ) جب	انہیں بلایا جائے	اللہ اور اس کے رسول کی طرف

تو یہی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے

منافقوں سے متعلق اعراض کی وضاحت

رسول سے متعلق مسلمانوں کی روایت

الربع ع ١٢

1 ...... منافقوں کا طرزِ عمل تو بتادیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آنے سے کتراتے ہیں جبکہ اس آیت میں مومنوں کا اچھا طرزِ عمل بیان فرمایا کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور ان کے احکام کی طرف بلایا جائے تو وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے دعوت کو سنا اور اسے قبول کرکے اطاعت کی۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے حکم کے سامنے اپنی عقل کے گھوڑے نہ دوڑائے جائیں اور نہ ہی آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے حکم کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں صرف اپنی عقل کو معیار بنایا جائے بلکہ جس طرح

اطاعتِ رسول اور خوفِ خدا کا فائدہ

قول کو عمل سے سچا کر کے دکھانا چاہئے

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ

لِيَحْكُمَ	بَيْنَهُمْ	اَنْ	يَّقُوْلُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا
تاکہ (رسول) فیصلہ کردے	ان کے درمیان	یہ کہ	وہ عرض کریں	ہم نے سنا	اور	ہم نے مانا

تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو وہ عرض کریں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ	مَنْ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَ
اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ	اور

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ

رَسُوْلَهٗ	وَ	يَخْشَ	اللّٰهَ	وَ	يَتَّقْهِ
اس کے رسول (کی)	اور	ڈرے	اللہ (سے)	اور	بچے، ڈرے اس (کی نافرمانی) سے

اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ

فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ
تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)	اور	انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی

تو یہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور انہوں نے پوری کوشش سے

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	اَمَرْتَهُمْ	لَيَخْرُجُنَّ
اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آپ حکم دیں گے انہیں	(تو) ضرور وہ نکلیں گے

اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اگر آپ انہیں حکم دو گے تو وہ ضرور نکلیں گے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک مریض اپنے آپ کو ڈاکٹر کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کی دی ہوئی دوائی کو چوں چرا کئے بغیر استعمال کرتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر خود کو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دینا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا چاہئے کیونکہ ہماری عقلیں ناقص اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقلِ مبارک وحی کے نور سے روشن اور کائنات کی کامل ترین عقل ہے۔ اگر اس پر عمل ہو گیا تو پھر دین و دنیا میں کامیابی نصیب ہو گی۔

اطاعتِ رسول کا فائدہ اور عدمِ اطاعت کا نقصان

قُلۡ لَّا تُقۡسِمُوۡا ۚ طَاعَةٌ مَّعۡرُوۡفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ

قُلۡ	لَّا تُقۡسِمُوۡا	طَاعَةٌ مَّعۡرُوۡفَةٌ(1)	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِيۡرٌ
تم کہہ دو	تم قسمیں نہ کھاؤ	شریعت کے مطابق اطاعت (ہونی چاہیے)	بیشک	اللہ	خبردار ہے

تم فرماؤ: قسمیں نہ کھاؤ، شریعت کے مطابق اطاعت ہونی چاہیے، بیشک اللہ تمہارے اعمال سے

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۵۳﴾ قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ

بِمَا	تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۵۳﴾	قُلۡ	اَطِيۡعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيۡعُوا	الرَّسُوۡلَ
(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	تم کہو	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو	رسول (کی)

خبردار ہے ○ تم فرماؤ: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡهِ مَا حُمِّلَ

فَاِنۡ	تَوَلَّوۡا	فَاِنَّمَا عَلَيۡهِ	مَا	حُمِّلَ
پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو اس (رسول) پر صرف	(وہی لازم ہے) جس کا	اس پر بوجھ رکھا گیا

پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول کے ذمے وہی تبلیغ ہے جس کی ذمے داری کا بوجھ ان پر رکھا گیا ہے

وَ عَلَيۡكُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَ اِنۡ تُطِيۡعُوۡهُ

وَ	عَلَيۡكُمۡ	مَّا	حُمِّلۡتُمۡ	وَ	اِنۡ	تُطِيۡعُوۡهُ
اور	تم پر	(وہی لازم ہے) جس کا	تم پر بوجھ رکھا گیا	اور	اگر	تم اطاعت کروگے اس کی

اور تم پر وہ (اطاعت) لازم ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ہے اور اگر تم رسول کی فرمانبرداری کروگے

مسلمانوں سے زمین میں خلافت کا وعدہ

تَهۡتَدُوۡا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ

تَهۡتَدُوۡا(2)	وَ	مَا	عَلَى الرَّسُوۡلِ	اِلَّا	الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۵۴﴾	وَعَدَ
(تو) ہدایت پاؤگے	اور	(لازم) نہیں	رسول پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کردینا	وعدہ فرمایا

توہدایت پاؤگے اور رسول کے ذمے صرف صاف صاف تبلیغ کردینا لازم ہے ○ اللہ نے

1 ...... اپنے قول کو اپنے عمل سے سچا کرکے دکھانا چاہیے، صرف قسموں سے سچا کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ بارگاہِ خداوندی میں عمل دیکھے جاتے ہیں نہ کہ محض زبانی دعوے۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری ہدایت اور بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت کا ذریعہ ومعیار ہے۔ منقول ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب حمام میں لوگوں کے درمیان سترِ عورت کھولنے کے معاملے میں شرعی حکم کی رعایت کی (یعنی وہاں پردہ کرکے نہانے کا حکم ہے اور آپ نے اس پر عمل کیا) تو ان سے خواب میں کہا گیا: شرعی حکم کی رعایت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کا امام بنا ←

اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ	مِنْكُمْ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	اللهُ
اچھے، نیک	انہوں نے عمل کئے	اور	تم میں سے	ایمان لائے	ان لوگوں سے جو	اللہ (نے)

تم میں سے ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	اسْتَخْلَفَ	كَمَا	فِي الْاَرْضِ	لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ(1)
ان لوگوں کو جو	اس نے خلافت دی	جیسی	زمین میں	(کہ) ضرور ضرور وہ خلافت دے گا انہیں

کہ ضرور ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو

مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ

دِيْنَهُمُ	لَهُمْ	لَيُمَكِّنَنَّ	وَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
ان کا دین	ان کے لیے	ضرور ضرور جمادے گا	اور	ان سے پہلے (گزرے)

خلافت دی ہے اور ضرور ضرور اِن کے لیے اِن کے اُس دین کو جمادے گا

الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ

لَيُبَدِّلَنَّهُمْ	وَ	لَهُمْ	ارْتَضٰى	الَّذِي
ضرور ضرور بدل دے گا ان (کی حالت) کو	اور	ان کے لیے	اس نے پسند فرمایا	وہ جو

جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ضرور ان کے خوف کے بعد ان (کی حالت) کو امن سے

مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ

لَا يُشْرِكُوْنَ	يَعْبُدُوْنَنِيْ	اَمْنًا	مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
شریک نہیں ٹھہرائیں گے	وہ عبادت کریں گے میری	امن (سے)	ان کے خوف کے بعد

بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دیا ہے۔(روح البیان، النور، تحت الآیۃ: ۵۴، ۶/۱۷۲-۱۷۳)

1..... نزولِ وحی سے لے کر دس سال تک حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ساتھ مکہ میں قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر صبر کیا، پھر مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی اور انصار کے مکانات کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا، مگر کفارِ قریش اس پر بھی باز نہ آئے، آئے دن ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم ہر وقت خطرہ میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے۔ ایک روز ایک صحابی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بِیۡ شَیۡــًٔا ؕ وَ مَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

بِیۡ	شَیۡــًٔا	وَ	مَنۡ	كَفَرَ	بَعۡدَ ذٰلِكَ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ
میرے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	جو	ناشکری کرے	اس کے بعد	تو یہ لوگ	وہی

شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ

الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۵﴾	وَ	اَقِیۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ
نافرمانی کرنے والے (ہیں)	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور

نافرمان ہیں ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

نماز، زکوٰۃ، اطاعتِ رسول کا حکم اور اس کا صلہ

اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحۡسَبَنَّ

اَطِیۡعُوا	الرَّسُوۡلَ	لَعَلَّكُمۡ	تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾	لَا تَحۡسَبَنَّ (1)
اطاعت کرتے رہو	رسول (کی)	تاکہ تم (پر)	رحم کیا جائے	تم ہرگز خیال نہ کرنا

رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے ○ ہرگز کافروں کو

کفار کا حال اور انجام

الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا مُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ مَاۡوٰىهُمُ

الَّذِیۡنَ	كَفَرُوۡا	مُعۡجِزِیۡنَ	فِی الۡاَرۡضِ	وَ	مَاۡوٰىهُمُ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	(ہمیں) عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	ان کا ٹھکانہ

یہ خیال نہ کرو کہ وہ ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے ہیں اور ان کا ٹھکانہ

النَّارُ ؕ وَ لَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۵۷﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ

النَّارُ	وَ	لَبِئۡسَ	الۡمَصِیۡرُ ﴿۵۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ
آگ (ہے)	اور	بیشک وہ کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ (ہے)	اے	وہ لوگو جو

آگ ہے اور بیشک وہ کیا ہی بُری لوٹنے کی جگہ ہے ○ اے ایمان

تین اوقات میں اجازت لے کر گھر میں داخل ہونے کا حکم

ع ٧ / ١٣

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بوجھ سے ہم سبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

1 ...... یعنی ان کافروں کا زمین میں امن سے رہنا اس وجہ سے نہیں کہ وہ رب کے قابو سے باہر ہیں بلکہ یہ رب تعالٰی کی مہلت ہے لٰہذا ان کے بارے میں یہ خیال نہ کرو کہ یہ ہماری پکڑ سے بھاگ کر زمین میں ہمیں عاجز کر دیں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے اور بیشک وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔

اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اٰمَنُوْا	لِيَسْتَاْذِنْكُمُ (1)	الَّذِيْنَ	مَلَكَتْ	اَيْمَانُكُمْ
ایمان لائے	چاہیے کہ اجازت لیں تم سے	وہ لوگ جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ

والو! تمہارے غلام اور تم میں سے جو بالغ عمر کو نہیں پہنچے،

وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ

وَ	الَّذِيْنَ	لَمْ يَبْلُغُوا	الْحُلُمَ	مِنْكُمْ	ثَلٰثَ مَرّٰتٍ
اور	وہ لوگ جو	نہیں پہنچے	جوانی کی عمر (کو)	تم میں سے	تین اوقات (میں)

انہیں چاہیے کہ تین اوقات میں، فجر کی نماز سے پہلے

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ	وَ	حِيْنَ	تَضَعُوْنَ	ثِيَابَكُمْ
نمازِ فجر سے پہلے	اور	جب	تم اُتار رکھتے ہو	اپنے کپڑے

اور دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد

مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ

مِّنَ الظَّهِيْرَةِ	وَ	مِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ	ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ
دوپہر کے وقت	اور	نمازِ عشاء کے بعد	(یہ) تین (اوقات) تمہارے لیے شرم (کے ہیں)

(گھر میں داخلے سے پہلے) تم سے اجازت لیں۔ یہ تین اوقات تمہاری شرم کے ہیں۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ

لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	وَ	لَا	عَلَيْهِمْ	جُنَاحٌ	بَعْدَهُنَّ
نہیں ہے	تم پر	اور	نہ	ان پر	کچھ گناہ	ان (تین اوقات) کے بعد

ان تین اوقات کے بعد تم پر اور ان پر کچھ گناہ نہیں۔

(1)...... ایک انصاری غلام دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلانے آیا اور اجازت لئے بغیر ویسے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان میں چلا گیا، اس وقت حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف فرماتھے۔ غلام کے اچانک چلے آنے سے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا۔ اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی جس میں غلاموں، باندیوں اور بلوغت کے قریب لڑکے، لڑکیوں کو فجر کی نماز سے پہلے، دوپہر کے وقت اور نمازِ عشاء کے بعد گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا گیا۔

طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	عَلٰى بَعْضٍ	بَعْضُكُمْ	عَلَيْكُمْ	طَوّٰفُوْنَ
اسی طرح	بعض کے ہاں (چکر لگاتے ہیں)	تمہارے بعض	تمہارے ہاں	(وہ) بار بار آنے والے (ہیں)

وہ تمہارے ہاں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے والے ہیں۔ اللہ تمہارے لئے

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

عَلِيْمٌ	اللّٰهُ	وَ	الْاٰيٰتِ	لَكُمُ	اللّٰهُ	يُبَيِّنُ
علم والا	اللہ	اور	آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان کرتا ہے

یونہی آیات بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا،

حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

الْحُلُمَ	مِنْكُمُ	الْاَطْفَالُ	بَلَغَ [1]	اِذَا	وَ	حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾
جوانی کی عمر (کو)	تم میں سے	لڑکے	پہنچ جائیں	جب	اور	حکمت والا (ہے)

حکمت والا ہے ○ اور جب تم میں سے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی

فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِيْنَ	اسْتَاْذَنَ	كَمَا	فَلْيَسْتَاْذِنُوْا
ان سے پہلے (بالغ ہوئے)	ان لوگوں نے جو	اجازت لی	جیسے	تو انہیں چاہئے کہ اجازت لیں

(گھر میں داخل ہونے سے پہلے) اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے (بالغ ہونے) والوں نے اجازت مانگی۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

عَلِيْمٌ	اللّٰهُ	وَ	اٰيٰتِهٖ	لَكُمْ	اللّٰهُ	يُبَيِّنُ	كَذٰلِكَ
علم والا	اللہ	اور	اپنی آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان کرتا ہے	اسی طرح

اللہ تم سے اپنی آیتیں یونہی بیان فرماتا ہے اور اللہ علم والا،

بالغ ہونے کے بعد بچوں کو بھی اجازت لے کر داخل ہوں

[1] ...... یعنی جب تمہارے یا قریبی رشتہ داروں کے چھوٹے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی تمام اوقات میں گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے بڑے مردوں نے اجازت مانگی۔ گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کی ایک حکمت ملاحظہ ہو۔ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا: کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ عرض کی: میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہی ہوں۔ ارشاد فرمایا: اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ۔ عرض کی: میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے، پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے؟) ارشاد

بوڑھی عورتوں کے پردے سے متعلق احکام

حَكِيْمٌ ۝۵۹ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ

حَكِيْمٌ ۝۵۹	وَ	الْقَوَاعِدُ (1)	مِنَ النِّسَآءِ	الّٰتِیْ
حکمت والا (ہے)	اور	(گھروں میں) بیٹھ رہنے والی	(ان بوڑھی) عورتوں میں سے	جو

حکمت والا ہے ۝ اور گھروں میں بیٹھ رہنے والی وہ بوڑھی عورتیں جنہیں

لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

لَا يَرْجُوْنَ	نِكَاحًا	فَلَيْسَ	عَلَيْهِنَّ	جُنَاحٌ	اَنْ	يَّضَعْنَ
آرزو نہیں رکھتیں	نکاح (کی)	تو نہیں ہے	ان پر	کچھ گناہ	(اس میں) کہ	اتار کر رکھ دیں

نکاح کی کوئی خواہش نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے اوپر کے کپڑے

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ

ثِيَابَهُنَّ	غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ	بِزِيْنَةٍ	وَ	اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ
اپنے (اوپر کے) کپڑے	(جبکہ) ظاہر نہ کرنے والی (ہوں)	زینت کو	اور	(اس سے بھی) اِن کا بچنا

اُتار رکھیں جبکہ زینت کو ظاہر نہ کر رہی ہوں اور اِن کا اس سے بھی بچنا

دوسروں کے ہاں کھانا کھانے سے متعلق احکام

خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۶۰ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى

خَيْرٌ	لَّهُنَّ	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ۝۶۰	لَيْسَ	عَلَى الْاَعْمٰى
بہتر (ہے)	ان کے لیے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	نہیں ہے	اندھے پر

ان کے لیے سب سے بہتر ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ۝ اندھے اور

حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ

حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَى الْاَعْرَجِ	حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَى الْمَرِيْضِ
کوئی پابندی	اور	نہ	لنگڑے پر	کوئی پابندی	اور	نہ	مریض پر

لنگڑے اور بیمار پر کوئی پابندی نہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فرمایا ”اجازت لے کر جاؤ، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ عرض کی نہیں، فرمایا: تو اجازت حاصل کرو۔ (موطا امام مالک، ۲/۴۴۶، الحدیث: ۱۸۴۷)

1 ......ایسی بوڑھی عورتیں جن کی عمر زیادہ ہو چکی ہو، ان سے اولاد پیدا ہونے کی امید نہ رہی ہو، عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے انہیں نکاح کی کوئی خواہش نہ ہو اور ان کا اتنا حسن و جمال قائم نہ ہو جسے دیکھ کر مردوں کو شہوت آئے تو ایسی عورتیں اپنے اوپر کے کپڑے یعنی اضافی چادر وغیرہ اتار کر رکھ سکتی ہیں جبکہ وہ اپنی زینت کی جگہوں مثلاً بال، سینہ اور پنڈلی وغیرہ کو ظاہر نہ کریں اور ان بوڑھی عورتوں کا اس سے بھی بچنا اور اضافی چادر وغیرہ پہنے رہنا ان کے لیے سب سے بہتر ہے۔

حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ

حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ	اَنْ	تَاْكُلُوْا[1]	مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ	اَوْ
کوئی پابندی	اور	نہ	تمہاری ذاتوں پر	کہ	تم کھاؤ	اپنی (اولاد کے) گھروں سے	یا

اور تم پر بھی کوئی پابندی نہیں کہ تم کھاؤ اپنی اولاد کے گھروں سے یا

بُيُوْتِ اٰبَآىٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ

بُيُوْتِ اٰبَآىٕكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ	اَوْ
اپنے باپ دادا کے گھروں	یا	اپنی ماؤں کے گھروں	یا	اپنے بھائیوں کے گھروں	یا

اپنے باپ دادا کے گھروں یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں یا

بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ

بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ	اَوْ
اپنی بہنوں کے گھروں	یا	اپنے چچاؤں کے گھروں	یا	اپنی پھوپھیوں کے گھروں	یا

اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا

بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ

بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ	اَوْ	مَا	مَلَكْتُمْ
اپنے ماموؤں کے گھروں	یا	اپنی خالاؤں کے گھروں (سے)	یا	(اس گھر سے) جو	تم مالک ہوئے

اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی چابیاں

مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

مَّفَاتِحَهٗۤ	اَوْ	صَدِيْقِكُمْ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ
اس کی چابیوں (کے)	یا	اپنے دوست (کے گھر سے)	نہیں ہے	تم پر	کوئی پابندی	کہ

تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے گھر سے۔ تم پر کوئی پابندی نہیں کہ

1۔۔۔۔۔اس آیت میں ایسے گیارہ افراد کے بارے میں بتایا گیا ہے جن کے گھر کھانا، کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں لیکن یہ اجازت اس صورت میں جب کہ وہ اس پر رضامند ہوں اور اگر قرائن سے ناگواری ظاہر ہو تو اگرچہ زبان سے اجازت دے بھی دیں تب بھی ان کا کھانا، کھانا ممنوع ہے اور فی زمانہ اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا

تَاْكُلُوْا	جَمِیْعًا[1]	اَوْ	اَشْتَاتًا	فَاِذَا	دَخَلْتُمْ	بُیُوْتًا	فَسَلِّمُوْا
تم کھاؤ	مل کر	یا	الگ الگ	پھر جب	تم داخل ہو	گھروں (میں)	تو سلام کرو

تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ	تَحِیَّةً	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	مُبٰرَكَةً	طَیِّبَةً	كَذٰلِكَ
اپنے لوگوں پر	ملتے وقت کی اچھی دعا	اللہ کے پاس سے	مبارک	پاکیزہ (کلمہ ہے)	اسی طرح

سلام کرو، (یہ) ملتے وقت کی اچھی دعا ہے، اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ (کلمہ ہے) اللہ یونہی

یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰیٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آیتیں	تاکہ تم	سمجھو	ایمان والے صرف

اپنی آیات تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ○ ایمان والے تو وہی ہیں

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	وَ	اِذَا	كَانُوْا	مَعَهٗ
وہ لوگ ہیں جو	ایمان رکھیں	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	جب	وہ ہوں	اس (رسول) کے ساتھ

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھیں اور جب کسی ایسے کام پر رسول کے ساتھ ہوں جو انہیں

عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ

عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ	لَّمْ یَذْهَبُوْا	حَتّٰى	یَسْتَاْذِنُوْهُ[2]	اِنَّ
کسی جمع کرنے والے کام پر	(تو) نہ جائیں	یہاں تک کہ	اجازت لے لیں اس سے	بیشک

(رسولُ اللہ کی بارگاہ میں) جمع کرنے والا ہو تو اس وقت تک نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں۔ بیشک

بارگاہِ رسالت کے آداب

ع ۸ / ۱۴

1 ...... مل کر یا الگ الگ دونوں طرح کھانا کھانے کی اجازت ہے، البتہ مل کر کھانا زیادہ بہتر ہے کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "مل کر کھاؤ اور الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۲۱، الحدیث: ۳۲۸۷)

2 ...... حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس پاک کا ادب یہ ہے کہ وہاں سے اجازت کے بغیر نہ جائیں، اسی لئے اب بھی روضۂ مطہرہ پر حاضری دینے والے رخصت ہوتے وقت الوداعی سلام عرض کرتے ہوئے اجازت طلب کرتے ہیں۔

الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

الَّذِیْنَ	یَسْتَاْذِنُوْنَكَ	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ
وہ لوگ جو	اجازت مانگتے ہیں تم سے	یہی	وہ لوگ ہیں جو	ایمان لاتے ہیں

وہ جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	فَاِذَا	اسْتَاْذَنُوْكَ	لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ	فَاْذَنْ
اللہ اور اس کے رسول پر	پھر جب	وہ اجازت مانگیں تم سے	اپنے کسی کام کے لیے	تو اجازت دے دو

ایمان لاتے ہیں پھر (اے محبوب!) جب وہ اپنے کسی کام کے لیے آپ سے (جانے کی) اجازت مانگیں تو ان میں

لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ

لِّمَنْ	شِئْتَ	مِنْهُمْ	وَ	اسْتَغْفِرْ[1]	لَهُمُ	اللّٰهَ	اِنَّ
(اس) کو جسے	تم چاہو	ان میں سے	اور	بخشش مانگو	ان کے لیے	اللہ (سے)	بیشک

جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو، بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ

اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾	لَا تَجْعَلُوْا	دُعَآءَ الرَّسُوْلِ[2]	بَیْنَكُمْ
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	(اے لوگو) تم نہ بنالو	رسول کے پکارنے (کو)	اپنے درمیان

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارنے سے متعلق ایک ہدایت اور اس کا لفظی ترجمہ

كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ	بَعْضًا	قَدْ	یَعْلَمُ	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ
(ایسا) جیسے تمہارے کسی کا پکارنا	کسی (کو)	بیشک	جانتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو

جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے، بیشک اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت برحق ہے اور ہر مومن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کا محتاج ہے کیونکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم جو اولیاء اللہ کے سردار ہیں ان کے متعلق شفاعت کا حکم دیا گیا تو اوروں کا کیا پوچھنا۔ 2 ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوگو! رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پکارنے کو ایسا معمولی نہ سمجھو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے کیونکہ جسے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پکاریں اس پر جواب دینا اور عمل کرنا واجب اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوگو! رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لے کر نہ پکارو بلکہ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	فَلْيَحْذَرِ	لِوَاذًا	مِنْكُمْ	يَتَسَلَّلُوْنَ
وہ لوگ جو	تو چاہئے کہ ڈریں	کسی چیز کی آڑ لے کر	تم میں سے	چپکے سے نکل جاتے ہیں

تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں تو رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے

يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ

يُصِيْبَهُمْ	اَوْ	فِتْنَةٌ	تُصِيْبَهُمْ	اَنْ	عَنْ اَمْرِهٖۤ	يُخَالِفُوْنَ
پہنچے انہیں	یا	کوئی مصیبت	پہنچے انہیں	(اس سے) کہ	اس کے حکم کی	مخالفت کرتے ہیں

اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	مَا	لِلّٰهِ	اِنَّ	اَلَاۤ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	جو کچھ	اللہ ہی کا (ہے)	بیشک	سن لو	دردناک عذاب

دردناک عذاب پہنچے ○ سُن لو! بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے،

قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ

اِلَيْهِ	يُرْجَعُوْنَ	يَوْمَ	وَ	مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ	يَعْلَمُ	قَدْ
اس کی طرف	لوگ پھیرے جائیں گے	(جس) دن	اور	جس (حال) پر تم (ہو)	وہ جانتا ہے	بیشک

بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو اور اس دن کو (جانتا ہے) جس میں لوگ اس کی طرف پھیرے جائیں گے

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾ ع

عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾	بِكُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهُ	وَ	عَمِلُوْا	بِمَا	فَيُنَبِّئُهُمْ
جاننے والا (ہے)	ہر چیز کو	اللہ	اور	انہوں نے کیا	(اس) کی جو کچھ	تو وہ خبر دے گا انہیں

تو وہ انہیں بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے ○

عظمت و شانِ الٰہی کا بیان

ع ٩ | ١٥

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تعظیم، تکریم، توقیر، نرم آواز کے ساتھ اور عاجزی و انکساری سے انہیں اس طرح کے الفاظ کے ساتھ پکارو یَا رَسُوْلَ اللّٰه، یَانَبِیَّ اللّٰه، یَاحَبِیْبَ اللّٰه، یَااِمَامَ الْمُرْسَلِیْنَ، یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، یَاخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ یہ حکم عام ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اور وصالِ ظاہری کے بعد بھی انہیں ایسے الفاظ کے ساتھ ندا کرنا جائز نہیں جن میں ادب و تعظیم نہ ہو۔

آیات:77 | رکوع: 06

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

نزولِ قرآن اور رسالتِ عامہ کا بیان

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ

تَبٰرَكَ	الَّذِیْ	نَزَّلَ	الْفُرْقَانَ	عَلٰى عَبْدِهٖ	لِیَكُوْنَ
بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جس نے	نازل فرمایا	قرآن	اپنے بندے پر	تاکہ وہ ہو

وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ

اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات

لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

لِلْعٰلَمِیْنَ (1)	نَذِیْرَا ﴿۱﴾	الَّذِیْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ
تمام جہانوں کے لیے	ڈر سنانے والا	وہ جس کے لیے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (ہے)	اور

تمام جہان والوں کو ڈر سنانے والا ہو ○ وہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور

لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ

لَمْ یَتَّخِذْ	وَلَدًا	وَّ	لَمْ یَكُنْ	لَّهٗ	شَرِیْكٌ	فِی الْمُلْكِ	وَ
اس نے اختیار نہ فرمایا	بچہ	اور	نہیں ہے	اس کا	کوئی شریک	سلطنت میں	اور

اس نے نہ اولاد اختیار فرمائی اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور

1 ...... آیت کے اس حصے میں یہ فرمایا کہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت عام ہے، ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، خواہ جن ہوں یا بشر، فرشتے ہوں یا دیگر مخلوقات، سب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے امتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو عالَم کہتے ہیں اور اس میں یہ سب داخل ہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ارشاد فرمایا ''اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً'' یعنی میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم، ص۲۶۶، الحدیث: ۵(۵۲۳))

کفار کے باطل معبودوں کا حال

خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝۲ وَ اتَّخَذُوْا

خَلَقَ	كُلَّ شَیْءٍ	فَقَدَّرَهٗ	تَقْدِیْرًا ۝۲	وَ	اتَّخَذُوْا
اس نے پیدا فرمایا	ہر چیز کو	پھر اندازے پر رکھا اسے	مقرر کیا ہوا اندازہ	اور	انہوں نے بنالئے

اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا پھر اسے ٹھیک اندازے پر رکھا ۝ اور لوگوں نے

مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ

مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً	لَّا یَخْلُقُوْنَ	شَیْــٴًـا	وَّ
اس کے سوا	معبود	وہ پیدا نہیں کرتے	کسی چیز (کو)	اور (بلکہ)

اس کے سوا بہت سے معبود بنالئے جو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ

هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا

هُمْ	یُخْلَقُوْنَ	وَ	لَا یَمْلِكُوْنَ	لِاَنْفُسِهِمْ	ضَرًّا
وہ	انہیں بنایا جاتا ہے	اور	وہ مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے	کسی نقصان (کے)

خود انہیں بنایا جاتا ہے اور وہ اپنے لئے کسی نقصان اور نفع کے

وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا

وَّ	لَا	نَفْعًا[1]	وَّ	لَا یَمْلِكُوْنَ	مَوْتًا	وَّ	لَا
اور	نہ	نفع (کے)	اور	وہ اختیار نہیں رکھتے	موت (کا)	اور	نہ

مالک نہیں ہیں اور نہ وہ (کسی کی) موت اور زندگی کے

قرآنِ مجید پر کفارِ قریش کے اعتراضات

حَیٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا ۝۳ وَ قَالَ الَّذِیْنَ

حَیٰوةً	وَّ	لَا	نُشُوْرًا ۝۳	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
زندگی (کا)	اور	نہ	مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے (کا)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں ۝ اور کافروں نے

1 ...... مشہور اور معتبر تمام مفسرین نے نقصان دور نہ کرسکنے اور نفع نہ پہنچاسکنے کا وصف بتوں کے لئے ثابت کیا ہے کسی نے بھی اس سے اولیاء مراد نہیں لئے۔ فی زمانہ بعض لوگ اس آیت کو ولیوں پر منطبق کرتے ہیں جو غلط اور معانیِ قرآن میں تحریف کے مترادف ہے۔ بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیتیں انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام یا اولیاءِ عظام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم پر چسپاں کرنا خارجیوں کا طریقہ ہے۔ مسلمان ولیوں کا احترام کرتے اور انہیں وسیلہ سمجھتے ہیں پوجتے ہرگز نہیں، وسیلہ ماننے اور پوجنے میں بڑا فرق ہے۔

معانقة ١٠

كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ

كَفَرُوْۤا (١)	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ
کفر کیا	نہیں	یہ (قرآن)	مگر	ایک بڑا جھوٹ اس نے خود بنالیا ہے اسے

کہا: یہ قرآن تو صرف ایک بڑا جھوٹ ہے جو انہوں نے خود بنالیا ہے

وَ اَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ

وَ	اَعَانَهٗ	عَلَیْهِ	قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ	فَقَدْ	جَآءُوْ
اور	مدد کی ہے اس کی	اس پر	دوسرے لوگوں (نے بھی)	تو بیشک	وہ (کافر) آگئے ہیں

اور اس پر دوسرے لوگوں نے (بھی) ان کی مدد کی ہے تو بیشک وہ (کافر)

ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ۚۛ ﴿۴﴾ وَ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ

ظُلْمًا	وَّ	زُوْرًا ﴿۴﴾	وَ	قَالُوْۤا	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ
ظلم	اور	جھوٹ (پر)	اور	انہوں نے کہا	(یہ قرآن) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہے)

ظلم اور جھوٹ پر آگئے ہیں ○ اور کافروں نے کہا: (یہ قرآن) پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً

اكْتَتَبَهَا (2)	فَهِیَ	تُمْلٰى	عَلَیْهِ	بُكْرَةً
اس (نبی) نے لکھوالیا ہے انہیں	تو وہی	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	صبح

جو اس (نبی) نے کسی سے لکھوالی ہیں تو یہی ان پر صبح و شام

وَّ اَصِیْلًا ﴿۵﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ

وَّ	اَصِیْلًا ﴿۵﴾	قُلْ	اَنْزَلَهُ	الَّذِیْ	یَعْلَمُ	السِّرَّ
اور	شام	تم کہو	نازل کیا ہے اسے	(اُس نے) جو	جانتا ہے	ہر پوشیدہ بات

پڑھی جاتی ہیں ○ تم فرماؤ: اُسے تو اس نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین کی

1 ...... اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوا اور اس کے بعد بت پرستوں کا رد کیا گیا اور اب یہاں سے قرآن مجید اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نبوت پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات ذکر کر کے ان کا جواب دیا جا رہا ہے۔ 2 ...... کفارِ مکہ کہتے تھے کہ قرآن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے خود بنایا ہے اور اس پر دوسروں نے بھی ان کی مدد کی ہے اور یہ رستم واسفندیار کے قصوں کی طرح پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو کسی سے لکھوالی ہیں، فی زمانہ بھی کچھ لوگ اسی طرح کا اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر واقعی ایسا ہے تو یہ لوگ بھی قرآن جیسا کلام بنا کر دکھا دیں،

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کفار کے چند اعتراضات

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَ

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اِنَّهٗ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ۝۶	وَ
آسمانوں اور زمین میں	بیشک وہ	ہے	بخشنے والا	مہربان	اور

ہر پوشیدہ بات جانتا ہے، بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور

قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ يَمْشِيْ

قَالُوْا	مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ	يَاْكُلُ	الطَّعَامَ	وَ	يَمْشِيْ
(کافروں نے) کہا	اس رسول کو کیا ہوا	وہ کھاتا ہے	کھانا	اور	چلتا ہے

کافروں نے کہا: اس رسول کو کیا ہوا؟ کہ یہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی

فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ

فِي الْاَسْوَاقِ	لَوْلَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مَلَكٌ	فَيَكُوْنَ
بازاروں میں	کیوں نہیں	اُتارد یا گیا	اس کی طرف	کوئی فرشتہ	تو وہ ہوتا

چلتا پھرتا ہے، اس کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہ اُتار دیا گیا جو

مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ

مَعَهٗ	نَذِيْرًا ۝۷	اَوْ	يُلْقٰۤى	اِلَيْهِ	كَنْزٌ [1]	اَوْ
اس کے ساتھ	ڈرانے والا	یا	ڈال دیا جاتا	اس کی طرف	کوئی خزانہ	یا

اس کے ساتھ (لوگوں کو) ڈرانے والا ہوتا؟ ۝ یا اس کی طرف کوئی (غیبی) خزانہ ڈال دیا جاتا یا

تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ

تَكُوْنُ	لَهٗ	جَنَّةٌ	يَّاْكُلُ	مِنْهَا	وَ	قَالَ	الظّٰلِمُوْنَ
ہوتا	اس کے لیے	کوئی باغ	وہ کھاتا	اس میں سے	اور	کہا	ظالموں (نے)

اس کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے یہ کھاتا؟ اور ظالموں نے کہا:

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خود ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ مخلوق کا کلام ہے یا خالق کا؟

1 ...... ان سب باتوں سے کفار کا منشاء یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھانے پینے سے بے نیاز کیوں نہ کر دیا، یا تو انہیں کھانا کھانے کی حاجت ہی نہ ہوتی، اگر تھی تو غیبی خزانے ان پر آجاتے جس سے انہیں کمانے کی ضرورت نہ ہوتی، یہ بھی انہوں نے ظاہر کے لحاظ سے کہا تھا، ورنہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبضہ میں غیبی خزانے تھے، جیسا کہ خود فرمایا "اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ" مجھے زمینی خزانوں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اعتراض کرنے والوں کی ہوائیاں تنگی اور گمراہی

اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿٨﴾ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ

اِنۡ	تَتَّبِعُوۡنَ	اِلَّا	رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ﴿٨﴾	اُنۡظُرۡ	كَيۡفَ
نہیں	تم پیروی کرتے	مگر	ایک جادو کے شکار مرد (کی)	تم دیکھو	کیسی

تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ○ اے حبیب! دیکھو

ضَرَبُوۡا لَكَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ

ضَرَبُوۡا	لَكَ	الۡاَمۡثَالَ	فَضَلُّوۡا	فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ
انہوں نے بیان کیں	تمہارے لئے	مثالیں	تو وہ گمراہ ہوگئے	تو طاقت نہیں رکھتے

تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کررہے ہیں تو یہ گمراہ ہوگئے ہیں کہ اب انہیں کسی راہ کی

ع ٦/١٦

مال و دولت ہونے پر کفار کے اعتراض کا جواب

سَبِيۡلًا ﴿٩﴾ تَبٰرَكَ الَّذِىۡۤ اِنۡ شَآءَ جَعَلَ

سَبِيۡلًا ﴿٩﴾	تَبٰرَكَ	الَّذِىۡۤ	اِنۡ	شَآءَ	جَعَلَ
(سیدھے) راستے (کی)	بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جو	اگر	چاہے	(تو) بنادے

طاقت نہیں ○ وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جو اگر چاہے تو تمہارے لیے

لَكَ خَيۡرًا مِّنۡ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا

لَكَ	خَيۡرًا	مِّنۡ ذٰلِكَ	جَنّٰتٍ	تَجۡرِىۡ	مِنۡ تَحۡتِهَا
تمہارے لیے	بہتر	اس سے	(وہ) باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اس سے بہتر بنادے، وہ باغات جن کے نیچے نہریں

کفار کے اعتراض کی وجہ اور منکرین قیامت کا عذاب

الۡاَنۡهٰرُ ۙ وَيَجۡعَلۡ لَّكَ قُصُوۡرًا ﴿١٠﴾ بَلۡ كَذَّبُوۡا

الۡاَنۡهٰرُ	وَ	يَجۡعَلۡ	لَّكَ	قُصُوۡرًا ﴿١٠﴾ (1)	بَلۡ	كَذَّبُوۡا
نہریں	اور	بنادے	تمہارے لئے	بلند و بالا محلات	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا

جاری ہوں اور تمہارے لئے بلند و بالا محلات بنادے ○ بلکہ انہوں نے قیامت کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں۔ (بخاری، ۱/ ۴۵۲، الحدیث: ۱۳۴۴) مگر چونکہ کفار کے سامنے ان چیزوں کا ظہور نہ تھا اس لئے کفار ایسی باتیں کہا کرتے تھے۔

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو بارگاہِ الٰہی سے دنیا کی بڑی سے بڑی نعمتیں اور آسائشیں لے سکتے تھے لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں فقر کو ترجیح دی، جیسا کہ خود ارشاد فرمایا میرے رب نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ میرے لئے مکہ کی زمین کو سونا بنادے۔ میں نے عرض کی: یارب! نہیں، لیکن میں ایک دن سیر ہوا کروں اور ایک دن بھوکا رہوں تو جب بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی کروں، تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیرا شکر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بِالسَّاعَةِ ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

بِالسَّاعَةِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لِمَنْ	كَذَّبَ	بِالسَّاعَةِ
قیامت کو	اور	ہم نے تیار کر رکھی ہے	(اس) کے لئے جو	جھٹلائے	قیامت کو

جھٹلایا ہے اور ہم نے قیامت کو جھٹلانے والوں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ

سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾ ۚ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا

سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾	اِذَا	رَاَتْهُمْ	مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ [1]	سَمِعُوْا
بھڑکتی آگ	جب	وہ (آگ) دیکھے گی انہیں	دُور کی جگہ سے	(تو) کافر سنیں گے

تیار کر رکھی ہے ○ جب وہ آگ انہیں دُور کی جگہ سے دیکھے گی تو کافر

کفار کو دیکھ کر جہنم کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا

لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا

لَهَا	تَغَيُّظًا	وَّ	زَفِيْرًا ﴿۱۲﴾	وَ	اِذَاۤ	اُلْقُوْا
اس کا	جوش مارنا	اور	چنگھاڑنا	اور	جب	انہیں ڈالا جائے گا

اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا سُنیں گے ○ اور جب انہیں اس آگ کی

کفار کا جہنم میں موت مانگنا اور انہیں جواب

مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ

مِنْهَا	مَكَانًا ضَيِّقًا	مُّقَرَّنِيْنَ	دَعَوْا	هُنَالِكَ
اس (آگ) کی	کسی تنگ جگہ (میں)	(زنجیروں میں) جکڑے ہوئے	(تو) وہ مانگیں گے	وہاں

کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالا جائے گا تو وہاں موت

ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ ؕ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا

ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾	لَا تَدْعُوا	الْيَوْمَ	ثُبُوْرًا وَّاحِدًا	وَّ	ادْعُوْا
موت	(فرمایا جائے گا) تم نہ مانگو	آج	ایک موت	اور	مانگو

مانگیں گے ○ (فرمایا جائے گا) آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تیری حمد کروں۔ (ترمذی، ۴/۱۵۵، الحدیث: ۳۳۵۴)

1 ......دور کی جگہ سے ایک برس یا سو برس کی راہ مراد ہے اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں، اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات، عقل اور دیکھنے کی صلاحیت عطا فرمادے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے جہنم میں مامور فرشتوں کا دیکھنا مراد ہے۔

جنت بہتر ہے یا عذابِ جہنم

ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

جَنَّةُ الْخُلْدِ	اَمْ	خَيْرٌ	اَذٰلِكَ	قُلْ	ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾
ہمیشہ رہنے کا باغ	یا	بہتر (ہے)	کیا یہ (عذاب)	تم کہو	بہت سی موتیں

موتیں مانگو ○ تم فرماؤ: کیا یہ (عذابِ جہنم) بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کا باغ

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ

وَّ	جَزَآءً	لَهُمْ	كَانَتْ	الْمُتَّقُوْنَ	وُعِدَ	الَّتِيْ
اور	بدلہ	ان کے لئے	وہ (باغ) ہے	ڈرنے والوں (کو)	وعدہ دیا گیا ہے	جس کا

جس کا ڈرنے والوں کو وعدہ دیا گیا ہے، وہ باغ ان کے لئے بدلہ اور

جنتیوں سے کئے گئے وعدے

مَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ

كَانَ	خٰلِدِيْنَ	يَشَآءُوْنَ	مَا	فِيْهَا	لَهُمْ	مَصِيْرًا ﴿۱۵﴾
یہ ہے	ہمیشہ رہنے والے	وہ چاہیں گے	(وہ ہے) جو	اس میں	ان کے لئے	لوٹنے کی جگہ

لوٹنے کی جگہ ہے ○ جنتیوں کیلئے جنت میں ہر وہ چیز ہو گی جو وہ چاہیں گے، وہاں ہمیشہ رہیں گے، یہ

باطل معبودوں کا اپنے پجاریوں کو جھٹلانا

عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

يَحْشُرُهُمْ	يَوْمَ	وَ	وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿۱۶﴾ (1)	عَلٰى رَبِّكَ
وہ جمع فرمائے گا انہیں	(جس) دن	اور	مانگا ہوا وعدہ	تمہارے رب (کے ذمہ کرم) پر

تمہارے رب کے ذمۂ کرم پر مانگا ہوا وعدہ ہے ○ اور جس دن وہ انہیں اور جن (بتوں) کی

وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ

ءَاَنْتُمْ	فَيَقُوْلُ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	يَعْبُدُوْنَ	مَا	وَ
کیا تم	تو وہ فرمائے گا (بتوں سے)	اللہ کے سوا	وہ عبادت کرتے ہیں	جن (بتوں) کی	اور

اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں ان کو جمع فرمائے گا تو (ان بتوں سے) فرمائے گا: کیا

1...... مانگے ہوئے وعدے سے مراد یہ ہے کہ وہ وعدہ مانگنے کے لائق ہے یا اس سے مراد وہ وعدہ ہے جو مومنین نے دنیا میں یہ عرض کرکے مانگا ”رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ“ یعنی اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یا یہ عرض کرکے مانگا ”رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ“ یعنی اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ﴿۱۷﴾

اَضْلَلْتُمْ	عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ	اَمْ	هُمْ	ضَلُّوا	السَّبِیْلَ ﴿۱۷﴾ (1)
تم نے گمراہ کیا	میرے ان بندوں (کو)	یا	وہ (خود)	بھٹک گئے تھے	راستے (سے)

میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی راستے سے بھٹکے تھے؟○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ	لَنَاۤ	اَنْ	نَّتَّخِذَ	مِنْ دُوْنِكَ
وہ عرض کریں گے	پاکی ہے تجھے	جائز نہیں تھا	ہمارے لئے	کہ	ہم بنائیں	تیرے سوا

وہ عرض کریں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے، ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں تھا کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو

مِنْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ

مِنْ اَوْلِیَآءَ	وَ	لٰكِنْ	مَّتَّعْتَهُمْ	وَ	اٰبَآءَهُمْ
کوئی مددگار	اور	لیکن	تو نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	اور	ان کے باپ دادا (کو)

مددگار بنائیں لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ داداؤں کو فائدہ اُٹھانے دیا

حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾

حَتّٰى	نَسُوا	الذِّكْرَ	وَ	كَانُوْا	قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾
یہاں تک کہ	انہوں نے بھلا دی	(تیری) یاد	اور	وہ تھے	ہلاک ہونے والے لوگ

یہاں تک کہ انہوں نے (تیری) یاد کو بھلا دیا اور یہ لوگ ہلاک ہونے والے ہی تھے○

کفار کو ان کے معبودوں کے جھٹلانے اور ان کی مدد نہ ہونے کی خبر

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ

فَقَدْ	كَذَّبُوْكُمْ (2)	بِمَا	تَقُوْلُوْنَ	فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ
تو بیشک	(جھوٹے معبودوں نے) جھٹلا دیا تمہیں	(اس بات) میں جو	تم کہتے تھے	تو تم طاقت نہ رکھو گے

تو بیشک ان (جھوٹے معبودوں) نے تمہاری بات کو جھٹلا دیا تو اب تم نہ عذاب پھیرنے کی

1 ......اللہ تعالیٰ حقیقتِ حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں، یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لئے ہے تاکہ اُن کے معبود انہیں جھٹلائیں تو اُن کی حسرت وذلت اور زیادہ ہو۔

2 ......جب کفار کے باطل معبود جواب دے لیں گے تو اللہ تعالیٰ مشرکوں سے فرمائے گا: اے مشرکو! تم نے اپنے معبودوں کو خدا کہا اور انہوں نے تمہیں جھوٹا قرار دیا اب یہ بت نہ تمہاری مدد کر سکیں گے، نہ ہم کریں گے اور نہ تم ایک دوسرے کی مدد کر سکو گے اور اب تمہیں جہنم کا بڑا عذاب چکھائیں گے۔

صَرْفًا وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ یَّظْلِمْ

صَرْفًا	وَّ	لَا	نَصْرًا	وَ	مَنْ	یَّظْلِمْ
(عذاب) پھیرنے (کی)	اور	نہ	مدد کرنے (کی)	اور	(اے لوگو) جو	ظلم کرے گا

طاقت رکھو گے اور نہ اپنی مدد کرسکو گے اور تم میں جو

مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا

مِّنْكُمْ	نُذِقْهُ	عَذَابًا كَبِیْرًا ﴿۱۹﴾	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا
تم میں سے	ہم چکھائیں گے اسے	بڑا عذاب	اور	ہم نے نہیں بھیجے

ظالم ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے ○ اور ہم نے تم سے پہلے

قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ

قَبْلَكَ	مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ	اِلَّاۤ	اِنَّهُمْ	لَیَاْكُلُوْنَ	الطَّعَامَ
تم سے پہلے	رسولوں میں سے	مگر	بیشک وہ	ضرور کھاتے تھے	کھانا

جتنے رسول بھیجے سب یقیناً کھانا کھاتے تھے

وَ یَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

وَ	یَمْشُوْنَ	فِی الْاَسْوَاقِ	وَ	جَعَلْنَا	بَعْضَكُمْ
اور	چلتے تھے	بازاروں میں	اور	ہم نے بنایا	تمہارے بعض (کو)

اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کیلئے

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِیْرًا ﴿۲۰﴾ ع

لِبَعْضٍ	فِتْنَةً[1]	اَتَصْبِرُوْنَ	وَ	كَانَ	رَبُّكَ	بَصِیْرًا ﴿۲۰﴾
بعض کے لئے	آزمائش	(اے لوگو) کیا تم صبر کرو گے	اور	ہے	تمہارا رب	خوب دیکھنے والا

آزمائش بنایا اور (اے لوگو!) کیا تم صبر کرو گے؟ اور (اے محبوب!) تمہارا رب خوب دیکھنے والا ہے ○

بشری اوصاف رسالت کے منافی نہیں

لوگ ایک دوسرے کے لئے آزمائش ہیں

ع ۲ ‎۱۷

1...... لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے جیسے امیروں کو غریبوں اور غریبوں کو امیروں کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، یہاں بطورِ خاص غریبوں کے حوالے سے یہ ہے کہ غربت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہے، ایسے موقع پر صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑنا چاہئے، یہاں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو جس پر عمل سے دل کو صبر و قرار نصیب ہوگا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ''اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف دیکھو اور جو تم سے زیادہ حیثیت کا ہے اس کی طرف نہ دیکھو کیونکہ یہ عمل اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم (اپنے اوپر) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ جانو۔(مسلم، ص۱۵۸۴، الحدیث: ۹(۲۹۶۳))

وَقَالَ الَّذِیْنَ
19

کفارِ مکہ کے تکبر و سرکشی کا بیان اور اس کا جواب

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ

وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا يَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	لَوْلَآ	اُنْزِلَ
اور	کہا	ان لوگوں نے جو	امید نہیں رکھتے	ہم سے ملنے (کی)	کیوں نہیں	اتارے گئے

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے انہوں نے کہا: ہم پر فرشتے

عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ

عَلَيْنَا	الْمَلٰٓئِكَةُ	اَوْ	نَرٰى	رَبَّنَا	لَقَدِ
ہم پر	فرشتے	یا	(کیوں نہیں) ہم دیکھتے	اپنے رب (کو)	ضرور بیشک

کیوں نہ اتارے گئے ؟ یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھتے ؟ بیشک

اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾

اسْتَكْبَرُوْا	فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	وَ	عَتَوْ	عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾ (1)
انہوں نے تکبر کیا	اپنے دلوں میں	اور	انہوں نے سرکشی کی	بہت بڑی سرکشی

انہوں نے اپنے دلوں میں تکبر کیا ہے اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی ہے ○

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ

يَوْمَ	يَرَوْنَ	الْمَلٰٓئِكَةَ	لَا	بُشْرٰى	يَوْمَئِذٍ
(جس) دن	لوگ دیکھیں گے	فرشتوں (کو)	(تو) نہ (ہوگی)	کوئی خوشخبری	اس دن

یاد کرو جس دن لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے تو اس دن مجرموں کے لئے

کفار کے اعمال قیامت میں برباد ہیں

لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾ وَ

لِّلْمُجْرِمِيْنَ (2)	وَ	يَقُوْلُوْنَ (3)	حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾	وَ
مجرموں کے لئے	اور	وہ کہیں گے	(یا اللہ! ہمارے درمیان) روکی ہوئی کوئی آڑ (کردے)	اور

کوئی خوشخبری نہ ہوگی اور وہ کہیں گے: (یا اللہ! ہمارے درمیان) کوئی روکی ہوئی آڑ کردے ○ اور

(1)...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی سچائی کے لئے قرآنِ مجید کافی تھا، اس کے بعد بھی کافروں کا قبولِ ایمان کے لئے فرشتوں کے اترنے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کرنا ان کا تکبر اور بڑی سرکشی تھا۔ (2)...... مجرموں سے مراد کفار ہیں۔ مومنین کو قیامت کے دن جنت کی بشارت سنائی جائے گی۔ (3)...... یہ بات موت کے وقت یا قیامت کے دن فرشتوں کو دیکھ کر کفار کہیں گے، اس کا معنی یہ ہے کہ کاش! ہمارے اور فرشتوں کے درمیان کوئی رکاوٹ یا حجاب ہوتا اور ہم فرشتوں کو نہ دیکھ سکتے۔ یا، یہ بات فرشتے کہیں گے، اس صورت میں معنی یہ ہوگا: اے کافرو! تمہارے لئے ان چیزوں سے رکاوٹ و

قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

فَجَعَلْنٰهُ	مِنْ عَمَلٍ	عَمِلُوْا	مَا	اِلٰى	قَدِمْنَاۤ
تو ہم بنادیں گے اسے	کوئی عمل	انہوں نے کیا	جو	(اس) کی طرف	ہم قصد کریں گے

انہوں نے جو کوئی عمل کیا ہو گا ہم اس کی طرف قصد کر کے باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذروں

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ

يَوْمَئِذٍ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ (١)
اس دن	جنت والے	روشندان کی دھوپ میں نظر آنے والے غبار کے بکھرے ہوئے ذروں (کی طرح)

کی طرح بنادیں گے جو روشندان کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ○ جنت والے اس دن

خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَ

وَ	مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾	اَحْسَنُ	وَّ	مُّسْتَقَرًّا	خَيْرٌ
اور	آرام کی جگہ (کے اعتبار سے)	سب سے اچھے (ہوں گے)	اور	ٹھکانے (کے اعتبار سے)	بہتر (ہوں گے)

ٹھکانے کے اعتبار سے بہتر اور آرام کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں گے ○ اور

يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ

الْمَلٰٓئِكَةُ	نُزِّلَ	وَ	بِالْغَمَامِ	السَّمَآءُ	تَشَقَّقُ	يَوْمَ
فرشتے	اتارے جائیں گے	اور	بادلوں سمیت	آسمان	پھٹ جائے گا	(جس) دن

جس دن آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے پوری طرح

تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوْمًا

يَوْمًا	كَانَ	وَ	لِلرَّحْمٰنِ	يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ	اَلْمُلْكُ	تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾
(وہ) دن	ہو گا	اور	رحمٰن کی (ہو گی)	اس دن سچی	بادشاہی	(پوری طرح) اتارنا

اتارے جائیں گے ○ اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہو گی اور کافروں پر

روزِ قیامت جنتیوں کے انعامات

روزِ قیامت آسمانوں کے پھٹنے اور فرشتوں کے نزول کا ظہور

رحمٰن کی بادشاہی کا ظہور کامل اور کافروں پر سخت دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ممانعت کر دی گئی ہے جن کی مومنوں کو بشارت دی جاتی ہے۔ 1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ بروزِ قیامت کفار کے ظاہری نیک اعمال کو باطل کر دیا جائے گا اور ان کا انہیں کوئی ثمرہ اور فائدہ نہ ملے گا کیونکہ قبولِ اعمال کے لئے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں حاصل نہیں۔ یاد رکھیں کہ ایمان پر خاتمہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کے بغیر نیک اعمال کی قبولیت اور آخرت کی نجات کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جسے یہ بات پسند ہو کہ اسے جہنم سے بچالیا اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو ضرور اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ (مسلم، ص۱۰۲۶، الحدیث: ۴۶(۱۸۴۴))

قیامت کی حسرتوں اور بری صحبت کے انجام کا بیان

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾ وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾ (1)	وَ	يَوْمَ	يَعَضُّ	الظَّالِمُ
کافروں پر	بڑا سخت	اور	(جس) دن	دانتوں سے کاٹے گا	ظالم

وہ بڑا سخت دن ہوگا ○ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا،

عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾

عَلٰى يَدَيْهِ	يَقُوْلُ	يٰلَيْتَنِى	اتَّخَذْتُ	مَعَ الرَّسُوْلِ	سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾
اپنے ہاتھوں پر	کہے گا	اے کاش	میں نے اختیار کیا ہوتا	رسول کے ساتھ	راستہ

کہے گا: اے کاش کہ میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا ○

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ

يٰوَيْلَتٰى	لَيْتَنِىْ	لَمْ اَتَّخِذْ	فُلَانًا	خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ (2)	لَقَدْ
ہائے میری بربادی	اے کاش	میں نے نہ بنایا ہوتا	فلاں (کو)	دوست	ضرور بیشک

ہائے میری بربادی! اے کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ○ بیشک

اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَ كَانَ

اَضَلَّنِىْ	عَنِ الذِّكْرِ	بَعْدَ	اِذْ	جَآءَنِىْ	وَ	كَانَ
اس نے بہکا دیا مجھے	ذکر سے	(اس کے) بعد	جب	وہ آیا میرے پاس	اور	ہے

اس نے میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان

قرآن مجید سے متعلق کفار کا رویہ

الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ

الشَّيْطٰنُ	لِلْاِنْسَانِ	خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾	وَ	قَالَ	الرَّسُوْلُ
شیطان	انسان کو	مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا	اور	عرض کی	رسول (نے)

انسان کو مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا ہے ○ اور رسول نے عرض کی:

1 ..... کفار پر قیامت کا دن سخت ہوگا جبکہ فضلِ الٰہی سے مسلمانوں پر آسان ہوگا۔ حدیثِ پاک میں ہے "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اُن کے لئے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی۔ (مسند امام احمد، ۱۵۱/۴، الحدیث: ۱۱۷۱۷)

2 ..... کافروں، بدمذہبوں اور برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، دوست بنانا اور ان سے محبت کرنا دنیا و آخرت میں انتہائی نقصان دہ ہے، اس سے ضرور بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اچھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسے ہے جیسے مشک اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا۔ مشک اٹھانے والا یا تو تجھے مشک کا عطیہ دے گا یا تو اس

(باقی اگلے صفحے پر)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو تسلی

يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَ

يٰرَبِّ	اِنَّ	قَوْمِي	اتَّخَذُوْا	هٰذَا الْقُرْاٰنَ	مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ (1)	وَ
اے میرے رب	بیشک	میری قوم	انہوں نے ٹھہرالیا	اس قرآن (کو)	چھوڑاہوا	اور

اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل بنالیاہے ○ اور

كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى

كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِيٍّ	عَدُوًّا	مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ	وَ	كَفٰى
اسی طرح	ہم نے بنائے	ہر نبی کے لیے	دشمن	مجرموں میں سے	اور	کافی ہے

ہم نے اسی طرح ہر نبی کے لیے مجرم لوگوں کو دشمن بنادیا تھا اور ہدایت دینے

یکبارگی قرآن نازل نہ ہونے کی ایک حکمت

بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

بِرَبِّكَ	هَادِيًا	وَّ	نَصِيْرًا ﴿۳۱﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ
تمہارارب	راہنما	اور	مددگار (ہونے کے لحاظ سے)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

اور مدد کرنے کے لیے تمہارارب کافی ہے ○ اور کافروں نے

كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ

كَفَرُوْا	لَوْلَا	نُزِّلَ	عَلَيْهِ	الْقُرْاٰنُ	جُمْلَةً وَّاحِدَةً (2)
کفرکیا	کیوں نہیں	اتاردیا گیا	اس (رسول) پر	ساراقرآن	ایک مرتبہ

کہا: ان پر ساراقرآن ایک ہی مرتبہ کیوں نہیں اتاردیا گیا؟

مع

كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ

كَذٰلِكَ	لِنُثَبِّتَ	بِهٖ	فُؤَادَكَ	وَ
اسی طرح (تھوڑاتھوڑاکرکے قرآن اتارا)	تاکہ ہم مضبوط کریں	اس کے ساتھ	تمہارادل	اور

(ہم نے) یونہی (اس قرآن کو تھوڑاتھوڑاکرکے نازل کیا) تاکہ اس کے ساتھ ہم تمہارے دل کو مضبوط کریں اور

(پچھلے صفحے کاحاشیہ) سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلادے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بخاری، ۳/۵۶۷، الحدیث: ۵۵۳۴)

1 ...... چھوڑنے سے یہاں اصل مراد قرآن پر ایمان نہ لانا ہے، البتہ اس کے علاوہ بھی چھوڑنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مسلمان کا حال ایسا نہیں ہونا چاہئے جس سے لگے کہ اس نے قرآنِ مجید کو چھوڑ رکھا ہے، بلکہ اسے چاہئے کہ روزانہ تلاوتِ قرآن کرے، آیات کو سمجھنے کی کوشش اور ان میں غور و تدبر کرے، نیز احکامات پر عمل کرے اور ممنوعہ کاموں سے باز رہے تاکہ وہ اعتقادی طور پر تو نہیں لیکن عملی طور پر قرآن کو چھوڑ رکھنے والوں میں شامل نہ ہو۔

2 ...... کفار کا اعتراض تھا کہ تورات و انجیل کی طرح قرآنِ مجید

(بقیہ اگلے صفحہ پر) ←

معترضین کفار سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا

اِلَّا	لَا يَاْتُوْنَكَ (2) بِمَثَلٍ	وَ	تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾	رَتَّلْنٰهُ (1)
مگر	وہ نہیں لائیں گے تمہارے پاس کوئی مثال	اور	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	ہم نے پڑھا اسے

ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ○ اور وہ آپ کے پاس کوئی بھی مثال لے آئیں،

گمراہوں کا حشر اور ان کا ٹھکانہ

جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾ط اَلَّذِيْنَ

اَلَّذِيْنَ	اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾	وَ	جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ
وہ لوگ جنہیں	(اس مثال سے) بہتر بیان	اور	ہم لے آئیں گے تمہارے پاس حق

ہم آپ کے پاس حق اور بہتر بیان لے آئیں گے ○ وہ جنہیں

يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ

شَرٌّ	اُولٰٓئِكَ	اِلٰى جَهَنَّمَ	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ (3)	يُحْشَرُوْنَ
سب سے بدتر (ہیں)	یہ لوگ	جہنم کی طرف	ان کے چہروں کے بل	ہانکا جائے گا

ان کے چہروں کے بل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانہ

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور قوم فرعون کا اجمالی واقعہ

مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ع وَلَقَدْ

لَقَدْ	وَ	سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾	اَضَلُّ	وَّ	مَّكَانًا
ضرور بیشک	اور	راستے (سے)	سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	اور	ٹھکانے (کے اعتبار سے)

سب سے بدتر اور وہ سب سے زیادہ گمراہ ہیں ○ اور بیشک

ع ۱۴ ۳

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ

اَخَاهُ	مَعَهٗٓ	جَعَلْنَا	وَ	الْكِتٰبَ	مُوْسٰى	اٰتَيْنَا
اس کے بھائی	اس کے ساتھ	ہم نے بنایا	اور	کتاب	موسیٰ (کو)	ہم نے عطا کی

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھی یکبارگی کیوں نازل نہیں ہوا، ان کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل تھا کیونکہ قرآنِ کریم کا عاجز کر دینے والا ہونا ہر حال میں یکساں ہے، چاہے وہ ایک ہی مرتبہ میں پورا نازل ہو یا تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہو۔ 1...... اس کا معنی ہے کہ ہم نے قرآنِ پاک کو حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان سے تھوڑا تھوڑا کر کے تئیس برس کی مدت میں پڑھا۔ 2...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مشرکین دینِ اسلام کے خلاف یا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر جو بھی اعتراض قائم کریں گے ہم اس کا انتہائی نفیس جواب دیں گے۔ 3...... بروزِ قیامت کفار کو چہروں کے بل جہنم کی طرف چلایا جائے گا، حدیثِ پاک میں ہے: آدمی روزِ قیامت تین طریقے (بقیہ اگلے صفحے پر)

قومِ نوح پر عذاب آیا

هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

هٰرُوْنَ	وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ (1)	فَقُلْنَا	اذْهَبَآ	اِلَى الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ
ہارون (کو)	وزیر	تو ہم نے فرمایا	تم دونوں جاؤ	(اس) قوم کی طرف	جنہوں نے

ہارون کو وزیر بنایا○ تو ہم نے فرمایا: تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جس نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	فَدَمَّرْنٰهُمْ	تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾	وَ	قَوْمَ نُوْحٍ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو ہم نے تباہ کر دیا انہیں	(مکمل طور پر) تباہ کرنا	اور	نوح کی قوم (کو)

ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے تو ہم نے انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا○ اور نوح کی قوم کو

لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ

لَّمَّا	كَذَّبُوا	الرُّسُلَ (2)	اَغْرَقْنٰهُمْ	وَ	جَعَلْنٰهُمْ
جب	انہوں نے جھٹلایا	رسولوں (کو)	(تو) ہم نے غرق کر دیا انہیں	اور	بنا دیا انہیں

جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں

گزشتہ قوموں کی تباہی کی طرف اشارہ

لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّ

لِلنَّاسِ	اٰيَةً	وَ	اَعْتَدْنَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾	وَّ
لوگوں کے لیے	نشانی	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ظالموں کے لیے	دردناک عذاب	اور

لوگوں کے لیے نشانی بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے○ اور

عَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾

عَادًا	وَّ	ثَمُوْدَاۡ	وَ	اَصْحٰبَ الرَّسِّ	وَ	قُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾
عاد	اور	ثمود	اور	کنویں والوں	اور	ان کے درمیان بہت سی قوموں (کو ہلاک کر دیا)

عاد اور ثمود اور کنویں والے اور ان کے درمیان کی بہت سی قومیں (ہم نے ہلاک کر دیں۔)○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر اُٹھائے جائیں گے ایک گروہ سواریوں پر، ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی ہوئی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ ارشاد فرمایا ''جس نے انہیں پاؤں پر چلایا ہے وہ اس پر قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلائے۔ (ترمذی، ۵/۹۶، الحدیث: ۳۱۵۳)

1 ...... اس رکوع میں اللہ تعالٰی نے بعض انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات اجمالی طور پر بیان فرما کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی ہے کہ آپ کفار کی مخالفت اور سازشوں پر غم نہ کریں کہ یہ مخالفتیں ہمیشہ سے انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں۔

2 ...... یہاں رسولوں سے مراد حضرت نوح، حضرت ادریس اور حضرت شیث عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

عذابِ الٰہی کے آثار سے کفارِ مکہ کا عبرت نہ پکڑنا اور اس کا سبب

وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ٘ وَ كُلًّا تَبَّرْنَا

وَ	كُلًّا(1)	ضَرَبْنَا	لَهُ	الْاَمْثَالَ	وَ	كُلًّا	تَبَّرْنَا
اور	ہر (قوم)	ہم نے بیان کیں	اس کے لئے	مثالیں	اور	سب (کو)	ہم نے تباہ کر دیا

اور ہم نے ہر قوم کیلئے مثالیں بیان فرمائیں اور ہم نے سب کو مکمل طور پر

تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ اُمْطِرَتْ

تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾	وَ	لَقَدْ	اَتَوْا	عَلَى الْقَرْيَةِ(2)	الَّتِيْۤ	اُمْطِرَتْ
(مکمل طور پر) تباہ کرنا	اور	ضرور بیشک	وہ ہو آئے ہیں	(اس) بستی پر	وہ جو	اس پر بارش کی گئی

تباہ کر دیا○ اور بیشک یہ اس بستی پر ہو آئے ہیں جس پر بری بارش

مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾

مَطَرَ السَّوْءِ	اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا	بَلْ	كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ	نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾
بری بارش	تو کیا وہ نہیں دیکھتے تھے اسے	بلکہ	وہ امید نہیں رکھتے تھے	مرنے کے بعد اٹھنے (کی)

کی گئی تو کیا یہ اس بستی کو نہیں دیکھتے تھے بلکہ یہ مرنے کے بعد اٹھنے کی امید نہیں رکھتے تھے○

کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑانا

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ

وَ	اِذَا	رَاَوْكَ	اِنْ	يَّتَّخِذُوْنَكَ	اِلَّا	هُزُوًا
اور	جب	وہ دیکھتے ہیں تمہیں	(تو) نہیں	وہ بناتے تمہیں	مگر	ہنسی مذاق

اور جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو ٹھٹھا مذاق بنالیتے ہیں

کفارِ مکہ کی ہٹ دھرمی اور انہیں تنبیہ

اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ

اَهٰذَا	الَّذِيْ	بَعَثَ	اللّٰهُ	رَسُوْلًا ﴿٤١﴾	اِنْ
(اور کہتے ہیں) کیا یہ	(وہ شخص ہے) جسے	بھیجا	اللہ (نے)	رسول (بناکر)	بیشک

(اور کہتے ہیں کہ) کیا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے رسول بناکر بھیجا ہے؟○ (اور کہتے ہیں کہ)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَالسَّلَام ہیں، یا یہ مراد ہے کہ ایک رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانا تمام رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانا ہوتا ہے اور جب قوم نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا تو گویا تمام رسولوں کو جھٹلایا۔ 1...... یعنی ہم نے ہر قوم کو سمجھانے کیلئے مثالیں بیان فرمائیں، ان پر حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو پوری طرح سمجھائے اور ڈرسنائے بغیر ہلاک نہ کیا اور جب انہوں نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا تو ہم نے سب کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ 2...... اِس سے مراد "سدوم" نامی بستی ہے۔ یہ قومِ لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی۔ اس قوم کی چار یا پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں لیکن یہاں صرف ایک کا ذکر اس لئے ہے کہ کفارِ مکہ کا تجارتی سفروں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ

كَادَ لَيُضِلُّنَا	عَنْ اٰلِهَتِنَا	لَوْلَاۤ	اَنْ
قریب تھا کہ وہ (رسول) بہکا دیتا ہمیں	ہمارے معبودوں سے	اگر نہ ہوتا	یہ کہ

قریب تھا کہ اگر ہم اپنے معبودوں پر ڈٹے نہ رہتے تو یہ (رسول)

صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ

صَبَرْنَا(1)	عَلَيْهَا	وَ	سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ(2)	حِيْنَ	يَرَوْنَ
ہم ڈٹے رہتے	ان (معبودوں) پر	اور	عنقریب وہ جان لیں گے	جب	دیکھیں گے

ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیتے اور (اللہ فرماتا ہے کہ) عنقریب یہ جان لیں گے جب عذاب

الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝٤٢ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ

الْعَذَابَ	مَنْ	اَضَلُّ	سَبِيْلًا ۝٤٢	اَرَءَيْتَ	مَنِ	اتَّخَذَ
عذاب	کون	زیادہ بھٹکا ہوا (تھا)	راستے (سے)	کیا تم نے دیکھا	(اس کو) جس نے	بنالیا

دیکھیں گے کہ کون گمراہ تھا؟ ۝ کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا جس نے

قبولِ ہدایت میں ایک رکاوٹ "نفسانی خواہشات کی پیروی"

اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝٤٣ اَمْ تَحْسَبُ

اِلٰهَهٗ	هَوٰىهُ(3)	اَفَاَنْتَ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِ	وَكِيْلًا ۝٤٣	اَمْ	تَحْسَبُ
اپنا معبود	اپنی خواہش (کو)	تو کیا تم	تم ہو	اس پر	نگہبان	یا، کیا	تم سمجھتے ہو

اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے تو کیا تم اس پر نگہبان ہو؟ ۝ یا کیا تم یہ سمجھتے ہو

چوپایوں سے بدتر لوگ

اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا

اَنَّ	اَكْثَرَهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	اَوْ	يَعْقِلُوْنَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا
کہ	ان میں اکثر (لوگ)	سنتے ہیں	یا	وہ سمجھتے ہیں	نہیں	وہ	مگر

کہ ان میں اکثر لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں؟ یہ تو صرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے دوران اسی بستی سے گزر ہوتا تھا۔ 1...... اس اقرار سے واضح ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت اور معجزات سے کفارِ مکہ پر دینِ اسلام کی حقانیت خوب واضح ہو چکی تھی لیکن وہ اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے ایمان قبول کرنے سے محروم رہے۔ 2...... یہ کفار کی بات کا جواب ہے اور یہاں یہ بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو، آخرت میں یہ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف تم نے جو بہکانے کی نسبت کی ہے وہ محض بے جا ہے۔
3...... مشرکینِ عرب کا دستور تھا کہ ان میں سے ہر ایک کسی پتھر کو پوجتا اور جب اُسے کوئی دوسرا پتھر زیادہ اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک کر دوسرے کو پوجنے لگتا۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

قدرتِ الٰہی کے آثار پر غور کی ہدایت

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ ع اَلَمْ تَرَ

كَالْاَنْعَامِ	بَلْ	هُمْ	اَضَلُّ(1)	سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾	اَلَمْ تَرَ
چوپایوں کی طرح	بلکہ	وہ	(ان سے) زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	راستے (سے)	کیا تم نے نہ دیکھا

جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ہیں ○ اے حبیب! کیا تم نے

اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج وَلَوْ شَآءَ

اِلٰى رَبِّكَ	كَيْفَ	مَدَّ	الظِّلَّ	وَ	لَوْ	شَآءَ
اپنے رب کی طرف	کیسا	اس نے دراز کیا	سائے (کو)	اور	اگر	وہ چاہتا

اپنے رب کو نہ دیکھا کہ اس نے سائے کو کیسا دراز کیا؟ اور اگر وہ چاہتا

لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ج ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾ لا ثُمَّ

لَجَعَلَهٗ	سَاكِنًا(2)	ثُمَّ	جَعَلْنَا	الشَّمْسَ	عَلَيْهِ	دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾	ثُمَّ
(تو) ضرور بنادیتا اسے	ٹھہراہوا	پھر	ہم نے بنایا	سورج (کو)	اس پر	دلیل	پھر

تو اسے ٹھہراہوا بنادیتا پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا ○ پھر

رات اور دن میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

قَبَضْنٰهُ	اِلَيْنَا	قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَ
ہم نے سمیٹ لیا اسے	اپنی طرف	آہستہ آہستہ سمیٹنا	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا

ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹ لیا ○ اور وہی ہے جس نے رات کو

لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

لَكُمُ	الَّيْلَ	لِبَاسًا	وَّ	النَّوْمَ	سُبَاتًا	وَّ	جَعَلَ	النَّهَارَ
تمہارے لیے	رات (کو)	پردہ	اور	نیند (کو)	آرام	اور	بنایا	دن (کو)

تمہارے لیے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھنے کے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہاں اسی عمل کی طرف اشارہ کرکے بتایا گیا ہے کہ نفسانی خواہشات کا پیروکار شخص ہدایت قبول نہیں کرسکتا۔ 1 ...... کفار جانوروں سے بھی بدتر گمراہ اس لئے ہیں کہ جانور اپنے مالک کے فرمانبردار رہتے، احسان کرنے والے کو پہچانتے، تکلیف دینے والے سے گھبراتے، نفع مند چیز طلب کرتے، نقصان دہ چیز سے بچتے اور چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں جبکہ کفار نہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور نہ اس کے احسان کو پہچانتے، نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے، نہ ثواب جیسی عظیم نفع والی چیز طلب کرتے اور نہ عذاب جیسی سخت نقصان دہ چیز سے بچتے ہیں۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے سائے کو پھیلایا اور اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن کردیتا، اس

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بارش میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا

بُشْرًۢا	الرِّیٰحَ	اَرْسَلَ	الَّذِیْۤ	هُوَ	وَ	نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾
خوشخبری دینے والی	ہواؤں (کو)	بھیجا	جس نے	وہی (ہے)	اور	اٹھنے (کے لیے)

بنایا ○ اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجا

بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ۙ

طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾	مَآءً	مِنَ السَّمَآءِ	اَنْزَلْنَا	وَ	بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ
پاک کرنے والا	پانی	آسمان سے	ہم نے اتارا	اور	اپنی رحمت کے آگے، پہلے

جو خوشخبری دینے والی ہوتی ہیں اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا ○

لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّ نُسْقِیَهٗ مِمَّا

مِمَّا	نُسْقِیَهٗ	وَّ	بَلْدَةً مَّیْتًا	بِهٖ	لِّنُحْیِۦَ
(اس مخلوق میں) سے جو	ہم پلائیں وہ پانی	اور	کسی مردہ شہر (کو)	اس کے ذریعے	تاکہ ہم زندہ کریں

تاکہ ہم اس کے ذریعے کسی مردہ شہر کو زندہ کریں اور وہ پانی اپنی مخلوق میں سے

بارش کا اختلاف نعمتِ الٰہی کی ناشکری

خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ﴿۴۹﴾ وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	اَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ﴿۴۹﴾	وَّ	اَنْعَامًا	خَلَقْنَاۤ
ضرور بیشک	اور	بہت سے لوگوں (کو)	اور	جانوروں	ہم نے پیدا کی

جانوروں اور بہت سے لوگوں کو پلائیں ○ اور بیشک

صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا ۫ۖ فَاَبٰۤی

فَاَبٰۤی	لِیَذَّكَّرُوْا	بَیْنَهُمْ	صَرَّفْنٰهُ (1)
تو نہ مانا	تاکہ وہ یاد رکھیں (ہمارا احسان)	ان کے درمیان	ہم نے پھیرے رکھے اس (بارش) کے

ہم نے لوگوں میں بارش کے پھیرے رکھے تاکہ وہ یاد رکھیں تو بہت سے لوگوں نے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے معلوم ہوا کہ اشیاء کی طبعی تاثیریں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہیں، آگ کا جلانا، پانی کا پیاس بجھانا، ثقیل بدن کا سایہ بننا، سورج کا سایہ اٹھا دینا سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو یہ تاثیریں ختم ہو جائیں۔

1 ......لوگوں میں بارش کے پھیرے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں، کہیں زیادہ ہو اور کہیں کم اور اس سے مقصود یہ ہے کہ لوگ احسانِ الٰہی یاد رکھیں اور ہماری قدرت و نعمت میں غور کریں اور صرف اسبابِ ظاہری کی طرف منسوب کرنے کی بجائے بارش بلکہ دیگر ہر نعمت کو مسببِ حقیقی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت عامہ اور جہادِ کبیر کا حکم

اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝٥٠ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا

لَبَعَثْنَا	شِئْنَا	لَوْ	وَ	كُفُوْرًا ۝٥٠	اِلَّا	اَكْثَرُ النَّاسِ
(تو) ضرور بھیج دیتے	ہم چاہتے	اگر	اور	ناشکری کرنا	مگر	اکثر لوگوں (نے)

ناشکری کے سوا کچھ اور ماننے سے انکار کر دیا ○ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں

فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۝٥١ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ

جَاهِدْهُمْ	وَ	الْكٰفِرِيْنَ	فَلَا تُطِعِ	نَّذِيْرًا ۝٥١	فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ
جہاد کروان سے	اور	کافروں (کی)	تو تم بات نہ مانو	ایک ڈر سنانے والا	ہر بستی میں

ایک ڈر سنانے والا بھیج دیتے ○ تو آپ کافروں کی بات ہر گز نہ مانیں اور اس قرآن کے ذریعے

سمندروں میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝٥٢ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

الْبَحْرَيْنِ	مَرَجَ	الَّذِيْ	هُوَ	وَ	جِهَادًا كَبِيْرًا ۝٥٢ (1)	بِهٖ
دو سمندروں (کو)	ملا دیا	جس نے	وہی (ہے)	اور	بڑا جہاد	اس (قرآن) کے ذریعے

ان کے ساتھ بڑا جہاد کریں ○ اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا دیا

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَ

وَ	اُجَاجٌ	مِلْحٌ	هٰذَا	وَّ	فُرَاتٌ	عَذْبٌ	هٰذَا
اور	بہت کھاری (ہے)	کھاری	یہ (ایک)	اور	نہایت شیریں	میٹھا	یہ (ایک)

(ان میں) یہ (ایک) میٹھا نہایت شیریں ہے اور یہ (ایک) کھاری نہایت تلخ ہے اور

قدرتِ الٰہی کے دو نشان تخلیقِ انسانی اور رشتے

جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝٥٣ وَهُوَ

هُوَ	وَ	حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝٥٣	وَّ	بَرْزَخًا	بَيْنَهُمَا	جَعَلَ
وہی (ہے)	اور	روکی ہوئی ایک آڑ	اور	ایک پردہ	ان دونوں کے درمیان	اس نے بنا دیا

ان کے بیچ میں اس نے ایک پردہ اور روکی ہوئی آڑ بنا دی ○ اور وہی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف منسوب کریں لیکن بہت سے لوگوں نے اس کے برعکس کرکے ناشکری کرنے کے سوا کچھ اور ماننے سے انکار کر دیا۔

1 ...... قرآن کے ذریعے جہادِ کبیر کا محمل یہ ہے کہ اس میں موجود وعظ و نصیحت اور زجر و توبیخ پر مشتمل آیات کی تلاوت اور سابقہ امتوں کے حالات اور قرآنی دلائل بیان کرکے بڑا جہاد کریں۔ اس طور پر پوری دنیا میں دین کی دعوت عام کرنا جہادِ کبیر ہے اور کوئی دوسرا جہاد کمیت و کیفیت کے اعتبار سے اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔

بتوں کی پوجا پر مشرکین کی مذمت

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے منصب کا بیان

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی جاوِث تبلیغ

الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ

الَّذِيْ	خَلَقَ	مِنَ الْمَآءِ	بَشَرًا	فَجَعَلَهٗ	نَسَبًا	وَّ	صِهْرًا
جس نے	پیدا کیا	پانی سے	آدمی	پھر بنایا اسے	نسب والا	اور	سسرال والا

جس نے آدمی کو پانی سے بنایا پھر اس کے (نسلی) رشتے اور سسرالی رشتے بنا دیے

وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَ	كَانَ	رَبُّكَ	قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾	وَ	يَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور	ہے	تمہارا رب	بڑی قدرت والا	اور	وہ (مشرک) عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا

اور تمہارا رب بڑی قدرت والا ہے ○ اور (مشرک) اللہ کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہیں

مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ

مَا	لَا يَنْفَعُهُمْ	وَ	لَا يَضُرُّهُمْ	وَ	كَانَ	الْكَافِرُ
(اس کی) جو	نہ نفع دے سکے انہیں	اور	نہ نقصان پہنچا سکے انہیں	اور	ہے	کافر

جو نہ انہیں نفع دیں اور نہ نقصان پہنچائیں اور کافر

عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا

عَلٰى رَبِّهٖ	ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ (1)	وَ	مَآ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا
اپنے رب کے مقابلے میں	(شیطان کا) مددگار	اور	ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر

اپنے رب کے مقابلے میں (شیطان کا) مددگار ہے ○ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر

مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

مُبَشِّرًا (2)	وَّ	نَذِيْرًا ﴿۵۶﴾	قُلْ	مَآ اَسْئَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ (3)
خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا (بنا کر)	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا ○ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا

(1)...... کافر کا اپنے حقیقی رب کی مخالفت اور بتوں کی پوجا پر کمربستہ ہونا رب کے مقابلے میں شیطان کی مدد کرنا ہے۔ (2)...... خوش کرنے والی چیز کی طرف راغب ہونا اور ڈر والی چیز سے بچنا انسانی فطرت ہے، اسی راغب کرنے اور ڈرانے کا نام انذار و تبشیر ہے اور اسی معنیٰ کیلئے ترغیب و ترہیب کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہ اسلامی تبلیغ اور انسانی فطرت کا ایک اہم پہلو ہے۔ مبلغین کو ترغیب اور ترہیب دونوں پر مشتمل بیان کرنا چاہئیں۔ (3)...... قرآنِ کریم اور فقہ کی تعلیم دینے، اذان کہنے، امامت کرنے، یونہی تبلیغ اور وعظ و نصیحت کا کام اجرت لے کر کرنا جائز ہے، البتہ اجرت کے بغیر یہ امور سر انجام دینا افضل ہے۔

توکل اور تسبیح و تحمید کا حکم

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۵۷﴾ وَ تَوَكَّلْ

اِلَّا	مَنْ	شَآءَ	اَنْ	یَّتَّخِذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	سَبِیْلًا ﴿۵۷﴾	وَ	تَوَكَّلْ
مگر	جو	چاہے	کہ	اختیار کرے	اپنے رب کی طرف	راستہ	اور	تم بھروسہ کرو

لیکن جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ○ اور اس زندہ پر

عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ

عَلَى الْحَیِّ	الَّذِیْ	لَا یَمُوْتُ	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِهٖ	وَ
(اس) زندہ پر	جو	(کبھی) نہ مرے گا	اور	پاکی بیان کرو	اس کی حمد کے ساتھ	اور

بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور

اللہ تعالیٰ کی چند صفات

كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرَا ﴿۵۸﴾ۚۛ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

كَفٰى بِهٖ	بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ	خَبِیْرَا ﴿۵۸﴾	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
وہی کافی ہے	اپنے بندوں کے گناہوں سے	خبردار	جس نے	بنایا	آسمانوں

اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لئے وہی کافی ہے ○ جس نے آسمان اور زمین

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (1)	ثُمَّ
اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	پھر

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ

اسْتَوٰى (2)	عَلَى الْعَرْشِ	اَلرَّحْمٰنُ	فَسْـَٔلْ
اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا	عرش پر	(وہ) نہایت رحم فرمانے والا (ہے)	تو تو پوچھ

اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ نہایت رحم فرمانے والا ہے تو کسی جاننے والے سے

(1) ..... یہاں چھ دنوں سے مراد اتنے دنوں کا وقت یا اتنے ادوار ہیں، کیونکہ اس وقت رات، دن اور سورج تو تھے ہی نہیں۔ اتنے وقت میں پیدا کرنا مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم دینے کے لئے ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے۔

(2) ..... عرش پر استواء سے متعلق علماءِ کرام کے مختلف اقوال ہیں، زیادہ مضبوط اور سلامتی والا قول یہ ہے کہ ہم استواء پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

کفار کا سجدے سے انکار اور نفرت میں اضافہ

بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا

بِهٖ	خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمُ	اسْجُدُوْا[1]
اس کے بارے میں	کسی جاننے والے (سے)	اور	جب	کہا جائے	ان سے	تم سجدہ کرو

اس کی تعریف پوچھ ○ اور جب ان سے کہا جائے رحمٰن کو

لِلرَّحْمٰنِ ج قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ق اَنَسْجُدُ لِمَا

لِلرَّحْمٰنِ	قَالُوْا	وَ	مَا	الرَّحْمٰنُ	اَنَسْجُدُ	لِمَا
رحمٰن کو	(تو) وہ کہتے ہیں	اور	کیا (ہے)	رحمٰن	کیا ہم سجدہ کرلیں	(اسے) جس کا

سجدہ کرو تو کہتے ہیں: اور رحمٰن کیا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کرلیں جس کا

تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ السجدة تَبٰرَكَ الَّذِيْ

تَاْمُرُنَا	وَ	زَادَهُمْ	نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾	تَبٰرَكَ	الَّذِيْ
تم حکم دیتے ہو ہمیں	اور	(اس حکم نے) بڑھادیا انہیں	نفرت (میں)	بڑی برکت والا ہے	وہ جس نے

تم ہمیں کہہ دو اور اس حکم نے ان کی نفرت کو اور بڑھادیا ○ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں اور ان سے فائدہ اٹھانے والے لوگ

السجدة ٧ ع ٥ ٦ ٣

جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾

جَعَلَ	فِي السَّمَآءِ	بُرُوْجًا[2]	وَّ	جَعَلَ	فِيْهَا	سِرٰجًا	وَّ	قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾
بنائے	آسمان میں	برج	اور	بنایا	اس میں	چراغ	اور	روشن کرنے والا چاند

آسمان میں برج بنائے اور ان میں چراغ اور روشن کرنے والا چاند بنایا ○

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

وَ	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَ	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ	خِلْفَةً
اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا	رات	اور	دن (کو)	ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا

اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا

1 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

2 ...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ بروج سے سات سیارہ ستاروں کی منزلیں مراد ہیں اور ان برجوں کی تعداد بارہ ہے۔ (1) حَمَل۔ (2) ثَور۔ (3) جَوزاء۔ (4) سَرطان۔ (5) اَسد۔ (6) سُنبُلہ۔ (7) میزان۔ (8) عَقرب۔ (9) قَوس۔ (10) جَدی۔ (11) دَلو۔ (12) حُوت۔ (خازن، الفرقان، تحت الآیۃ: ٦١، ٣/٣٧٨)

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾

لِّمَنْ	اَرَادَ	اَنْ	يَّذَّكَّرَ	اَوْ	اَرَادَ	شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾
(یہ اس) کیلئے (نشانی ہے) جو	چاہے	کہ	نصیحت حاصل کرے	یا	(جو) چاہے	(اللہ کا) شکر ادا کرنا

(یہ) اس کیلئے (نشانی) ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے یا جو (اللہ کا) شکر ادا کرنا چاہتا ہے ○

مقرب بندوں کے اوصاف

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ

وَ	عِبَادُ الرَّحْمٰنِ	الَّذِيْنَ	يَمْشُوْنَ	عَلَى الْاَرْضِ	هَوْنًا (1)	وَّ
اور	رحمٰن کے بندے	وہ لوگ ہیں جو	چلتے ہیں	زمین پر	نرمی، آہستہ (سے)	اور

اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور

بندگانِ رحمٰن کی خلوتی زندگی کا حال

اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ

اِذَا	خَاطَبَهُمُ	الْجٰهِلُوْنَ	قَالُوْا	سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ (2)	وَ	الَّذِيْنَ
جب	بات کرتے ہیں ان سے	جاہل لوگ	(تو) وہ کہتے ہیں	(بس) سلام	اور	وہ لوگ جو

جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں "بس سلام" ○ اور وہ جو

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ

يَبِيْتُوْنَ (3)	لِرَبِّهِمْ	سُجَّدًا	وَّ	قِيَامًا ﴿٦٤﴾	وَ	الَّذِيْنَ
رات گزارتے ہیں	اپنے رب کے لیے	سجدہ	اور	قیام (کرتے ہوئے)	اور	وہ لوگ جو

اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں ○ اور وہ جو

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا

يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اصْرِفْ	عَنَّا	عَذَابَ جَهَنَّمَ	اِنَّ	عَذَابَهَا
کہتے ہیں	اے ہمارے رب	پھیر دے	ہم سے	جہنم کا عذاب	بیشک	اس کا عذاب

عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بیشک اس کا عذاب

(1)...... اطمینان و وقار کے ساتھ اور عاجزانہ شان سے زمین پر آہستہ چلنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "تمہارے لئے سکون (سے چلنا) ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ (بخاری، ۱/۵۵۸، الحدیث: ۱۶۷۱) (2)...... اس سے مراد متارکت کا سلام ہے اور معنی یہ ہے کہ جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے اعراض کرتے ہیں۔ یا یہ معنٰی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ نہ ہو۔ (3)...... حدیثِ پاک میں ہے: تم رات میں قیام کرنا اختیار کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیکوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ، گناہوں کو مٹانے والا اور آئندہ گناہوں سے بچانے والا ہے۔ (ترمذی، ۵/۳۲۳، الحدیث: ۳۵۶۰)

كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾

كَانَ	غَرَامًا ﴿٦٥﴾	اِنَّهَا	سَآءَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّ	مُقَامًا ﴿٦٦﴾
ہے	چمٹ جانے والا	بیشک وہ	بہت ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ	اور	قیام کرنے کی جگہ (ہے)

گلے کا پھندا ہے ○ بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے ○

خرچ میں اعتدال

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَ

وَ	الَّذِيْنَ	اِذَآ	اَنْفَقُوْا	لَمْ يُسْرِفُوْا [1]	وَ	لَمْ يَقْتُرُوْا	وَ
اور	وہ لوگ جو	جب	خرچ کرتے ہیں	(تو) وہ حد سے نہیں بڑھتے	اور	تنگی نہیں کرتے	اور

اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ حد سے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور

شرک اور دیگر گناہوں سے اجتناب

كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ

كَانَ	بَيْنَ ذٰلِكَ	قَوَامًا ﴿٦٧﴾	وَ	الَّذِيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ
ہوتا ہے (ان کا خرچ)	ان (دونوں) کے درمیان	اعتدال (سے)	اور	وہ لوگ جو	عبادت نہیں کرتے

ان دونوں کے درمیان اعتدال سے رہتے ہیں ○ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ

مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	وَ	لَا يَقْتُلُوْنَ	النَّفْسَ	الَّتِيْ
اللہ کے ساتھ	کسی دوسرے معبود (کی)	اور	قتل نہیں کرتے	(اس) جان (کو)	جسے

عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے

شرک اور دیگر گناہوں کی سزا کا بیان

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	لَا يَزْنُوْنَ [2]	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ
حرام فرمایا	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	اور	وہ بدکاری نہیں کرتے	اور	جو	کرے

اللہ نے حرام فرمایا ہے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام

[1] ...... جس جگہ خرچ کرنا ممنوع ہو وہاں خرچ کرنا اسراف ہے اور تنگی کرنے سے مراد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق ادا کرنے میں کمی کرے اور جس جگہ جتنا خرچ کرنے کا حکم ہے وہاں اتنا خرچ کرنا میانہ روی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، جس نے میانہ روی سے کام لیا وہ کبھی تنگدست نہ ہوگا۔ (معجم الکبیر، ۱۰/۱۰۸، الحدیث: ۱۰۱۱۸)

[2] ...... غیرُ اللہ کی عبادت، ناحق قتل اور زنا بہت بڑے گناہ ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سوال کیا "کونسا گناہ سب میں بڑا ہے؟ ارشاد فرمایا" یہ کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک کرے،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

ذٰلِكَ	يَلْقَ	اَثَامًا ﴿۶۸﴾	يُّضٰعَفْ	لَهُ	الْعَذَابُ
یہ (کام)	(تو) وہ جا ملے گا	(اس کی) سزا (سے)	بڑھا دیا جائے گا	اس کے لئے	عذاب

کرے گا وہ سزا پائے گا ○ اس کے لئے قیامت کے دن عذاب

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	يَخْلُدْ	فِيْهِ	مُهَانًا ﴿۶۹﴾	اِلَّا	مَنْ	تَابَ	وَ
قیامت کے دن	اور	وہ ہمیشہ رہے گا	اس میں	ذلت (سے)	مگر	جس نے	توبہ کر لی	اور

بڑھا دیا جائے گا اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا ○ مگر جو توبہ کرے اور

اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ

اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	عَمَلًا صَالِحًا	فَاُولٰٓئِكَ	يُبَدِّلُ	اللّٰهُ
ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا عمل	تو یہ لوگ	بدل دے گا	اللہ

ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو

سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ

سَيِّاٰتِهِمْ	حَسَنٰتٍ [1]	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾	وَ	مَنْ
ان کی برائیاں	نیکیوں (سے)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اور	جس نے

اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جو

تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ

تَابَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَاِنَّهٗ	يَتُوْبُ	اِلَى اللّٰهِ
توبہ کی	اور	اس نے عمل کیا	اچھا	تو بیشک وہ	رجوع کرتا ہے	اللہ کی طرف

توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف ایسا ہی رجوع کرتا ہے

سچی توبہ کے اثرات اور تائبین کو بشارت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حالانکہ تجھے اُس نے پیدا کیا۔ عرض کی: پھر کونسا؟ ارشاد فرمایا "یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی: پھر کونسا؟ ارشاد فرمایا "یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔ (بخاری، ۴/۱۰۰، الحدیث: ۶۰۰۱)

1 ...... برائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کا یہ مطلب نہیں کہ برے کام کو نیکی قرار دے دیا جائے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سچی توبہ کی برکت سے گناہوں کو مٹا کر ان کی جگہ نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے یا یہ مراد ہے کہ برائیوں کی جگہ نیک اعمال کی توفیق ملے گی جیسے ظلم کی جگہ رحم کی، بدکاری کی جگہ پارسائی کی۔

جھوٹی گواہی اور لغویات سے احتراز

مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَ الَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا

مَتَابًا ﴿۷۱﴾ (1)	وَ	الَّذِیْنَ	لَا یَشْهَدُوْنَ	الزُّوْرَ (2)	وَ	اِذَا
(جیسا) رجوع کرنا (چاہیے تھا)	اور	وہ لوگ جو	گواہی نہیں دیتے	جھوٹی	اور	جب

جیسا کرنا چاہیے تھا ○ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب

نصیحت سننے میں بندگانِ رحمٰن کا حال

مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَ الَّذِیْنَ

مَرُّوْا	بِاللَّغْوِ	مَرُّوْا	كِرَامًا ﴿۷۲﴾	وَ	الَّذِیْنَ
گزرتے ہیں	بیہودہ چیز سے	(تو) گزر جاتے ہیں	(اپنی) عزت بچاتے ہوئے	اور	وہ لوگ جو

کسی بیہودہ بات کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنی عزت سنبھالتے ہوئے گزر جاتے ہیں ○ اور وہ لوگ کہ

اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا

اِذَا	ذُكِّرُوْا	بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	لَمْ یَخِرُّوْا	عَلَیْهَا
جب	انہیں نصیحت کی جاتی ہے	ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ	(تو) وہ نہیں گرتے	ان پر

جب انہیں ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر

اپنے اور اہل وعیال سے متعلق دعا

صُمًّا وَّ عُمْیَانًا ﴿۷۳﴾ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ

صُمًّا	وَّ	عُمْیَانًا ﴿۷۳﴾	وَ	الَّذِیْنَ	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	هَبْ
بہرے	اور	اندھے (ہو کر)	اور	وہ لوگ جو	عرض کرتے ہیں	اے ہمارے رب	عطا فرما

بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے ○ اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہماری

لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا

لَنَا	مِنْ اَزْوَاجِنَا	وَ	ذُرِّیّٰتِنَا	قُرَّةَ اَعْیُنٍ (3)	وَّ	اجْعَلْنَا
ہمیں	ہماری بیویوں سے	اور	ہماری اولاد (سے)	آنکھوں کی ٹھنڈک	اور	بنا ہمیں

بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں

(1)...... اللہ تعالیٰ کے خوف سے ترکِ گناہ، اظہارِ ندامت اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی طلب کرنا حقیقی اور سچی توبہ ہے، ایسی توبہ ہی بارگاہِ الٰہی میں مقبول، پسندیدہ، مفید اور گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ (2)...... جھوٹی گواہی نہ دینا اور جھوٹ بولنے سے تعلق نہ رکھنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کر دے گا۔ (ابن ماجہ، ۳/۱۲۳، الحدیث: ۲۳۷۳) (3)...... نیک و پرہیزگار بیوی اور اولاد مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کے دل کی خوشی کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "اللہ تعالیٰ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

بندگانِ رحمٰن کی جزا کا بیان

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓىِٕكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا

لِلْمُتَّقِيْنَ	اِمَامًا ﴿٧٤﴾ (1)	اُولٰٓىِٕكَ	يُجْزَوْنَ	الْغُرْفَةَ	بِمَا
پرہیز گاروں کا	پیشوا	یہ لوگ	انہیں دیا جائے گا	(جنت کا) بلند درجہ	(اس کے) سبب جو

پرہیز گاروں کا پیشوا بنا ○ انہیں ان کے صبر کے سبب جنت کا سب سے اونچا درجہ

صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ﴿٧٥﴾

صَبَرُوْا	وَ	يُلَقَّوْنَ	فِيْهَا	تَحِيَّةً	وَّ	سَلٰمًا ﴿٧٥﴾
انہوں نے صبر کیا	اور	ان کا استقبال کیا جائے گا	اس (درجے) میں	دعائے خیر	اور	سلام (کے ساتھ)

انعام میں دیا جائے گا اور اس بلند درجے میں دعائے خیر اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا ○

منکرین توحید کو تنبیہ اور وعید

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	حَسُنَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّ	مُقَامًا ﴿٧٦﴾	قُلْ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	کیا ہی اچھی	ٹھہرنے کی جگہ	اور	قیام کرنے کی جگہ (ہے)	تم کہو

ہمیشہ اس میں رہیں گے، کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے ○ تم فرماؤ:

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ ۚ

مَا يَعْبَؤُا	بِكُمْ	رَبِّيْ	لَوْ لَا	دُعَآؤُكُمْ
کوئی قدر نہیں فرمائے گا	تمہاری	میرا رب	اگر نہ ہو	تمہاری عبادت (صرف اسی کے لئے)

میرا رب تمہاری کوئی قدر نہیں فرمائے گا اگر تم اس کی عبادت نہ کرو

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع

فَقَدْ	كَذَّبْتُمْ	فَسَوْفَ يَكُوْنُ	لِزَامًا ﴿٧٧﴾
تو بیشک	تم نے جھٹلایا	تو عنقریب وہ (عذاب) رہے گا	ہمیشہ

تو تم نے تو جھٹلایا تو اب عذاب (تم پر) ہمیشہ رہے گا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے ڈرنے کے بعد مومن کے لئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگر اسے حکم دیتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اگر اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (یعنی اس کی عزت میں خیانت نہ کرے اور اس کا مال ضائع نہ کرے)۔ (ابن ماجہ، ۲/۴۱۴، الحدیث: ۱۸۵۷)

1 ...... دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت اور اس کی طلب اگر اچھی نیت اور نیک مقصد کی بنا پر ہو تو یہ قابلِ تعریف ہے اور اگر حبِ دنیا اور حبِ جاہ کی وجہ سے ہو تو انتہائی مذموم ہے۔

آیات:227 — رکوع:11

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طٰسٓمٓ ۞ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ

طٰسٓمٓ ①	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ②	لَعَلَّكَ	بَاخِعٌ
حروف مقطعات	یہ	ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	شاید تم	ختم کرنے والے (ہو)

طٰسٓمٓ ۞ یہ ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ۞ (اے حبیب!) کہیں آپ اپنی جان کو

آیاتِ قرآنی کی عظمت

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی دل نوازی و تسلی

نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۞ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ

نَّفْسَكَ	اَلَّا يَكُوْنُوْا	مُؤْمِنِيْنَ ③ (1)	اِنْ	نَّشَاْ	نُنَزِّلْ
اپنی جان (کو)	(اس غم میں) کہ وہ نہیں ہو رہے	ایمان والے	اگر	ہم چاہیں	(تو) اتار دیں

ختم نہ کر دو اس غم میں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ۞ اگر ہم چاہیں تو ان پر

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے کافروں کو تنبیہ

عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ

عَلَيْهِمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	اٰيَةً	فَظَلَّتْ	اَعْنَاقُهُمْ
ان پر	آسمان سے	کوئی نشانی	تو رہ جائیں	ان کی گردنیں (یعنی بڑے بڑے سردار)

آسمان سے کوئی نشانی اتاریں تو ان کے بڑے بڑے سردار اُس نشانی کے آگے

1...... حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اس بات کی شدید خواہش تھی کہ اہلِ مکہ ایمان لے آئیں، لیکن جب وہ ایمان نہ لائے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ان کی ایمان سے محرومی کی بنا پر قلبی طور پر بہت دکھ ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اس طرزِ عمل سے آپ کی مخلوقِ خدا پر انتہائی شفقت کا بھی اظہار ہے۔

کفارِ مکہ کی سرکشی اور انہیں تنبیہ

لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

لَهَا	خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾	وَ	مَا يَاْتِيْهِمْ	مِّنْ ذِكْرٍ	مِّنَ الرَّحْمٰنِ
اس کیلئے (کے آگے)	جھکے ہوئے	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نصیحت	رحمٰن کی طرف سے

جھکے رہ جائیں ○ اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا

مُحْدَثٍ	اِلَّا	كَانُوْا	عَنْهُ	مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾	فَقَدْ	كَذَّبُوْا
نئی	مگر	وہ ہوتے ہیں	اس سے	منہ پھیرنے والے	تو بیشک	انہوں نے جھٹلایا

نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ تو بیشک انہوں نے جھٹلایا

قدرتِ الٰہی کی زمینی نشانیوں کی طرف اشارہ

فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

فَسَيَاْتِيْهِمْ	اَنْۢبٰٓؤُا	مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦﴾ [1]	اَوَلَمْ يَرَوْا
تو عنقریب آئیں گی انہیں	(اس کی) خبریں	جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

تو اب ان پر اس کی خبریں آئیں گی جس کا یہ مذاق اُڑاتے تھے ○ کیا انہوں نے

اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اِلَى الْاَرْضِ	كَمْ	اَنْۢبَتْنَا	فِيْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿٧﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
زمین کی طرف	کتنے	ہم نے اگائے	اس میں	ہر (قسم کے) اچھے جوڑوں سے	بیشک	اس میں

زمین کی طرف نہ دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنی قسموں کے اچھے جوڑے اگائے ○ بیشک اس میں

اوصافِ باری تعالیٰ

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور نشانی (ہے)	اور	نہیں ہیں	ان کے اکثر	ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب

ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر ایمان والے نہیں ○ اور بیشک تمہارا رب ہی

[1]...... ان آیتوں میں کفارِ مکہ کی تین بری صفات بیان ہوئیں: (1) نصیحت سے منہ پھیرنا۔ (2) قرآن کو جھٹلانا۔ (3) عذابِ الٰہی کا مذاق اڑانا۔ ان میں ہر بعد والی صفت پہلی سے زیادہ قبیح اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا موجب ہے۔ گمراہی اور بد بختی میں آگے بڑھنے والے شخص کا ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ پہلے وہ حق اور سچائی سے منہ موڑتا ہے، پھر صراحت کے ساتھ جھٹلاتا اور اس کا انکار کرتا ہے، پھر تکذیب و مخالفت میں مزید آگے بڑھتے ہوئے حق کا مذاق اڑانے پر تل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حال سے محفوظ رکھے، امین۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکمِ الٰہی

ع ۹ / ۵

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ ع وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ

لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ۝٩	وَ	اِذْ	نَادٰى	رَبُّكَ
ضرور وہی	عزت والا	مہربان (ہے)	اور	(یاد کرو) جب	ندا فرمائی	تمہارے رب (نے)

یقیناً بہت عزت والا، مہربان ہے ○ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ کو

مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ لا قَوْمَ فِرْعَوْنَ ط اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١

مُوْسٰۤى	اَنِ ائْتِ	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠	قَوْمَ فِرْعَوْنَ (1)	اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١
موسیٰ (کو)	کہ جاؤ	ظالم لوگوں (کے پاس)	(جو) فرعون کی قوم (ہے)	کیا وہ نہیں ڈریں گے

ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ ○ جو فرعون کی قوم ہے، کیا وہ نہیں ڈریں گے ؟ ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں معروضات

قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ

قَالَ	رَبِّ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ (2)	اَنْ
(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس بات سے) کہ

عرض کی: اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ

يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ ط وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ

يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢	وَ	يَضِيْقُ	صَدْرِيْ	وَ	لَا يَنْطَلِقُ	لِسَانِيْ (3)
وہ جھٹلائیں گے مجھے	اور	تنگ ہوگا	میرا سینہ	اور	نہیں چلتی	میری زبان

وہ مجھے جھٹلائیں گے ○ اور میرا سینہ تنگ ہوگا اور میری زبان نہیں چلتی

فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣ وَ لَهُمْ عَلَيَّ

فَاَرْسِلْ (4)	اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣	وَ	لَهُمْ	عَلَيَّ
تو تو (جبرئیل کو) بھیج دے	ہارون کی طرف (اور اسے رسول بنادے)	اور	ان (فرعونیوں) کا	مجھ پر

تو تو ہارون کو بھی رسول بنادے ○ اور ان کا مجھ پر

1۔۔۔۔۔۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بنی اسرائیل کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجا گیا تھا مگر یہاں جو پیغام مذکور ہے وہ خاص فرعون کی قوم قبط کی طرف ہے تاکہ اُنہیں اُن کی بدکرداری پر زجر و توبیخ اور تنبیہ و نصیحت فرمائیں۔ 2۔۔۔۔۔۔ یہاں خوف سے مراد تبلیغِ نبوت میں رکاوٹ کھڑی ہونے کا خوف ہے۔ 3۔۔۔۔۔۔ بچپن میں فرعون کے گھر پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لیا تھا جس کی وجہ سے زبان مبارک متاثر ہوگئی اور لکنت پیدا ہوگئی تھی۔ 4۔۔۔۔۔۔ اس کا ترجمہ کنزالعرفان میں یہ کیا ہے کہ ''تو تو ہارون کو بھی رسول بنادے'' اور لفظی ترجمہ یہ کیا ہے ''تو تو (جبریل کو) بھیج دے ہارون کی طرف (اور اسے رسول بنادے)''۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تسلی اور چند ہدایات

ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ج قَالَ كَلَّا ج

ذَنْۢبٌ (1)	فَاَخَافُ	اَنْ	یَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾	قَالَ	كَلَّا
ایک الزام (ہے)	تو میں ڈرتا ہوں	کہ	وہ قتل کر دیں گے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	ہرگز نہیں

ایک الزام ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کر دیں ○ (اللہ نے) فرمایا: ہرگز نہیں،

فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾

فَاذْهَبَا	بِاٰیٰتِنَاۤ	اِنَّا	مَعَكُمْ	مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾
تو تم دونوں جاؤ	ہماری آیتوں (یعنی معجزات) کے ساتھ	بیشک ہم	تمہارے ساتھ	خوب سننے والے (ہیں)

تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں، خوب سننے والے ہیں ○

فَاْتِیَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾لا

فَاْتِیَا	فِرْعَوْنَ	فَقُوْلَاۤ	اِنَّا	رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾
تو تم دونوں جاؤ	فرعون (کے پاس)	پھر (اس سے) کہو	بیشک ہم	تمام جہانوں کے رب کے رسول (ہیں)

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو: بیشک ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے ○

فرعون کا بڑے احسان گنوانا

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۷﴾ط قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ

اَنْ	اَرْسِلْ	مَعَنَا	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۷﴾	قَالَ	اَلَمْ نُرَبِّكَ
کہ	تو بھیج دے	ہمارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	(فرعون نے) کہا	کیا ہم نے نہ پالا تجھے

کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے ○ (فرعون نے) کہا: کیا ہم نے تمہیں اپنے ہاں

فِیْنَا وَلِیْدًا وَّلَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾لا وَ

فِیْنَا	وَلِیْدًا	وَّ	لَبِثْتَ	فِیْنَا	مِنْ عُمُرِكَ	سِنِیْنَ ﴿۱۸﴾	وَ
اپنے (گھر) میں	بچپن (میں)	اور	تم رہے	ہم میں	اپنی عمر سے	کئی سال	اور

بچپن میں نہ پالا؟ اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی سال گزارے ○ اور

1 ...... اس سے یہ مراد نہیں کہ معاذاللہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کوئی گناہ کیا تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ فرعونیوں کا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر الزام ہے کہ انہوں نے قبطی کو قتل کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے جان بوجھ کر قتل نہیں کیا تھا بلکہ تادیباً اسے مکّا مارا اور وہ قضاءِ الٰہی سے مرگیا تھا اور اس میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کوئی الزام نہیں اور نہ ہی آپ کا یہ فعل کسی طرح گناہ کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ قبطی ظلم کر رہا تھا اور ظالم کو موقع محل کے مناسب تدبیر اختیار کر کے ادب سکھانا اور مظلوم کو ظلم سے بچانا ایک مستحسن کام ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ

فَعَلْتَ	فَعْلَتَكَ	الَّتِیْ	فَعَلْتَ	وَ	اَنْتَ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾	قَالَ
تم نے کیا	اپنا کام	وہ جو	تم نے کیا	اور	تم	ناشکروں میں سے (ہو)	(موسیٰ نے) فرمایا

تم نے اپنا وہ کام کیا جو تم نے کیا اور تم شکریہ ادا کرنے والوں میں سے نہیں ہو ○ موسیٰ نے فرمایا:

فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ؕ

فَعَلْتُهَاۤ	اِذًا	وَّ	اَنَا	مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ [1]
میں نے کیا تھا وہ کام	اس وقت	اور (جبکہ)	میں	راہ کی خبر نہ رکھنے والوں میں سے (تھا)

میں نے وہ کام اس وقت کیا تھا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ○

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ

فَفَرَرْتُ	مِنْكُمْ	لَمَّا	خِفْتُكُمْ	فَوَهَبَ	لِیْ	رَبِّیْ
تو میں نکل گیا	تمہارے (پاس) سے	جب	میں ڈرا تم سے	تو عطا کی	مجھے	میرے رب (نے)

پھر جب میں نے تم لوگوں سے ڈر محسوس کیا تو میں تمہارے پاس سے نکل گیا تو میرے رب نے مجھے

فرعون کے احسان جتلانے کا جواب

حُكْمًا وَّ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۱﴾ وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ

حُكْمًا	وَّ	جَعَلَنِیْ	مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	تِلْكَ	نِعْمَةٌ
حکمت	اور	کر دیا مجھے	رسولوں میں سے	اور	یہ (پالنا)	(کون سی) نعمت (ہے جو)

حکمت عطا فرمائی اور مجھے رسولوں میں سے کر دیا ○ اور یہ کون سی نعمت ہے

تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۲﴾ؕ

تَمُنُّهَا [2]	عَلَیَّ	اَنْ	عَبَّدْتَّ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۲۲﴾
تو احسان جتا رہا ہے اس کا	مجھ پر	کہ	تو نے غلام بنا رکھا تھا	بنی اسرائیل (کو)

جس کا تو مجھ پر احسان جتا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا کر رکھا ○

[1]...... فرعون نے پہلے اپنے احسانات گنوائے، پھر قبطی کے قتل کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ناشکری قرار دیا، اس کے جواب میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے فعل کی وضاحت فرمائی کہ میں نے جب قبطی کو گھونسہ مارا تو اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ اس سے مر جائے گا کیونکہ میرا مارنا تو اسے ظلم سے روکنے کیلئے تھا نہ کہ قتل کرنے کیلئے اور یہ کوئی ناشکری نہیں۔ [2]...... فرعون نے جو احسان جتایا تھا اس کے جواب میں فرمایا کہ میری تربیت اور پرورش تیرا کوئی احسان نہیں کیونکہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور اُن کی اولادوں کو قتل کیا، تیرے اس ظلم کی وجہ سے میرے والدین میری پرورش نہ کر سکے، اس

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب — فرعون کا ربُّ العالمین سے متعلق سوال

قَالَ فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ

قَالَ	فِرْعَوْنُ	وَ	مَا	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٣﴾	قَالَ
کہا	فرعون (نے)	اور	کیا چیز ہے	سارے جہانوں کا رب	(موسیٰ نے) فرمایا

فرعون نے کہا: اور سارے جہان کا رب کیا چیز ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا:

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ [1]	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا	اِنْ	كُنْتُمْ
(وہ) آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اگر	تم ہو

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ سب کا رب ہے، اگر تم

فرعون کا درباریوں سے اظہارِ تعجب

مُّوْقِنِیْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ

مُّوْقِنِیْنَ ﴿٢٤﴾	قَالَ	لِمَنْ	حَوْلَهٗۤ
یقین کرنے والے	(فرعون نے) کہا	(ان) سے جو	اس کے آس پاس (تھے)

یقین کرنے والے ہو ○ (فرعون نے) اپنے آس پاس والوں سے کہا:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حادث و فانی چیزوں سے استدلال

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿٢٦﴾

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾	قَالَ	رَبُّكُمْ	وَ	رَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿٢٦﴾
کیا تم غور سے نہیں سن رہے	(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) تمہارا رب	اور	تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)

کیا تم غور سے نہیں سن رہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: وہ تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ داداؤں کا رب ہے ○

فرعون کی گستاخی

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾

قَالَ	اِنَّ	رَسُوْلَكُمُ	الَّذِیْۤ	اُرْسِلَ	اِلَیْكُمْ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ [2]
(فرعون نے) کہا	بیشک	تمہارا رسول	جسے	بھیجا گیا ہے	تمہاری طرف	ضرور دیوانہ (ہے)

(فرعون نے) کہا: بیشک تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لئے یہ بات احسان جتانے کے قابل ہی نہیں۔

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک فرعون کا سوال چیز کی جنس کے بارے میں تھا اور اللہ تعالیٰ چونکہ جنس اور ماہیت سے پاک ہے اس لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے افعال اور اس کی قدرت کے وہ آثار ذکر فرمائے جن کی مثل لانے سے مخلوق عاجز ہے۔

2 ...... فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف جنون کی نسبت اس لئے کی کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود

قدرت الٰہی کے آثار سے استدلال کی دعوت

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ

قَالَ	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	اِنْ
(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اگر

موسیٰ نے فرمایا: وہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اگر

فرعون کی دھمکی اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾	قَالَ	لَئِنِ	اتَّخَذْتَ	اِلٰهًا	غَيْرِيْ
تم عقل رکھتے ہو	(فرعون نے) کہا	ضرور اگر	تم نے بنایا	کوئی معبود	میرے سوا

تمہیں عقل ہو ○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا

لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَ لَوْ

لَاَجْعَلَنَّكَ	مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ (1)	قَالَ	اَوَ لَوْ
(تو) ضرور میں کرڈالوں گا تجھے	قیدیوں میں سے	(موسیٰ نے) فرمایا	کیا اگرچہ

تو میں ضرور تمہیں قید کردوں گا ○ موسیٰ نے فرمایا: کیا اگرچہ

فرعون کی طرف سے نشانی کا مطالبہ

جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ

جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾	قَالَ	فَاْتِ بِهٖۤ	اِنْ	كُنْتَ
میں لے آؤں تمہارے پاس کوئی روشن چیز	(فرعون نے) کہا	تو لے آؤ اسے	اگر	تم ہو

میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لے آؤں ○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم سچوں میں سے ہو

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اظہارِ معجزات

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾	فَاَلْقٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِیَ
سچوں میں سے	تو (موسیٰ نے) ڈال دیا	اپنا عصا	تو اچانک	وہ (ہوگیا)

تو وہ نشانی لے آؤ ○ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو اچانک وہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا اسے وہ خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقتاً اس طرح کی گفتگو آدمی کی زبان پر اس وقت آتی ہے جب وہ عاجز ہو چکا ہو۔

1 ...... جب فرعون جواب دینے سے عاجز ہو گیا تو اس نے دھمکی دی کہ اے موسیٰ! عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں ضرور تمہیں قید کر دوں گا۔ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی، اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک اور گہرا گڑھا تھا، اس میں اکیلا ڈال دیتا، نہ وہاں کوئی آواز سنائی دیتی اور نہ کچھ نظر آتا تھا۔

ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ

ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾	وَّ	نَزَعَ	يَدَهٗ	فَاِذَا	هِيَ	بَيْضَآءُ
بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ	اور	اس نے نکالا	اپنا ہاتھ	تو اچانک	وہ (ہو گیا)	روشن

بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ ہو گیا○ اور اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾	قَالَ	لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ	اِنَّ	هٰذَا
دیکھنے والوں کے لئے	(فرعون نے) کہا	اپنے ارد گرد کے سرداروں سے	بیشک	یہ

جگمگانے لگا○ (فرعون نے) اپنے ارد گرد موجود سرداروں سے کہا: بیشک یہ

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾	يُّرِيْدُ	اَنْ	يُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ
ضرور بڑے علم والا جادوگر (ہے)	وہ چاہتا ہے	کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین سے

بڑے علم والا جادوگر ہے○ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے جادو کے زور سے

بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ

بِسِحْرِهٖ (1)	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾	قَالُوْۤا	اَرْجِهْ
اپنے جادو کے ذریعے	تو (اب) کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا	تم مہلت دو اسے

تمہارے ملک سے نکال دے تو (اب) تم کیا مشورہ دیتے ہو؟○ انہوں نے کہا: اسے

وَ اَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾

وَ	اَخَاهُ	وَ	ابْعَثْ	فِي الْمَدَآئِنِ	حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾
اور	اس کے بھائی (کو)	اور	بھیجو	شہروں میں	جمع کرنے والے

اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو○

فرعون کی سیاسی چالبازی اور سرداروں سے مشورہ

سرداروں کا جواب

ع ۲

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر فرعون ڈر گیا اور اہلِ دربار پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حقانیت واضح ہو گئی تو اس نے اس تاثر کو زائل کرنے کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جادوگر کہہ کر یہ الزام لگا دیا کہ وہ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہاری سرزمین سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حقیقت میں وہی طریقہ ہے جسے ہم سیاسی چالبازی کہتے ہیں کہ جھوٹا پروپیگنڈا کر کے کسی کو بدنام اور غیر مقبول کرنے کی کوشش کی جائے تا کہ کوئی اس کی بات نہ سنے۔ ہمارے معاشرے میں اس کے مناظر عام ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اس پر

يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

السَّحَرَةُ	فَجُمِعَ	يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾
جادوگروں (کو)	تو جمع کرلیا گیا	وہ لے آئیں گے تمہارے پاس تمام بڑے علم والے جادوگر (کو)

وہ تمہارے پاس ہر بڑے علم والے جادوگر کو لے آئیں گے ○ تو جادوگروں کو

لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾

مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾	اَنْتُمْ	هَلْ	لِلنَّاسِ	قِيْلَ	وَّ	لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾
جمع ہونے والے (ہو)	تم	کیا	لوگوں سے	کہا گیا	اور	ایک مقرر دن کے وعدے پر

ایک مقرر دن کے وعدے پر جمع کرلیا گیا ○ اور لوگوں سے کہا گیا: کیا تم جمع ہوگے ؟ ○

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا

فَلَمَّا	الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾	هُمُ	كَانُوْا	اِنْ	السَّحَرَةَ	نَتَّبِعُ [1]	لَعَلَّنَا
پھر جب	غالب آنے والے	وہی	وہ ہوں	اگر	جادوگروں (کی)	پیروی کریں	شاید ہم

شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب ہوجائیں ○ پھر جب

جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا

لَاَجْرًا	لَنَا	اَئِنَّ	لِفِرْعَوْنَ	قَالُوْا	السَّحَرَةُ	جَآءَ
ضرور کوئی معاوضہ (ہے)	ہمارے لئے	کیا بیشک	فرعون سے	(تو) انہوں نے کہا	جادوگر	آئے

جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا: کیا ہمارے لئے کوئی معاوضہ بھی ہے

اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا

اِذًا	اِنَّكُمْ	وَ	نَعَمْ	قَالَ	الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾	نَحْنُ	كُنَّا	اِنْ
اس وقت	بیشک تم	اور	ہاں	(فرعون نے) کہا	غالب آنے والے	ہم	ہوگئے	اگر

اگر ہم غالب ہوگئے ○ (فرعون نے) کہا: ہاں اور اس وقت تم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) الزام عائد کرے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اسے روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کہنے کے مطابق عذاب پالے۔ (ابو داود، ۴/۳۵۴، الحدیث: ۴۸۸۳)

[1] ......اس بات سے سرداروں کا مقصود واقعی جادوگروں کی پیروی کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ وہ کسی طرح لوگوں کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے سے روک لیں۔

لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ

لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۴۲﴾	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰۤى	اَلْقُوْا (1)	مَاۤ
ضرور قریبی لوگوں میں سے (ہو جاؤ گے)	فرمایا	ان (جادوگروں) سے	موسیٰ (نے)	تم ڈالو	جو

میرے نہایت قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے ○ موسیٰ نے ان سے فرمایا: تم ڈالو جو

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ عِصِیَّهُمْ وَ

اَنْتُمْ	مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾	فَاَلْقَوْا	حِبَالَهُمْ	وَ	عِصِیَّهُمْ	وَ
تم	ڈالنے والے ہو	تو انہوں نے (زمین پر) ڈال دیں	اپنی رسیاں	اور	اپنی لاٹھیاں	اور

تم ڈالنے والے ہو ○ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں (زمین پر) ڈال دیں اور

قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى

قَالُوْا	بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ (2)	اِنَّا	لَنَحْنُ	الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾	فَاَلْقٰى
کہنے لگے	فرعون کی عزت کی قسم	بیشک	ضرور ہم (ہی)	غالب آنے والے (ہوں گے)	تو ڈالا

کہنے لگے: فرعون کی عزت کی قسم! بیشک ہم ہی غالب ہوں گے ○ تو موسیٰ نے

مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ صلے

مُوْسٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِیَ	تَلْقَفُ	مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾
موسیٰ (نے)	اپنا عصا	تو جبھی	وہ	نگلنے لگا	ان کی شعبدہ بازیوں (کو)

اپنا عصا (زمین پر) ڈالا تو جبھی وہ ان کی جعلسازیوں کو نگلنے لگا ○

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ﴿۴۶﴾ لا قَالُوْۤا اٰمَنَّا

فَاُلْقِیَ	السَّحَرَةُ	سٰجِدِیْنَ ﴿۴۶﴾	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
تو ڈال دیے گئے	جادوگر	سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے

تو جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے ○ انہوں نے کہا: ہم ایمان لائے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور جادوگروں میں مقابلے کی ابتداء

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عصا کا کمال

جادوگروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جادوگروں سے یہ فرمانا جادو کی اجازت دینے کے طور پر نہ تھا بلکہ اس لئے تھا کہ اُن کے پاس جادو کے جو مکر و حیلے ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر لیں اس کے بعد آپ اپنا معجزہ دکھائیں اور جب حق باطل کو مٹائے اور معجزہ جادو کو باطل کر دے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ (2)...... جادوگروں نے فرعون کی عزت کی قسم اس لئے کھائی کہ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ جادو کے اعمال میں سے جو انتہا کے عمل تھے یہ اُن کو کام میں لائے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ اب کوئی جادو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾	رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾	قَالَ	اٰمَنْتُمْ
تمام جہانوں کے رب پر	(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)	(فرعون نے) کہا	تم ایمان لے آئے

اس پر جو سارے جہان کا رب ہے ○ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا: کیا تم

لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ

لَهٗ	قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ	اِنَّهٗ	لَكَبِيْرُكُمُ
اس پر	(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک وہ (موسیٰ)	ضرور تمہارا بڑا (ہے)

اس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ بیشک یہ (موسیٰ) تمہارا بڑا ہے

الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ

الَّذِيْ	عَلَّمَكُمُ	السِّحْرَ	فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
جس نے	سکھایا تمہیں	جادو	تو ضرور جلد تم جان جاؤ گے

جس نے تمہیں جادو سکھایا تو جلد تم جان جاؤ گے

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

لَاُقَطِّعَنَّ	اَيْدِيَكُمْ	وَ	اَرْجُلَكُمْ	مِّنْ خِلَافٍ	وَّ
مجھے قسم ہے بیشک میں کاٹوں گا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں	مخالف طرف سے	اور

تو مجھے قسم ہے میں ضرور ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور

لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ

لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ (1)	قَالُوْا	لَا ضَيْرَ (2)	اِنَّاۤ
مجھے قسم ہے میں ضرور سولی دوں گا تم سب کو	انہوں نے کہا	کوئی نقصان نہیں	بیشک ہم

تم سب کو پھانسی دوں گا ○ جادوگروں نے کہا: کچھ نقصان نہیں، بیشک ہم

فرعون کی جادوگروں کو دھمکی

جادوگروں کی فرعون کی دھمکی کے باوجود استقامت

1 اس گفتگو سے فرعون کا ایک مقصد یہ تھا کہ لوگ شبہ میں پڑ جائیں اور وہ یہ نہ سمجھیں کہ جادوگروں پر حق ظاہر ہو گیا اسی لئے وہ ایمان لے آئے اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ عام مخلوق ڈر جائے اور لوگ جادوگروں کو دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان نہ لائیں۔

2 جادوگروں نے فرعون کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ کی اور کلمۂ حق کہہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو حق کا اظہار کرنا چاہئے اور ظالموں کے ظلم اور ان کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرکے کلمۂ حق سنا دینا چاہئے۔

اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ؕ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ

یَّغْفِرَ	اَنْ	نَطْمَعُ	اِنَّا	مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾	اِلٰى رَبِّنَا
بخش دے	(اس کا) کہ	لالچ کرتے ہیں	بیشک ہم	پلٹنے والے (ہیں)	اپنے رب کی طرف

اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ○ ہم اس بات کی لالچ کرتے ہیں کہ ہمارا رب

لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۱﴾ؕ۠ وَ

وَ	اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۱﴾ (1)	كُنَّاۤ	اَنْ	خَطٰیٰنَاۤ	رَبُّنَا	لَنَا
اور	پہلے ایمان لانے والے	ہم ہیں	(اس بنا پر) کہ	ہماری خطائیں	ہمارا رب	ہمارے لئے

ہماری خطائیں بخش دے اس بنا پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں ○ اور

اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْۤ اِنَّكُمْ

اِنَّكُمْ	بِعِبَادِیْۤ	اَسْرِ	اَنْ	اِلٰى مُوْسٰۤى	اَوْحَیْنَاۤ
بیشک تمہارا	میرے بندوں کو	راتوں رات لے چلو	کہ	موسیٰ کی طرف	ہم نے وحی بھیجی

ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چلو، بیشک تمہارا

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ۚ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ

هٰۤؤُلَآءِ	اِنَّ	حٰشِرِیْنَ ﴿۵۳﴾	فِی الْمَدَآئِنِ	فِرْعَوْنُ	فَاَرْسَلَ	مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾
یہ لوگ	بیشک	جمع کرنے والے	شہروں میں	فرعون (نے)	تو بھیجے	پیچھا کیا جائے گا

پیچھا کیا جائے گا ○ تو فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ○ (اور کہا:) یہ لوگ

لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ۙ وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ۙ وَ اِنَّا

اِنَّا	وَ	لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾	لَنَا	اِنَّهُمْ	وَ	لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ (2)
بیشک ہم	اور	ضرور غصہ دلانے والے (ہیں)	ہمیں	بیشک وہ	اور	ضرور ایک تھوڑی سی جماعت (ہیں)

ایک تھوڑی سی جماعت ہیں ○ اور بیشک یہ ہمیں غصہ دلانے والے ہیں ○ اور بیشک ہم

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہجرت کا حکم

فرعون کا تعاقب کرنا

ع ۳ / ۱۸ / ۷

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ ہم فرعون کی رعایا میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے سب سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والے ہیں۔

2 ...... بنی اسرائیل کی تعداد اگرچہ لاکھوں میں تھی لیکن یہ بہت دبے ہوئے، کمزور اور غریب لوگ تھے، اس لئے فرعون نے انہیں حقیر سمجھتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہیں۔

فرعونیوں کا غرق ہونا اور بنی اسرائیل پر انعام

لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾

مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ (1)	فَاَخْرَجْنٰهُمْ	حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾	لَجَمِيْعٌ
باغوں اور چشموں (کی زمین) سے	تو ہم نے باہر نکالا ان (فرعون اور اس کی قوم) کو	ہوشیار ہیں	ضرور سب

سب ہوشیار ہیں ○ تو ہم نے انہیں (فرعون اور اس کی قوم کو) باغوں اور چشموں (کی زمین) سے باہر نکالا ○

وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَ اَوْرَثْنٰهَا

اَوْرَثْنٰهَا	وَ	كَذٰلِكَ	مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾	وَّ	كُنُوْزٍ	وَّ
ہم نے وارث بنادیا ان کا	اور	اسی طرح (کیا)	عزت والی جگہ (سے)	اور	خزانوں	اور

اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ○ ہم نے ایسے ہی کیا اور بنی اسرائیل کو

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا

فَلَمَّا	مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾	فَاَتْبَعُوْهُمْ	بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾
پھر جب	سورج نکلتے ہوئے	تو (فرعونیوں نے) پیچھا کیا ان کا	بنی اسرائیل (کو)

ان کا وارث بنادیا ○ تو دن نکلنے کے وقت فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا ○ پھر جب

بنی اسرائیل کو تشویش اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تسلی

تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا

اِنَّا	اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى	قَالَ	الْجَمْعٰنِ	تَرَآءَ
بیشک ہم	موسیٰ کے ساتھیوں (نے)	(تو) کہا	دونوں گروہوں (نے)	ایک دوسرے کو دیکھا

دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: بیشک

لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ

رَبِّيْ	مَعِيَ	اِنَّ	كَلَّا	قَالَ	لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾
میرا رب (ہے)	میرے ساتھ	بیشک	ہرگز نہیں	(موسیٰ نے) فرمایا	ضرور پالئے گئے (ہیں)

ہمیں پالیا گیا ○ موسیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں، بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے

(1)...... باغات سے مراد دریائے نیل کے دونوں کناروں پر اگے ہوئے درخت ہیں اور چشموں سے مراد دریائے نیل سے نکلنے والی نہریں ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کی اطلاع پاکر فرعون نے اپنا لشکر جمع کیا اور سورج نکلتے ہی اُن کے تعاقب میں نکل گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھیوں نے فرعونی لشکر دیکھ کر پریشانی کا اظہار کیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں تسلی دی۔ پھر حکمِ الٰہی سے دریا پر عصا مارا تو اس میں بارہ راستے بن گئے، ان راستوں سے گزر کر بنی اسرائیل دریا پار کر گئے اور جب فرعون اور اس کا لشکر ان راستوں میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے لشکر سمیت غرق کر دیا۔

نصرتِ الٰہی اور معجزۂ موسوی کا اظہار

سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

بِّعَصَاكَ	اضْرِبْ	اَنِ	اِلٰى مُوْسٰۤى	فَاَوْحَيْنَاۤ	سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾
اپنا عصا	مارو	کہ	موسیٰ کی طرف	تو ہم نے وحی بھیجی	وہ ابھی راستہ دکھادے گا مجھے

وہ ابھی مجھے راستہ دکھادے گا ○ تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر

بنی اسرائیل کی نجات اور فرعونیوں کا انجام

الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ ۚ وَ

وَ	كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾	كُلُّ فِرْقٍ	فَكَانَ	فَانْفَلَقَ	الْبَحْرَ
اور	بڑے پہاڑ جیسا	ہر حصہ، راستہ	تو ہو گیا	(جب عصا مارا) تو دریا پھٹ گیا	دریا (پر)

اپنا عصا مارو تو اچانک وہ دریا پھٹ گیا تو ہر راستہ بڑے پہاڑ جیسا ہو گیا ○ اور

اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ ۚ وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ

مَنْ	وَ	مُوْسٰى	اَنْجَيْنَا	وَ	الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾	ثَمَّ	اَزْلَفْنَا
جو	اور	موسیٰ (کو)	ہم نے بچالیا	اور	دوسروں (کو)	وہاں	ہم قریب لے آئے

وہاں ہم دوسروں کو قریب لے آئے ○ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے

قدرتِ الٰہی کی نشانی اور فرعونیوں کا حال

مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾	اَغْرَقْنَا	ثُمَّ	اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾	مَّعَهٗۤ
اس میں	بیشک	دوسروں (کو)	غرق کردیا	پھر	سب (کو)	اس کے ساتھ (تھا)

سب ساتھ والوں کو بچالیا ○ پھر دوسروں کو غرق کردیا ○ بیشک اس میں

عظمتِ باری تعالیٰ

لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اِنَّ

اِنَّ	وَ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ (1)	اَكْثَرُهُمْ	مَا كَانَ	وَ	لَاٰيَةً
بیشک	اور	ایمان والے	ان (فرعونیوں) میں اکثر	نہیں تھے	اور	ضرور نشانی (ہے)

ضرور نشانی ہے اور ان (فرعونیوں) میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

(1) فرعونیوں میں سے صرف تین حضرات ایمان لائے تھے۔ (۱) فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔ (2) حزقیل۔ انہیں آل فرعون کا مومن کہتے ہیں، یہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچازاد تھے۔ (3) مریم۔ یہ ایک بوڑھی خاتون تھیں، انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جنت کا وعدہ لے کر دریائے نیل میں حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قبرِ انور کا محلِّ وقوع بتایا تھا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا چچا اور قوم سے سوال و جواب

ع ٨ — وقف لازم

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾	وَ	اتْلُ	عَلَيْهِمْ
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اور	پڑھو	ان پر (کے سامنے)

تمہارا رب وہی غالب، مہربان ہے ○ اور ان کے سامنے

نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا

نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾	اِذْ	قَالَ	لِاَبِيْهِ (1)	وَ	قَوْمِهٖ	مَا
ابراہیم کی خبر	جب	اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ سے	اور	اپنی قوم (سے)	کس کی

ابراہیم کی خبر پڑھو ○ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: تم کس کی

تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ

تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ (2)	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اَصْنَامًا	فَنَظَلُّ
تم عبادت کرتے ہو	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرتے ہیں	بتوں (کی)	پھر ہم رہتے ہیں

عبادت کرتے ہو؟ ○ انہوں نے کہا: ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں پھر ان کے سامنے

لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

لَهَا	عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾	قَالَ	هَلْ	يَسْمَعُوْنَكُمْ	اِذْ
ان کیلئے (کے سامنے)	جم کر بیٹھے ہوئے	(ابراہیم نے) فرمایا	کیا	وہ سنتے ہیں تمہاری	جب

جم کر بیٹھے رہتے ہیں ○ فرمایا: جب تم پکارتے ہو تو کیا

تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ لا اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا بَلْ

تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾	اَوْ	يَنْفَعُوْنَكُمْ	اَوْ	يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾	قَالُوْا	بَلْ
تم پکارتے ہو	یا	وہ نفع دیتے ہیں تمہیں	یا	نقصان پہنچاتے ہیں	انہوں نے کہا	بلکہ

وہ تمہاری سنتے ہیں؟ ○ یا تمہیں کوئی نفع یا نقصان دیتے ہیں؟ ○ انہوں نے کہا: بلکہ

---

(1)...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے جو بتوں کا پجاری تھا۔

(2)...... قوم کی بت پرستی جاننے کے باوجود حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ سوال فرمانے سے مقصود قوم پر اس چیز کو واضح کرنا تھا کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح بھی مستحقِ عبادت نہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو دعوت غور وفکر

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ

وَجَدْنَآ	اٰبَآءَنَا	كَذٰلِكَ	يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾	قَالَ	اَفَرَءَيْتُمْ (1)
ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ایسا ہی	کرتے ہوئے	(ابراہیم نے) فرمایا	تو کیا تم نے دیکھا

ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے ○ ابراہیم نے فرمایا: کیا تم نے ان (بتوں) کے بارے میں غور کیا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بتوں سے اعلان براءت

مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ

مَّا	كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾	فَاِنَّهُمْ	عَدُوٌّ
جن کی	تم عبادت کر رہے ہو	تم	اور	تمہارے پہلے باپ دادا	تو بیشک وہ	دشمن (ہیں)

جن کی تم اور تمہارے پہلے آباؤ اَجداد عبادت کرتے رہے ہیں؟ ○○ بیشک وہ سب میرے (2)

حقیقی رب تعالیٰ کے اوصاف کا بیان

لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾

لِّيْٓ	اِلَّا	رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾	الَّذِيْ	خَلَقَنِيْ	فَهُوَ	يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾
میرے	سوائے	تمام جہانوں کو پالنے والے کے	جس نے	پیدا کیا مجھے	تو وہ	ہدایت دیتا ہے مجھے

دشمن ہیں سوائے سارے جہانوں کے پالنے والے کے ○ جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے ہدایت دیتا ہے ○

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ

وَ	الَّذِيْ هُوَ	يُطْعِمُنِيْ	وَ	يَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾	وَ	اِذَا	مَرِضْتُ	فَهُوَ
اور	وہ جو	کھلاتا ہے مجھے	اور	پلاتا ہے مجھے	اور	جب	میں بیمار ہوتا ہوں	تو وہی

اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ○ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی

يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْٓ

يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾	وَ	الَّذِيْ	يُمِيْتُنِيْ	ثُمَّ	يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾	وَ	الَّذِيْٓ
شفا دیتا ہے مجھے	اور	وہ جو	وفات دے گا مجھے	پھر	زندہ کرے گا مجھے	اور	وہ جس سے

مجھے شفا دیتا ہے ○ اور وہ جو مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا ○ اور وہ جس سے

(1)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کو بتوں کی پوجا پر غور وفکر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور ان پر واضح کیا کہ اگر وہ حقیقی طور پر غور کرلیں تو جان جائیں گے کہ بتوں کی عبادت کرنا پرانی گمراہی اور باطل کام ہے اور کوئی باطل کام پرانا ہو یا نیا، یونہی اس باطل کام کو کرنے والے تھوڑے ہوں یا زیادہ، اس سے اس کام کے باطل ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں بھی غمی خوشی کی غیر شرعی رسموں کے جواز پر آباؤ اجداد کے عمل کو بطورِ دلیل پیش کیا جاتا ہے ایسے لوگوں کو بھی شرعی احکام سامنے رکھتے ہوئے اپنے طرزِ عمل پر غور کرنے کی حاجت ہے۔ (2)...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعائیں

اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ؕ۸۲

یَوْمَ الدِّیْنِ ۸۲	خَطِیْٓـَٔتِیْ	لِیْ	یَّغْفِرَ (1)	اَنْ	اَطْمَعُ
بدلے کے دن	میری خطائیں	میرے لئے	وہ بخش دے گا	کہ	میں امید رکھتا ہوں

مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا ○

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۸۳ لا

بِالصّٰلِحِیْنَ ۸۳	اَلْحِقْنِیْ	وَّ	حُكْمًا	لِیْ	هَبْ	رَبِّ
نیک بندوں کے ساتھ	ملادے مجھے	اور	حکمت	مجھے	عطا کر	اے میرے رب

اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے ان سے ملادے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں ○

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۸۴ لا وَاجْعَلْنِیْ

اجْعَلْنِیْ	وَ	فِی الْاٰخِرِیْنَ ۸۴	لِسَانَ صِدْقٍ	لِّیْ	اجْعَلْ	وَ
کردے مجھے	اور	بعد والوں میں	سچ کی زبان (یعنی اچھی شہرت)	میرے لئے	رکھ دے	اور

اور بعد والوں میں میری اچھی شہرت رکھ دے ○ اور مجھے

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۸۵ لا وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّهٗ كَانَ

كَانَ	اِنَّهٗ	لِاَبِیْۤ (2)	اغْفِرْ	وَ	مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۸۵
ہے	بیشک وہ	میرے (عرفی) باپ کو	بخش دے	اور	نعمتوں کے باغ کے وارثوں میں سے

ان میں سے کردے جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ○ اور میرے باپ کو بخش دے بیشک وہ

قیامت میں کیا چیز نفع دے گی

مِنَ الضَّآلِّیْنَ ۸۶ لا وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۸۷ لا یَوْمَ

یَوْمَ	یُبْعَثُوْنَ ۸۷	یَوْمَ	لَا تُخْزِنِیْ (3)	وَ	مِنَ الضَّآلِّیْنَ ۸۶
(جس) دن	لوگ اٹھائے جائیں گے	(جس) دن	تو رسوانہ کرنا مجھے	اور	گمراہوں میں سے

گمراہوں میں سے ہے ○ اور مجھے اس دن رسوانہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ○ جس دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 1 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہیں، اُن سے گناہ صادر نہیں ہوتے۔ اُن کا استغفار کرنا در اصل اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کا اظہار ہے اور اس میں امت کو یہ تعلیم دینا مقصود ہے کہ وہ یوں مغفرت طلب کیا کریں۔ 2 ...... یہاں بھی باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا چچا آزر ہے نیز آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ دعا اس لئے فرمائی تھی کہ چچا نے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا اور جب یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اور اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے بیزاری کا اعلان کر دیا۔ 3 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس دعا میں (بقیہ اگلے صفحے پر)

احوالِ قیامت کا بیان

لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ۟ۙ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ

لَا يَنْفَعُ	مَالٌ	وَّ	لَا	بَنُوْنَ ۟ (1)	اِلَّا	مَنْ	اَتَى	اللّٰهَ
نفع نہ دے گا	مال	اور	نہ	بیٹے	مگر	وہ جو	حاضر ہو گا	اللہ (کے حضور)

نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے ○ مگر وہ جو اللہ کے حضور

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۟ؕ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۟ۙ وَ

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۟	وَ	اُزْلِفَتِ	الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِيْنَ ۟	وَ
سلامت دل کے ساتھ	اور	قریب لائی جائے گی	جنت	پرہیز گاروں کے	اور

سلامت دل کے ساتھ حاضر ہو گا ○ اور جنت پرہیز گاروں کے قریب لائی جائے گی ○ اور

بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۟ۙ وَ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا

بُرِّزَتِ	الْجَحِيْمُ	لِلْغٰوِيْنَ ۟	وَ	قِيْلَ	لَهُمْ	اَيْنَمَا
ظاہر کر دی جائے گی	دوزخ	گمراہوں کے لیے	اور	کہا جائے گا	ان سے	کہاں ہیں جن کی

دوزخ گمراہوں کے لیے ظاہر کر دی جائے گی ○ اور ان سے کہا جائے گا: وہ (بت) کہاں ہیں

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۟ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۟	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	هَلْ	يَنْصُرُوْنَكُمْ	اَوْ
تم عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	کیا	وہ مدد کریں گے تمہاری	یا

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے؟ کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا

يَنْتَصِرُوْنَ ۟ؕ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ۟ۙ وَ

يَنْتَصِرُوْنَ ۟	فَكُبْكِبُوْا	فِيْهَا	هُمْ (2)	وَ	الْغَاوٗنَ ۟	وَ
وہ بدلہ لے سکتے ہیں	تو اوندھا کر دیا جائے گا	اس (جہنم) میں	انہیں (یعنی بتوں)	اور	گمراہوں (کو)	اور

کیا وہ بدلہ لے سکتے ہیں؟ ○○ تو انہیں[3] اور گمراہوں کو اور ابلیس کے سارے لشکروں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خوفِ خدا بھی ہے اور لوگوں کی تعلیم بھی تاکہ لوگ روزِ قیامت کی رسوائی سے بچنے کی کوشش کریں اور بارگاہِ الٰہی میں دعا بھی مانگیں۔ 1...... کافر و مشرک کا نیک کاموں میں خرچ کیا ہوا مال اور اس کی اولاد قیامت کے دن اس کے کام نہ آئیں گے البتہ مسلمان کا راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال اور نیک اولاد بروزِ قیامت اس کے کام آئیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مسلمان کو اس کے صدقات و خیرات کا ثواب عطا فرمائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے "جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے تین اعمال کے علاوہ باقی عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ (1) صدقۂ جاریہ۔ (2) وہ علم جس سے لوگ نفع اٹھائیں۔ (3) نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم،

جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَ هُمْ فِیْهَا

جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ (1)	قَالُوْا	وَ	هُمْ	فِیْهَا
ابلیس کے سارے لشکروں (کو)	وہ (گمراہ) کہیں گے	اور (جبکہ)	وہ	اس (جہنم) میں

جہنم میں اوندھے کردیا جائے گا ○ ○ (2) وہ گمراہ کہیں گے اس حال میں کہ وہ اس میں

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾	تَاللّٰهِ	اِنْ	كُنَّا	لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٩٧﴾	اِذْ
باہم جھگڑرہے ہوں گے	اللہ کی قسم	بیشک	ہم تھے	ضرور کھلی گمراہی میں	جب

باہم جھگڑرہے ہوں گے ○ خدا کی قسم، بیشک ہم کھلی گمراہی میں تھے ○ جب

نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٨﴾ وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا

نُسَوِّیْكُمْ	بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٨﴾	وَ	مَاۤ اَضَلَّنَاۤ	اِلَّا
ہم برابر قرار دیتے تھے تمہیں	تمام جہانوں کے رب کے	اور	گمراہ نہ کیا ہمیں	مگر

ہم تمہیں تمام جہانوں کے پروردگار کے برابر قرار دیتے تھے ○ اور ہمیں مجرموں نے ہی

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿١٠٠﴾ وَ لَا

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ (3)	فَمَا	لَنَا	مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿١٠٠﴾	وَ	لَا
مجرموں (نے)	تو نہیں	ہمارے لئے	کوئی سفارش کرنے والے	اور	نہ

گمراہ کیا ○ تو اب ہمارے لئے کوئی سفارشی نہیں ○ اور نہ ہی

صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ

صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿١٠١﴾ (4)	فَلَوْ	اَنَّ	لَنَا	كَرَّةً	فَنَكُوْنَ
کوئی غم خوار دوست	تو اگر	یہ کہ	ہمارے لئے	ایک بار لوٹ کر جانا (ہوتا)	تو ہم ہو جاتے

کوئی غم خوار دوست ہے ○ تو اگر کسی طرح ہمارے لئے ایک مرتبہ لوٹ کر جانا ہوتا تو ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ص۸۸۶، الحدیث: ۱۴(۱۶۳۱))۔ 2...... بت جہنم میں عذاب پانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے پجاریوں کو عذاب دینے کے لئے ڈالے جائیں گے۔ 3...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... ابلیس کے لشکروں سے مراد اس کی پیروی کرنے والے ہیں چاہے وہ جن ہوں یا انسان اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے ابلیس کی ذریت مراد ہے۔ 2...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 3...... مجرموں سے مراد وہ ہیں جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ مراد ہیں جن کی ان گمراہوں نے پیروی کی یا ان سے ابلیس اور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قوم ابراہیم کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

اَكْثَرُهُمْ	مَا كَانَ	وَ	لَاٰيَةً	فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾
ان میں اکثر	نہ تھے	اور	ضرور نشانی (ہے)	اس میں	بیشک	ایمان والوں میں سے

مسلمان ہو جاتے ○ بیشک اس بیان میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ ع كَذَّبَتْ

كَذَّبَتْ	الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾	الْعَزِيْزُ	لَهُوَ	رَبَّكَ	اِنَّ	وَ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾
جھٹلایا	مہربان (ہے)	عزت والا	ضرور وہی	تمہارا رب	بیشک	اور	ایمان والے

ایمان والے نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے ○ نوح کی قوم نے

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

ع ٥ / ٢٦

قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ

نُوْحٌ	اَخُوْهُمْ	لَهُمْ	قَالَ	اِذْ	قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾
نوح (نے)	ان کے (قومی) بھائی	ان سے	کہا	جب	نوح کی قوم (نے) رسولوں (کو)

رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم نوح نے فرمایا:

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ ۚ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	فَاتَّقُوا	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾	لَكُمْ	اِنِّيْ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾
اللہ (سے)	توڈرو	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تمہارے لیے	بیشک میں	کیا تم ڈرتے نہیں

کیا تم ڈرتے نہیں ؟○ بیشک میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ ۚ وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

اَجْرِيَ	اِنْ	مِنْ اَجْرٍ	عَلَيْهِ	مَا اَسْـَٔلُكُمْ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾	وَ
میرا اجر	نہیں	کوئی اجرت	اس (تبلیغ) پر	میں نہیں مانگتا تم سے	اور	اطاعت کرو میری	اور

اور میری اطاعت کرو ○ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کی ذریت مراد ہے۔ 4...... بروزِ قیامت کفار کا نہ تو کوئی سفارشی ہو گا اور نہ ہی کوئی غم خوار دوست جبکہ گناہگار مسلمانوں میں سے جس کے لئے اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کے لئے شفاعت اور غم خواری کرنے والے دوست ہوں گے۔ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روزِ قیامت شفاعت کریں گے۔(خازن، الشعراء، تحت الآیۃ: ١٠١، ٣/٣٩١)

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾

اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	توڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرومیری

تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○

قوم کا متکبرانہ جواب

قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾

قَالُوْۤا	اَنُؤْمِنُ	لَكَ	وَ	اتَّبَعَكَ	الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾ [1]
(قوم نے) کہا	کیا ہم ایمان لے آئیں	تم پر	اور (حالانکہ)	پیروی کی تیری	گھٹیالوگوں (نے)

(قوم نے) کہا: کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تمہاری پیروی گھٹیا لوگوں نے کی ہے ○

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو جواب

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ

قَالَ	وَ	مَا	عِلْمِيْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾	اِنْ	حِسَابُهُمْ
(نوح نے) فرمایا	اور	نہیں	مجھے علم	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	نہیں	ان کا حساب

نوح نے فرمایا: مجھے ان کے کاموں کا علم نہیں ○ ان کا حساب تو

اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَاۤ اَنَا

اِلَّا	عَلٰى رَبِّيْ	لَوْ	تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾	وَ	مَاۤ	اَنَا
مگر	میرے رب (ہی کے ذمہ) پر	اگر	تم سمجھ رکھتے ہو	اور	نہیں	میں

میرے رب ہی (کے ذمہ) پر ہے اگر تمہیں شعور ہو ○ اور میں

قوم کی حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دھمکی

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا لَئِنْ

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ [2]	اِنْ	اَنَا	اِلَّا	نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾	قَالُوْا	لَئِنْ
ایمان والوں کو دور کرنے والا	نہیں	میں	مگر	صاف ڈر سنانے والا	(قوم نے) کہا	ضرور اگر

مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ○ میں تو صرف صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ قوم نے کہا:

[1] ...... کمینے اور گھٹیا لوگوں سے ان کی مراد غریب اور پیشہ ور لوگ تھے اور انہیں رذیل اور کمین کہنا کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور ردی پیشہ ایسی چیز نہیں جس سے آدمی دین میں ذلیل ہو جائے۔ نیز مومن کو گھٹیا کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی بھی نسب کا ہو۔ [2] ...... کفار نے غریب مسلمانوں کو مجلس سے نکال دینے کا مطالبہ کیا جسے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تسلیم نہ کیا اور ان پر واضح کر دیا کہ میں تمہارے ایمان کے لالچ میں غریب مسلمانوں کو خود سے دور نہیں کروں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ غریبوں فقیروں کے ساتھ بیٹھنا اور ان کی دلجوئی کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ

قَالَ	مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾	لَتَكُوْنَنَّ	يٰنُوْحُ	لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ
(نوح نے) عرض کی	سنگسار کئے جانے والوں میں سے	(تو) ضرور ہو جاؤ گے	اے نوح	تم باز نہ آئے

اے نوح! اگر تم باز نہ آئے تو ضرور تم سنگسار کئے جانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ○ نوح نے عرض کی:

رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ

فَافْتَحْ	كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ (1)	قَوْمِيْ	اِنَّ	رَبِّ
تو تو فیصلہ کر دے	انہوں نے جھٹلایا مجھے	میری قوم	بیشک	اے میرے رب

اے میرے رب! بیشک میری قوم نے مجھے جھٹلایا ○ تو مجھ میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ

مَّعِيَ	مَنْ	وَ	نَجِّنِيْ	وَّ	فَتْحًا	بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ
میرے ساتھ (ہیں)	جو	اور	نجات دے مجھے	اور	(پورا) فیصلہ	میرے اور ان کے درمیان

اور ان میں پورا فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مع اہلِ ایمان نجات اور کفار کی ہلاکت

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ

مَّعَهٗ	مَنْ	وَ	فَاَنْجَيْنٰهُ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾
اس کے ساتھ (تھا)	جو	اور	تو ہم نے بچالیا اسے	ایمان والوں میں سے

نجات دے ○ تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ والوں کو

قومِ نوح کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ

اِنَّ	الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾	بَعْدُ	اَغْرَقْنَا	ثُمَّ	فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾
بیشک	باقی لوگوں (کو)	(اس کے) بعد	ہم نے غرق کر دیا	پھر	بھری ہوئی کشتی میں

بھری ہوئی کشتی میں بچالیا ○ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ○ بیشک

النصف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی سنت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "(اگر تم مجھے ڈھونڈنا چاہو تو) مجھے اپنے کمزور اور غریب لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں کمزور اور غریب لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔" (ترمذی، ۳/۲۶۸، الحدیث: ۱۷۰۸)

1 ...... یہاں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کی ہلاکت کی دعا کا سبب بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے اللہ کے کلام کو جھٹلایا اور سچے رسول کی رسالت کو ماننے سے انکار کیا ہے۔

دو واضح نشانیاں

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةًؕ-وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۱۲۱) وَ اِنَّ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ (۱۲۱)	وَ	اِنَّ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ(۱۲۲) كَذَّبَتْ عَادُ ﹰالْمُرْسَلِیْنَ(۱۲۳)ۚۖ

رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ (۱۲۲)	كَذَّبَتْ	عَادُ ﹰالْمُرْسَلِیْنَ (۱۲۳) [1]
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	جھٹلایا	عاد (نے) رسولوں (کو)

تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○ عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ○

۱۸ ع ۱۰

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ(۱۲۴)ۚ اِنِّیْ

اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ	هُوْدٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ (۱۲۴)	اِنِّیْ
جب	فرمایا	ان سے	ان کے (قومی) بھائی	ہود (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں

جب ان سے ان کے ہم قوم ہود نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں ○ بیشک میں

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ(۱۲۵)ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ(۱۲۶)ۚ وَ

لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ (۱۲۵)	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوْنِ (۱۲۶)	وَ
تمہارے لئے	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو تم ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور

تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور

مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍۚ-اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا

مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِیَ	اِلَّا
میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر	مگر

میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اسی پر ہے

[1] عاد ایک شخص کا نام تھا، پھر اس کی اولاد سے ایک قبیلہ کا نام "عاد" پڑ گیا اور اسی قبیلے کی طرف حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث ہوئے۔

برے اعمال پر قوم کو تنبیہ، خوفِ خدا اور اپنی اطاعت کی تلقین

عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً

عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾	اَتَبْنُوْنَ	بِكُلِّ رِيْعٍ	اٰيَةً
تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	کیا تم بناتے ہو	ہر بلند جگہ پر	ایک نشان

جو سارے جہان کا رب ہے ○ کیا تم ہر بلند جگہ پر ایک نشان بناتے ہو

تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَ

تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ (1)	وَ	تَتَّخِذُوْنَ	مَصَانِعَ	لَعَلَّكُمْ	تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾	وَ
(جہاں راہگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو	اور	تم بناتے ہو	مضبوط محل	شاید تم	ہمیشہ رہوگے	اور

(راہگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو ○ اور مضبوط محل بناتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہوگے ○ اور

اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اِذَا	بَطَشْتُمْ	بَطَشْتُمْ	جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
جب	تم پکڑتے ہو	(تو) پکڑتے ہو	بڑی بیدردی سے	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

جب کسی کو پکڑتے ہو تو بڑی بیدردی سے پکڑتے ہو ○ تو اللہ سے ڈرو اور

قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی اور عذابِ الٰہی سے ڈرانا

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِيْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾	وَ	اتَّقُوا	الَّذِيْۤ	اَمَدَّكُمْ	بِمَا
اطاعت کرو میری	اور	ڈرو	(اس سے) جس نے	مدد کی تمہاری	(ان چیزوں) سے جو

میری اطاعت کرو ○ اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جو

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ جَنّٰتٍ وَّ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾	اَمَدَّكُمْ	بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	وَ	جَنّٰتٍ	وَّ
تم جانتے ہو	اس نے مدد کی تمہاری	چوپایوں اور بیٹوں کے ساتھ	اور	باغوں	اور

تمہیں معلوم ہیں ○ اس نے جانوروں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی ○ اور باغوں اور

(1)...... یہ لوگ سرِ راہ بلند عمارتیں بناتے، وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ قومِ عاد کی اس روش کے نظارے ہمارے آج کے معاشرے میں بھی بکثرت دیکھے جارہے ہیں، جیسے چوراہوں یا گلیوں میں کھڑے ہو کر گزرنے والوں کو تنگ کرنا، کسی معذور شخص کو آتا دیکھ کر اس کا مذاق اڑانا، راہ چلتی خواتین پر آوازیں کسنا اور ان سے ٹکرانا، راستہ معلوم کرنے والے کو غلط راستہ بتا دینا، راستے میں کوڑا کرکٹ پھینک دینا، گلیوں میں گندا پانی چھوڑ دینا، کھدائی کرکے کئی دنوں تک بلاوجہ چھوڑے رکھنا، راستوں میں غیر قانونی تعمیرات کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالٰی مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

عُيُوۡنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّيۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۳۵﴾ؕ

عُيُوۡنٍ ﴿۱۳۴﴾	اِنِّيۡۤ	اَخَافُ	عَلَيۡكُمۡ	عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۳۵﴾
چشموں (سے)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	ایک بڑے دن کے عذاب (کا)

چشموں سے ○ بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○

قَالُوۡا سَوَآءٌ عَلَيۡنَاۤ اَوَعَظۡتَ اَمۡ لَمۡ تَكُنۡ

قَالُوۡا	سَوَآءٌ	عَلَيۡنَاۤ (1)	اَوَعَظۡتَ	اَمۡ	لَمۡ تَكُنۡ
(قوم نے) کہا	برابر (ہے)	ہمارے اوپر	کیا تم نصیحت کرو	یا	تم نہ ہو

قوم نے کہا: ہمارے اوپر برابر ہے کہ آپ ہمیں نصیحت کریں یا آپ نصیحت کرنے والوں

مِّنَ الۡوٰعِظِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾ۙ اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۳۷﴾ۙ وَ

مِّنَ الۡوٰعِظِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾	اِنۡ	هٰذَاۤ	اِلَّا	خُلُقُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ
نصیحت کرنے والوں میں سے	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی عادت، گھڑی ہوئی باتیں	اور

میں سے نہ ہوں ○ وہ تو صرف پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں ہیں ○ اور

مَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۱۳۸﴾ۚ فَكَذَّبُوۡهُ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ ؕ اِنَّ

مَا	نَحۡنُ	بِمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۱۳۸﴾	فَكَذَّبُوۡهُ	فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ	اِنَّ
نہیں	ہم	عذاب دیئے جانے والے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے ہلاک کردیا انہیں	بیشک

ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاک کردیا، بیشک

فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ

فِيۡ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكۡثَرُهُمۡ	مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۹﴾	وَ	اِنَّ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

قومِ ہود کا رویہ | قومِ عاد کی ہلاکت | اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

1 ...... قومِ عاد نے حضرت ہود عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی نصیحتوں کا جواب یہ دیا کہ "آپ ہمیں نصیحت کریں یا نہ کریں، ہمارے لئے دونوں چیزیں برابر ہیں، ہم کسی طرح آپ کی نہ بات مانیں گے اور نہ دعوت دین قبول کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کافرانہ روِش ہے۔ افسوس کہ فی زمانہ ہمارے معاشرے کی حالت ایسی ہو چکی ہے کہ اگر کسی کو سمجھایا جائے تو وہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا اور اگر سمجھانے والا مرتبے میں کم ہو تو جسے سمجھایا جائے وہ اپنی بات پر اڑ جاتا ہے اور دوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا ہے اور نصیحت کرنے کو اپنی عزت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾	كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	جھٹلایا	ثمود (نے)

تمہارا رب ہی غلبے والا مہربان ہے ○ قوم ثمود نے رسولوں کو

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ	صٰلِحٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾
رسولوں (کو)	جب	کہا	ان سے	ان کے (قومی) بھائی	صالح (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں

جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اِنِّيْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ (1)	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
بیشک میں	تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾	وَ	مَا اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِيَ
اطاعت کرو میری	اور	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر

میری اطاعت کرو ○ اور میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا

اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾	اَتُتْرَكُوْنَ	فِيْ مَا
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	کیا تمہیں چھوڑ دیا جائے گا	(ان نعمتوں) میں جو

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ کیا تم یہاں (دنیا) کی نعمتوں میں امن و امان کی حالت میں

(1) حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وحی، اسرارِ الٰہیہ اور لوگوں کی عزت، مال آبرو وغیرہ سب کے امین ہوتے ہیں۔ خیانت اور نبوت جمع نہیں ہو سکتیں۔ ہمارے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اہلِ مکہ بچپن شریف سے محمد امین پکارتے تھے اور اعلانِ نبوت سے پہلے اور بعد میں بھی آپ کے پاس امانتیں رکھتے رہے اور اپنے فیصلے آپ سے کرواتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالٰی اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ سچ بولے اور امانت ادا کرے اور اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ (شعب الایمان، ۷/۸۱، الحدیث: ۹۵۵۱)

هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ

وَّ	زُرُوْعٍ	وَّ	فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾	اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾	هٰهُنَآ
اور	کھیتوں	اور	باغوں اور چشموں میں	امن وامان والے (ہوتے ہوئے)	یہاں (دنیا میں ہیں)

چھوڑ دیئے جاؤ گے؟○ باغوں اور چشموں میں ○ اور کھیتوں اور

نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ

مِنَ الْجِبَالِ	تَنْحِتُوْنَ	وَ	هَضِیْمٌ ﴿۱۴۸﴾	طَلْعُهَا	نَخْلٍ
پہاڑوں میں سے	تم تراشتے ہو	اور	نرم ونازک (ہوتا ہے)	جن کا شگوفہ	کھجوروں (میں)

کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم ونازک ہوتا ہے ○ اور تم بڑی مہارت دکھاتے ہوئے

بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَ

وَ	اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾	وَ	اللّٰهَ	فَاتَّقُوا	فٰرِهِیْنَ ﴿۱۴۹﴾	بُیُوْتًا
اور	اطاعت کرو میری	اور	اللہ (سے)	تو ڈرو	بڑی مہارت رکھتے ہوئے	گھر

پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور

لَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ

وَ	فِی الْاَرْضِ	یُفْسِدُوْنَ	الَّذِیْنَ	اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ (1)	لَا تُطِیْعُوْۤا
اور	زمین میں	فساد پھیلاتے ہیں	وہ لوگ جو	حد سے بڑھنے والوں کا حکم	نہ مانو

حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ○ وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور

لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَاۤ

مَاۤ	مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	قَالُوْۤا	لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾
نہیں	جادو کے شکار لوگوں میں سے (ہو)	تم صرف	(قوم نے) کہا	اصلاح نہیں کرتے

اصلاح نہیں کرتے ○ قوم نے کہا: تم ان میں سے ہو جن پر جادو ہوا ہے ○ تم تو

فسادیوں کی اطاعت کرنے کی ممانعت

قوم کا جواب

(1)...... مُسْرِفِین سے مراد مشرکین ہیں یا ان سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے اونٹنی کو قتل کیا تھا۔

اونٹنی سے متعلق قوم کو ہدایت اور تنبیہ

اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚۖ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾

اَنْتَ	اِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا	فَاْتِ بِاٰيَةٍ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾
تم	مگر	ایک آدمی	ہمارے جیسے	تو لے آؤ کوئی نشانی	اگر	تم ہو	سچوں میں سے

ہم جیسے ہی ایک آدمی ہو، اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی لاؤ ○

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ

قَالَ	هٰذِهٖ	نَاقَةٌ (1)	لَّهَا	شِرْبٌ	وَّ	لَكُمْ
(صالح نے) فرمایا	یہ	اونٹنی (ہے)	(ایک دن) اس کیلئے	پینے کی باری	اور	تمہارے لئے

صالح نے فرمایا: یہ ایک اونٹنی ہے، ایک دن اس کے پینے کی باری ہے اور ایک معیّن دن

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا	بِسُوْٓءٍ	فَيَاْخُذَكُمْ
ایک معیّن دن کی پینے کی باری (ہے)	اور	تم نہ چھونا اسے	برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں

تمہارے پینے کی باری ہے ○ اور تم اس اونٹنی کو برائی کے ساتھ نہ چھونا ورنہ تمہیں بڑے دن کا

قوم کا اونٹنی کے پاؤں کی رگیں کاٹنا اور ان پر نزولِ عذاب

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ لا

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾	فَعَقَرُوْهَا (2)	فَاَصْبَحُوْا	نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾
بڑے دن کا عذاب	تو انہوں نے پاؤں کی رگیں کاٹ دیں اس کی	تو وہ رہ گئے	پچھتانے والے

عذاب پکڑ لے گا ○ تو انہوں نے اس کے پاؤں کی رگیں کاٹ دیں پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ○

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ

فَاَخَذَهُمُ	الْعَذَابُ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ (3)	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ
تو پکڑ لیا انہیں	عذاب (نے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے

تو انہیں عذاب نے پکڑ لیا، بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ

(1)...... یہ اونٹنی قوم کے معجزہ طلب کرنے پر، ان کی خواہش کے مطابق، حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی۔ اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا، جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا تو اس دن نہ پیتی۔ (2)...... اونٹنی کے پاؤں کی رگیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور چونکہ دیگر لوگ اس کے فعل سے راضی تھے اس لئے رگیں کاٹنے کی نسبت سب کی طرف کی گئی اور یہ اپنی سرکشی پر توبہ کرتے ہوئے نادم نہیں ہوئے تھے بلکہ نزولِ عذاب کے خوف سے پچھتا رہے تھے یا عذاب کا معاینہ کرکے نادم ہوئے تھے اور ایسے وقت کی ندامت کا کوئی فائدہ نہیں۔ (3)...... یعنی قومِ ثمود

عظمت و شانِ الٰہی

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ
ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا

مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا،

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت

ع ٨ / ١٩ / ١٢

الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ

الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾	كَذَّبَتْ	قَوْمُ لُوْطِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ
مہربان (ہے)	جھٹلایا	لوط کی قوم (نے) رسولوں (کو)	جب	فرمایا	ان سے

مہربان ہے ○ لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم

اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

اَخُوْهُمْ	لُوْطٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾	اِنِّيْ	لَكُمْ
ان کے (قومی) بھائی	لوط (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں	تمہارے لیے

لوط نے فرمایا: کیا تم نہیں ڈرتے ؟ ○ بیشک میں تمہارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَ

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾	وَ
ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور

امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور

مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

مَا اَسْئَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا
میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر	مگر

میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر آنے والے عذاب میں ضرور عبرت کی نشانی ہے کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت پر نشانی ظاہر ہو جانے کے بعد بھی کفر پر قائم رہنا نزولِ عذاب کا سبب ہے۔

عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ

عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾	اَتَاْتُوْنَ	الذُّكْرَانَ (1)
تمام جہانوں کے رب (کے ذمۂ کرم) پر	کیا تم (برا کام کرنے) آتے ہو	مردوں (کے پاس)

ربُّ العٰلمین کے ذمے ہے ○ کیا تم لوگوں میں سے مردوں سے

مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ

مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾	وَ	تَذَرُوْنَ	مَا	خَلَقَ	لَكُمْ	رَبُّكُمْ
جہان والوں میں سے	اور	چھوڑتے ہو	(انہیں) جو	بنائیں	تمہارے لیے	تمہارے رب نے

بدفعلی کرتے ہو ○ اور اپنی بیویوں کو چھوڑتے ہو جو تمہارے لیے تمہارے رب نے

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَىٕنْ

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾	قَالُوْا	لَىٕنْ
تمہاری بیویاں	بلکہ	تم	حد سے بڑھنے والے لوگ (ہو)	انہوں نے کہا	ضرور اگر

بنائی ہیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ○ انہوں نے کہا: اے لوط!

لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ

لَّمْ تَنْتَهِ	یٰلُوْطُ	لَتَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ﴿۱۶۷﴾	قَالَ
تم باز نہ آئے	اے لوط	(تو) ضرور ہو جاؤ گے	نکال دیئے جانے والوں میں سے	(لوط نے) فرمایا

اگر تم باز نہ آئے تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے ○ لوط نے فرمایا:

اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِیْ

اِنِّیْ	لِعَمَلِكُمْ	مِّنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾	رَبِّ	نَجِّنِیْ
بیشک میں	تمہارے کام سے	شدید نفرت کرنے والوں میں سے (ہوں)	اے میرے رب	بچا کر رکھنا مجھے

میں تمہارے کام سے شدید نفرت کرنے والوں میں سے ہوں ○ اے میرے رب! مجھے اور

مردوں سے بدفعلی کرنے پر قوم کو سخت تنبیہ

قوم کی حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھمکی اور آپ کا جواب

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا اور اس کی قبولیت

1 ......اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لئے تمہیں رہ گئے ہو، دنیا جہاں کے اور لوگ بھی تو ہیں، انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ کثیر عورتیں موجود ہوتے ہوئے بھی تم مردوں کے ساتھ خبیث فعل کے مرتکب ہوتے ہو۔ مروی ہے کہ اس قوم کو یہ خبیث عمل شیطان نے سکھایا تھا۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا عورت کے پچھلے مقام میں وطی کرے۔ (ترمذی، ۲/۳۸۸، الحدیث: ۱۱۶۸)

وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

وَ	اَهْلِيْ	مِمَّا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾	فَنَجَّيْنٰهُ	وَ
اور	میرے گھر والوں (کو)	(اس کام) سے جو	وہ لوگ کرتے ہیں	تو ہم نے نجات دی اسے	اور

میرے گھر والوں کو ان کے اعمال سے محفوظ رکھ ○ تو ہم نے اسے

اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ

اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾	اِلَّا	عَجُوْزًا (1)	فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾	ثُمَّ
اس کے سب گھر والوں (کو)	مگر	ایک بڑھیا	(جو) پیچھے رہ جانے والوں میں سے (تھی)	پھر

اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ○ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی ○ پھر

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَآءَ

دَمَّرْنَا	الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا (2)	فَسَآءَ
ہم نے ہلاک کر دیا	دوسروں (کو)	اور	ہم نے برسائی	ان پر	ایک بارش	تو کتنی بری (تھی)

ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا ○ اور ہم نے ان پر ایک خاص بارش برسائی تو

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ
ڈرائے جانے والوں کی بارش	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر

ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری تھی ○ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾
ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)

مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○

قومِ لوط پر عذابِ الٰہی

قومِ لوط کی تباہی انسانوں کیلئے عبرت ہے

عظمت و شانِ الٰہی

ع ٩ | ١٢

(1) یہ بڑھیا حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی تھی، یہ چونکہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو گناہ پر راضی ہو وہ بھی گناہ کرنے والے کے حکم میں ہوتا ہے اسی لئے یہ بڑھیا بھی عذاب میں گرفتار ہوئی۔ (2) قومِ لوط پر پتھروں کی یا گندھک اور آگ کی خاص بارش برسائی گئی تھی۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو مخلصانہ تبلیغ

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ

كَذَّبَ	اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ	الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۶﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	شُعَیْبٌ
جھٹلایا	اَیکہ (جنگل) والوں (نے)	رسولوں (کو)	جب	فرمایا	ان سے	شعیب (نے)

اَیکہ (جنگل) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے شعیب نے فرمایا:

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾	اِنِّیْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں	تمہارے لیے	امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

کیا تم ڈرتے نہیں ؟ ○ بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور

اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ

اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾	وَ	مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ اَجْرٍ (1)	اِنْ	اَجْرِیَ
اطاعت کرو میری	اور	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر

میری اطاعت کرو ○ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو

ناپ تول پورا کرنے اور اس میں کمی نہ کرنے کی ہدایت

اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَیْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا

اِلَّا	عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۰﴾	اَوْفُوا	الْكَیْلَ	وَ	لَا تَكُوْنُوْا
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	(اے لوگو) پورا کرو	ناپ	اور	نہ ہو جاؤ

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ (اے لوگو!) ناپ پورا کرو اور ناپ تول کو

مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَ لَا تَبْخَسُوا

مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ (2)	وَزِنُوْا	بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿۱۸۲﴾	وَ	لَا تَبْخَسُوا
گھٹانے والوں میں سے	اور تولو	بالکل درست ترازو سے	اور	کم کرکے نہ دو

گھٹانے والوں میں سے نہ ہو جاؤ ○ اور بالکل درست ترازو سے تولو ○ اور لوگوں کو

1 ...... تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور عبادت میں اخلاص کا حکم دیتے اور رسالت کی تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں لیتے تھے، اس لئے سب نے ہی اجرت لینے کی نفی فرمائی۔ 2 ...... ناپ تول میں کمی کرنا، لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے دینا، رہزنی اور لوٹ مار نیز کھیتیاں برباد کر کے زمین میں فساد پھیلانا ان لوگوں کی عادت تھی اس لئے حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں اِن کاموں سے منع فرمایا اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صرف عبادات ہی سکھانے نہیں آتے بلکہ معاملات، اخلاقیات اور سیاسیات سب کی صحیح تعلیم بھی ان کے منصبِ نبوت میں داخل ہے۔

النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ۚ وَاتَّقُوا

النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِي الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾	وَ	اتَّقُوا
لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد پھیلاتے ہوئے	اور	ڈرو

ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ○ اور اس سے ڈرو

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ؕ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ

الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	وَ	الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾	قَالُوْٓا	اِنَّمَآ اَنْتَ
(اس سے) جس نے	پیدا کیا تمہیں	اور	پہلی مخلوق (کو)	(قوم نے) کہا	تم صرف

جس نے تمہیں اور پہلی مخلوق کو پیدا کیا ○ قوم نے کہا: (اے شعیب!) تم تو

قوم کا گستاخانہ جواب

مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ۙ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾	وَ	مَآ	اَنْتَ	اِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا [1]
جادو کے شکار لوگوں میں سے (ہو)	اور	نہیں	تم	مگر	ایک آدمی	ہمارے جیسے

ان میں سے ہو جن پر جادو ہوا ہے ○ تم تو ہمارے جیسے ایک آدمی ہی ہو

وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ۚ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا

وَ	اِنْ	نَّظُنُّكَ	لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾	فَاَسْقِطْ	عَلَيْنَا	كِسَفًا
اور	بیشک	ہم سمجھتے ہیں تجھے	ضرور جھوٹوں میں سے	تو گرا دو	ہم پر	کوئی ٹکڑا

اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں ○ تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا

قوم کی طرف سے نزولِ عذاب کا مطالبہ اور نبی کا جواب

مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ؕ قَالَ رَبِّيْٓ

مِّنَ السَّمَآءِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾	قَالَ	رَبِّيْٓ [2]
آسمان سے (کا)	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	(شعیب نے) فرمایا	میرا رب

گرادو اگر تم سچے ہو ○ شعیب نے فرمایا: میرا رب

1 ...... انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہہ کر ان کی تحقیر کرنا کافروں کا عمومی طریقہ رہا ہے۔

2 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان لوگوں کا جواب سن کر فرمایا: میرا رب عَزَّوَجَلَّ تمہارے اعمال کو اور جس عذاب کے تم مستحق ہو اسے خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے گا تو آسمان کا کوئی ٹکڑا تم پر گرا دے گا یا تم پر کوئی اور عذاب نازل کرنا اس کی مشیت میں ہو گا تو وہ تم پر عذاب نازل فرما دے گا۔

قوم شعیب کا جھٹلانا اور ان پر عذاب آنا

اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ

فَاَخَذَهُمْ	فَكَذَّبُوْهُ	تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾	بِمَا	اَعْلَمُ
تو پکڑ لیا انہیں	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تم عمل کرتے ہو	(اس) کو جو	خوب جانتا ہے

تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں شامیانے والے

قوم شعیب کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے

عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ

اِنَّ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾	كَانَ	اِنَّهٗ	عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ (1)
بیشک	بڑے دن کا عذاب	تھا	بیشک وہ	شامیانے والے دن کے عذاب (نے)

دن کے عذاب نے پکڑ لیا بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ○ بیشک

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَ

وَ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾	اَكْثَرُهُمْ	مَا كَانَ	وَ	لَاٰيَةً	فِيْ ذٰلِكَ
اور	ایمان والے	ان میں اکثر	نہ تھے	اور	ضرور نشانی (ہے)	اس میں

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ مسلمان نہ تھے ○ اور

قرآن مجید کا تعارف

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ ع وَاِنَّهٗ

اِنَّهٗ	وَ	الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾	الْعَزِيْزُ	لَهُوَ	رَبَّكَ	اِنَّ
بیشک وہ (قرآن)	اور	مہربان (ہے)	عزت والا، غلبے والا	ضرور وہی	تمہارا رب	بیشک

بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○ اور بیشک یہ قرآن

لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ ؕ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ ۙ عَلٰى قَلْبِكَ

عَلٰى قَلْبِكَ	الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ (2)	نَزَلَ بِهِ	لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾
تمہارے دل پر	روحُ الامین (نے)	اتارا ہے اسے	ضرور تمام جہانوں کے رب کا اتارا ہوا (ہے)

ربُّ العالمین کا اتارا ہوا ہے ○ اسے روحُ الامین لے کر نازل ہوئے ○ تمہارے دل پر

ع ١٠ / ١٦ / ١٤

1 ......اس عذاب کی صورت یہ ہوئی کہ انہیں شدید گرمی پہنچی، ہوا بند ہوئی اور سات دن گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے۔ تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے۔ اس کے بعد ایک بادل آیا سب اس کے نیچے آکے جمع ہوگئے تو اس سے آگ برسی اور سب جل گئے۔ 2 ......حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ''روح'' اس لئے کہا گیا کہ جس طرح روح بدن کی زندگی کا سبب ہوتی ہے اسی طرح حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مکلف لوگوں کے دلوں کی زندگی کا سبب ہیں کیونکہ یہ وحی لے کر نازل ہوتے ہیں جس سے جہالت کے سبب مردہ دل علم و معرفت پاکر زندہ ہوتے ہیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو امین اس لئے

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَاِنَّهٗ

لِتَكُوْنَ	مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾	بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾	وَ	اِنَّهٗ
تاکہ تم ہو جاؤ	ڈر سنانے والوں میں سے	روشن عربی زبان میں	اور	بیشک وہ (یعنی اس کا ذکر)

تاکہ تم ڈر سنانے والوں میں سے ہو جاؤ ○ روشن عربی زبان میں ○ اور بیشک

لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ

لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾	اَوَلَمْ يَكُنْ	لَّهُمْ	اٰيَةً	اَنْ
ضرور پہلی کتابوں میں (موجود) ہے	اور کیا نہ تھی	ان کے لیے	نشانی	(یہ بات) کہ

اس کا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے ○ اور کیا یہ بات ان کے لیے نشانی نہ تھی کہ

نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت کی ایک دلیل

يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ

يَّعْلَمَهٗ	عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾	وَ	لَوْ	نَزَّلْنٰهُ
جانتے ہیں اس (نبی) کو	بنی اسرائیل کے علماء	اور	اگر	ہم اتارتے اس (قرآن) کو

اس نبی کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں ○ اور اگر ہم اسے

انکارِ قرآن میں کفار کا حال

عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾	فَقَرَاَهٗ	عَلَيْهِمْ	مَّا كَانُوْا	بِهٖ
غیر عربیوں میں سے کسی پر	پھر وہ پڑھتا اسے	ان پر (کے سامنے)	(تب بھی) وہ نہ تھے	اس پر

کسی غیر عربی شخص پر اتارتے ○ پھر وہ ان کے سامنے قرآن کو پڑھتا جب بھی وہ اس پر

مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾

مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ (1)	كَذٰلِكَ	سَلَكْنٰهُ	فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾
ایمان لانے والے	اسی طرح	ہم نے داخل کر دیا اس (جھٹلانے) کو	مجرموں کے دلوں میں

ایمان لانے والے نہ تھے ○ یونہی ہم نے مجرموں کے دلوں میں اس قرآن کے جھٹلانے کو داخل کر دیا ہے ○

ازلی کفار کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی امانت لے کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک آپ ہی پہنچاتے تھے۔

(1)...... کفارِ مکہ کے کفر و انکار کا ایک بنیادی سبب ان کا عناد تھا اس لئے وہ کسی طرح بھی قرآنِ مجید کو ماننے پر تیار نہ تھے۔ عناد، قبولِ حق کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے کیونکہ جس کے دل میں عناد بھرا ہوا سے کتنے ہی تسلی بخش جوابات دیدیں اور دلائل پیش کر دیں، وہ قبول نہیں کرے گا۔ دنیاوی زندگی میں بھی عناد کا رویہ نقصان دہ ہے۔

کفارِ مکہ کو وعیدِ عذاب

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	حَتّٰى	يَرَوُا	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾
وہ ایمان نہ لائیں گے	اس پر	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب

وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں ○

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ

فَيَاْتِيَهُمْ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾	فَيَقُوْلُوْا	هَلْ
تو وہ (عذاب) آجائے گا ان پر	اچانک	اور	وہ	انہیں خبر نہ ہوگی	پھر وہ کہیں گے	کیا

تو وہ (عذاب) اچانک ان پر آجائے گا اور انہیں خبر (بھی) نہ ہوگی ○ پھر کہیں گے: کیا

نزولِ عذاب کی جلدی مچانے والوں کو تنبیہ

نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ

نَحْنُ	مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾	اَفَبِعَذَابِنَا	يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾	اَفَرَءَيْتَ	اِنْ
ہم	مہلت دیئے جائیں گے	تو کیا ہمارے عذاب کو	وہ جلدی مانگتے ہیں	بھلا دیکھو	اگر

ہمیں کچھ مہلت ملے گی؟ ○ تو کیا ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں؟ ○ بھلا دیکھو تو کہ اگر

مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا

مَّتَّعْنٰهُمْ	سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾	ثُمَّ	جَآءَهُمْ	مَّا
ہم فائدہ اٹھانے دیں انہیں	کچھ سال	پھر	آجائے ان پر	(وہ عذاب) جس کا

ہم کچھ سال انہیں فائدہ اٹھانے دیں ○ پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾	مَآ	اَغْنٰى	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ (1)
ان سے وعدہ کیا گیا تھا	(تو) کیا	کام آئے گا	ان سے (کے)	وہ جس سے	انہیں فائدہ اٹھانے دیا گیا تھا

ان سے وعدہ کیا گیا تھا ○ تو کیا وہ سامان ان کے کام آئے گا جس سے انہیں فائدہ اٹھانے (کا موقع) دیا گیا تھا ○

(1)...... یعنی دنیا کی طویل زندگی اور عیش و عشرت کی بہتات کفار سے نہ تو عذابِ الٰہی دور کر سکے گی اور نہ ہی اس کی شدت میں کوئی کمی کر سکے گی۔ ان آیات میں ان مسلمانوں کے لئے بھی عبرت ہے جو دنیا کی آسائشوں کے حصول میں مگن ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کی یاد اور اس کے ذکر سے غافل ہیں۔ انہیں بھی ڈر جانا چاہئے کہ کہیں یہ چیز ان کی آخرت تباہ نہ کر دے۔ حدیثِ پاک میں ہے ''جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے لہٰذا فنا ہونے والی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دو۔'' (مسند امام احمد، ۷/۱۶۵، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

مع

نزولِ عذاب کا سبب اور انبیاء کا مقصد

وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾

مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾	لَهَا	اِلَّا	مِنْ قَرْيَةٍ	مَاۤ اَهْلَكْنَا	وَ
ڈرسنانے والے (تھے)	اس کے لئے	مگر	کوئی بستی	ہم نے ہلاک نہیں کی	اور

اور ہم نے جو بستی بھی ہلاک کی اس کیلئے ڈرسنانے والے تھے ○

قرآن پر شیاطین کو دسترس نہیں

ذِكْرٰى ﳜ وَ مَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَ مَا تَنَزَّلَتْ بِهِ

مَا تَنَزَّلَتْ بِهِ	وَ	ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾	مَا كُنَّا	وَ	ذِكْرٰى
لے کر نہیں اترے اسے	اور	ظلم کرنے والے	ہم نہ تھے	اور	نصیحت کرنے (کے لیے)

نصیحت کرنے کے لیے اور ہم ظالم نہ تھے ○ اور اس قرآن کو لے کر

الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَ مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ ط

مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾	وَ	لَهُمْ	مَا يَنْۢبَغِيْ	وَ	الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾
نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے تھے	اور	ان کو	(قرآن لانے کی) لیاقت نہ تھی	اور	شیاطین

شیطان نہ اترے ○ اور نہ ہی وہ اس قابل تھے اور نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے ہیں ○

غیرُاللّٰہ کی عبادت پر نزولِ عذاب کی وعید

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ ط فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

مَعَ اللّٰهِ	فَلَا تَدْعُ (2)	لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ (1)	عَنِ السَّمْعِ	اِنَّهُمْ
اللّٰہ کے ساتھ	تو تم عبادت نہ کرنا	ضرور دور کر دیئے گئے ہیں	سننے سے	بیشک وہ

وہ تو سننے کی جگہ سے دور کر دیئے گئے ہیں ○ تو اللّٰہ کے سوا کسی دوسرے معبود کی

قریبی رشتہ داروں کو ڈر سنانے کا حکم

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ ج وَ اَنْذِرْ

اَنْذِرْ	وَ	مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾	فَتَكُوْنَ	اِلٰهًا اٰخَرَ
(اے حبیب) تم ڈراؤ	اور	عذاب والوں میں سے	(اگر ایسا کیا) تو تو ہو جائے گا	دوسرے معبود (کی)

عبادت نہ کرنا ورنہ تو عذاب والوں میں سے ہو جائے گا ○ اور اے محبوب!

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف جو وحی ہوتی ہے، اسے اللّٰہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا ہے۔ جب تک کہ فرشتہ اسے نبی تک پہنچا نہ دے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے۔

2 ......اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے خطاب کے ذریعے آپ کی امت کو حکم دیا گیا کہ جب تم نے کافروں کا حال جان لیا تو تم اللّٰہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرنا ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

اہلِ ایمان پر شفقت و رحمت کی تاکید

عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ۙ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ

عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ (1)	وَ	اخْفِضْ	جَنَاحَكَ	لِمَنِ
اپنے قریبی رشتہ داروں (کو)	اور	جھکاؤ، بچھاؤ	اپنی (رحمت کا) بازو	(اس) کے لیے جس نے

اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ ○ اور اپنے پیروکار مسلمانوں کے لیے

نافرمانوں سے بیزاری کے اظہار کا حکم

اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ۚ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اتَّبَعَكَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾	فَاِنْ	عَصَوْكَ	فَقُلْ
پیروی کی تمہاری	ایمان والوں میں سے	پھر اگر	وہ نافرمانی کریں تمہاری	تو تم کہہ دو

اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ ○ پھر اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو

اللہ پر بھروسہ کرنے کی تعلیم اور شانِ الٰہی

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ۚ وَ تَوَكَّلْ

اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾	وَ	تَوَكَّلْ (2)
بیشک میں	بری، بیزار (ہوں)	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	اور	تم بھروسہ کرو

میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں ○ اور اس پر بھروسہ کرو

عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ۙ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ۙ وَ

عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾	الَّذِيْ	يَرٰىكَ	حِيْنَ	تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾	وَ
عزت والے، رحم فرمانے والے پر	جو	دیکھتا ہے تمہیں	جب	تم کھڑے ہوتے ہو	اور

جو عزت والا، رحم فرمانے والا ہے ○ جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو ○ اور

تَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾

تَقَلُّبَكَ	فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾
تمہارے دورہ کرنے (کو)	نمازیوں میں	بیشک وہ	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)

نمازیوں میں تمہارے دورہ فرمانے کو (دیکھتا ہے۔) ○ بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے ○

1 ...... ابتداء میں دینِ اسلام کی دعوت پوشیدہ طور پر جاری تھی، پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی تبلیغ کریں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریبی رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ انہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانیہ عذابِ الٰہی سے ڈرایا اور خدا کا خوف دلایا۔ 2 ...... توکل کا معنی یہ ہے کہ آدمی اپنا کام اس کے سپرد کر دے جو اس کے کام کا حقیقی مالک اور اسے نفع و نقصان پہنچانے پر حقیقتاً قادر ہے اور وہ حقیقت میں صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

شیاطین کس پر اترتے ہیں؟

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ

هَلْ	اُنَبِّئُكُمْ	عَلٰى مَنْ	تَنَزَّلُ	الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾	تَنَزَّلُ
کیا	میں بتادوں تمہیں	کس پر	اترتے ہیں	شیاطین	وہ اترتے ہیں

کیا میں تمہیں بتادوں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں؟ ○ شیطان

عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ

عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾	يُّلْقُوْنَ	السَّمْعَ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
ہر بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار پر	وہ (ان پر) ڈالتے ہیں	(اپنی) سنی ہوئی باتیں	اور	ان میں اکثر

بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار پر اترتے ہیں ○ شیطان اپنی سنی ہوئی باتیں (ان پر) ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر

شاعروں کا حال

كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَ الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ

كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾	وَ	الشُّعَرَآءُ [1]	يَتَّبِعُهُمُ	الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾	اَلَمْ تَرَ
جھوٹے (ہیں)	اور	شاعر	پیروی کرتے ہیں ان کی	گمراہ لوگ	کیا تم نے نہ دیکھا

جھوٹے ہیں ○ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں ○ کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾

اَنَّهُمْ	فِيْ كُلِّ وَادٍ	يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾	وَ	اَنَّهُمْ	يَقُوْلُوْنَ	مَا	لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾
کہ وہ	ہر وادی میں	بھٹکتے پھرتے ہیں	اور	یہ کہ وہ	کہتے ہیں	جو	وہ نہیں کرتے

کہ شاعر ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں ○ اور یہ کہ وہ ایسی بات کہتے ہیں جو کرتے نہیں ○

مسلمان شاعروں کے اچھے کلام مذموم نہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا

اِلَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	ذَكَرُوا
مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور	انہوں نے یاد کیا

مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے اور اللہ کو

1 ...... کفار کے کچھ شاعر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف شعر بناتے اور یہ کہتے تھے کہ جیسا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور اُن کی قوم کے گمراہ لوگ اُن سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے۔ چنانچہ ان آیات میں ان لوگوں کی مذمت فرمائی گئی ہے اور اس سے واضح ہوا کہ شاعروں کا جھوٹے اور باطل اشعار لکھنا، انہیں پڑھنا، دوسروں کو سنانا اور انہیں معاشرے میں رائج کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”اگر تم میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ (مذموم) شعروں سے بھرا ہوا ہو۔ (بخاری، ۴/۱۴۲، الحدیث: ۶۱۵۴)

اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ

اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّ	انْتَصَرُوْا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	ظُلِمُوْا [1]
اللہ (کو)	کثرت (سے)	اور	بدلہ لیا	(اس کے) بعد	کہ	ان پر ظلم کیا گیا

کثرت سے یاد کیا اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا

وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ؑ ﴿٢٢٧﴾

ع ١١ ٣٦ ١٥

وَ	سَيَعْلَمُ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْۤا	اَيَّ مُنْقَلَبٍ	يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾
اور	عنقریب جان لیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	کس کروٹ (پر)	وہ پلٹا کھائیں گے

اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿١﴾ هُدًى وَّ بُشْرٰى

اوصافِ قرآن

طٰسٓ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى
حروف مقطعات	یہ	قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہدایت	اور	خوشخبری

طٰسٓ، یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ ایمان والوں کیلئے ہدایت

[1]...... اس آیت میں مسلمان شاعروں کا استثناء فرمایا گیا کیونکہ ان کے کلام میں کافر شاعروں کی طرح مذموم باتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ اشعار کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت، دینِ اسلام کی تعریف، وعظ و نصیحت اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب لکھتے ہیں اور اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ یاد رہے کہ اشعار فی نفسہٖ برے نہیں کیونکہ وہ ایک کلام ہے، اگر اشعار اچھے ہیں تو وہ اچھا کلام ہے اور برے اشعار ہیں تو وہ برا کلام ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''شعر ایک کلام ہے، اچھے اشعار اچھے کلام کی طرح ہیں اور برے اشعار برے کلام کی طرح ہیں۔ (سنن الکبری للبیھقی، ۵/۱۱۰، الحدیث: ۹۱۸۱)

کامل ایمان والوں کے تین اوصاف

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢	الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	هُمْ
ایمان والوں کیلئے	وہ لوگ جو	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	دیتے ہیں	زکوٰۃ	اور	وہ

اور خوشخبری ہے ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ

آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کا حال و انجام

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ ۝٣	اِنَّ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ
آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر

آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٤ؕ اُولٰٓىِٕكَ

زَيَّنَّا	لَهُمْ	اَعْمَالَهُمْ	فَهُمْ	يَعْمَهُوْنَ ۝٤	اُولٰٓىِٕكَ
ہم نے خوشنما بنادیئے ہیں	ان کے لیے	ان کے اعمال	تو وہ	بھٹک رہے ہیں	یہی

ہم نے ان کے برے اعمال ان کی نگاہ میں خوشنما بنادیئے ہیں تو وہ بھٹک رہے ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

الَّذِيْنَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الْعَذَابِ	وَ	هُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	هُمُ
وہ لوگ ہیں جو	ان کے لیے	برا عذاب (ہے)	اور	وہ	آخرت میں	وہی

جن کے لیے برا عذاب ہے اور یہی آخرت میں

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بارگاہِ الٰہی سے تعلیمِ قرآن

الْاَخْسَرُوْنَ ۝٥ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ

الْاَخْسَرُوْنَ ۝٥	وَ	اِنَّكَ	لَتُلَقَّى (1)	الْقُرْاٰنَ
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	بیشک تجھے	ضرور سکھایا جاتا ہے	قرآن

سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور (اے محبوب!) بیشک آپ کو قرآن سکھایا جاتا ہے

1 ...... اس آیت میں بیان ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علم و حکمت والے رب تعالیٰ کی طرف سے قرآن سکھایا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے استاد نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآن اللہ تعالیٰ سے سیکھا ہے جبکہ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خادم اور قاصد بن کر تشریف لاتے رہے۔ یہ بھی پتہ لگا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح قرآن کوئی نہیں سمجھ سکتا کیوں کہ سب لوگ مخلوق سے قرآن سیکھتے ہیں اور حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خالق سے سیکھا ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی زوجہ کو تسلی

مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ عَلِیۡمٍ ﴿۶﴾ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِاَہۡلِہٖۤ اِنِّیۡۤ

مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ عَلِیۡمٍ ﴿۶﴾	اِذۡ	قَالَ	مُوۡسٰی	لِاَہۡلِہٖۤ [1]	اِنِّیۡۤ
حکمت والے، علم والے کی طرف سے	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی گھر والی سے	بیشک میں

حکمت والے، علم والے کی طرف سے ○ (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا: میں نے

اٰنَسۡتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیۡکُمۡ مِّنۡہَا بِخَبَرٍ اَوۡ

اٰنَسۡتُ	نَارًا	سَاٰتِیۡکُمۡ مِّنۡہَا بِخَبَرٍ	اَوۡ
میں نے دیکھی ہے	آگ	عنقریب میں لاتا ہوں تمہارے پاس اس سے کوئی خبر	یا

ایک آگ دیکھی ہے (تو میں جاتا ہوں اور) عنقریب میں تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا

کوہِ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ندائے الٰہی

اٰتِیۡکُمۡ بِشِہَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمۡ تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا

اٰتِیۡکُمۡ بِشِہَابٍ قَبَسٍ	لَّعَلَّکُمۡ	تَصۡطَلُوۡنَ ﴿۷﴾	فَلَمَّا
میں لاؤں گا تمہارے پاس کوئی چمکتی ہوئی چنگاری	تاکہ تم	گرمی حاصل کرو	پھر جب

کوئی چمکتی ہوئی چنگاری لاؤں گا تاکہ تم گرمی حاصل کرو ○ پھر جب

جَآءَہَا نُوۡدِیَ اَنۡۢ بُوۡرِکَ مَنۡ فِی النَّارِ

جَآءَہَا	نُوۡدِیَ	اَنۡۢ	بُوۡرِکَ	مَنۡ	فِی النَّارِ [2]
وہ آیا اس کے پاس	(تو) ندا دی گئی	کہ	برکت دی گئی	(موسیٰ کو) جو	آگ (کی جلوہ گاہ) میں (ہے)

موسیٰ آگ کے پاس آئے تو (انہیں) ندا کی گئی کہ اُس (موسیٰ) کو جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے

وَ مَنۡ حَوۡلَہَا ؕ وَ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸﴾

وَ	مَنۡ	حَوۡلَہَا	وَ	سُبۡحٰنَ اللّٰہِ	رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸﴾
اور	جو (فرشتے)	اس (آگ) کے آس پاس (ہیں)	اور	اللہ پاک ہے	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)

اور جو اس (آگ) کے آس پاس (فرشتے) ہیں انہیں برکت دی گئی اور اللہ پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○

[1] ...... اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مدین سے مصر کی طرف سفر کے دوران حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام راستہ بھول گئے اور رات آ گئی، یہ سردیوں کا موسم تھا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دور سے آگ کا شعلہ نظر آیا تو اپنی زوجہ کو وہیں ٹھہرا کر اس آگ کی طرف چل دیئے تاکہ وہاں سے راستے کی سمت معلوم ہو سکے یا سردی سے بچنے کے لئے آگ کا کوئی انگارہ لا سکیں۔ جب وہاں پہنچے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا کی گئی جس کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔

[2] ...... جو آگ میں ہے اس سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور آگ میں ہونے سے فی نفسہٖ آگ میں ہونا نہیں بلکہ آگ کے قریب ہونا مراد ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطاء معجزات

يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُۙ۝۹ وَ اَلْقِ

يٰمُوْسٰۤى	اِنَّهٗۤ	اَنَا	اللّٰهُ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝۹	وَ	اَلْقِ
اے موسیٰ	بیشک	میں (ہی ہوں)	اللہ	عزت والا	حکمت والا	اور	(زمین پر) ڈال دو

اے موسیٰ! بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں جو عزت والا حکمت والا ہے ○ اور اپنا عصا

عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى

عَصَاكَ	فَلَمَّا	رَاٰهَا	تَهْتَزُّ (۱)	كَاَنَّهَا	جَآنٌّ	وَّلّٰى
اپنا عصا	تو جب	(موسیٰ نے) دیکھا اسے	لہراتے ہوئے	گویا کہ وہ	سانپ (ہے)	(تو موسیٰ) چل پڑا

(زمین پر) ڈال دو تو جب آپ نے اسے لہراتے ہوئے دیکھا کہ گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر

مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫

مُدْبِرًا	وَّ	لَمْ يُعَقِّبْ	يٰمُوْسٰى	لَا تَخَفْ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا	(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ	تم ڈرو نہیں

چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ (ہم نے فرمایا) اے موسیٰ! ڈرو نہیں،

اِنِّیْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۰ ۖ اِلَّا مَنْ

اِنِّیْ	لَا يَخَافُ	لَدَيَّ	الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۰	اِلَّا	مَنْ
بیشک میں (وہ ہوں کہ)	نہیں ڈرتے	میری بارگاہ میں	رسول	البتہ	جس شخص نے

بیشک میری بارگاہ میں رسول ڈرتے نہیں ○ لیکن جس شخص نے

ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ

ظَلَمَ	ثُمَّ	بَدَّلَ	حُسْنًا	بَعْدَ سُوْٓءٍ	فَاِنِّیْ	غَفُوْرٌ
زیادتی کی	پھر	اس نے بدل دیا (اپنا عمل)	نیکی (سے)	برائی کے بعد	تو بیشک میں	بخشنے والا

کوئی زیادتی کی پھر برائی کے بعد (اپنے عمل کو) نیکی سے بدل دیا تو بیشک میں بخشنے والا

(1)...... جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سانپ کو لہراتے ہوئے دیکھا تو خوف کی وجہ سے پیٹھ پھیر کر چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! ڈرو نہیں، بیشک میری بارگاہ میں رسول ڈرتے نہیں، جب میں انہیں امن دوں تو پھر کسی چیز کا کیا اندیشہ ہے، لیکن جس شخص نے کوئی زیادتی کی اس کو ڈر ہوگا الّا یہ کہ وہ توبہ کرلے اور برائی کے بعد اپنے عمل کو نیکی سے بدل دے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں، توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں۔

فرعونیوں کا معجزات کو جادو قرار دینا

معجزات موسیٰ کے انکار کا اصل سبب

رَّحِيْمٌ ⑪ وَ اَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ

رَّحِيْمٌ ⑪	وَ	اَدْخِلْ	يَدَكَ	فِيْ جَيْبِكَ	تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ
مہربان (ہوں)	اور	داخل کرو	اپنا ہاتھ	اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا	سفید، چمکتا ہوا

مہربان ہوں ○ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو تو وہ بغیر کسی عیب کے

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ [1]	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ	اِنَّهُمْ
کسی عیب کے بغیر	(یہ) نو نشانیوں میں (شامل ہے)	فرعون اور اس کی قوم کی طرف	بیشک وہ (فرعونی)

سفید چمکتا ہوا نکلے گا، (یہ بھی) فرعون اور اس کی قوم کی طرف نو نشانیوں میں سے ہے، بیشک وہ (فرعونی)

كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ⑫ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً

كَانُوْا	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ⑫	فَلَمَّا	جَآءَتْهُمْ	اٰيٰتُنَا	مُبْصِرَةً
تھے	نافرمان لوگ	پھر جب	آئیں ان کے پاس	ہماری نشانیاں	آنکھیں کھولنے والی

نافرمان لوگ تھے ○ پھر جب ان کے پاس آنکھیں کھولتی ہوئی ہماری نشانیاں آئیں

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑬ ۚ وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ

قَالُوْا	هٰذَا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑬	وَ	جَحَدُوْا	بِهَا	وَ
(تو) وہ کہنے لگے	یہ	کھلا جادو (ہے)	اور	انہوں نے انکار کیا	ان (نشانیوں) کا	اور (حالانکہ)

تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور انہوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے

اسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ

اسْتَيْقَنَتْهَآ	اَنْفُسُهُمْ	ظُلْمًا	وَّ	عُلُوًّا	فَانْظُرْ	كَيْفَ
یقین کر چکے تھے ان کا	ان کے دل	ظلم	اور	تکبر (کی وجہ سے انکار کیا)	تو دیکھو	کیسا

ان نشانیوں کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان نشانیوں کا یقین کر چکے تھے تو دیکھو

[1] ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ نو نشانیاں عطا کی گئی تھیں: (1) عصا۔ (2) ید بیضا۔ (3) بولنے میں دقت کا خاتمہ جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان مبارک میں پہلے تھی۔ (4) دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا۔ (5) طوفان۔ (6) ٹڈی۔ (7) گھن۔ (8) مینڈک۔ (9) خون۔ (خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۳/۱۹۴) ان میں سے اکثر نشانیوں کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا ہے۔

ع ٤ ١٢

حضرت داؤد و سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کو عطائے علم اور ان کی حمد الٰہی

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ

كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	وَ	سُلَيْمٰنَ
ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کیا	داؤد	اور	سلیمان (کو)

فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا؟○ اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم

عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا

عِلْمًا	وَ	قَالَا	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	فَضَّلَنَا
علم	اور	ان دونوں نے کہا	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	فضیلت دی ہمیں

عطا فرمایا اور دونوں نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام پر فضل الٰہی

عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾ وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ

عَلٰى كَثِيْرٍ	مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾	وَ	وَرِثَ (1)	سُلَيْمٰنُ	دَاوٗدَ
بہت سے (لوگوں) پر	اپنے ایمان والے بندوں میں سے	اور	جانشین بنا	سلیمان	داؤد (کا)

اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی ○ اور سلیمان داؤد کے جانشین بنے

وَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ اُوْتِيْنَا

وَ	قَالَ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	عُلِّمْنَا	مَنْطِقَ الطَّيْرِ	وَ	اُوْتِيْنَا
اور	فرمایا	اے	لوگو	ہمیں سکھائی گئی ہے	پرندوں کی بولی	اور	ہمیں عطا کیا گیا

اور فرمایا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر چیز میں سے

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لشکر

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَ حُشِرَ

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	اِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾	وَ	حُشِرَ
ہر چیز میں سے	بیشک	یہی	ضرور وہ	(اللہ کا) کھلا فضل (ہے)	اور	جمع کر دیئے گئے

ہم کو عطا ہوا، بیشک یہی (اللہ کا) کھلا فضل ہے ○ اور سلیمان کے لیے

(1)...... یہاں آیت میں وراثت سے نبوت، علم اور ملک میں جانشینی مراد ہے مال کی وراثت مراد نہیں۔ انبیاءِ کرام عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ لیا۔ (ترمذی، ۴/۳۱۲، الحدیث: ۲۶۹۱)۔ لہٰذا یہ آیت اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ نبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اولاد نبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے مال کی وارث بنتی ہے۔

ملکہ کا دوسری چیونٹیوں کو حکم

چیونٹی کی بات سن کر حضرت سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسکراہٹ اور دعا

لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

لِسُلَيْمٰنَ	جُنُوْدُهٗ	مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ	فَهُمْ	يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾
سلیمان کے لیے	اس کے لشکر	جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے	تو وہ	روکے جاتے تھے

جنوں اور انسانوں اور پرندوں سے اس کے لشکر جمع کر دیئے گئے تو وہ روکے جاتے تھے ○

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا

حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَتَوْا	عَلٰى وَادِ النَّمْلِ	قَالَتْ	نَمْلَةٌ	يّٰۤاَيُّهَا
یہاں تک کہ	جب	وہ آئے	چیونٹیوں کی وادی پر	(تو) کہا	ایک چیونٹی (نے)	اے

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے

النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَ

النَّمْلُ	ادْخُلُوْا	مَسٰكِنَكُمْ	لَا يَحْطِمَنَّكُمْ	سُلَيْمٰنُ	وَ	جُنُوْدُهٗ	وَ
چیونٹیو	داخل ہو جاؤ	اپنے گھروں میں	کچل نہ ڈالیں تمہیں	سلیمان	اور	اس کے لشکر	اور

چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں

هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ

هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾	فَتَبَسَّمَ (1)	ضَاحِكًا	مِّنْ قَوْلِهَا (2)	وَ	قَالَ
وہ	(اس سے) بے خبر ہوں	تو (سلیمان) مسکرایا	ہنستے ہوئے	اس کی بات سے	اور	عرض کی

تمہیں کچل نہ ڈالیں ○ تو سلیمان اس کی بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ

رَبِّ	اَوْزِعْنِیْۤ	اَنْ	اَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ	الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتَ
اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر ادا کروں	تیرے احسان (کا)	وہ جو	تو نے کیا

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے

1...... انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہنسنا تبسم اور ضحک ہی ہوتا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کبھی پورا ہنستے نہ دیکھا حتی کہ میں آپ کے تالو دیکھ لیتی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم صرف مسکرایا کرتے تھے۔(بخاری، ۱۲۵/۴، الحدیث: ۲۰۹۲) ضحک یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے تک آواز نہ جائے، یہ بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے البتہ قہقہہ ثابت نہیں ہے۔

2...... منقول ہے کہ حضرت سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تین میل دور ملکہ چیونٹی کی آواز سنی اور یہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ ہے۔

عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

تَرْضٰىهُ	صَالِحًا	اَعْمَلَ	اَنْ	وَ	عَلٰى وَالِدَيَّ	وَ	عَلَيَّ
جس پر تو راضی ہو	نیک	میں عمل کروں	یہ کہ	اور	میرے ماں باپ پر	اور	مجھ پر

مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور (مجھے توفیق دے) کہ میں وہ نیک کام کروں جس پر تو راضی ہو

وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَ

وَ	فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾	بِرَحْمَتِكَ	اَدْخِلْنِيْ	وَ
اور	اپنے نیک بندوں میں	اپنی رحمت سے	داخل کردے مجھے	اور

اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے خاص قرب کے لائق ہیں ○ اور

ہدہد کو غیر حاضر پاکر اسے سزا دینے کا ارادہ

تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ﴿صلے﴾

الْهُدْهُدَ	لَاۤ اَرَى	لِيَ	مَا	فَقَالَ	الطَّيْرَ	تَفَقَّدَ
ہُدہُد (کو)	میں نہیں دیکھ رہا	مجھے	کیا ہوا	تو فرمایا	پرندوں (کا)	(سلیمان نے) جائزہ لیا

سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا

اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىِٕبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ

اَوْ	عَذَابًا شَدِيْدًا [1]	لَاُعَذِّبَنَّهٗ	مِنَ الْغَآىِٕبِيْنَ ﴿٢٠﴾	كَانَ	اَمْ
یا	سخت سزا	میں ضرور ضرور سزا دوں گا اسے	غیر حاضروں میں سے	وہ ہے	یا

یا وہ واقعی غیر حاضروں میں سے ہے ○ میں ضرور ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا

ہدہد کی دربار سلیمان میں حاضری اور ملک سبا کی خبر

لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ

غَيْرَ بَعِيْدٍ	فَمَكَثَ	لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾	اَوْ	لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ
تھوڑی دیر	تو (ہُدہُد) ٹھہرا	ضرور وہ لائے میرے پاس کوئی واضح دلیل	یا	ضرور میں ذبح کردوں گا اسے

اسے ذبح کردوں گا یا وہ کوئی واضح دلیل میرے پاس لائے ○ تو ہدہد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا

[1]..... سخت سزا سے مراد پرندے کی مناسبت سخت سزا ہے۔ ہُدہُد کو مصلحت کے مطابق سزا دینا حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے لئے حلال تھا اور جب پرندے آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے لئے مسخر کردیئے گئے تھے تو تادیب و سیاست اس تسخیر کا تقاضا ہے کہ اس کے بغیر تسخیر مکمل نہیں ہوتی۔

فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ

فَقَالَ	اَحَطْتُّ	بِمَا	لَمْ تُحِطْ	بِهٖ
تو (آکر) عرض کی	میں نے احاطہ کیا (مطلع ہوا)	(اس چیز) کا جو	آپ نے احاطہ نہیں کیا (مطلع نہ ہوئے)	اس کا

اور آکر عرض کی: کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جو آپ نے نہ دیکھی

وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّیْ وَجَدْتُّ

وَ	جِئْتُكَ	مِنْ سَبَاٍ	بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾	اِنِّیْ	وَجَدْتُّ
اور	میں آیا ہوں آپ کے پاس	ملکِ سبا سے	یقینی خبر کے ساتھ	بیشک میں	میں نے پائی

اور میں ملکِ سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں ○ میں نے ایک عورت

امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّ لَهَا

امْرَاَةً (1)	تَمْلِكُهُمْ	وَ	اُوْتِیَتْ	مِنْ كُلِّ شَیْءٍ (2)	وَّ	لَهَا
ایک عورت	وہ بادشاہی کر رہی ہے لوگوں پر	اور	اسے ملا ہے	ہر چیز میں سے	اور	اس کا

دیکھی جو لوگوں پر بادشاہی کر رہی ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا

عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ

عَرْشٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۳﴾ (3)	وَجَدْتُّهَا	وَ	قَوْمَهَا	یَسْجُدُوْنَ	لِلشَّمْسِ
ایک بہت بڑا تخت (ہے)	میں نے پایا اسے	اور	اس کی قوم (کو)	وہ سجدہ کرتے ہیں	سورج کو

ایک بہت بڑا تخت ہے ○ میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	زَیَّنَ	لَهُمُ	الشَّیْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	فَصَدَّهُمْ
اللہ کے سوا	اور	اچھے بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال	تو روک دیا انہیں

سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں اچھے بنادیئے تو انہیں

1 ...... اس عورت کا نام بلقیس تھا اور یہ ملکِ سبا کی حکمران تھی۔

2 ...... ہر چیز ملنے سے مراد یہ ہے کہ اس عورت کو ہر اس چیز میں سے وافر حصہ ملا ہے جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے۔

3 ...... تختِ بلقیس کی لمبائی 80 گز، چوڑائی 40 گز اور اونچائی 30 گز تھی۔ نیز وہ سونے اور چاندی کا بنا ہوا اور اس میں جواہرات لگے ہوئے تھے۔

عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ

يُخْرِجُ	الَّذِيْ	لِلّٰهِ	اَلَّا يَسْجُدُوْا (1)	لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۲۴﴾	فَهُمْ	عَنِ السَّبِيْلِ
نکالتا ہے	جو	اللہ کو	تاکہ وہ سجدہ نہ کریں	راہ نہیں پاتے	تو وہ	(سیدھی) راہ سے

سیدھی راہ سے روک دیا تو وہ سیدھا راستہ نہیں پاتے ○ (شیطان نے انہیں روک دیا) تاکہ وہ اس اللہ کو سجدہ نہ کریں

الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا

مَا	وَ	تُخْفُوْنَ	مَا	يَعْلَمُ	وَ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	الْخَبْءَ
جو کچھ	اور	تم چھپاتے ہو	جو کچھ	وہ جانتا ہے	اور	آسمانوں اور زمین میں	چھپی ہوئی چیزیں

جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیزوں کو نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو

تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾ السجدة

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۶﴾	هُوَ	اِلَّا	اِلٰهَ	لَآ	اَللّٰهُ	تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾
(وہ) عرشِ عظیم کا مالک (ہے)	وہ	مگر	کوئی معبود	نہیں	اللہ	تم ظاہر کرتے ہو

ظاہر کرتے ہو سب کو جانتا ہے ○ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے ○

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾	كُنْتَ	اَمْ	اَصَدَقْتَ	سَنَنْظُرُ	قَالَ
جھوٹوں میں سے	تو ہے	یا	کیا تو نے سچ کہا	ابھی ہم دیکھتے ہیں	(سلیمان نے) فرمایا

سلیمان نے فرمایا: ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے ○

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

فَانْظُرْ	عَنْهُمْ	تَوَلَّ	ثُمَّ	اِلَيْهِمْ	فَاَلْقِهْ	اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا
پھر دیکھو	ان سے	الگ ہٹ جاؤ	پھر	ان کی طرف	تو تم ڈال دو اسے	لے جاؤ میرا یہ فرمان

میرا یہ فرمان لے جاؤ اور اسے ان کی طرف ڈال دو پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھنا کہ

السجدة ٨

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ملکہ سبا کی طرف خط

1 ...... یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

ملکہ کا سرداروں کے سامنے خط پڑھنا

مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ

مَاذَا	يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾	قَالَتْ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اِنِّيْۤ	اُلْقِيَ
کیا	وہ جواب دیتے ہیں	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	بیشک میں	ڈالا گیا ہے

وہ کیا جواب دیتے ہیں ○ عورت نے کہا: اے سردارو! بیشک میری طرف ایک عزت والا خط

اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ

اِلَيَّ	كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ [1]	اِنَّهٗ	مِنْ سُلَيْمٰنَ	وَ	اِنَّهٗ
میری طرف	ایک عزت والا خط	بیشک وہ	سلیمان کی طرف سے (ہے)	اور	بیشک وہ

ڈالا گیا ہے ○ بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ

بِسْمِ اللّٰهِ [2]	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾	اَلَّا تَعْلُوْا	عَلَيَّ
اللہ کے نام سے (ہے)	(جو) نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	یہ کہ بلندی نہ چاہو	مجھ پر

اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے ○ یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو

ملکہ کا سرداروں سے مشورے کا مطالبہ

وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ

وَ اْتُوْنِيْ	مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾	قَالَتْ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اَفْتُوْنِيْ
اور حاضر ہو جاؤ میرے پاس	فرمانبردار بنتے ہوئے	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	رائے دو مجھے

اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ ○ ملکہ نے کہا: اے سردارو! میرے اس معاملے میں

فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى

فِيْۤ اَمْرِيْ	مَا كُنْتُ	قَاطِعَةً	اَمْرًا	حَتّٰى
میرے معاملے میں	میں نہیں ہوں	قطعی فیصلہ کرنے والی	کسی معاملے (کا)	یہاں تک کہ

مجھے رائے دو میں کسی معاملے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک

1 ...... بلقیس نے اس خط کو عزت والا اس لئے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی، اس سے اس نے جانا کہ مکتوب بھیجنے والا جلیل القدر بادشاہ ہے یا اس لئے عزت والا کہا کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی۔

2 ...... یہاں جو "بسم اللہ" لکھی ہوئی ہے یہ اس آیت کا ایک حصہ ہے اور جو "بسم اللہ" ہر سورت کے شروع میں لکھی ہے، وہ سورت کے شروع کی آیت نہیں بلکہ پورے قرآن کی ایک آیت ہے جسے ہر سورت کے شروع میں لکھ دیا گیا تاکہ دو سورتوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔

سرداروں کی رائے اور ملکہ کا جواب

تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ۬

تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾	قَالُوْا	نَحْنُ	اُولُوْا قُوَّةٍ	وَّ	اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ (1)
تم موجود ہو میرے پاس	انہوں نے کہا	ہم	قوت والے	اور	بڑی سخت لڑائی والے (ہیں)

تم میرے پاس موجود نہ ہو ○ انہوں نے کہا: ہم قوت والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں

وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَا ذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ

وَّ	الْاَمْرُ	اِلَیْكِ	فَانْظُرِیْ	مَا ذَا	تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾	قَالَتْ (2)	اِنَّ
اور	اختیار	تمہارے ہی پاس (ہے)	تو تم غور کرلو	کیا	تم حکم دیتی ہو	اس نے کہا	بیشک

اور اختیار تو تمہارے ہی پاس ہے تو تم غور کرلو کہ تم کیا حکم دیتی ہو؟ ○ اس نے کہا: بیشک

الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا

الْمُلُوْكَ	اِذَا	دَخَلُوْا	قَرْیَةً	اَفْسَدُوْهَا	وَ	جَعَلُوْۤا
بادشاہ	جب	داخل ہوتے ہیں	کسی بستی (میں)	(تو) وہ تباہ کردیتے ہیں اسے	اور	کردیتے ہیں

بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کردیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو

ملکہ کی طرف سے بارگاہِ سلیمان میں تحائف کی روانگی

اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنِّیْ

اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ	اَذِلَّةً	وَ	كَذٰلِكَ	یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ	اِنِّیْ
اس کے عزت والوں (کو)	ذلیل	اور	ایسا ہی	وہ کرتے ہیں	اور	بیشک میں

ذلیل کردیتے ہیں اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں ○ اور میں

مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ

مُرْسِلَةٌ	اِلَیْهِمْ	بِهَدِیَّةٍ	فَنٰظِرَةٌۢ	بِمَ	یَرْجِعُ
بھیجنے والی ہوں	ان کی طرف	ایک تحفہ	پھر دیکھتی ہوں	کس (جواب) کے ساتھ	لوٹتے ہیں

ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ قاصد کیا جواب لے کر

1 ...... اس سے سرداروں کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم بہادر اور شجاع ہیں، قوت و توانائی والے ہیں، کثیر فوجیں رکھتے ہیں اور جنگ آزما ہیں۔ 2 ...... جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اُس نے انہیں اُن کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ ”جب بادشاہ کسی بستی میں اپنی قوت اور طاقت سے داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کردیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو قتل کرکے، قیدی بنا کر اور ان کی توہین کرکے انہیں ذلیل کردیتے ہیں یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے۔

قاصد کو حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾	فَلَمَّا	جَآءَ(1)	سُلَیْمٰنَ	قَالَ
بھیجے ہوئے (قاصد)	پھر جب	(قاصد) آیا	سلیمان (کے پاس)	(تو سلیمان نے) فرمایا

لوٹتے ہیں؟ ○ پھر جب قاصد سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے فرمایا:

اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ٘ فَمَاۤ اٰتٰىنِ َۧ اللّٰهُ خَیْرٌ

اَتُمِدُّوْنَنِ	بِمَالٍ	فَمَاۤ	اٰتٰىنِ َۧ اللّٰهُ	خَیْرٌ
کیا تم مدد کرتے ہو میری	مال کے ذریعے	تو جو کچھ	عطا کیا مجھے اللہ (نے)	(وہ) بہتر (ہے)

کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟ تو اللہ نے جو کچھ مجھے عطا فرما رکھا ہے وہ اُس سے

مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ

مِّمَّاۤ	اٰتٰىكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	بِهَدِیَّتِكُمْ	تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾	اِرْجِعْ
(اس) سے جو	اس نے عطا کیا تمہیں	بلکہ	تم (ہی)	اپنے تحفے پر	خوش ہوتے ہو	تم لوٹ جاؤ

بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ○ ان لوگوں کی طرف

اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ

اِلَیْهِمْ	فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ	لَّا	قِبَلَ	لَهُمْ
ان کی طرف	تو ہم ضرور لائیں گے ان پر لشکر	نہ (ہوگی)	مقابلے کی طاقت	ان کو

لوٹ جاؤ تو ضرور ہم ان پر ایسے لشکر لائیں گے جن کے مقابلے کی

بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّ هُمْ

بِهَا	وَ	لَنُخْرِجَنَّهُمْ	مِّنْهَاۤ	اَذِلَّةً	وَّ	هُمْ
ان (لشکروں) سے	اور	ضرور ہم نکال دیں گے انہیں	اس (شہر سبا) سے	ذلیل (کرکے)	اور	وہ

انہیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کرکے نکال دیں گے اور وہ

1 ...... جب بلقیس کا قاصد تحائف لے کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: ”کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟ اللہ تعالٰی نے جو کچھ مجھے علم، نبوت اور بادشاہت کی صورت میں عطا فرما رکھا ہے وہ اس دنیاوی مال و اسباب سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے، تم فخر کرنے والے لوگ ہو، مالِ دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے پر بڑائی جتاتے ہو اور ایک دوسرے کے تحفے پر خوش ہوتے ہو، مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت، اللہ تعالٰی نے مجھے اِتنا کثیر عطا فرمایا کہ اُتنا اوروں کو نہ دیا اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے دین اور نبوت سے بھی مشرف کیا۔

تختِ بلقیس دربارِ سلیمان میں لانے کا واقعہ اور ولی کی کرامت

صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ

صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	قَالَ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اَيُّكُمْ
رسوا ہوں گے	(سلیمان نے) فرمایا	اے	درباریو	تم میں کون

رسوا ہوں گے ○ سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے

يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ

يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا (1)	قَبْلَ	اَنْ	يَّاْتُوْنِيْ
لے آئے گا میرے پاس اس (ملکہ) کا تخت	(اس سے) پہلے	کہ	وہ لوگ آئیں میرے پاس

جو ان کے میرے پاس فرمانبردار ہوکر آنے سے پہلے اس کا تخت

مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا

مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾	قَالَ	عِفْرِيْتٌ (2)	مِّنَ الْجِنِّ	اَنَا
فرمانبردار ہوکر	بولا	ایک بڑا سرکش، بڑا خبیث	جنوں میں سے	میں

میرے پاس لے آئے ○ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں

اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ

اٰتِيْكَ بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	تَقُوْمَ	مِنْ مَّقَامِكَ	وَ
میں لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ	تم کھڑے ہو	اپنی جگہ سے	اور

وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضر کردوں گا اور

اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ

اِنِّيْ	عَلَيْهِ	لَقَوِيٌّ	اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾	قَالَ	الَّذِيْ عِنْدَهٗ
بیشک میں	اس پر	ضرور قوت رکھنے والا	امانتدار (ہوں)	اس نے عرض کی	جس کے پاس

میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں ○ اس نے عرض کی جس کے پاس

(1)...... بلقیس کا تخت منگوانے سے حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مقصود یہ تھا کہ تخت حاضر کرکے اسے اللہ تعالٰی کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھادیں۔ یا یہ مقصود تھا کہ بلقیس کے آنے سے پہلے اس تخت کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ وہ اپنا تخت پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ (2)...... جن وہ چھپی ہوئی مخلوق ہے جسے اللہ تعالٰی نے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور جنوں میں سے بہت بڑے، قوی ہیکل دیو اور بڑے خبیث جن کو عفریت کہتے ہیں۔

عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

عِلْمٌ (1)	مِّنَ الْكِتٰبِ	اَنَا	اٰتِيْكَ بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ
علم (تھا)	کتاب سے	میں	لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ

کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے

يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ

يَّرْتَدَّ	اِلَيْكَ	طَرْفُكَ	فَلَمَّا	رَاٰهُ
لوٹ آئے	تمہاری طرف	تمہاری پلک	پھر جب	(سلیمان نے) دیکھا اسے

پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو

مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ قف

مُسْتَقِرًّا	عِنْدَهٗ	قَالَ	هٰذَا	مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ
رکھا ہوا	اپنے پاس	(تو) فرمایا	یہ	میرے رب کے فضل سے (ہے)

اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے

لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ

لِيَبْلُوَنِيْ	ءَاَشْكُرُ	اَمْ	اَكْفُرُ	وَ	مَنْ
تاکہ وہ آزمائے مجھے	کیا میں شکر کرتا ہوں	یا	ناشکری کرتا ہوں	اور	جس نے

تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور جو

شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ

شَكَرَ	فَاِنَّمَا	يَشْكُرُ	لِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	كَفَرَ
شکر کیا	تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور	جس نے	ناشکری کی

شکر کرے تو وہ اپنی ذات کیلئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے

1 ...... راجح اور جمہور مفسرین کے مختار قول کے مطابق کتاب کا علم رکھنے والے سے مراد حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم جانتے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ چنانچہ اجازت ملنے پر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے توجہ کی تو اسی وقت تخت حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے سامنے نمودار ہوگیا۔ یہ آیتِ مبارکہ اولیاءِ کرام سے کرامات ظاہر ہونے کی دلیل ہے۔

فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوْا

فَاِنَّ	رَبِّیْ	غَنِیٌّ	كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾	قَالَ	نَكِّرُوْا
تو بیشک	میرا رب	بے پرواہ	کرم فرمانے والا (ہے)	(سلیمان نے) فرمایا	ناقابل پہچان کردو

تو میرا رب بے پرواہ ہے، کرم فرمانے والا ہے ○ حضرت سلیمان نے حکم دیا: اس ملکہ کیلئے

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ

لَهَا	عَرْشَهَا	نَنْظُرْ	اَتَهْتَدِیْۤ	اَمْ	تَكُوْنُ
اس (ملکہ) کے لئے	اس کا تخت	(تاکہ) ہم دیکھیں	کیا وہ راہ پاتی ہے	یا	ہوتی ہے

اس کے تخت کو تبدیل کردو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا

مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ

مِنَ الَّذِیْنَ	لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾	فَلَمَّا	جَآءَتْ	قِیْلَ
ان لوگوں میں سے جو	راہ نہیں پاتے	پھر جب	وہ آئی	(تو) اس سے کہا گیا

راہ نہ پانے والوں میں سے ہوتی ہے ○ پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا:

اَهٰكَذَا عَرْشُكِؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَۚ وَ اُوْتِیْنَا الْعِلْمَ

اَهٰكَذَا	عَرْشُكِ	قَالَتْ	كَاَنَّهٗ	هُوَ	وَ	اُوْتِیْنَا	الْعِلْمَ
کیا ایسا ہی (ہے)	تیرا تخت	اس نے کہا	گویا کہ یہ	وہی (ہے)	اور	ہمیں دے دیا گیا	علم

کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے

مِنْ قَبْلِهَا وَ كُنَّا مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ صَدَّهَا

مِنْ قَبْلِهَا	وَ	كُنَّا	مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	صَدَّهَا (۱)
اس (واقعہ) سے پہلے	اور	ہم ہوئے	فرمانبرداری کرنے والے	اور	روک رکھا تھا اسے

خبر مل چکی اور ہم فرمانبردار ہوئے ○ اور اسے اُس چیز نے روک رکھا تھا

تختِ بلقیس کو تبدیل کرنے کا حکم | ملکہ کی فراست | ملکہ پہلے مسلمان ہو چکی تھی

(1)...... یعنی بلقیس کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے یا قبولِ اسلام کی طرف سبقت کرنے سے سورج کی پوجا نے روک رکھا تھا۔ بلقیس کا تعلق اس قوم سے تھا جو سورج کی پجاری تھی اور وہ چونکہ انہیں میں پلی بڑھی تھی اس لئے اسے صرف سورج کی عبادت کرنا ہی آتا تھا۔

مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ

مَا	كَانَتْ تَّعْبُدُ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنَّهَا	كَانَتْ
(اس چیز نے) جس کی	وہ عبادت کرتی تھی	اللہ کے سوا	بیشک وہ	تھی

جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی۔ بیشک وہ

مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۴۳﴾ قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ

مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۴۳﴾	قِیْلَ	لَهَا	ادْخُلِی	الصَّرْحَ	فَلَمَّا	رَاَتْهُ
کافر قوم میں سے	کہا گیا	اس سے	داخل ہو جاؤ	صحن (میں)	تو جب	اس نے دیکھا اسے

کافر قوم میں سے تھی ○ اس سے کہا گیا: صحن میں داخل ہو جاؤ تو جب اس نے اس صحن کو دیکھا

حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ

حَسِبَتْهُ	لُجَّةً (1)	وَّ	كَشَفَتْ	عَنْ سَاقَیْهَا	قَالَ	اِنَّهٗ
وہ سمجھی اسے	گہرا پانی	اور	اس نے (کپڑا) اٹھادیا	اپنی پنڈلیوں سے	(سلیمان نے) فرمایا	بیشک وہ

تو اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی پنڈلیوں سے (کپڑا) اٹھادیا، سلیمان نے فرمایا: یہ تو

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ۬ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ

صَرْحٌ	مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ	قَالَتْ	رَبِّ	اِنِّیْ
ایک ملائم صحن (ہے)	شیشوں سے جڑاؤ کیا ہوا	اس نے کہا	اے میرے رب	بیشک میں

شیشوں سے جڑاؤ کیا ہوا ایک ملائم صحن ہے۔ اس نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ

ظَلَمْتُ	نَفْسِیْ	وَ	اَسْلَمْتُ	مَعَ سُلَیْمٰنَ
میں نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	میں نے گردن رکھی	سلیمان کے ساتھ

اپنی جان پر ظلم کیا اور میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں

ملکہ کی بارگاہِ سلیمان میں حاضری اور قبولِ اسلام

(1)...... اس آیت میں جو واقعہ بیان کیا گیا کہ شیشے سے بنے ہوئے صحن کو دیکھ کر ملکہ اسے گہرا پانی سمجھی، اس سے یہ سمجھانا بھی مقصود ہو سکتا ہے کہ اشیاء جیسے نظر آئیں حقیقت میں ویسے ہونا ضروری نہیں لہٰذا سورج کی پوجا کو ملکہ بلقیس جیسے درست سمجھتی آرہی تھی وہ حقیقت میں ویسی درست نہیں بلکہ مکمل طور پر خلافِ حقیقت اور خلافِ حق تھی۔

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ اور قوم کا حال

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ

اِلٰى ثَمُوْدَ	اَرْسَلْنَاۤ	لَقَدْ	وَ	لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾
ثمود کی طرف	ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور	تمام جہانوں کے رب اللہ کے حضور

جو سارے جہان کا رب ہے ○ اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف

اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ

فَرِيْقٰنِ	هُمْ	فَاِذَا	اللّٰهَ	اَنِ اعْبُدُوا	صٰلِحًا	اَخَاهُمْ
دو گروہ (بن گئے)	وہ	تو اسی وقت	اللہ (کی)	کہ تم عبادت کرو	صالح (کو)	ان کے (قومی) بھائی

ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو تو اسی وقت وہ جھگڑا کرتے ہوئے

نزولِ عذاب کے مطالبے پر قوم کو نصیحت

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ

بِالسَّيِّئَةِ	تَسْتَعْجِلُوْنَ	لِمَ	يٰقَوْمِ	قَالَ	يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾
برائی (یعنی عذاب) کو	تم جلدی مانگتے ہو	کیوں	اے میری قوم	(صالح نے) فرمایا	جھگڑا کرتے ہوئے

دو گروہ بن گئے ○ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! بھلائی سے پہلے برائی کی جلدی

قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾	لَعَلَّكُمْ	اللّٰهَ	تَسْتَغْفِرُوْنَ	لَوْلَا	قَبْلَ الْحَسَنَةِ
تم پر رحم کیا جائے	تاکہ تم	اللہ (سے)	تم بخشش مانگتے	کیوں نہیں	بھلائی سے پہلے

کیوں کرتے ہو؟ تم اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے؟ ہو سکتا ہے تم پر رحم کیا جائے ○

قوم کو بد شگونی لینے پر حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ مَّعَكَ ؕ

مَّعَكَ	بِمَنْ	وَ	بِكَ	قَالُوا اطَّيَّرْنَا (1)
تمہارے ساتھ (ہیں)	(ان) سے جو	اور	تم سے	انہوں نے کہا ہم نے برا شگون لیا

انہوں نے کہا: ہم نے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے برا شگون لیا۔

(1) ...... حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے بارش رک گئی، یوں وہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے اور بھوک سے مرنے لگے۔ ان مصائب کو انہوں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کی طرف منسوب کیا اور اسے بدشگونی سمجھتے ہوئے کہا کہ (معاذاللہ) ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔

نو فسادیوں کا ناپاک ارادہ

قَالَ طٰٓىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

قَالَ	طٰٓىِٕرُكُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ [1]	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ
(صالح نے) فرمایا	تمہاری بدشگونی	اللہ کے پاس (ہے)	بلکہ	تم	(ایسی) قوم (ہو کہ)

صالح نے فرمایا: تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم ایک ایسی قوم ہو کہ

تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ

تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	كَانَ	فِی الْمَدِیْنَةِ	تِسْعَةُ رَهْطٍ	یُّفْسِدُوْنَ	فِی الْاَرْضِ
تمہیں آزمایا جارہا ہے	اور	تھے	شہر میں	نو شخص	وہ فساد کرتے تھے	زمین میں

تمہیں آزمایا جارہا ہے ○ اور شہر میں نو شخص تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے

وَلَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ

وَ	لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾	قَالُوْا	تَقَاسَمُوْا	بِاللّٰهِ
اور	اصلاح نہیں کرتے تھے	انہوں نے کہا	آپس میں قسمیں کھاتے ہوئے	اللہ کی

اور اصلاح نہیں کرتے تھے ○ انہوں نے آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر کہا:

لَنُبَیِّتَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ

لَنُبَیِّتَنَّهٗ	وَ	اَهْلَهٗ	ثُمَّ	لَنَقُوْلَنَّ
ضرور ہم رات کو چھاپا ماریں گے اس (صالح) پر	اور	اس کے گھر والوں (پر)	پھر	ضرور ہم کہیں گے

ہم رات کے وقت ضرور صالح اور اس کے گھر والوں پر چھاپا ماریں گے پھر اس کے وارث سے

لِوَلِیِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَ اِنَّا

لِوَلِیِّهٖ	مَا شَهِدْنَا	مَهْلِكَ اَهْلِهٖ	وَ	اِنَّا
اس کے وارث سے	ہم حاضر نہ تھے	اس کے گھر والوں کے قتل کے وقت	اور	بیشک ہم

کہیں گے کہ اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بیشک ہم

[1]...... اس کا معنی یہ ہے کہ تمہیں جو بھلائی اور برائی پہنچتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور وہ تمہاری تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ تمہارے پاس جو بدشگونی آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔ یاد رہے کہ بندے کو پہنچنے والی مصیبتیں اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہیں اور کوئی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی اور مصیبتیں آنے کا عمومی سبب بندے کے اپنے برے اعمال ہیں، جب ایسا ہے تو کسی چیز سے بدشگونی لینا اور اپنے اوپر آنے والی مصیبت کو اس کی نحوست جاننا درست نہیں حدیثِ پاک میں ہے: بدشگونی شرک (یعنی مشرکوں کا سا کام) ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فسادیوں کی سازش اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	مَكَرُوْا (1)	مَكْرًا	وَّ	مَكَرْنَا	مَكْرًا
ضرور سچے (ہیں)	اور	انہوں نے سازش کی	سازش کرنا	اور	ہم نے خفیہ تدبیر فرمائی	خفیہ تدبیر کرنا

سچے ہیں ○ اور انہوں نے سازش کی اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی

فسادیوں کی سازش کا انجام

وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا

وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ	اَنَّا
اور	وہ	بے خبر تھے	تو دیکھو	کیسا	ہوا	ان کی سازش کا انجام	بیشک ہم

اور وہ غافل رہے ○ تو دیکھو کہ ان کی سازش کا کیسا انجام ہوا؟ ہم نے

ہلاکت کے بعد قومِ صالح کے گھروں کا حال

دَمَّرْنٰهُمْ وَ قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ

دَمَّرْنٰهُمْ	وَ	قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾	فَتِلْكَ	بُيُوْتُهُمْ
ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	اور	ان کی ساری قوم (کو)	تو یہ	ان کے گھر

انہیں اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر دیا ○ تو یہ ان کے گھر

خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

خَاوِيَةً	بِمَا	ظَلَمُوْا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
ویران، گرے پڑے (ہیں)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ظلم کیا	بیشک	اس میں

ان کے ظلم کے سبب ویران پڑے ہیں، بیشک اس میں

اہلِ ایمان کی نجات

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ

لَاٰيَةً	لِّقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	اَنْجَيْنَا	الَّذِيْنَ
ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) جانتے ہیں	اور	ہم نے بچالیا	ان لوگوں کو جو

جاننے والوں کیلئے (عبرت کی) نشانی ہے ○ اور ہم نے ان لوگوں کو بچالیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔(ابو داؤد، ۴/۲۳، الحدیث: ۳۹۱۰)

1 ...... یعنی ان لوگوں نے حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے گھر والوں پر شب خون مارنے کی سازش تیار کی اور ہم نے ان کی سازش کی سزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی اور وہ ہماری خفیہ تدبیر سے غافل رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کا حافظ و ناصر ہے اور انہیں لوگوں کے خفیہ شر سے بچاتا ہے۔

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو بدفعلی پر سخت تنبیہ کرنا

اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ

اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	لُوْطًا	اِذْ	قَالَ
ایمان لائے	اور	وہ ڈرتے تھے	اور	لوط (کو یاد کرو)	جب	اس نے کہا

جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ○ اور لوط کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

لِقَوْمِهٖۤ	اَتَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ	وَ	اَنْتُمْ	تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ [1]
اپنی قوم سے	کیا تم کرتے ہو	بے حیائی کا کام	اور (حالانکہ)	تم	دیکھ رہے ہو

فرمایا: کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو ○

اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِؕ

اَىٕنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ	الرِّجَالَ	شَهْوَةً	مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ
کیا بیشک تم	ضرور آتے ہو	مردوں (کے پاس)	شہوت (سے)	عورتوں کی بجائے

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو

قومِ لوط کا جاہلانہ جواب

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ

بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ [2]	فَمَا كَانَ	جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	اِلَّاۤ
بلکہ	تم	جاہل لوگ ہو	تو نہ تھا	اس کی قوم کا جواب	مگر

بلکہ تم جاہل لوگ ہو ○ تو اس کی قوم کا اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا

اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِكُمْۚ

اَنْ	قَالُوْۤا	اَخْرِجُوْۤا	اٰلَ لُوْطٍ	مِّنْ قَرْیَتِكُمْ
یہ کہ	انہوں نے کہا	نکال دو	لوط کے گھر والوں (کو)	اپنی بستی سے

کہ کہنے لگے کہ لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو،

[1]...... اس قول کا معنی یہ ہے کہ کیا تم بدفعلی پر اتر آئے ہو حالانکہ تم اس فعل کی قباحت جانتے ہو۔ یا یہ معنی ہے کہ کیا تم بے حیائی پر اتر آئے ہو اور تم ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو کر اعلانیہ بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو۔ یا یہ معنی ہے کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور اُن کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بدعملی میں مبتلا ہو۔ [2]...... مردوں کے فطری تقاضے کی تسکین کے لئے عورتیں بنائی گئی ہیں اور ان سے شرعی احکام کے مطابق شہوت پوری کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جبکہ ہم جنس پرستی، کھلے عام جانوروں کی طرح زناکاری فطرت سے بغاوت ہے، اس بغاوت کا نتیجہ کسی صاحبِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔

قومِ لوط پر پتھر برسا کر عذاب آیا

اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

اِنَّهُمْ	اُنَاسٌ	يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ (1)	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ
بیشک وہ	لوگ	بڑے پاک صاف بنتے ہیں	تو ہم نے نجات دی اس (لوط) کو	اور

بیشک یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاک صاف بنتے ہیں ○ تو ہم نے اسے اور

اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

اَهْلَهٗۤ	اِلَّا	امْرَاَتَهٗ	قَدَّرْنٰهَا	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾
اس کے گھر والوں (کو)	مگر	اس کی بیوی	ہم نے مقرر کر دیا تھا اسے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے

اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو، ہم نے اسے پیچھے رہ جانے والوں میں سے مقرر کر دیا تھا ○

وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ ع

ع ٤ ١٩

وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا	فَسَآءَ	مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾
اور	ہم نے برسائی	ان پر	بارش	تو کتنی بری (تھی)	ڈرائے جانے والوں کی بارش

اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی تو ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری تھی ○

حمدِ الٰہی اور چنے ہوئے بندوں پر سلام کی تاکید

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ

قُلِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	وَ	سَلٰمٌ	عَلٰى عِبَادِهِ
تم کہو	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	اور	سلام (ہو)	اس کے بندوں پر

تم کہو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور ان بندوں پر سلام ہو

الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ ؕ

الَّذِيْنَ	اصْطَفٰى	آٰللّٰهُ	خَيْرٌ	اَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾
وہ لوگ جنہیں	اس نے چن لیا	کیا اللہ	بہتر (ہے)	یا جنہیں	وہ شریک ٹھہراتے ہیں

جنہیں اللہ نے چن لیا ہے۔ کیا اللہ بہتر یا ان کے خودساختہ شریک؟ ○

(1)...... قومِ لوط کا یہ قول بدباطنی کی انتہا ہے کہ اپنی خبیث حرکتوں کو برا سمجھنے اور ان سے باز آنے کی بجائے حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے ساتھیوں کا مذاق اُڑا رہے ہیں کہ یہ بڑے پاکباز بنتے پھرتے ہیں۔ ہمارا معاشرہ بھی ایسی کئی شناعتوں کا مرتکب ہوچکا ہے کہ یہاں فساق وفجار تو اپنے افعال پر فخر کرتے ہیں جبکہ مذہب، مذہبی لوگوں اور ان کے مذہبی افعال کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔

اَمَّنْ خَلَقَ
20

آسمان وزمین کی تخلیق اور ان کی نعمتوں سے توحید پر استدلال

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ

اَمَّنْ (1)	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	اَنْزَلَ	لَكُمْ
یا وہ (بہتر ہے) جس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	اتارا	تمہارے لیے

یا وہ بہتر ہے جس نے آسمان وزمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآىِٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍۚ مَا كَانَ

مِّنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَنْۢبَتْنَا	بِهٖ	حَدَآىِٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ	مَا كَانَ
آسمان سے	پانی	تو ہم نے اگائے	اس (پانی) سے	رونق والے باغات	(ممکن) نہ تھا

پانی اتارا تو ہم نے اس پانی سے بارونق باغ اگائے۔ تمہارے لئے

لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَاؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ

لَكُمْ	اَنْ	تُنْۢبِتُوْا	شَجَرَهَا	ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ
تمہارے لئے	کہ	تم اگا دیتے	ان (باغوں) کے درخت	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ

ممکن نہ تھا کہ تم ان (باغوں) کے درخت اگا دیتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (ہرگز نہیں،)

زمین کی خصوصیات توحید کی دلیل ہیں

بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ ۝٦٠ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ	یَّعْدِلُوْنَ ۝٦٠	اَمَّنْ	جَعَلَ	الْاَرْضَ
(ہرگز نہیں) بلکہ	وہ	لوگ	شریک ٹھہراتے ہیں	یا وہ (بہتر ہے) جس نے	بنایا	زمین (کو)

بلکہ وہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں ۝ یا وہ بہتر ہے جس نے رہائش کیلئے

قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ

قَرَارًا	وَّ	جَعَلَ	خِلٰلَهَاۤ	اَنْهٰرًا	وَّ	جَعَلَ	لَهَا	رَوَاسِیَ
رہائش گاہ	اور	بنائیں	اس کے درمیان	نہریں	اور	بنائے	اس کے لئے	لنگر

زمین بنائی اور اس کے درمیان میں نہریں بنائیں اور اس کے لئے لنگر بنائے

1 ...... یہاں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر پہلے زمین و آسمان کی تخلیق، بارش اور باغات اگانے سے استدلال کیا گیا ہے، پھر زمین کو جائے قرار بنانے، اس میں نہریں رواں کرنے، مضبوط پہاڑ نصب کرنے اور دو دریاؤں کے درمیان آڑ پیدا کرنے کو خدا کی وحدانیت پر دلیل بنایا ہے، پھر مجبور ولاچار کی دعا قبول کرنے، بحر و بر میں مدد کرنے، مخلوق کی ابتداء و اعادہ اور زمین و آسمان سے روزی دینے کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل کے طور پر ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ شریک سے پاک اور منزہ ہے اور جو کوئی دوسرا خدا موجود ہونے کا دعویدار ہے اسے چاہئے کہ اپنی صداقت پر دلیل پیش کرے۔

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

وَ	جَعَلَ	بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ	حَاجِزًا	ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ
اور	رکھی	دو سمندروں کے درمیان	آڑ	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ

اور دو سمندروں کے درمیان آڑ رکھی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ ﴿۶۱﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا

بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾	اَمَّنْ	يُّجِيْبُ	الْمُضْطَرَّ [1]	اِذَا
(ہرگز نہیں) بلکہ	ان میں اکثر	علم نہیں رکھتے	یا وہ (بہتر ہے) جو	فریاد سنتا ہے	مجبور (کی)	جب

بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں ○ یا وہ بہتر جو مجبور کی فریاد سنتا ہے جب

دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ

دَعَاهُ	وَ	يَكْشِفُ	السُّوْٓءَ	وَ	يَجْعَلُكُمْ	خُلَفَآءَ الْاَرْضِ
وہ پکارے اسے	اور	ٹال دیتا ہے	برائی	اور	کرتا ہے تمہیں	زمین کے وارث

وہ اسے پکارے اور برائی ٹال دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ ﴿۶۲﴾ اَمَّنْ

ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ	قَلِيْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾	اَمَّنْ
کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	بہت ہی کم	تم نصیحت حاصل کرتے ہو	یا وہ (بہتر ہے) جو

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو ○ یا وہ بہتر ہے جو

يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

يَّهْدِيْكُمْ	فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	وَ	مَنْ	يُّرْسِلُ	الرِّيٰحَ
راہ دکھاتا ہے تمہیں	خشکی اور تری کے اندھیروں میں	اور	وہ جو	بھیجتا ہے	ہوائیں

تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور وہ جو ہوائیں بھیجتا ہے

مجبور و لاچار کی فریاد رسی اللہ ہی کرتا ہے

ہر دور میں مشکلات سے اللہ ہی نجات دیتا ہے

[1]...... مجبور و لاچار کی دعا اللہ تعالیٰ ہی سنتا ہے اور اس کی فریاد رسی بھی وہی فرماتا ہے۔ حدیثِ پاک میں مجبور و لاچار شخص کو دعا مانگنے کا ایک طریقہ سکھایا گیا ہے کہ اسے یوں دعا مانگنی چاہئے ”اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ“ یعنی اے اللہ! میں تیری رحمت کا امید وار ہوں، تو مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے سارے کام درست فرما دے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (مسند ابو داود طیالسی، ص۱۱۷، الجزء الثالث، الحدیث: ۸۶۹) یہ دعا مجبور و لاچار مسلمان کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو بھی مانگنی چاہئے۔

بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ تَعٰلَى

بُشْرًۢا	بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ	ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ	تَعٰلَى
خوشخبری دیتی ہوئیں	اس کی رحمت سے پہلے	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	بلند وبالا ہے

اس حال میں کہ وہ ہوائیں اللہ کی رحمت سے پہلے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود

اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ؕ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

اللّٰهُ	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾	اَمَّنْ	يَّبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ
اللہ	(اس) سے جسے	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	یا وہ (بہتر ہے) جو	ابتداء کرتا ہے	خَلق (کی)	پھر

ہے؟ اللہ ان کے شرک سے بلند وبالا ہے ○ یا وہ بہتر ہے جو خَلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر

خلوق کی ابتداء واعادہ اور روزی دینے سے توحید پر استدلال

يُعِيْدُهٗ وَ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِؕ

يُعِيْدُهٗ	وَ	مَنْ	يَّرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ
وہ دوبارہ بنائے گا اسے	اور	وہ جو	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے

اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ	قُلْ	هَاتُوْا	بُرْهَانَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	تم کہو	لاؤ	اپنی دلیل	اگر	تم ہو

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم فرماؤ: اپنی دلیل لاؤ اگر تم

ذاتی علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے

صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا

صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾	قُلْ	لَّا يَعْلَمُ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	الْغَيْبَ [1]	اِلَّا
سچے	تم کہو	نہیں جانتا	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	غیب (کو)	سوائے

سچے ہو ○ تم فرماؤ: اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا

[1] غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اس سے مراد ذاتی اور محیط یعنی ہر چیز کا علم ہے کہ وہی اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت اور اس سے مخصوص ہیں۔ عطائی علم کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو اور علمِ غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع ہو اور بعض سے ناواقف ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور ہم انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے لئے جو علمِ غیب مانتے ہیں اس سے مراد وہ غیر محیط علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے۔ یہ قطعاً حق اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

آخرت سے متعلق علمِ کفار کا کمال

اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ

اللّٰهُ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ	اَيَّانَ	يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾	بَلِ	ادّٰرَكَ
اللہ (کے)	اور	لوگ نہیں جانتے	کب	انہیں اٹھایا جائے گا	بلکہ (یعنی کیا)	مکمل ہوگیا

اور لوگ نہیں جانتے کہ انہیں کب اُٹھایا جائے گا؟ ○ کیا کافروں کا علم

عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫

عِلْمُهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	بَلْ	هُمْ	فِيْ شَكٍّ	مِّنْهَا
ان (کافروں) کا علم	آخرت کے بارے میں	(ایسا نہیں) بلکہ	وہ	شک میں (ہیں)	اس کی طرف سے

آخرت کے بارے میں مکمل ہوچکا ہے؟ بلکہ وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں

دوبارہ زندہ کیے جانے پر کفار کا اعتراض

بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا

بَلْ	هُمْ	مِّنْهَا	عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	ءَاِذَا
بلکہ	وہ	اس سے	اندھے ہیں	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیا جب

بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں ○ اور کافروں نے کہا: کیا جب

كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ

كُنَّا	تُرٰبًا	وَّ	اٰبَآؤُنَا	اَئِنَّا	لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾	لَقَدْ
ہم ہوجائیں گے	مٹی	اور	ہمارے باپ دادا	کیا بیشک ہم	ضرور (پھر) نکالیں جائیں گے	ضرور بیشک

ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہوجائیں گے تو کیا ہم پھر نکالے جائیں گے؟ ○ بیشک

وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ

وُعِدْنَا	هٰذَا	نَحْنُ	وَ	اٰبَآؤُنَا	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	هٰذَآ
ہمیں وعدہ دیا گیا تھا	یہ	ہمیں	اور	ہمارے باپ داداؤں (کو)	(اس سے) پہلے	نہیں	یہ

یہ وعدہ ہمیں اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو دیا گیا تھا، یہ تو صرف

کفارِ مکہ کو تنبیہ اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تسلی

اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ

اِلَّاۤ	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۶۸﴾	قُلْ	سِیْرُوْا	فِی الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ
مگر	پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں	تم کہو	تم چلو	زمین میں	پھر دیکھو	کیسا	ہوا

پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں ہیں ○ تم فرماؤ: زمین میں چل کر دیکھو، مجرموں کا انجام

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۶۹﴾ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ لَا تَكُنْ فِیْ ضَیْقٍ

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۶۹﴾ (۱)	وَ	لَا تَحْزَنْ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا تَكُنْ	فِیْ ضَیْقٍ
مجرموں کا انجام	اور	(اے حبیب) تم غم نہ کرو	ان پر	اور	نہ ہو	(دل کی) تنگی میں

کیسا ہوا؟ ○ اور (اے حبیب!) تم ان پر غم نہ کرو اور ان کی سازشوں سے

کفار کا سوال اور انہیں جواب

مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ

مِّمَّا	یَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا الْوَعْدُ	اِنْ
(اس) سے جو	وہ سازشیں کرتے ہیں	اور	(کافر) کہتے ہیں	کب (پورا ہوگا)	یہ وعدہ	اگر

دل تنگ نہ ہو ○ اور کافر کہتے ہیں: یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ

كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۷۱﴾	قُلْ	عَسٰۤى	اَنْ	یَّكُوْنَ	رَدِفَ	لَكُمْ
تم ہو	سچے	تم کہو	قریب ہے	کہ	ہو	پیچھے آلگا ہو	تمہارے

تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ تم فرماؤ: ہو سکتا ہے کہ جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو

اللہ تعالٰی کی شانِ فضل اور لوگوں کی ناشکری

بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ

بَعْضُ	الَّذِیْ	تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
(اس عذاب کا) کچھ حصہ	جس کی	تم جلدی مچا رہے ہو	اور	بیشک	تیرا رب

اس کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے آلگا ہو ○ اور بیشک تیرا رب

1 ...... عذابِ الٰہی سے برباد شدہ قوموں کی اجڑی بستیاں لوگوں کے لئے عبرت کے نشان ہیں، لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ ان قوموں سے عبرت حاصل کرے اور وہاں کے رہنے والوں کے احوال اور ان کے دردناک انجام پر غور کرے اور ان سے عبرت پکڑتے ہوئے اللہ تعالٰی کی نافرمانی سے باز آئے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہو جائے۔

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ

لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾	وَ	اِنَّ
ضرور فضل والا (ہے)	لوگوں پر	اور	لیکن	ان میں اکثر	شکر ادا نہیں کرتے	اور	بیشک

لوگوں پر فضل والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ○ اور بیشک

علمِ الٰہی کی شان

رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ

رَبَّكَ (1)	لَيَعْلَمُ (2)	مَا	تُكِنُّ	صُدُوْرُهُمْ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾	وَ
تیرا رب	ضرور جانتا ہے	جو	چھپاتے ہیں	ان کے سینے	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور

تمہارا رب یقیناً جانتا ہے جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ○ اور

لوحِ محفوظ کی عظمت

مَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ

مَا	مِنْ غَآئِبَةٍ	فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اِلَّا	فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾	اِنَّ
نہیں	کوئی چھپی ہوئی چیز	آسمان اور زمین میں	مگر	(وہ) ایک بتانے والی کتاب میں (ہے)	بیشک

آسمانوں اور زمین میں جتنے غیب ہیں سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ○ بیشک

قرآن میں بنی اسرائیل کے اختلافی امور کی حقیقت کا بیان

هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

هٰذَا الْقُرْاٰنَ	يَقُصُّ	عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	اَكْثَرَ	الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
یہ قرآن	بیان فرماتا ہے	بنی اسرائیل پر	اکثر	(وہ باتیں) جس میں وہ

یہ قرآن بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں ذکر فرماتا ہے جس میں

قرآن مومنین کے لیے ہدایت و رحمت ہے

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَهُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾
اختلاف کرتے ہیں	اور	بیشک وہ	ضرور ہدایت	اور	رحمت (ہے)	ایمان والوں کے لیے

وہ اختلاف کرتے ہیں ○ اور بیشک یہ مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

1 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کفار کا رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ پوشیدہ اور اعلانیہ عداوت رکھنا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، وہ انہیں اس کی سزا دے گا۔

2 ...... اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، وہ ظاہری و باطنی تمام افعال و احوال سے پوری طرح واقف ہے، لہٰذا سب کو چاہئے کہ وہ اعلانیہ اور پوشیدہ ہر طرح کے گناہوں سے باز آجائیں اور دل میں کسی کے بارے میں بغض، حسد، کینہ اور عداوت وغیرہ نہ رکھیں۔

یہودیوں کی مخالفت پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کو تسلی

اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ

اِنَّ	رَبَّكَ	یَقْضِیْ	بَیْنَهُمْ	بِحُكْمِهٖ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ
بیشک	تیرا رب	فیصلہ فرمادے گا	ان کے درمیان	اپنے حکم سے	اور	وہی	عزت والا

بیشک تمہارا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ فرمادے گا اور وہی عزت والا

ازلی کافر نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے

الْعَلِیْمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ

الْعَلِیْمُ ﴿۷۸﴾	فَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	اِنَّكَ	عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۷۹﴾	اِنَّكَ
علم والا (ہے)	تو تم بھروسہ کرو	اللہ پر	بیشک تم	روشن حق پر (ہو)	بیشک تم

علم والا ہے ○ تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بیشک تم روشن حق پر ہو ○ بیشک تم

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

لَا تُسْمِعُ	الْمَوْتٰى (1)	وَ	لَا تُسْمِعُ	الصُّمَّ (2)	الدُّعَآءَ	اِذَا	وَلَّوْا
نہیں سناسکتے	مُردوں (کو)	اور	تم نہیں سناسکتے	بہروں (کو)	پکار	جب	وہ پھریں

مُردوں کو نہیں سناسکتے اور نہ تم بہروں کو پکار سناسکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر

ازلی گمراہ کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا

مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۰﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ

مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	بِهٰدِی الْعُمْیِ (3)	عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ	اِنْ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	نہیں	تم	اندھوں کو ہدایت دینے والے	ان کی گمراہی سے	نہیں

پھر رہے ہوں ○ اور تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) ہدایت دینے والے نہیں۔ تم تو

تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

تُسْمِعُ	اِلَّا	مَنْ	یُّؤْمِنُ (4)	بِاٰیٰتِنَا	فَهُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾
تم سناسکتے	مگر	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے	ہماری آیتوں پر	تو وہ	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)

اسی کو سناسکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو وہ فرمانبردار ہیں ○

1 ...... یہاں مردوں سے کفار مراد ہیں اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام سننے کی نفی مراد نہیں بلکہ وعظ و نصیحت اور کلامِ ہدایت قبول کرنے کیلئے سننے کی نفی مراد ہے اور معنی یہ ہے کہ کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ 2 ...... یعنی کفار بہروں کی طرح ہیں تو جیسے بہرے کو پکارنا کوئی فائدہ نہیں دیتا اسی طرح ضدی کافروں کو حق کی دعوت دینا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ 3 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جسے اللہ تعالٰی نے ہدایت سے اور اس کے دل کو ایمان سے اندھا کر دیا (کہ اس نے قبولِ حق کی استعداد ضائع کر دی) آپ اسے گمراہی سے نکال کر ہدایت نہیں دے سکتے۔ 4 ...... یعنی آپ صرف انہی کو سناسکتے ہیں جن کے پاس سمجھنے والے دل

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قربِ قیامت میں دابۃ الارض نکلے گا

رکوع ۲

وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً

وَ	اِذَا	وَقَعَ	الْقَوْلُ (1)	عَلَیْهِمْ	اَخْرَجْنَا	لَهُمْ	دَآبَّةً (2)
اور	جب	آپڑے گی	بات	ان پر	(تو) ہم نکالیں گے	ان کے لیے	ایک جانور

اور جب ان پر بات آپڑے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور

مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۠ ﴿۸۲﴾

مِّنَ الْاَرْضِ	تُكَلِّمُهُمْ	اَنَّ	النَّاسَ	كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾
زمین سے	وہ کلام کرے گا لوگوں سے	(اس لئے) کہ	لوگ	ہماری آیتوں پر یقین نہ کرتے تھے

نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہ کرتے تھے ۝

بروزِ حشر کفار پر زجر و توبیخ

وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

وَ	یَوْمَ	نَحْشُرُ	مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ	فَوْجًا	مِّمَّنْ
اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت میں سے	ایک گروہ	(ان میں) سے جو

اور اس دن کو یاد کرو جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو اٹھائیں گے جو

یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا

یُّكَذِّبُ	بِاٰیٰتِنَا	فَهُمْ	یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾	حَتّٰۤى	اِذَا
جھٹلاتا ہے	ہماری آیتوں کو	تو وہ	انہیں روکا جائے گا تاکہ بعد والے ان سے آملیں	یہاں تک کہ	جب

ہماری آیتوں کو جھٹلاتا ہے تو ان کے پہلے لوگوں کو روکا جائے گا تاکہ ان کے بعد والے ان سے آملیں ۝ یہاں تک کہ

جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَ

جَآءُوْ	قَالَ	اَكَذَّبْتُمْ	بِاٰیٰتِیْ	وَ
(سب) حاضر ہو جائیں گے	(تو اللہ) فرمائے گا	کیا تم نے جھٹلایا تھا	میری آیتوں کو	اور (حالانکہ)

جب سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ فرمائے گا: کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں اور جو علمِ الٰہی میں سعادت ایمان سے سرفراز ہونے والے ہیں اور وہ مخلص مسلمان ہیں۔ 1 ......بات سے مراد وہ ہے جس کا کفار سے وعدہ کیا گیا۔ معنی یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہو جائے گی اور عذاب لازم ہو جائے گا۔ 2 ......اس جانور کو "دَآبَّةُ الْاَرْضِ" کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں صرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ یہ عجیب و غریب شکل کا جانور ہو گا۔ کوہِ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا۔ ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا، ایمانداروں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عصا سے نورانی خط کھینچے گا اور کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی

رات دن کے منافع قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں

صور پھونکنے کے بعد مخلوق کی گھبراہٹ

لَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ وَقَعَ

لَمْ تُحِيْطُوْا	بِهَا	عِلْمًا	اَمَّا ذَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾	وَ	وَقَعَ (1)
تم نے احاطہ نہ کیا	ان کا	علم (سے)	یا کیا	تم کام کرتے تھے	اور	واقع ہو چکی

تمہارا علم ان تک نہ پہنچا تھا یا تم کیا کام کرتے تھے؟○ اور ان پر

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

الْقَوْلُ	عَلَيْهِمْ	بِمَا	ظَلَمُوْا	فَهُمْ	لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾
بات	ان پر	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ظلم کیا	تو وہ	(اب کچھ) نہیں بولتے

ان کے ظلم کے سبب بات واقع ہو چکی تو وہ اب کچھ نہیں بولتے○

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ

اَلَمْ يَرَوْا	اَنَّا	جَعَلْنَا	الَّيْلَ	لِيَسْكُنُوْا	فِيْهِ	وَ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ ہم	ہم نے بنائی	رات	تاکہ وہ آرام کریں	اس میں	اور

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں آرام کریں اور

النَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

النَّهَارَ	مُبْصِرًا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ
دن (کو بنایا)	آنکھیں کھولنے والا	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے

دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں ان لوگوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ (2)	وَ	يَوْمَ	يُنْفَخُ	فِي الصُّوْرِ	فَفَزِعَ	مَنْ
(جو) ایمان رکھتے ہیں	اور	(جس) دن	پھونکا جائے گا	صور میں	تو گھبرا جائے گا	جو کوئی

جو ایمان رکھتے ہیں○ اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انگوٹھی سے سیاہ مہر لگائے گا۔

1 ...... یعنی ان کے شرک کے سبب ان پر عذاب ثابت ہو چکا تو وہ اب کچھ نہیں بولتے کیونکہ اُن کے لئے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے کی وجہ سے اُن پر عذاب اس طرح چھا جائے گا کہ وہ کچھ بول نہ سکیں گے۔

2 ...... رات کو آرام اور دن کو کام کاج کے لئے بنانے میں اگرچہ تمام لوگوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں لیکن چونکہ صرف ایمان والے ہی ان نشانیوں سے حقیقی فائدہ حاصل کرتے ہیں اس لئے بطورِ خاص یہاں انہی کا ذکر ہوا۔

فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	مَنْ	شَآءَ (1)	اللّٰهُ	وَ	كُلٌّ
آسمانوں میں	اور	جو کوئی	زمین میں (ہے)	مگر	جسے	چاہے	اللہ	اور	سب

آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر وہ جنہیں اللہ چاہے اور سب

اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ تَرَى الْجِبَالَ

اَتَوْهُ	دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	تَرَى	الْجِبَالَ
حاضر ہوں گے اس کے حضور	عاجزی کرتے ہوئے	اور	تو دیکھے گا	پہاڑوں (کو)

اس کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے ○ اور تُو پہاڑوں کو دیکھے گا

صور پھونکے جانے کے وقت پہاڑوں کا حال

تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

تَحْسَبُهَا	جَامِدَةً (2)	وَّ	هِيَ	تَمُرُّ	مَرَّ السَّحَابِ
خیال کرے گا انہیں	جمے ہوئے	اور (حالانکہ)	وہ	چل رہے ہوں گے	بادل کی چال

انہیں جمے ہوئے خیال کرے گا حالانکہ وہ بادل کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے۔

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ

صُنْعَ اللّٰهِ	الَّذِيْۤ	اَتْقَنَ	كُلَّ شَيْءٍ	اِنَّهٗ	خَبِيْرٌ
(یہ اس) اللہ کی کاریگری (ہے)	جس نے	مضبوط کیا	ہر چیز (کو)	بیشک وہ	خبردار (ہے)

یہ اس اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط کیا بیشک وہ تمہارے کاموں سے

بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ

بِمَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾	مَنْ	جَآءَ بِالْحَسَنَةِ (3)	فَلَهٗ	خَيْرٌ	مِّنْهَا
(اس) سے جو	تم کام کرتے ہو	جو	لائے نیکی	تو اس کے لیے	بہتر (صلہ ہے)	اس سے

خبردار ہے ○ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے

نیک اعمال پر بشارت

(1)...... یعنی جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اس گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''وہ لوگ شہداء ہیں، اس لئے کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زندہ ہیں، انہیں اس وقت گھبراہٹ نہ پہنچے گی۔ (خازن، النمل، تحت الآیۃ: ۸۷، ۳/۴۱۲) (2)...... یعنی صور پھونکنے کے وقت پہاڑ اپنی بڑی جسامت کی وجہ سے دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت اور قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ بادلوں کی طرح انتہائی تیز چلتے ہوں گے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے، پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ (3)...... نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے یا، اس سے مراد عمل

مشرکین کا انجام

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَىٕذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ

مَنْ	وَ	اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾	يَّوْمَىٕذٍ	مِّنْ فَزَعٍ (1)	هُمْ	وَ
جو	اور	امن وچین والے (ہوں گے)	اس دن	گھبراہٹ سے	وہ	اور

اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن وچین میں ہوں گے ○ اور جو

جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ

هَلْ	فِي النَّارِ	وُجُوْهُهُمْ	فَكُبَّتْ	جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ (2)
کیا (یعنی نہیں)	آگ میں	ان کے چہرے	تو الٹے کر دیے جائیں گے	لائے گا برائی

برائی لائے گا تو ان کے چہرے آگ میں الٹے کر دیے جائیں گے۔ (اے لوگو!)

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیئے گئے چند احکامات

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ

اِنَّمَآ	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾	مَا	اِلَّا	تُجْزَوْنَ
یہی	تم عمل کرتے تھے	(اسی کا) جو	مگر	تمہیں بدلہ دیا جائے گا

تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ مجھے تو یہی

اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ

الَّذِيْ	رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ	اَعْبُدَ	اَنْ	اُمِرْتُ
جس نے	اس شہر (مکہ) کے رب (کی)	میں عبادت کروں	کہ	مجھے حکم دیا گیا ہے

حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کروں جس نے

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ

اَنْ	اُمِرْتُ	وَّ	كُلُّ شَيْءٍ	لَهٗ	وَ	حَرَّمَهَا
کہ	مجھے حکم دیا گیا ہے	اور	ہر چیز	اسی کے لیے (ہے)	اور	حرمت والا بنایا اسے

اسے حرمت والا بنایا ہے اور ہر شے اسی کی ملکیت ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں اخلاص ہے کہ خدا کے حضور ایمان واخلاص کے ساتھ حاضر ہو گا اس کیلئے بھلائی ہے۔

1 ...... اس سے قیامت کے دن عذاب کے خوف کی وجہ سے ہونے والی گھبراہٹ مراد ہے اور یہ اس گھبراہٹ کے علاوہ ہے جس کا ذکر اوپر کی آیت میں ہوا۔

2 ...... یہاں برائی سے مراد شرک ہے اور آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شرک کے ساتھ آئیں گے وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن اُن سے کہیں گے: تمہیں تمہارے شرک اور گناہوں ہی کا بدلہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نارِ جہنم سے محفوظ فرمائے۔

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿٩١﴾ وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ

اَكُوْنَ	مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿٩١﴾	وَ	اَنْ	اَتْلُوَا(1)	الْقُرْاٰنَ
میں رہوں	فرمانبرداروں میں سے	اور	یہ کہ	میں تلاوت کروں	قرآن (کی)

فرمانبرداروں میں سے رہوں ○ اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ

فَمَنِ	اهْتَدٰى	فَاِنَّمَا	یَهْتَدِیْ	لِنَفْسِهٖ	وَ
تو جس نے	ہدایت پائی	تو صرف	وہ ہدایت پاتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور

تو جس نے ہدایت پائی تو اس نے اپنی ذات کیلئے ہی ہدایت پائی اور

مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿٩٢﴾ وَ قُلِ

مَنْ	ضَلَّ	فَقُلْ	اِنَّمَاۤ اَنَا	مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿٩٢﴾	وَ	قُلِ
جو	گمراہ ہوا	تو تم کہہ دو	میں تو صرف	ڈرانے والوں میں سے (ہوں)	اور	تم کہو

جو گمراہ ہو تو تم فرمادو کہ میں تو صرف ڈرانے والوں میں سے ہوں ○ اور تم فرماؤ:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ

الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	سَیُرِیْكُمْ	اٰیٰتِهٖ(2)	فَتَعْرِفُوْنَهَا
سب خوبیاں	اللہ کے لیے (ہیں)	عنقریب وہ دکھائے گا تمہیں	اپنی نشانیاں	تو تم پہچان لوگے انہیں

سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لوگے

وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

ع ۱۱ / ۲

وَ	مَا	رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾
اور	نہیں	(اے حبیب) تمہارا رب	غافل	(اس) سے جو	(اے لوگو) تم عمل کرتے ہو

اور (اے حبیب!) تمہارا رب، (اے لوگو!) تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے ○

1...... تلاوتِ قرآن حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روز مرہ کے معمولات میں شامل تھی، سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے سے پہلے قرآن مجید کی کچھ سورتیں ضرور تلاوت فرماتے، اسی طرح رات میں جب عبادت کے لئے بیدار ہوتے تو بھی تلاوتِ قرآن فرماتے اور رمضان شریف میں حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ قرآنِ مجید کا دور فرمایا کرتے تھے۔ 2...... ان نشانیوں سے مراد چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ معجزات اور وہ سزائیں ہیں جو کفار پر دنیا میں آئیں جیسا کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا، قید ہونا اور فرشتوں کا انہیں مارنا۔

آیات:88 | رکوع:09

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عظمتِ قرآن

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ (1)	نَتْلُوْا	عَلَيْكَ
حروف مقطعات	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)

طٰسٓمّٓ ○ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ ہم تمہارے سامنے حق کے ساتھ

فرعون متکبر، ظالم اور فسادی تھا

مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ

مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ	بِالْحَقِّ	لِقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾	اِنَّ
موسیٰ اور فرعون کی کچھ خبر	حق کے ساتھ	(ان) لوگوں کے لیے	(جو) ایمان رکھتے ہیں	بیشک

موسیٰ اور فرعون کی خبر پڑھتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں ○ بیشک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا

فِرْعَوْنَ	عَلَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	جَعَلَ	اَهْلَهَا	شِيَعًا (2)
فرعون	اس نے غلبہ پایا، تکبر کیا	زمین میں	اور	بنا دیا	اس کے باشندوں (کو)	مختلف گروہ

فرعون نے زمین میں تکبر کیا تھا اور اس کے لوگوں کے مختلف گروہ بنا دیئے تھے

1 ......لوحِ محفوظ اور قرآنِ کریم دونوں کو کتابِ مبین کہا جاتا ہے، ان میں فرق یہ ہے کہ لوحِ محفوظ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص مقبول بندوں پر ہی ظاہر ہے جبکہ قرآنِ کریم ہر مومن کے لئے ظاہر ہے اگرچہ اس کے اسرار و رموز کی معرفت بھی خاص بندوں کے ساتھ خاص ہے۔

2 ......فرعون نے اہلِ مصر کے مختلف گروہ بنا دیئے اور ان میں عداوت ڈال دی تاکہ وہ کسی ایک بات پر جمع نہ ہوسکیں اور اس کی حکمرانی قائم رہے۔ دیکھا جائے تو یہی طریقہ اب بھی دنیا میں رائج ہے کہ حکمران لوگوں کو مختلف مسائل میں الجھائے رکھتے ہیں تاکہ وہ ان سے نہ نکل پائیں اور ان کی حکمرانی قائم رہے۔

بنی اسرائیل کو پیشوائی اور اقتدار دیے جانے کا ارادۂ الٰہی

يَسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

يَسْتَضْعِفُ	طَآىِٕفَةً	مِّنْهُمْ	يُذَبِّحُ	اَبْنَآءَهُمْ [1]	وَ
کمزور کر رکھا تھا	ایک گروہ (بنی اسرائیل کو)	ان میں سے	وہ ذبح کرتا	ان کے بیٹوں (کو)	اور

ان میں ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور کر رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور

يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَ

يَسْتَحْيٖ	نِسَآءَهُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④	وَ
زندہ رکھتا تھا	ان کی عورتوں، بچیوں (کو)	بیشک وہ	تھا	فساد کرنے والوں میں سے	اور

ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، بیشک وہ فسادیوں میں سے تھا○ اور

نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ

نُرِيْدُ	اَنْ	نَّمُنَّ	عَلَى الَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	فِي الْاَرْضِ	وَ
ہم چاہتے تھے	کہ	احسان کریں	ان لوگوں پر جنہیں	کمزور بنایا گیا تھا	زمین میں	اور

ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان فرمائیں جنہیں زمین میں کمزور بنایا گیا تھا اور

نَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ۙ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ

نَجْعَلَهُمْ	اَىِٕمَّةً	وَّ	نَجْعَلَهُمُ	الْوٰرِثِيْنَ ⑤ [2]	وَ	نُمَكِّنَ	لَهُمْ
ہم بنائیں انہیں	پیشوا	اور	بنائیں انہیں	(ملک ومال کے) وارث	اور	ہم اقتدار دیں	ان کو

انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک ومال کا) وارث بنائیں○ اور انہیں زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا

فِي الْاَرْضِ	وَ	نُرِيَ	فِرْعَوْنَ	وَ	هَامٰنَ	وَ	جُنُوْدَهُمَا
زمین میں	اور	دکھادیں	فرعون	اور	ہامان	اور	ان دونوں کے لشکروں (کو)

اقتدار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی دکھادیں

1 ...... کاہنوں نے فرعون سے یہ کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کے زوال کا باعث ہوگا، اس لئے وہ بیٹوں کو ذبح کردیتا اور بیٹیوں کو چھوڑ دیتا تھا۔ یہ اس کی انتہائی حماقت تھی کیونکہ اگر وہ اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی، لڑکوں کو قتل کردینے سے کوئی نتیجہ نہ ملتا اور اگر وہ انہیں سچا نہیں جانتا تھا تو یہ اس کے نزدیک ایک لغویات تھی اور لغویات کا لحاظ کرکے انسانوں کا قتل کرنا کسی طرح درست نہ تھا۔ 2 ...... یہاں وراثت سے مراد شرعی میراث نہیں کیونکہ مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا بلکہ اس کے وسیع مفہوم میں سے ایک معنیٰ "موت کے بعد اس کی سلطنت کا وارث ہونا" مراد ہے۔

حفاظتِ موسیٰ کے لئے خدائی انتظام

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦ وَ اَوْحَيْنَاۤ

مِنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦ (1)	وَ	اَوْحَيْنَاۤ
ان (بنی اسرائیل) کی طرف سے	جس کا	وہ ڈر رکھتے تھے	اور	ہم نے الہام کیا

جس کا انہیں ان کی طرف سے خطرہ تھا ○ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو

اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ

اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى (2)	اَنْ	اَرْضِعِيْهِ	فَاِذَا	خِفْتِ	عَلَيْهِ	فَاَلْقِيْهِ
موسیٰ کی ماں کی طرف	کہ	تو دودھ پلا اسے	پھر جب	تجھے خوف ہو	اس پر	تو تو ڈال دے اسے

اِلہام فرمایا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس پر خوف ہو تو اسے دریا میں

فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ

فِى الْيَمِّ	وَ	لَا تَخَافِىْ	وَ	لَا تَحْزَنِىْ	اِنَّا	رَآدُّوْهُ	اِلَيْكِ
دریا میں	اور	خوف نہ کر	اور	غم نہ کر	بیشک ہم	پھیر لائیں گے اسے	تیری طرف

ڈال دے اور خوف نہ کر اور غم نہ کر، بیشک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی شاہی محل آمد اور تقدیرِ الٰہی

وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ

وَ	جَاعِلُوْهُ	مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧	فَالْتَقَطَهٗۤ	اٰلُ فِرْعَوْنَ
اور	بنانے والے ہیں اسے	رسولوں میں سے	تو اٹھا لیا اسے	فرعون کے گھر والوں (نے)

اور اسے رسولوں میں سے بنائیں گے ○ تو اسے فرعون کے گھر والوں نے اٹھا لیا

لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ

لِيَكُوْنَ (3)	لَهُمْ	عَدُوًّا	وَّ	حَزَنًا	اِنَّ	فِرْعَوْنَ	وَ	هَامٰنَ	وَ
تاکہ وہ ہو	ان کے لئے	دشمن	اور	غم	بیشک	فرعون	اور	ہامان	اور

تاکہ وہ ان کیلئے دشمن اور غم بنے، بیشک فرعون اور ہامان اور

1 ...... فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کو بنی اسرائیل کے ایک فرزند سے اپنی سلطنت کے زوال اور ہلاکت کا خطرہ تھا جس سے بچنے کی وہ بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ 2 ...... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے اور آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خواب یا فرشتے کے ذریعے یا ان کے دل میں یہ بات ڈال کر الہام فرمایا۔ 3 ...... یہاں اس لفظ میں مذکور "لام" کو "لامِ عاقبت" کہتے ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ فرعون کے گھر والوں نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اٹھا لیا اور اِس اٹھانے کا انجام و نتیجہ یہ نکلنا تھا کہ وہ ان کیلئے دشمن اور غم کا باعث بنے گا۔

فرعون سے اس کی بیوی کا کلام

جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕیْنَ ۝۸ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ

جُنُوْدَهُمَا	كَانُوْا	خٰطِـِٕیْنَ ۝۸	وَ	قَالَتِ	امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ [1]
ان دونوں کے لشکر	وہ تھے	خطا کرنے والے	اور	کہا	فرعون کی بیوی (نے)

ان کے لشکر خطاکار تھے ○ اور فرعون کی بیوی نے کہا:

قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ

قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَ	لَا تَقْتُلُوْهُ	عَسٰۤى	اَنْ
(یہ بچہ) میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک (ہے)	تم قتل نہ کرو اسے	قریب ہے	کہ

یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو شاید

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ کی بے قراری اور انعامِ الٰہی

یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۹ وَ

یَّنْفَعَنَاۤ	اَوْ	نَتَّخِذَهٗ	وَلَدًا	وَّ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۹	وَ
وہ نفع دے ہمیں	یا	ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور	وہ	خبر نہیں رکھتے تھے	اور

یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور وہ بے خبر تھے ○ اور

اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ

اَصْبَحَ	فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى	فٰرِغًا	اِنْ	كَادَتْ
صبح کے وقت ہوگیا	موسیٰ کی ماں کا دل	(صبر سے) خالی	بیشک	قریب تھا

صبح کے وقت موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہوگیا، بیشک قریب تھا کہ

لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا

لَتُبْدِیْ	بِهٖ	لَوْ لَاۤ	اَنْ	رَّبَطْنَا	عَلٰى قَلْبِهَا
(کہ) ضرور وہ ظاہر کر دیتی	اس کو	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	ہم ڈھارس بندھاتے	اس کے دل پر

وہ اسے ظاہر کر دیتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے

1 ..... فرعون کی بیوی آسیہ بہت نیک خاتون تھیں، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسل سے تھیں، غریبوں اور مسکینوں پر رحم و کرم کرتی تھیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے کی وجہ سے فرعون نے آپ پر بہت ظلم کیا، چار میخوں سے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا کر سینے پر بھاری چکی رکھوا دی اور اسی حال میں انہیں سخت دھوپ میں ڈلوا دیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے جنت میں گھر بنانے اور فرعون کے مظالم سے نجات کی دعا کی جو قبول ہوئی اور اسی حال میں اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمالی۔

والدہ کی بیٹی کو تاکید

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑩ وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ

لِتَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑩	وَ	قَالَتْ	لِاُخْتِهٖ	قُصِّيْهِ
تاکہ وہ رہے	یقین رکھنے والوں میں سے	اور	اس نے کہا	اس کی بہن سے	تو پیچھے چلی جا اس کے

کہ وہ (ہمارے وعدے پر) یقین رکھنے والوں میں سے رہے ○ اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا: اس کے پیچھے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بہن کا فرعونیوں کو مشورہ

فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑪ وَ

فَبَصُرَتْ	بِهٖ	عَنْ جُنُبٍ	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ⑪	وَ
تو وہ دیکھتی رہی	اس کو	دور سے	اور	وہ (فرعونی)	خبر نہ رکھتے تھے	اور

چلی جا تو وہ بہن اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان (فرعونیوں) کو خبر نہ تھی ○ اور

حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ

حَرَّمْنَا	عَلَيْهِ	الْمَرَاضِعَ (1)	مِنْ قَبْلُ	فَقَالَتْ	هَلْ
ہم نے حرام کردی تھیں	اس (موسیٰ) پر	دائیاں	پہلے (ہی) سے	تو (موسیٰ کی بہن نے) کہا	کیا

ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں تو موسیٰ کی بہن نے کہا: کیا

اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ

اَدُلُّكُمْ	عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ	يَّكْفُلُوْنَهٗ	لَكُمْ	وَ
میں رہنمائی کروں تمہاری	(ایسے) گھر والوں پر	(جو) ذمہ داری لے لیں اس (بچہ) کی	تمہارے لئے	اور

میں تمہیں ایسے گھر والے بتادوں جو تمہارے اس بچہ کی ذمہ داری لے لیں اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ کے پاس واپسی اور اس کی حکمتیں

هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ⑫ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ

هُمْ	لَهٗ	نٰصِحُوْنَ ⑫	فَرَدَدْنٰهُ	اِلٰۤى اُمِّهٖ	كَیْ
وہ	اس کی	خیر خواہی کرنے والے (بھی ہوں)	تو ہم نے لوٹا دیا اسے	اس کی ماں کی طرف	تاکہ

وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟ ○ تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ

(1)...... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پہلے ہی منع کر دیا تھا کہ وہ اپنی والدہ کے علاوہ کسی اور کا دودھ نوش نہ فرمائیں۔ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں کسی کا دودھ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نہ پیا، پھر آپ کی ہمشیرہ کے مشورے پر والدہ کو بلایا گیا تو ان کا دودھ نوش فرمالیا۔ فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے کی ذمہ داری لگا کر اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی، چنانچہ آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے مکان پر لے آئیں اور وعدۂ الٰہی پورا ہوتے دیکھ کر انہیں اطمینانِ کامل ہو گیا۔

جوانی میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعامات الٰہی

تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ

اَنَّ	لِتَعْلَمَ	وَ	لَا تَحْزَنَ	وَ	عَيْنُهَا	تَقَرَّ
کہ	تاکہ جان لے	اور	وہ غم نہ کھائے	اور	اس (ماں) کی آنکھ	ٹھنڈی ہو

ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کھائے اور جان لے کہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع وَلَمَّا بَلَغَ

بَلَغَ	لَمَّا	وَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾	اَكْثَرَهُمْ	لٰكِنَّ	وَّ	حَقٌّ	وَعْدَ اللّٰهِ
(موسیٰ) پہنچا	جب	اور	نہیں جانتے	ان میں اکثر	لیکن	اور	سچا (ہے)	اللہ کا وعدہ

اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب موسیٰ

اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَ

وَ	عِلْمًا (2)	وَّ	حُكْمًا (1)	اٰتَيْنٰهُ	اسْتَوٰۤى	وَ	اَشُدَّهٗ
اور	علم	اور	حکمت	(تو) ہم نے عطا کی اسے	(عمر میں) بھرپور ہوگیا	اور	اپنی جوانی (کو)

اپنی جوانی کو پہنچے اور بھرپور ہوگئے تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا اور

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور قبطی کے قتل کا واقعہ

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

الْمَدِيْنَةَ	دَخَلَ	وَ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾	نَجْزِى	كَذٰلِكَ
شہر (میں)	(موسیٰ) داخل ہوا	اور	نیکی کرنے والوں (کو)	ہم صلہ دیتے ہیں	اسی طرح

ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ اور (ایک دن موسیٰ) شہر والوں کی (دوپہر کی)

عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

رَجُلَيْنِ	فِيْهَا	فَوَجَدَ	مِّنْ اَهْلِهَا	عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ (3)
دو مردوں (کو)	اس میں	تو اس نے پایا	اس (شہر) کے باشندوں کی	بے خبری (یعنی نیند) کے وقت پر

نیند کے وقت شہر میں داخل ہوئے تو اس میں دو مردوں کو

(1)...... یہاں حکم سے مراد نبوت نہیں کیونکہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نبوت مدین سے مصر آتے ہوئے راستہ میں عطا ہوئی تھی۔ (2)...... یہاں علم سے مراد علمِ لدنی ہے جو استاد کے واسطے کے بغیر عطا ہوا تھا اور یہ علم آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نبوت عطا کئے جانے سے پہلے دیا گیا تھا۔ (3)...... شہر میں پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد اور فرعونیوں کے دین کی ممانعت شروع کردی تھی۔ بنی اسرائیل آپ کی بات سنتے اور پیروی کرتے تھے۔ جب اس بات کا چرچا ہوا تو فرعونیوں نے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تلاش شروع کردی، اس

(بقیہ اگلے صفحہ پر) ←

يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ

يَقْتَتِلٰنِ	هٰذَا	مِنْ شِيْعَتِهٖ	وَ	هٰذَا	مِنْ عَدُوِّهٖ
لڑتے ہوئے	یہ	اس (موسیٰ) کے گروہ سے	اور	یہ	اس کے دشمنوں میں سے (تھا)

لڑتے ہوئے پایا۔ ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ

فَاسْتَغَاثَهُ	الَّذِيْ	مِنْ شِيْعَتِهٖ	عَلَى	الَّذِيْ
تو اس نے مدد مانگی اس سے	جو	اس کے گروہ میں سے (تھا)	(اس) کے خلاف	جو

تو وہ جو موسیٰ کے گروہ میں سے تھا اس نے موسیٰ سے اس کے خلاف مدد مانگی جو

مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ

مِنْ عَدُوِّهٖ	فَوَكَزَهٗ	مُوْسٰى	فَقَضٰى عَلَيْهِ	قَالَ
اس کے دشمنوں میں سے (تھا)	تو گھونسا مارا اس کو	موسیٰ (نے)	تو اس کا کام تمام کردیا	(پھر) فرمایا

اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کردیا۔ (پھر) فرمایا:

هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ

هٰذَا[1]	مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	عَدُوٌّ	مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾	قَالَ
یہ	شیطان کے کام سے (ہے)	بیشک وہ	دشمن (ہے)	کھلا گمراہ کرنے والا	(موسیٰ نے) عرض کی

یہ شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ بیشک وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے ○ موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

رَبِّ	اِنِّيْ	ظَلَمْتُ[2]	نَفْسِيْ	فَاغْفِرْ	لِيْ
اے میرے رب	بیشک میں	میں نے زیادتی کی	اپنی جان (پر)	تو تو بخش دے	مجھے

اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو تو مجھے بخش دے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و انکساری

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لئے آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔

1 ...... یہ اشارہ قبطی کے اسرائیلی پر ظلم کی طرف ہے یعنی قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا، یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ یا، یہ اشارہ اس قتل کی طرف ہے جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بلا ارادہ ہوا، یعنی قبطی کو قتل کرنے کا کام (بظاہر) شیطان کی طرف سے ہوا۔ 2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہیں، ان سے گناہ نہیں ہوتے اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قبطی کو مارنا در اصل ظلم دور کرنا اور مظلوم کی امداد کرنا تھا اور یہ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

فَغَفَرَ لَهٗؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦﴾ قَالَ

قَالَ	الرَّحِيْمُ ﴿١٦﴾	الْغَفُوْرُ	هُوَ	اِنَّهٗ	لَهٗ	فَغَفَرَ
(موسیٰ نے) عرض کی	مہربان (ہے)	بخشنے والا	وہی	بیشک وہ	اس کو	تو (اللہ نے) بخش دیا

تو اللہ نے اسے بخش دیا بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ عرض کی:

رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا

ظَهِیْرًا	فَلَنْ اَكُوْنَ	عَلَیَّ	اَنْعَمْتَ	بِمَاۤ	رَبِّ
مددگار	تو میں ہرگز نہ ہوں گا	مجھ پر	تو نے احسان کیا	(اس کی) قسم جو	اے میرے رب

اے میرے رب! تو نے میرے اوپر جو احسان کیا ہے اس کی قسم کہ اب ہرگز میں

لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿١٧﴾ فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآىٕفًا یَّتَرَقَّبُ

یَّتَرَقَّبُ	خَآىٕفًا	فِی الْمَدِیْنَةِ	فَاَصْبَحَ	لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿١٧﴾ (1)
انتظار کرتے ہوئے	ڈرتے ہوئے	شہر میں	پھر (موسیٰ نے) صبح کی	مجرموں کا

مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا ○ پھر موسیٰ نے شہر میں ڈرتے ہوئے، انتظار میں صبح کی

فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗؕ

یَسْتَصْرِخُهٗ	بِالْاَمْسِ	اسْتَنْصَرَهٗ	الَّذِیْ	فَاِذَا
وہ فریاد کر رہا ہے اس سے	کل	مدد مانگی تھی اس سے	وہ جس نے	تو اچانک (دیکھا کہ)

تو اچانک دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی فریاد کر رہا ہے

قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ

اَرَادَ	اَنْ	فَلَمَّاۤ	لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿١٨﴾ (2)	اِنَّكَ	مُوْسٰۤی	لَهٗ	قَالَ
(موسیٰ نے) چاہا	کہ	تو جب	ضرور کھلا گمراہ (ہے)	بیشک تو	موسیٰ (نے)	اس سے	فرمایا

تو موسیٰ نے اس سے فرمایا بیشک تو ضرور کھلا گمراہ ہے ○ تو جب موسیٰ نے چاہا

اسرائیلی کا قبطی سے پھر جھگڑا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تنبیہ

اسرائیلی کی حماقت سے افشائے راز

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی دین میں بھی گناہ نہیں، پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور عاجزی و انکساری کرتے ہوئے استغفار چاہنا، اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا دستور ہے۔

1 ...... مجرموں کا مددگار نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اب میں فرعون کے ساتھ نہ رہوں گا کیونکہ کسی کے ساتھ رہنا لوگوں کی نظر میں اس کی تائید کی صورت ہی سمجھی جاتی ہے۔

2 ...... کھلے گمراہ سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مراد یہ تھی کہ تو روز لوگوں سے لڑتا ہے، اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی، تو کیوں ایسے مواقع سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا؟

اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی

اَنْ	یَّبْطِشَ (1)	بِالَّذِیْ	هُوَ	عَدُوٌّ	لَّهُمَا	قَالَ	یٰمُوْسٰۤی
کہ	وہ پکڑلیں	(اس قبطی) کو جو	وہ	دشمن (تھا)	ان دونوں کا	(تو) اس نے کہا	اے موسیٰ

کہ اس (قبطی) کو پکڑلیں جو ان دونوں کا دشمن تھا تو وہ بولا: اے موسیٰ!

اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۗ اِنْ

اَتُرِیْدُ	اَنْ	تَقْتُلَنِیْ	كَمَا	قَتَلْتَ	نَفْسًا	بِالْاَمْسِ	اِنْ
کیا تم چاہتے ہو	کہ	قتل کر دو مجھے	جیسے	تم نے قتل کر دیا	ایک جان (کو)	کل	نہیں

کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو

تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَا تُرِیْدُ

تُرِیْدُ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَ	جَبَّارًا	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا تُرِیْدُ
تم چاہتے	مگر	یہ کہ	بن جاؤ	زبردستی کرنے والے	زمین میں	اور	تم نہیں چاہتے

یہی چاہتے ہو کہ زمین میں زبردستی کرنے والے بن جاؤ اور تم اصلاح کرنے والوں میں سے

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ

اَنْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	جَآءَ	رَجُلٌ	مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ
کہ	ہو جاؤ	اصلاح کرنے والوں میں سے	اور	آیا	ایک شخص	شہر کے آخری کنارے سے

نہیں ہونا چاہتے ○ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک (مومن) شخص

یَسْعٰی ۫ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ

یَسْعٰی	قَالَ	یٰمُوْسٰۤی	اِنَّ	الْمَلَاَ	یَاْتَمِرُوْنَ	بِكَ
دوڑتا ہوا	اس نے کہا	اے موسیٰ	بیشک	درباروالے	مشورہ کر رہے ہیں	آپ کے بارے میں

دوڑتا ہوا آیا، کہا: اے موسیٰ! بیشک دربار والے آپ کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں

مردِ مومن کی طرف سے فرعونیوں کے مشورے کی خبر

1 ......جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اور اسرائیلی کے مشترکہ دشمن کو پکڑنا چاہا تو اسرائیلی مرد غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خفا ہو کر مجھے پکڑنا چاہتے ہیں، یہ سمجھ کر وہ بولا: اے موسیٰ! عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، کیا تم مجھے ویسے ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسے کل تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، تم تو سرزمینِ مصر میں زبردستی کرنے والا بننا چاہتے ہو، اصلاح کرنے والا نہیں۔ فرعونی نے فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ فرعون نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تلاش میں نکل گئے۔

لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

لِيَقْتُلُوْكَ	فَاخْرُجْ	اِنِّيْ	لَكَ	مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾
کہ وہ قتل کر دیں آپ کو	تو آپ نکل جائیں	بیشک میں	آپ کے	خیر خواہوں میں سے (ہوں)

کہ آپ کو قتل کر دیں تو آپ نکل جائیں۔ بیشک میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں ○

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ

فَخَرَجَ (۱)	مِنْهَا	خَآئِفًا	يَّتَرَقَّبُ	قَالَ	رَبِّ
پھر (موسیٰ) نکلا	اس (شہر) سے	ڈرتے ہوئے	انتظار کرتے ہوئے	اس نے عرض کی	اے میرے رب

پھر موسیٰ شہر سے ڈرتے ہوئے انتظار کرتے ہوئے نکلے۔ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب!

نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ ع وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ

نَجِّنِيْ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	لَمَّا	تَوَجَّهَ	تِلْقَآءَ مَدْيَنَ	قَالَ
نجات دیدے مجھے	ظالم لوگوں سے	اور	جب	وہ متوجہ ہوا	مدین کی طرف	(تو) کہا

مجھے ظالموں سے نجات دیدے ○ اور جب وہ مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہا:

عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَ لَمَّا وَرَدَ

عَسٰى	رَبِّيْۤ	اَنْ	يَّهْدِيَنِيْ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾	وَ	لَمَّا	وَرَدَ
قریب ہے	میرا رب	کہ	وہ بتائے گا مجھے	سیدھا راستہ	اور	جب	وہ آیا

عنقریب میرا رب مجھے سیدھا راستہ بتائے گا ○ اور جب وہ

مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫

مَآءَ مَدْيَنَ	وَجَدَ	عَلَيْهِ	اُمَّةً	مِّنَ النَّاسِ	يَسْقُوْنَ
مدین کے پانی (پر)	(تو) پایا	اس پر	ایک گروہ	لوگوں میں سے	وہ (جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں

مدین کے پانی پر تشریف لائے تو وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانبِ مدین ہجرت

ع ۲/۸/۵

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدین آمد اور بکریوں کو پانی پلانا

1 ...... صورتحال کا علم ہونے پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس شہر سے ہجرت کرنے کا ارادہ کر لیا اور یہاں سے مدین کی طرف رختِ سفر باندھا کیونکہ مدین ایسا علاقہ تھا جو فرعون کی مملکت سے باہر تھا اور اس کے علاوہ آباد بھی تھا اور قریب بھی تھا، اسی شہر میں حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطرناک جگہ سے نکل جانا اور جان بچانے کی تدبیر کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اسباب پر عمل کرنا اور تدبیر اختیار کرنا خلافِ توکل نہیں۔

وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِۚ

وَ	وَجَدَ	مِنْ دُوْنِهِمُ	امْرَاَتَيْنِ(1)	تَذُوْدٰنِ
اور	اس نے پائیں	ان کے دوسری طرف	دو عورتیں	(جو اپنے جانور) روک رہی ہیں

اور ان کے دوسری طرف دو عورتوں کو دیکھا جو اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں۔

قَالَ مَا خَطْبُكُمَاؕ قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰى

قَالَ	مَا خَطْبُكُمَا	قَالَتَا	لَا نَسْقِیْ	حَتّٰى
(موسیٰ نے) فرمایا	تم دونوں کا کیا حال ہے	وہ دونوں بولیں	ہم پانی نہیں پلاتیں	یہاں تک کہ

موسیٰ نے فرمایا: تم دونوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولیں: ہم پانی نہیں پلاتیں جب تک

یُصْدِرَ الرِّعَآءُ سكتة وَ اَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿۲۳﴾

یُصْدِرَ	الرِّعَآءُ	وَ	اَبُوْنَا	شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿۲۳﴾
(اپنے جانور) واپس لے جائیں	سب چرواہے	اور	ہمارے والد	بڑے بوڑھے (ہیں)

سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ○

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ

فَسَقٰى	لَهُمَا	ثُمَّ	تَوَلّٰۤى	اِلَى الظِّلِّ	فَقَالَ
تو (موسیٰ نے) پانی پلا دیا	ان دونوں کے (جانوروں کو)	پھر	وہ پھر گیا	سایہ کی طرف	تو عرض کی

تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف پھرے اور عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾

رَبِّ	اِنِّیْ	لِمَاۤ	اَنْزَلْتَ	اِلَیَّ	مِنْ خَیْرٍ	فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾
اے میرے رب	بیشک میں	(اس) کا جو	تو اتارے	میری طرف	بھلائی	محتاج (ہوں)

اے میرے رب! میں اس خیر (کھانے) کی طرف محتاج ہوں جو تو میرے لیے اتارے ○

(1)...... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ مدین پہنچنے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ایک کنویں پر تشریف لائے، یہاں لوگ جانوروں کو پانی پلا رہے تھے اور کنویں کی نچلی جانب کھڑی دو عورتیں اپنی بکریوں کو روکے کھڑی تھیں، حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ رش میں بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جبکہ ان کے والد بہت بوڑھے ہیں جو خود آ نہیں سکتے۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو ان پر رحم آیا اور قریب موجود دوسرے کنویں سے پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا۔ پھر آپ ایک درخت کے سائے میں تشریف لائے اور بارگاہِ الٰہی میں کھانے کے لئے دعا کی۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضری

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ٘ قَالَتْ

فَجَآءَتْهُ (1)	اِحْدٰىهُمَا	تَمْشِیْ	عَلَى اسْتِحْیَآءٍ	قَالَتْ
تو آئی موسیٰ کے پاس	ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک	چلتی ہوئی	شرم وحیا (کے طریقے) پر	اس نے کہا

تو ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حضرت موسیٰ کے پاس شرم سے چلتی ہوئی آئی (اور) کہا:

اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ

اِنَّ	اَبِیْ	یَدْعُوْكَ	لِیَجْزِیَكَ	اَجْرَ مَا	سَقَیْتَ
بیشک	میرے والد	بلا رہے ہیں آپ کو	تاکہ وہ دیں آپ کو	(اس کی) مزدوری جو	آپ نے پانی پلایا

میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کام کی مزدوری دیں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو

لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ

لَنَا	فَلَمَّا	جَآءَهٗ	وَ	قَصَّ	عَلَیْهِ
ہماری وجہ سے	تو جب	(موسیٰ) آیا اس (والد) کے پاس	اور	اس نے بیان کئے	اس پر (کے سامنے)

پانی پلایا ہے۔ تو جب موسیٰ اس (والد) کے پاس آئے اور اسے (اپنے) واقعات

دخترِ شعیب کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق عرض

الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ

الْقَصَصَ	قَالَ	لَا تَخَفْ	نَجَوْتَ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾	قَالَتْ
(اپنے) واقعات	(تو) اس نے کہا	ڈرو نہیں	تم نجات پاچکے	ظالم لوگوں سے	بولی

سنائے تو اس نے کہا: ڈرو نہیں، آپ ظالموں سے نجات پاچکے ہو ۝ ان میں سے

اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ٘ اِنَّ خَیْرَ مَنِ

اِحْدٰىهُمَا	یٰۤاَبَتِ	اسْتَاْجِرْهُ	اِنَّ	خَیْرَ	مَنِ
ان دونوں میں سے ایک	اے میرے باپ	ملازم رکھ لو ان کو	بیشک	بہتر	جسے

ایک نے کہا: اے میرے باپ! ان کو ملازم رکھ لو بیشک آپ کا بہتر نوکر وہ ہوگا

(1)...... گھر واپس آنے کے بعد دونوں صاحبزادیوں نے اپنے والد سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایثار و احسان کا ذکر کیا تو انہوں نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس نیک مرد کو میرے پاس بلا لاؤ تاکہ اسے اس احسان کا بدلہ دیا جائے۔ چنانچہ وہ شرم و حیا سے چلتے ہوئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئیں اور انہیں والدِ محترم کا پیغام پہنچایا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ملاقات کے ارادے سے چلے اور دورانِ ملاقات ان سے اپنے تمام واقعات بیان کئے تو انہوں نے تسلی دی۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے نکاح کی پیشکش

اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ

اسْتَاْجَرْتَ	الْقَوِیُّ	الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾	قَالَ	اِنِّیْۤ	اُرِیْدُ	اَنْ
آپ ملازم رکھو	(وہ ہے جو) طاقتور	امانتدار (ہو)	اس نے کہا	بیشک میں	چاہتا ہوں	کہ

جو طاقتور اور امانتدار ہو ○ (انہوں نے) فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ

اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ

اُنْكِحَكَ(۱)	اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ	عَلٰۤى	اَنْ	تَاْجُرَنِیْ
نکاح کردوں تجھ سے	اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک (کا)	(اس شرط) پر	کہ	تم ملازمت کرو میری

اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ اس مہر پر تمہارا نکاح کردوں کہ تم آٹھ سال تک

ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

ثَمٰنِیَ حِجَجٍ	فَاِنْ	اَتْمَمْتَ	عَشْرًا	فَمِنْ عِنْدِكَ
آٹھ سال (تک)	پھر اگر	تم پورے کردو	دس (سال)	تو (وہ اضافہ) تمہاری طرف سے (ہوگا)

میری ملازمت کرو پھر اگر تم دس سال پورے کردو تو وہ (اضافہ) تمہاری طرف سے ہوگا

وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ

وَ	مَاۤ اُرِیْدُ	اَنْ	اَشُقَّ	عَلَیْكَ	سَتَجِدُنِیْۤ	اِنْ	شَآءَ
اور	میں نہیں چاہتا	کہ	مشقت میں ڈالوں	تجھے	عنقریب تم پاؤ گے مجھے	اگر	چاہا

اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب تم مجھے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب سے پیشکش کی منظوری

اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ

اللّٰهُ	مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ	ذٰلِكَ	بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ
اللہ (نے)	نیکوں میں سے	(موسیٰ نے) کہا	یہ (معاہدہ طے ہے)	میرے اور تمہارے درمیان

نیکوں میں سے پاؤ گے ○ موسیٰ نے جواب دیا: یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ طے) ہے۔

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی کسی ایک بیٹی سے نکاح کی پیشکش فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ سنت یہ ہے کہ پیغامِ نکاح لڑکے کی طرف سے ہو لیکن یہ بھی جائز ہے کہ لڑکی والوں کی طرف سے ہو۔ مزید یہ کہ لڑکی کے لئے مالدار لڑکا تلاش کرنے کی بجائے دیندار اور شریف لڑکا تلاش کیا جائے۔ جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مسافر تھے، مالدار نہ تھے، مگر آپ کی دینداری اور شرافت ملاحظہ فرما کر حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی بیٹی کے نکاح کی پیشکش کردی۔

اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى

عَلٰى	اللّٰهُ	وَ	عَلَیَّ	عُدْوَانَ	فَلَا	قَضَیْتُ	اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ
(اس) پر	اللہ	اور	مجھ پر	کوئی زیادتی	تو نہ (ہوگی)	میں پورا کردوں	دو مدتوں میں سے جسے

میں ان دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کردوں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور ہماری اس گفتگو پر

مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ۠ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ

وَ	الْاَجَلَ (1)	مُوْسَى	قَضٰى	فَلَمَّا	وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾	نَقُوْلُ	مَا
اور	مدت	موسیٰ (نے)	پوری کردی	پھر جب	نگہبان (ہے)	ہم کہہ رہے ہیں	جو

اللہ نگہبان ہے ○ پھر جب موسیٰ نے اپنی مدت پوری کردی اور

سَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًاۚ قَالَ

قَالَ	نَارًا	مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ	اٰنَسَ	سَارَ بِاَهْلِهٖ
اس نے کہا	ایک آگ	کوہِ طور کی طرف سے	(تو) اس نے دیکھی	وہ لے کر چلا اپنی بیوی (کو)

اپنی بیوی کو لے کر چلے تو کوہِ طور کی طرف ایک آگ دیکھی۔ آپ نے

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ

لَّعَلِّیْ	نَارًا	اٰنَسْتُ	اِنِّیْ	امْكُثُوْۤا	لِاَهْلِهِ
شاید میں	ایک آگ	میں نے دیکھی ہے	بیشک میں	تم ٹھہرو	اپنی گھر والی سے

اپنی گھر والی سے فرمایا: تم ٹھہرو، بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید، میں

اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾	لَعَلَّكُمْ	جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ	اَوْ	اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ
گرمی حاصل کرو	تاکہ تم	آگ کی کوئی چنگاری (لاؤں)	یا	لاؤں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر

وہاں سے کچھ خبر لاؤں یا تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں تاکہ تم گرمی حاصل کرو ○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر کی طرف سفر اور جانبِ طور آگ کا مشاہدہ

رکوع ۷ ۔ ۲

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دس سال ملازمت فرمائی اور جب مدت پوری ہوگئی تو حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کا نکاح اپنی بڑی صاحبزادی صفوراسے کردیا، پھر آپ نے حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اجازت سے اپنی زوجہ کے ساتھ مصر کی طرف رختِ سفر باندھا۔

کوہ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلامِ الٰہی

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ

فَلَمَّاۤ	اَتٰىهَا	نُوْدِیَ	مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ
پھر جب	وہ آیا آگ کے پاس	(تو) اسے ندا کی گئی	میدان کے دائیں کنارے سے

پھر جب آگ کے پاس آئے تو برکت والی جگہ میں میدان کے دائیں کنارے سے

فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ

فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ	مِنَ الشَّجَرَةِ	اَنْ	یّٰمُوْسٰۤى	اِنِّیْۤ	اَنَا	اللّٰهُ
برکت والی جگہ میں	درخت سے	کہ	اے موسیٰ	بیشک میں	میں (ہی)	اللہ (ہوں)

ایک درخت سے انہیں ندا کی گئی: اے موسیٰ! بیشک میں ہی اللہ ہوں،

عصائے موسیٰ کے سانپ بننے کا معجزہ اور ابتدائی مشاہدے کا اثر

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٣٠﴾ وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٣٠﴾ [1]	وَ	اَنْ	اَلْقِ	عَصَاكَ	فَلَمَّا	رَاٰهَا
تمام جہانوں کا پالنے والا (ہوں)	اور	یہ کہ	تم ڈال دو	اپنا عصا	تو جب	اس نے دیکھا اسے

سارے جہانوں کا پالنے والا ہوں ○ اور یہ کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو جب اسے

تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ

تَهْتَزُّ	كَاَنَّهَا	جَآنٌّ	وَّلّٰى	مُدْبِرًا	وَّ	لَمْ یُعَقِّبْ
لہراتا ہوا	گویا کہ وہ	ایک سانپ (ہے)	(تو) وہ چل پڑا	پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	مڑ کر نہ دیکھا

لہراتا ہوا دیکھا گویا کہ سانپ ہے تو حضرت موسیٰ پیٹھ پھیر کر چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔

روشن ہاتھ کا معجزہ اور خوف کی دوری

یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿٣١﴾ اُسْلُكْ

یٰمُوْسٰۤى	اَقْبِلْ	وَ	لَا تَخَفْ	اِنَّكَ	مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿٣١﴾	اُسْلُكْ
(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ	سامنے آؤ	اور	ڈرو نہیں	بیشک تم	امن والوں میں سے (ہو)	تم ڈالو

(ہم نے فرمایا:) اے موسیٰ! سامنے آؤ اور نہ ڈرو، بیشک تم امن والوں میں سے ہو ○ اپنا ہاتھ

[1] ...... منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صرف اپنے مبارک کانوں ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسمِ اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا اور جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بیشک جو کلام انہوں نے سنا ہے اس کا متکلم اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دو معجزات عطا کئے گئے جن کی تفصیل اگلی آیات میں موجود ہے۔

يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ٘ وَّاضْمُمْ

يَدَكَ	فِيْ جَيْبِكَ	تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ	مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	وَّ	اضْمُمْ
اپنا ہاتھ	اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا	سفید، چمکتا ہوا	کسی مرض کے بغیر	اور	تم ملالو

گریبان میں ڈالو تو وہ بغیر کسی مرض کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور خوف دور کرنے کیلئے

اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ

اِلَيْكَ	جَنَاحَكَ	مِنَ الرَّهْبِ(1)	فَذٰنِكَ	بُرْهَانٰنِ
اپنی طرف	اپنا ہاتھ	خوف (دور کرنے کی) غرض سے	تو یہ دونوں	دو بڑی دلیلیں (ہیں)

اپنا ہاتھ اپنے ساتھ ملالو تو تیرے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

مِنْ رَّبِّكَ	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا
تمہارے رب کی جانب سے	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	بیشک وہ	وہ ہیں

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف یہ دو بڑی دلیلیں ہیں، بیشک وہ

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	رَبِّ	اِنِّيْ	قَتَلْتُ
نافرمانی کرنے والے لوگ	(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	میں نے قتل کر دیا تھا

نافرمان لوگ ہیں ○ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو

مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَ

مِنْهُمْ	نَفْسًا	فَاَخَافُ	اَنْ	يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾	وَ
ان میں سے	ایک جان (کو)	تو میں ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	وہ قتل کر دیں گے مجھے	اور

قتل کر دیا تھا تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ○ اور

بارگاہِ الٰہی میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عرض

(1)...... اس خوف کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ہاتھ کی چمک دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے وہی خوف مراد ہے جو سانپ کو دیکھنے سے پیدا ہوا تھا، اسے آیت میں بیان کئے گئے طریقے سے دور کر دیا گیا۔

اَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ

اَخِیْ	هٰرُوْنُ(1)	هُوَ	اَفْصَحُ	مِنِّیْ	لِسَانًا	فَاَرْسِلْهُ
میرا بھائی	ہارون	وہ	زیادہ صاف ہے	مجھ سے	زبان (میں)	تو تو رسول بنا اسے

میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لیے

مَعِیَ رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْۤ ٝ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ

مَعِیَ	رِدْاً(2)	یُّصَدِّقُنِیْۤ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	اَنْ
میرے ساتھ	مدد کرنے والا	وہ تصدیق کرے میری	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ

رسول بنا تا کہ وہ میری تصدیق کرے، بیشک مجھے ڈر ہے کہ

یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِیْكَ

یُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾	قَالَ	سَنَشُدُّ	عَضُدَكَ	بِاَخِیْكَ
وہ جھٹلائیں گے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	عنقریب ہم قوت دیں گے	تیرے بازو (کو)	تیرے بھائی سے

وہ مجھے جھٹلائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: عنقریب ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ذریعے قوت دیں گے اور

وَ نَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْكُمَا ۚۛ

وَ	نَجْعَلُ	لَكُمَا	سُلْطٰنًا	فَلَا یَصِلُوْنَ	اِلَیْكُمَا
اور	کر دیں گے	تم دونوں کے لئے	غلبہ	تو وہ نہیں پہنچ سکیں گے	تم دونوں تک

تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ ہماری نشانیوں کے سبب

بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

بِاٰیٰتِنَاۤ	اَنْتُمَا	وَ	مَنِ	اتَّبَعَكُمَا	الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾
ہماری نشانیوں کے سبب	تم دونوں	اور	جس نے	پیروی کی تمہاری	(وہ) غالب آنے والے (ہیں)

تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کرسکیں گے۔ تم دونوں اور تمہاری پیروی کرنے والے غالب آئیں گے ○

عرضِ موسیٰ کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی

معانقۃ ۱۱

1...... حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بڑے بھائی تھے اور بچپن میں فرعون کے ہاں انگارہ منہ میں رکھ لینے کی وجہ سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان شریف میں لکنت آگئی تھی اس لئے آپ نے فرمایا کہ میرے بھائی حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے یعنی اس میں لکنت نہیں اور وہ صحیح صحیح بات کرتے ہیں۔

2...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کی مدد لینا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، لہٰذا یہ شرک نہیں ہے۔

فرعونیوں کی معجزاتِ موسیٰ کی مخالفت

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا

فَلَمَّا	جَآءَهُمْ	مُّوْسٰى	بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ	قَالُوْا	مَا
پھر جب	آیا ان کے پاس	موسیٰ	ہماری روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو فرعونیوں نے) کہا	نہیں

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں لے کر آئے تو (فرعونیوں نے) کہا: یہ تو

هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۶﴾

هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّفْتَرًى (1)	وَّ	مَا سَمِعْنَا (2)	بِهٰذَا	فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۶﴾
یہ	مگر	ایک بناوٹی جادو	اور	ہم نے نہیں سنا	اس (بات) کو	اپنے پہلے باپ داداؤں میں

صرف ایک بناوٹی جادو ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں یہ (بات کبھی) نہیں سنی ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى

وَ	قَالَ	مُوْسٰى	رَبِّیْۤ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	جَآءَ بِالْهُدٰى
اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	میرا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	لایا ہدایت

اور موسیٰ نے فرمایا: میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے

مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ

مِنْ عِنْدِهٖ	وَ	مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ	عَاقِبَةُ الدَّارِ	اِنَّهٗ	لَا یُفْلِحُ
اس کے پاس سے	اور	جس کے لیے ہو گا	(آخرت کے) گھر کا (اچھا) انجام	بیشک	کامیاب نہ ہوں گے

ہدایت لائے اور جس کے لیے آخرت کے گھر کا (اچھا) انجام ہو گا۔ بیشک ظالم

فرعون کا درباریوں سے کلام اور ہامان کو محل بنانے کا حکم

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	یٰۤاَیُّهَا	الْمَلَاُ	مَا عَلِمْتُ	لَكُمْ
ظالم	اور	کہا	فرعون (نے)	اے	درباریو	میں نہیں جانتا	تمہارے لیے

کامیاب نہیں ہوں گے ○ اور فرعون نے کہا: اے درباریو! میں تمہارے لیے

1..... فرعونیوں نے معجزات کا انکار کر دیا اور انہیں بناوٹی جادو قرار دیا، اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح جادو کی تمام اقسام باطل ہوتی ہیں اسی طرح معاذاللہ یہ معجزات بھی ہیں۔ 2..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعونیوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی، اس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم نے پہلے اپنے باپ دادا کے زمانے میں یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ یا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دعویٰ رسالت کے بارے میں فرعونیوں نے کہا کہ ہم نے اپنے پہلے باپ دادا کے زمانے میں یہ نہیں سنا کہ کسی کو اللہ تعالیٰ اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے۔

مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِیْ ۚ فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَى الطِّیْنِ فَاجْعَلْ

مِّنْ اِلٰهٍ	غَیْرِیْ	فَاَوْقِدْ	لِیْ	یٰهَامٰنُ (1)	عَلَى الطِّیْنِ	فَاجْعَلْ
کوئی معبود	اپنے سوا	تو آگ جلا	میرے لیے	اے ہامان	گارے پر	پھر بنا

اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان! میرے لیے گارے پر آگ جلا پھر میرے لئے

لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ

لِّیْ	صَرْحًا	لَّعَلِّیْۤ	اَطَّلِعُ	اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى	وَ
میرے لیے	ایک اونچا محل	شاید میں	جھانک کر دیکھ لوں	موسیٰ کے معبود کی طرف	اور

ایک اونچا محل بناؤ، شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک لوں اور

فرعون اور اس کے لشکریوں کا ناحق تکبر

اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ

اِنِّیْ	لَاَظُنُّهٗ	مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	اسْتَكْبَرَ (2)	هُوَ	وَ
بیشک میں	میں ضرور سمجھتا ہوں اسے	جھوٹوں میں سے	اور	بڑا بننا چاہا	اس (فرعون)	اور

بیشک میں تو اسے جھوٹوں میں سے ہی سمجھتا ہوں ○ اور اس نے اور اس کے لشکریوں نے

جُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

جُنُوْدُهٗ	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	وَ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ
اس کے لشکریوں (نے)	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	انہوں نے سمجھا	کہ وہ

زمین میں بے جا تکبر کیا اور وہ سمجھے کہ انہیں

فرعون اور فرعونیوں کے ناحق تکبر کا دنیاوی اور اخروی انجام

اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ

اِلَیْنَا	لَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾	فَاَخَذْنٰهُ	وَ	جُنُوْدَهٗ
ہماری طرف	انہیں لوٹایا نہیں جائے گا	تو ہم نے پکڑ لیا اسے	اور	اس کے لشکروں (کو)

ہماری طرف پھرنا نہیں ○ تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر

1 ...... فرعون نے یہ گمان کیا تھا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لئے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لئے ممکن ہو گا، اس لئے اس نے ہامان کو عمارت بنانے کا حکم دیا اور اپنے ارادے کا اظہار کیا۔

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے "تکبر حق کی مخالفت کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔ (مسلم، ص۶۰، الحدیث: ۱۴۷(۹۱))

فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَ

وَ	عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ (1)	كَانَ	كَیْفَ	فَانْظُرْ	فِی الْیَمِّ	فَنَبَذْنٰهُمْ
اور	ظالموں کا انجام	ہوا	کیسا	تو دیکھو	دریا میں	پھر پھینک دیا انہیں

دریا میں پھینک دیا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور

جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	اِلَى النَّارِ	یَّدْعُوْنَ	اَىِٕمَّةً	جَعَلْنٰهُمْ
قیامت کے دن	اور	آگ کی طرف	وہ بلاتے ہیں	(گمراہوں کا) پیشوا	ہم نے بنادیا انہیں

انہیں ہم نے پیشوا بنادیا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن

لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَ

وَ	لَعْنَةً	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	اَتْبَعْنٰهُمْ (2)	وَ	لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾
اور	لعنت	اس دنیا میں	ہم نے پیچھے لگادی ان کے	اور	ان کی مدد نہیں کی جائے گی

ان کی مدد نہیں کی جائے گی ○ اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگادی اور

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا

رکوع ۱۴ — منزلت تورات

اٰتَیْنَا	لَقَدْ	وَ	مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۲﴾	هُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
ہم نے عطا کی	ضرور بیشک	اور	بری حالت والوں میں سے (ہوں گے)	وہ	قیامت کے دن

قیامت کے دن وہ قبیح (بری) حالت والوں میں سے ہوں گے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى

الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى	اَهْلَكْنَا	مَاۤ	مِنْۢ بَعْدِ	الْكِتٰبَ	مُوْسَى
پہلی قوموں (کو)	ہم نے ہلاک کردیا تھا	کہ	(اس کے) بعد	کتاب	موسیٰ (کو)

کتاب عطا فرمائی اس کے بعد کہ ہم نے پہلی قوموں کو ہلاک فرمادیا تھا

(1)...... یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کیلئے یہ سارا واقعہ بیان کیا گیا کہ گزشتہ قوموں کے واقعات اور ان کے عروج و زوال سے عبرت حاصل کی جائے اور اپنی حالت کو سدھارا جائے۔ ہمیں بھی قرآنی واقعات کو عبرت کی نگاہ سے پڑھنا چاہئے۔

(2)...... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا میں فرعون اور اس کی قوم پر رسوائی اور رحمت سے دوری لازم کردی۔

بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

رَحْمَةً	وَّ	هُدًى	وَ	لِلنَّاسِ	بَصَآىِٕرَ
رحمت (ہے)	اور	ہدایت	اور	لوگوں کیلئے	(اس کتاب میں) دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں (ہیں)

(موسیٰ کو وہ کتاب دی) جس میں لوگوں کے دلوں کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت ہے

لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ

قَضَیْنَاۤ	اِذْ	بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ (2)	مَا كُنْتَ	وَ	یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ (1)	لَّعَلَّهُمْ
ہم نے بھیجا	جب	(طور کی) مغربی جانب میں	تم نہ تھے	اور	نصیحت حاصل کریں	تاکہ وہ

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تم اس وقت طور کی مغربی جانب میں نہ تھے جب ہم نے

اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَ لٰكِنَّاۤ

لٰكِنَّاۤ	وَ	مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۴﴾	مَا كُنْتَ	وَ	الْاَمْرَ	اِلٰى مُوْسَى
لیکن (ہوا یہ کہ)	اور	(اس وقت) موجود لوگوں میں سے	تم نہ تھے	اور	حکم	موسیٰ کی طرف

موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور اس وقت تم موجود نہ تھے ○ لیکن (ہوا یہ) کہ

اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُۚ وَ مَا كُنْتَ

مَا كُنْتَ	وَ	الْعُمُرُ	عَلَیْهِمُ	فَتَطَاوَلَ	قُرُوْنًا	اَنْشَاْنَا
تم نہ تھے	اور	عمریں	ان پر	تو لمبی ہوگئیں	بہت سی قومیں	ہم نے پیدا کیں

ہم نے بہت سی قومیں پیدا کیں تو ان کی عمریں لمبی ہوگئیں اور نہ تم

ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَاۙ وَ لٰكِنَّا

لٰكِنَّا	وَ	اٰیٰتِنَا	عَلَیْهِمْ	تَتْلُوْا	فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ	ثَاوِیًا
لیکن	اور	ہماری آیتیں	ان پر	تلاوت کرتے ہوئے	اہلِ مدین میں	ٹھہرے ہوئے

اہلِ مدین میں ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے مقیم تھے لیکن

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی رسالت کا اثبات اور بعثت کا مقصد

1. یہاں نصیحت حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل فرعون سے نجات پانے کی نعمت کو یاد کریں اور تورات کے احکام پر عمل کریں۔
2. یہاں سے وہ انعام بیان کیا جارہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ان واقعات کی وحی فرمائی اور ان غیبی علوم کے ساتھ خاص فرمایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا

كُنَّا	مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾	وَ	مَا كُنْتَ	بِجَانِبِ الطُّوْرِ	اِذْ	نَادَيْنَا
ہم ہیں	(تجھے) رسول بنانے والے	اور	تم نہ تھے	طور کے کنارے پر	جب	ہم نے ندا فرمائی

ہم رسول بھیجنے والے ہیں ○ اور نہ تم اس وقت طور کے کنارے پر تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) ندا فرمائی،

وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ

وَ	لٰكِنْ	رَّحْمَةً (1)	مِّنْ رَّبِّكَ	لِتُنْذِرَ
اور	لیکن	رحمت (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	(کہ تمہیں رسول بنایا) تاکہ تم ڈر سناؤ

لیکن تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے تاکہ تم اس قوم کو

قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾

قَوْمًا (2)	مَّاۤ اَتٰىهُمْ	مِّنْ نَّذِيْرٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾
(اس) قوم (کو)	جن کے پاس نہیں آیا	کوئی ڈر سنانے والا	تم سے پہلے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں

ڈراؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا یہ امید کرتے ہوئے کہ وہ نصیحت حاصل کریں ○

وَلَوْلَاۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

وَ	لَوْلَاۤ	اَنْ	تُصِيْبَهُمْ	مُّصِيْبَةٌۢ	بِمَا	قَدَّمَتْ
اور	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	پہنچتی انہیں	کوئی مصیبت	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگوں کو ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے

اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا

اَيْدِيْهِمْ	فَيَقُوْلُوْا	رَبَّنَا	لَوْلَاۤ	اَرْسَلْتَ	اِلَيْنَا
ان کے ہاتھوں (نے)	تو وہ کہتے	اے ہمارے رب	کیوں نہیں	تو نے بھیجا	ہماری طرف

(جب جہنم کی) مصیبت پہنچتی تو وہ کہتے: اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول

1...... اس کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات کے وقت آپ موجود نہیں تھے اور نہ وہ واقعات کسی کتاب سے آپ پر پڑھے گئے تھے، لیکن ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا اور ان واقعات کی خبریں دیں یہ ہماری رحمت ہے تاکہ جن لوگوں کی طرف آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے انہیں آپ عذابِ الٰہی سے ڈرائیں اور ان کے سامنے آپ کی نبوت پر دلیل قائم ہو۔

2...... اس قوم سے مراد اہلِ مکہ ہیں، ان کے پاس نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے کوئی رسول تشریف نہیں لائے۔

کفارِ مکہ کا یہودیوں سے سیکھا ہوا ایک اعتراض اور اس کا جواب

رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾

رَسُوْلًا	فَنَتَّبِعَ	اٰیٰتِكَ	وَ	نَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾
کوئی رسول	(اگر ایسا ہوتا) تو ہم پیروی کرتے	تیری آیتوں (کی)	اور	ہم ہو جاتے	ایمان والوں میں سے

کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے ○

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْ لَاۤ

فَلَمَّا	جَآءَهُمُ	الْحَقُّ	مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوْا	لَوْ لَاۤ
پھر جب	آیا ان کے پاس	حق	ہماری طرف سے	(تو) انہوں نے کہا	کیوں نہیں

پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انہوں نے کہا: اس (نبی) کو

اُوْتِیَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؕ اَوَ لَمْ یَكْفُرُوْا

اُوْتِیَ	مِثْلَ (1)	مَاۤ	اُوْتِیَ	مُوْسٰی	اَوَ لَمْ یَكْفُرُوْا
اسے دیا گیا	(اس کی) مثل	جو	دیا گیا	موسیٰ (کو)	اور کیا انہوں نے انکار نہیں کیا تھا

اس جیسا کیوں نہ دیدیا گیا جیسا موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا تھا

بِمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

بِمَاۤ	اُوْتِیَ	مُوْسٰی	مِنْ قَبْلُ	قَالُوْا
(اس) کا جو	دیا گیا	موسیٰ (کو)	پہلے	انہوں نے کہا

جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا؟ انہوں نے کہا:

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَ قَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ

سِحْرٰنِ (2)	تَظٰهَرَا	وَ	قَالُوْۤا	اِنَّا	بِكُلٍّ
(یہ) دو جادو (ہیں)	انہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی	اور	انہوں نے کہا	بیشک ہم	سب کا

یہ دو جادو ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور انہوں نے کہا: بیشک ہم ان سب کا

1 ...... یہودیوں نے کفارِ قریش کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسے معجزات مانگنے کا کہا جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لے کر آئے تھے۔ ان کے مطالبہ کرنے پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا ان یہودیوں نے اس سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات کا انکار نہیں کیا تھا اور جب وہ خود منکر ہیں تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ویسے معجزات کا سوال کرنے کا کیسے کہہ رہے ہیں۔ 2 ...... کفارِ قریش نے یہودی سرداروں سے معلوم کروایا کہ محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں سابقہ کتابوں میں کوئی خبر ہے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو کفارِ قریش کہنے لگے کہ

کفارِ قریش سے ایک مطالبہ

ہدایت کی پیروی نہ کرنے والا خواہشاتِ نفسانی کا پیروکار ہے

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	قُلْ	فَاْتُوْا (1) بِكِتٰبٍ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	هُوَ	اَهْدٰى
انکار کرنے والے (ہیں)	تم کہو	لے آؤ کوئی کتاب	اللہ کے پاس سے	وہ	زیادہ ہدایت والی (ہو)

انکار کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے

مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ

مِنْهُمَاۤ	اَتَّبِعْهُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾	فَاِنْ
ان دونوں سے	میں پیروی کرلوں گا اس کی	اگر	تم ہو	سچے	پھر اگر

زیادہ ہدایت والی ہو میں اس کی پیروی کرلوں گا ○ پھر اگر

لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ

لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا	لَكَ	فَاعْلَمْ	اَنَّمَا	یَتَّبِعُوْنَ
وہ قبول نہ کریں	تمہاری (اس بات) کو	تو جان لو	(کہ) صرف	وہ پیچھے چل رہے ہیں

وہ یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کی

اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ

اَهْوَآءَهُمْ	وَ	مَنْ	اَضَلُّ	مِمَّنِ	اتَّبَعَ	هَوٰىهُ
اپنی خواہشوں (کے)	اور	کون	زیادہ گمراہ	(اس) سے جس نے	پیروی کی	اپنی خواہش (کی)

پیروی کررہے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کی طرف سے ہدایت کے بغیر

بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾ ع

بِغَیْرِ	هُدًى مِّنَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾
بغیر	اللہ کی طرف سے ہدایت (کے)	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)

اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○

ع ۵/۸

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تورات اور قرآن دونوں جادو اور ایک دوسرے کی مدد گار ہیں۔

1 ......یعنی اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مشرکوں سے فرمادیں کہ اگر تم تورات و قرآن کا انکار کرتے ہو اور انہیں جادو کہنے میں سچے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے پاس سے ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو۔ اگر وہ آپ کے چیلنج کو قبول نہ کریں اور ایسی کتاب نہ لاسکیں تو آپ جان لیں کہ یہ کفر کی جس سواری پر سوار ہیں اس کی ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے اور بس وہ اپنی خواہشوں ہی کی پیروی کررہے ہیں حالانکہ اس سے بڑھ کر گمراہ کوئی نہیں جو خلافِ ہدایت اپنی خواہش کی پیروی کرے۔

قرآن مجید بتدریج نازل کرنے کی ایک حکمت

وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾

وَ	لَقَدْ	وَصَّلْنَا(1)	لَهُمُ	الْقَوْلَ	لَعَلَّهُمْ	یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾
اور	ضرور بیشک	ہم نے لگاتار بھیجا	ان کے لیے	قول (کلام)	تاکہ وہ	نصیحت مانیں

اور بیشک ہم نے ان کے لیے کلام مسلسل بھیجا تاکہ وہ نصیحت مانیں ○

صالحین اہلِ کتاب کا ایمان لانا اور اس کی تحسین

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ

اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ(2)	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِهٖ	هُمْ	بِهٖ
وہ لوگ جو	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب	اس (قرآن) سے پہلے	وہ	اس پر

جن لوگوں کو ہم نے اس (قرآن) سے پہلے کتاب دی وہ اس پر

یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	اِذَا	یُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
ایمان لاتے ہیں	اور	جب	وہ (قرآن) پڑھا جاتا ہے	ان پر	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لائے

ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان پر یہ قرآن پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں: ہم اس پر

بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا

بِهٖۤ	اِنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا
اس پر	بیشک وہ	حق (ہے)	ہمارے رب کی طرف سے	بیشک ہم	ہوچکے تھے

ایمان لائے، بیشک یہی ہمارے رب کے پاس سے حق ہے۔ ہم اس (قرآن) سے پہلے ہی

مومنین اہلِ کتاب کو دگنے اجر کی بشارت

مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِیْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓىٕكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ

مِنْ قَبْلِهٖ	مُسْلِمِیْنَ ﴿۵۳﴾	اُولٰٓىٕكَ	یُؤْتَوْنَ	اَجْرَهُمْ
اس (قرآن) سے پہلے	فرمانبرداری کرنے والے	یہ لوگ	انہیں دیا جائے گا	ان کا اجر

فرمانبردار ہوچکے تھے ○ ان کو ان کا اجر دُگنا

النصف

(1)...... اس آیت میں قرآن مجید کو یکبارگی نازل نہ کرنے کی حکمت بیان ہوئی کہ ہم نے کفار قریش کے لیے اپنا کلام مسلسل بھیجا جس میں جنت کے وعدے، عذابِ جہنم کی وعید، سابقہ قوموں کے واقعات، عبرتوں اور نصیحتوں پر مشتمل آیات نازل ہوئیں تاکہ یہ لوگ بار بار سن کر نصیحت حاصل کریں اور ایمان لائیں، اگر ایک ہی بار پورا قرآن نازل کر دیا جاتا تو انہیں نصیحت حاصل کرنے کے اتنے مواقع میسر نہ ہوتے۔ (2)...... یہ آیات حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازِل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہلِ کتاب کے حق میں نازِل ہوئیں جو حبشہ سے آکر سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے۔

مومنین اہلِ کتاب کا کردار

مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

مَّرَّتَیْنِ	بِمَا	صَبَرُوْا	وَ	یَدْرَءُوْنَ	بِالْحَسَنَةِ[1]
دو مرتبہ، دگنا	(اس کے) بدلے کہ	انہوں نے صبر کیا	اور	وہ دور کرتے ہیں	بھلائی سے

دیا جائے گا کیونکہ انہوں نے صبر کیا اور یہ برائی کو بھلائی سے

السَّیِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِذَا

السَّیِّئَةَ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	یُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾	وَ	اِذَا
برائی (کو)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	اور	جب

دور کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ○ اور جب

سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ

سَمِعُوا	اللَّغْوَ	اَعْرَضُوْا	عَنْهُ	وَ	قَالُوْا	لَنَاۤ
وہ سنتے ہیں	بیہودہ بات	(تو) منہ پھیر لیتے ہیں	اس سے	اور	کہتے ہیں	ہمارے لیے

بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمارے لیے

اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ٘ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ٘

اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	سَلٰمٌ	عَلَیْكُمْ
ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے	تمہارے اعمال (ہیں)	(بس دور سے) سلام	تم پر

ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں۔ بس تمہیں سلام،

ہدایت کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے

لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ

لَا نَبْتَغِی	الْجٰهِلِیْنَ ﴿۵۵﴾	اِنَّكَ	لَا تَهْدِیْ[2]	مَنْ
ہم نہیں چاہتے	جاہلوں (کا ساتھ)	بیشک تم	(اپنی طرف سے) ہدایت نہیں دے سکتے	جسے

ہم جاہلوں کا ساتھ نہیں چاہتے ○ بیشک ایسا نہیں ہے کہ تم جسے چاہو اسے اپنی طرف سے

[1]...... برائی کو بھلائی سے دور کرنے سے مراد طاعت سے معصیت کو یا، حلم سے ایذاء کو یا، وحدانیتِ الٰہی کی گواہی دے کر شرک کو دور کرنا ہے۔ [2]...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہدایت دینے کی نفی سے مراد یہ ہے کہ آپ ذاتی طور پر کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے یعنی اس کے دل میں ہدایت پیدا نہیں کر سکتے کیونکہ یہ صرف اللّٰہ تعالیٰ کی شان ہے، ہاں اللّٰہ تعالیٰ کے حکم و عطا سے آپ سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں جیسا کہ سورۂ شوریٰ کی آیت 52 میں فرمایا کہ "اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ" بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو۔ البتہ اللّٰہ تعالیٰ کی عطا سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے دل کو کفر

اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ

اَحْبَبْتَ(1)	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ
تم چاہو	اور	لیکن	اللہ	ہدایت دیدیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	وہ	خوب جانتا ہے

ہدایت دیدو لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیدیتا ہے اور وہ ہدایت والوں کو

بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ

اطاعتِ رسول میں اپنا نقصان سمجھنے والوں کو جواب

بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	قَالُوْۤا	اِنْ	نَّتَّبِعِ(2)	الْهُدٰى	مَعَكَ
ہدایت والوں کو	اور	(کافروں نے) کہا	اگر	ہم پیروی کریں	ہدایت (کی)	تمہارے ساتھ

خوب جانتا ہے ○ اور (کافر) کہتے ہیں: (اے محمد!) اگر ہم تمہارے ساتھ (مل کر) ہدایت کی پیروی کریں

نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا

نُتَخَطَّفْ	مِنْ اَرْضِنَا	اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ	لَّهُمْ	حَرَمًا اٰمِنًا
(تو) ہمیں اچک لیا جائے گا	ہماری زمین سے	اور کیا ہم نے ٹھکانہ نہ دیا	ان کو	امان والے حرم (میں)

توہمیں ہماری سرزمین سے اچک لیا جائے گا۔ کیا ہم نے انہیں امن وامان والی جگہ حرم میں ٹھکانہ نہ دیا

یُّجْبٰۤى اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ

یُّجْبٰۤى	اِلَیْهِ	ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ	رِّزْقًا	مِّنْ لَّدُنَّا	وَ
لائے جاتے ہیں	اس کی طرف	ہر چیز کے پھل	(جو) رزق (ہے)	ہماری طرف سے	اور

جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں (جو) ہماری طرف کا رزق ہے

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ

سابقہ قوموں کے انجام سے کفارِ قریش کو تنبیہ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْیَةٍ
لیکن	ان میں اکثر	جانتے نہیں	اور	کتنے	ہم نے ہلاک کر دیئے	شہر

لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے ایمان کی طرف پلٹ سکتے ہیں، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار شیبہ بن عثمان کے سینے پر ہاتھ مارا اور ہر بار یہ دعا کی کہ اے اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا کر دے۔ تیسری مرتبہ میں جب ہاتھ اٹھایا تو شیبہ کی نظر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ اور کوئی محبوب نہ تھا (پھر آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے)۔(معجم الکبیر، ۷/۲۹۸، الحدیث: ۷۱۹۱)

1 ...... مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی اور اس کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ اپنے چچا کے ایمان نہ لانے کا غم نہ کریں، آپ اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا کر چکے، ہدایت دینا اور دل میں ایمان کا

قوموں کی تباہی سے متعلق قانونِ الٰہی

بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ

لَمْ تُسْكَنْ	مَسٰكِنُهُمْ	فَتِلْكَ	مَعِيْشَتَهَا	بَطِرَتْ
رہائش نہیں رکھی گئی	ان کے مکانات (ہیں)	تو یہ	اپنی خوشحالی، عیش (پر)	(جو) اترانے لگے تھے

جو اپنے عیش پر اترانے لگے تھے تو یہ ان کے مکانات ہیں جن میں ان کے بعد

مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَ مَا كَانَ

مَا كَانَ	وَ	الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾	نَحْنُ	كُنَّا	وَ	قَلِيْلًا	اِلَّا	مِّنْۢ بَعْدِهِمْ
نہیں ہے	اور	وارث	ہم (ہی)	ہیں	اور	بہت کم	مگر	ان کے بعد

بہت کم رہائش رکھی گئی اور ہم ہی وارث ہیں ○ اور تمہارا رب

رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا

فِيْۤ اُمِّهَا	يَبْعَثَ	حَتّٰى	الْقُرٰى	مُهْلِكَ	رَبُّكَ
ان کے مرکزی شہر میں	بھیج دے	یہاں تک کہ	شہروں (کو)	ہلاک کرنے والا	تمہارا رب

شہروں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی شہر میں

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي

مُهْلِكِي	مَا كُنَّا	وَ	اٰيٰتِنَا	عَلَيْهِمْ	يَّتْلُوْا	رَسُوْلًا
ہلاک کرنے والے	ہم نہیں ہیں	اور	ہماری آیتیں	ان پر	وہ پڑھے	رسول

رسول نہ بھیجے جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے اور ہم شہروں کو ہلاک کرنے والے

دنیا وآخرت کی نعمتوں کا تقابل

الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ

اُوْتِيْتُمْ	مَاۤ	وَ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ (1)	اَهْلُهَا	وَ	اِلَّا	الْقُرٰۤى
تمہیں دی گئی	جو	اور	ظالم (ہوں)	ان کے رہنے والے	اور (جبکہ)	مگر	شہروں (کو)

نہیں ہیں مگر (اسی وقت) جب ان کے رہنے والے ظالم ہوں ○ اور (اے لوگو!) جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نور پیدا کرنا آپ کا فعل نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کے اختیار میں ہے اور اسے خوب معلوم ہے کہ کسے یہ دولت دینی ہے اور کسے نہیں۔ 2...... نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعت سے امن نصیب ہوتا اور ان کی مخالفت سے ہلاکت ہوتی ہے، اس کے برعکس سمجھنا کہ اطاعت سے بدامنی ہوگی اور مخالفت سے امن ملے گا کفار کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ آیت میں کفار نے ایسا ہی خدشہ پیش کیا ہے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) 1...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے کی وہ بستیاں جو اجڑی ہوئی اور ویران نظر آرہی ہیں اور فی زمانہ بھی ان میں سے کئی بستیوں کے آثار باقی ہیں، یہ بغیر کسی وجہ کے تباہ وبرباد نہیں کی گئیں بلکہ ان میں بھی رسول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آئے

مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتُهَا ۚ وَ مَا

مِّنْ شَیْءٍ	فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (1)	وَ	زِیْنَتُهَا	وَ	مَا
کوئی چیز	تو (وہ) دنیوی زندگی کا سامان	اور	اس کی زینت (ہے)	اور	جو (ثواب)

تو وہ دنیوی زندگی کا سازوسامان اور اس کی زینت ہے اور جو (ثواب)

مومن اور کافر برابر نہیں

عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۟ (۶۰) ع اَفَمَنْ

عِنْدَ اللّٰهِ	خَیْرٌ	وَّ	اَبْقٰی	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۶۰)	اَفَمَنْ
اللہ کے پاس (ہے)	(وہ) بہتر	اور	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	تو کیا تم سمجھتے نہیں	تو کیا وہ شخص جو

اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں ؟ ○ تو وہ شخص جس سے

وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِیْهِ

وَّعَدْنٰهُ	وَعْدًا حَسَنًا (2)	فَهُوَ	لَاقِیْهِ
ہم نے وعدہ کیا اس سے	اچھا وعدہ	پھر وہ	ملنے والا (بھی) ہے اس (وعدے) سے

ہم نے اچھا وعدہ کیا ہوا ہے پھر وہ اس (وعدے) سے ملنے والا (بھی) ہے

كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ هُوَ

كَمَنْ	مَّتَّعْنٰهُ	مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	ثُمَّ	هُوَ
(وہ اس) شخص جیسا ہے جو	ہم نے فائدہ اٹھانے کو دیا اسے	دنیوی زندگی کا سازوسامان	پھر	وہ

کیا وہ اس شخص جیسا ہے جسے ہم نے (صرف) دنیوی زندگی کا سازوسامان فائدہ اٹھانے کو دیا ہو پھر وہ

بروزِ قیامت کفار سے سوال اور کافر سرداروں کا اعلانِ براءت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ۟ (۶۱) وَ یَوْمَ یُنَادِیْهِمْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ (۶۱)	وَ	یَوْمَ	یُنَادِیْهِمْ
قیامت کے دن	گرفتار کرکے حاضر کئے جانے والوں میں سے (ہو)	اور	(جس) دن	(اللہ) ندا کرے گا انہیں

قیامت کے دن گرفتار کرکے حاضر کئے جانے والوں میں سے ہو ○ اور یاد کرو جس دن (اللہ) انہیں ندا کرے گا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جنہوں نے ان کے باسیوں تک پیغامِ الٰہی پہنچایا اور انہیں وحدانیتِ الٰہی کو ماننے اور صرف عبادتِ الٰہی کرنے کی دعوت دی، لیکن جب انہوں نے رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بات ماننے کی بجائے انہیں جھٹلایا اور اپنے کفروشرک پر اَڑے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ظلم کی وجہ سے انہیں ہلاک اور ان کے شہروں، بستیوں کو تباہ و برباد کردیا۔ 1...... یہاں بطورِ خاص کفارِ مکہ سے اور عمومی طور پر تمام لوگوں سے فرمایا گیا کہ اے لوگو! تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا سازوسامان اور اس کی زینت ہے جس کی بقا بہت تھوڑی اور آخرکار فنا ہونا ہے جبکہ جو ثواب اور اُخروی منافع اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۶۲ قَالَ

قَالَ	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۶۲	الَّذِيْنَ	شُرَكَآءِيَ	اَيْنَ	فَيَقُوْلُ
کہیں گے	تم (میرا شریک) سمجھتے تھے	جنہیں	میرے شریک	کہاں ہیں	تو فرمائے گا

تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم سمجھتے تھے ○ وہ لوگ

الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	هٰۤؤُلَآءِ	رَبَّنَا	الْقَوْلُ	عَلَيْهِمُ	حَقَّ	الَّذِيْنَ
وہ لوگ جنہیں	یہی ہیں	اے ہمارے رب	(دخولِ جہنم کا) قول	ان پر	ثابت ہوچکا	وہ لوگ جو

جن پر قول ثابت ہوچکا ہے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہی ہیں وہ جنہیں

اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ

تَبَرَّاْنَآ	غَوَيْنَا (1)	كَمَا	اَغْوَيْنٰهُمْ	اَغْوَيْنَا
ہم (ان سے) بیزار ہو کر رجوع لائے	ہم گمراہ ہوئے	جیسے	ہم نے گمراہ کیا انہیں	ہم نے گمراہ کیا

ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے انہیں ایسے ہی گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے تھے۔ ہم (ان سے) بیزار ہو کر

مشرکین اور ان کے معبودوں کا حال

اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْۤا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝۶۳ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

شُرَكَآءَكُمْ	ادْعُوْا	قِيْلَ (2)	وَ	مَا كَانُوْۤا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝۶۳	اِلَيْكَ
اپنے شریکوں (کو)	پکارو	فرمایا جائے گا	اور	وہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے	تیری طرف

تیری طرف رجوع لاتے ہیں، یہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے ○ اور ان سے فرمایا جائے گا: اپنے شریکوں کو پکارو

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

الْعَذَابَ	رَاَوُا	وَ	لَهُمْ	فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا	فَدَعَوْهُمْ
عذاب	وہ دیکھیں گے	اور	ان کو	تو وہ جواب نہ دیں گے	تو وہ پکاریں گے انہیں

تو وہ اِنہیں پکاریں گے تو وہ اُنہیں جواب نہ دیں گے اور یہ عذاب دیکھیں گے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کیونکہ جنت تمام پریشانیوں سے خالی اور کبھی ختم نہ ہونے والی ہے، تو کیا تمہیں یہ سمجھ نہیں کہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو فنا ہونے والی نعمتوں پر ترجیح دو۔ 2...... جسے اچھا وعدہ دیا گیا اس سے مومن اور دوسرے شخص سے کافر مراد ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... اس سے ان کی مراد یہ ہوگی کہ جیسے ہم اپنے اختیار سے گمراہ ہوئے اسی طرح یہ بھی اپنے ہی اختیار سے گمراہ ہوئے کیونکہ ہم نے تو صرف انہیں بہکایا تھا گمراہی پر مجبور نہیں کیا تھا اس لئے ہماری اور ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں۔ 2...... یعنی بتوں کے پجاریوں سے فرمایا جائے گا: ان بتوں کو پکارو، جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے تھے تاکہ وہ تمہیں عذابِ جہنم سے بچائیں،

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بروزِ قیامت مشرکین کی بدحواسی

لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

لَوْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾	وَ	يَوْمَ	يُنَادِيْهِمْ
کیاہی اچھاہوتا	کہ وہ	ہدایت حاصل کرلیتے	اور	(جس) دن	(اللہ) ندا فرمائے گا انہیں

کیا اچھا ہوتا اگر یہ ہدایت حاصل کرلیتے ○ اور جس دن (اللہ) انہیں ندا فرمائے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ

فَيَقُوْلُ	مَاذَآ	اَجَبْتُمُ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾	فَعَمِيَتْ	عَلَيْهِمُ
تو فرمائے گا	(اے لوگو) کیا	تم نے جواب دیا	رسولوں (کو)	تو اندھی (پوشیدہ) ہوجائیں گی	ان پر

تو فرمائے گا: (اے لوگو!) تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ ○ تو اس دن ان پر خبریں

سچی توبہ کرنے والے کے لئے بشارت

الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ

الْاَنْۢبَآءُ (1)	يَوْمَىِٕذٍ	فَهُمْ	لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ (2)	فَاَمَّا	مَنْ
خبریں	اس دن	تو وہ	ایک دوسرے سے نہیں پوچھیں گے	تو بہر حال	وہ جس نے

اندھی ہوجائیں گی تو وہ ایک دوسرے سے نہیں پوچھیں گے ○ تو وہ جس نے

تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ

تَابَ (3)	وَ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَعَسٰۤى	اَنْ	يَّكُوْنَ
توبہ کی	اور	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا	تو قریب ہے	کہ	وہ ہوگا

توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا تو قریب ہے کہ وہ

عظمت و شانِ الٰہی

مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ

مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾	وَ	رَبُّكَ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ	وَ
کامیاب ہونے والوں میں سے	اور	تمہارا رب	پیدا فرماتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	اور

کامیاب ہونے والوں میں سے ہوگا ○ اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) چنانچہ وہ ان بتوں کو پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب نہ دیں گے۔ 1...... خبریں اندھی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس دن کفار کو کچھ یاد نہ رہے گا کہ انہوں نے رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو کیا جواب دیا تھا اور انہیں کوئی عذر اور حجت نظر نہ آئے گی جسے بطورِ جواب پیش کرکے وہ نجات پاسکیں۔ 2...... ایک دوسرے سے نہ پوچھنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ انتہائی دہشت کی وجہ سے ساکت رہ جائیں گے یا اس لئے نہ پوچھیں گے کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں خواہ وہ تابع ہوں یا متبوع، کافر ہوں یا کافر گر۔ 3...... اس آیت میں کفار کو دنیا میں ہی کفر و شرک سے توبہ کرنے، ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

يَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى

يَخْتَارُ (۱)	مَا كَانَ	لَهُمُ	الْخِيَرَةُ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	وَ	تَعٰلٰى
پسند فرماتا ہے	نہیں ہے	ان (مشرکوں) کے لئے	کچھ اختیار	اللہ پاک ہے	اور	بلند و بالا ہے

(جو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔ ان (مشرکوں) کا کچھ اختیار نہیں۔ اللہ ان کے شرک سے

علمِ الٰہی کی شان

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۞۶۸ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ۞۶۸	وَ	رَبُّكَ	يَعْلَمُ	مَا	تُكِنُّ
(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	اور	تمہارا رب	جانتا ہے	جو	چھپائے ہوئے ہیں

پاک اور بلند و بالا ہے ○ اور تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینے

شانِ الٰہی

صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۞۶۹ وَهُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

صُدُوْرُهُمْ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ۞۶۹	وَ	هُوَ	اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ
ان کے سینے	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور	وہی	اللہ (ہے)	نہیں	کوئی معبود

چھپائے ہوئے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ○ اور وہی اللہ ہے جس کے سوا

اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ

اِلَّا	هُوَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ	وَ	لَهُ	الْحُكْمُ
مگر	وہی	اسی کے لئے (ہیں)	تمام تعریفیں	دنیا اور آخرت میں	اور	اسی کا	حکم (ہے)

کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں اور اسی کا حکم ہے

رات اور دن سے قدرت و وحدانیت پر استدلال

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞۷۰ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ

وَ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ۞۷۰	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	عَلَيْكُمُ
اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	بنا دے	اللہ	تم پر

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک

---

1 ...... ولید بن مغیرہ نے کہا تھا اللہ تعالیٰ نے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نبوت کے لئے کیوں منتخب فرمایا ہے اور یہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اُتارا؟ اس وقت یہ آیت اتری اور فرمایا گیا کہ رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بھیجنا اِن لوگوں کے اختیار سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہے، اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اُس کی مرضی میں دخل دینے کی کیا مجال ہے۔

الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

غَيْرُ اللّٰهِ	اِلٰهٌ	مَنْ	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	سَرْمَدًا	الَّيْلَ
اللہ کے سوا	معبود (ہے)	(تو) کون	قیامت کے دن تک	ہمیشہ (کے لئے)	رات

ہمیشہ رات ہی بنادے تو اللہ کے سوا کون دوسرا معبود ہے

يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ

جَعَلَ	اِنْ	اَرَءَيْتُمْ	قُلْ	اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾	يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ
بنادے	اگر	بھلا دیکھو	تم کہو	تو کیا تم سنتے نہیں	جو لائے گا تمہارے پاس روشنی

جو تمہارے پاس روشنی لائے گا تو کیا تم سنتے نہیں ؟ ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر

اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ

اِلٰهٌ	مَنْ	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	سَرْمَدًا	النَّهَارَ	عَلَيْكُمُ	اللّٰهُ
معبود (ہے)	(تو) کون	قیامت کے دن تک	ہمیشہ (کے لئے)	دن	تم پر	اللہ

اللہ تم پر قیامت تک ہمیشہ دن ہی بنادے تو اللہ کے سوا

غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

وَ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾	فِيْهِ	تَسْكُنُوْنَ	يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ	غَيْرُ اللّٰهِ
اور	تو کیا تم دیکھتے نہیں	اس میں	تم آرام کرو	جو لے آئے تمہارے پاس رات	اللہ کے سوا

اور کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے جس میں تم آرام کرو تو کیا تم دیکھتے نہیں ؟ ○ اور

رات اور دن کی نعمت عطا کرنے کی حکمتیں

مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا

لِتَسْكُنُوْا	النَّهَارَ	وَ	الَّيْلَ	لَكُمُ	جَعَلَ	مِنْ رَّحْمَتِهٖ (1)
تاکہ تم آرام کرو	دن	اور	رات	تمہارے لیے	اس نے بنائے	اپنی رحمت سے

اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں

(1)......اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم رات میں آرام کرو، اپنے بدنوں کو راحت پہنچاؤ اور دن بھر کی محنت ومشقت سے ہونے والی تھکن دور کرو اور دن میں روزی تلاش کرو جو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور تم اپنی معاشی وکاروباری سرگرمیاں سرانجام دو اور تم پر یہ رحمت فرمانے کی حکمت یہ ہے کہ تم اس کی وجہ سے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا حق مانو، اس کی وحدانیت کا اقرار کرو اور صرف اسی کی عبادت کرکے اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔

بروزِ قیامت مشرکین کو ڈانٹ ڈپٹ

بروزِ قیامت مشرکین پر ظہورِ حق

قارون کی سرکشی اور اس کے خزانوں کا بیان

ع ۱۵ ۱۰

فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

فِيْهِ	وَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾
اس (رات) میں	اور	تاکہ تم تلاش کرو (دن میں)	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	(اس کا) شکر ادا کرو

آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو ○

وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ

وَ	يَوْمَ	يُنَادِيْهِمْ	فَيَقُوْلُ	اَيْنَ	شُرَكَآءِيَ	الَّذِيْنَ
اور	(جس) دن	(اللہ) ندا کرے گا انہیں	تو فرمائے گا	کہاں ہیں	میرے شریک	جنہیں

اور یاد کرو جس دن (اللہ) انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾	وَ	نَزَعْنَا	مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِيْدًا (1)	فَقُلْنَا
تم (میرا شریک) سمجھتے تھے	اور	ہم نکال لیں گے	ہر گروہ میں سے	ایک گواہ	پھر فرمائیں گے

تم (میرا شریک) سمجھتے تھے ○ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکال لیں گے پھر فرمائیں گے:

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ

هَاتُوْا	بُرْهَانَكُمْ	فَعَلِمُوْۤا	اَنَّ	الْحَقَّ	لِلّٰهِ	وَ
لاؤ	اپنی دلیل	تو وہ جان لیں گے	کہ	حق	اللہ ہی کے لئے (ہے)	اور

اپنی دلیل لاؤ تو وہ جان لیں گے کہ حق اللہ ہی کیلئے ہے اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ ع اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ

ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾	اِنَّ	قَارُوْنَ (2)	كَانَ
گم ہو جائیں گی	ان سے	(وہ باتیں) جو	وہ گھڑتے تھے	بیشک	قارون	تھا

ان سے ان کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں گم ہو جائیں گی ○ بیشک قارون موسیٰ کی

(1)...... یہ گواہ اس امت کے رسول ہوں گے اور وہ اپنی اپنی اُمت پر اس بات کی گواہی دیں گے کہ انہوں نے ان لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچائے اور انہیں نصیحتیں کیں۔ (2)...... قارون حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا، انتہائی خوب صورت اور حسین شکل والا ہونے کی وجہ سے لوگ اسے منور کہتے تھے۔ بنی اسرائیل میں تورات کا سب سے بہتر قاری تھا۔ ناداری کے زمانے میں نہایت عاجزی کرنے والا اور با اخلاق تھا، دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال تبدیل ہوا اور یہ بھی سامری کی طرح منافق ہو گیا۔ اس کے پاس اتنے خزانے تھے کہ ان کی چابیاں اُٹھانا ایک طاقتور جماعت پر بھاری پڑتا تھا۔

قارون کو نیک لوگوں کی نصیحتیں

مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ

مِنَ الْكُنُوْزِ	اٰتَيْنٰهُ	وَ	عَلَيْهِمْ	فَبَغٰى	مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى
خزانوں سے	ہم نے عطا کیا اسے	اور	قوم پر	پھر اس (قارون) نے زیادتی کی	موسیٰ کی قوم سے

قوم سے تھا پھر اس نے قوم پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ

قَالَ	اِذْ	بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ	لَتَنُوْٓاُ	مَفَاتِحَهٗ	اِنَّ	مَاۤ
کہا	جب	ایک قوت والی جماعت پر	ضرور بھاری تھیں	اس کی چابیاں	بیشک	جو

جن کی کنجیاں (اُٹھانا) ایک طاقتور جماعت پر بھاری تھیں۔ جب اس سے

لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ﴿۷۶﴾

الْفَرِحِیْنَ ﴿۷۶﴾ (2)	لَا یُحِبُّ	اللّٰهَ	اِنَّ	لَا تَفْرَحْ	قَوْمُهٗ (1)	لَهٗ
اترانے والوں (کو)	پسند نہیں کرتا	اللہ	بیشک	تم اتراؤ نہیں	اس کی قوم (نے)	اس سے

اس کی قوم نے کہا: اِتراؤ نہیں، بیشک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا ○

وَ ابْتَغِ فِیْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ لَا تَنْسَ

لَا تَنْسَ	وَ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	اللّٰهُ	اٰتٰىكَ	فِیْمَاۤ	ابْتَغِ	وَ
تو نہ بھول	اور	آخرت کا گھر	اللہ (نے)	عطا کیا تجھے	(اس مال) میں جو	تو طلب کر	اور

اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے

نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ وَ

وَ	اِلَیْكَ	اللّٰهُ	اَحْسَنَ	كَمَاۤ	اَحْسِنْ	وَ	مِنَ الدُّنْیَا	نَصِیْبَكَ
اور	تجھ پر	اللہ (نے)	احسان کیا	جیسا	احسان کر	اور	دنیا سے	اپنا حصہ

اپنا حصہ نہ بھول اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور

(1)...... یہاں قوم سے مراد بنی اسرائیل کے مومن حضرات ہیں۔

(2)...... فرحین کا حقیقی معنی ہے "خوش ہونے والے" یہاں اس سے مراد فخر و تکبر کے طور پر خوش ہونے والے ہیں۔ یاد رہے کہ شیخی کی خوشی یعنی اترانا حرام اور شکر کی خوشی عبادت ہے۔ جرم کر کے خوش ہونا حرام جبکہ عبادت کر کے خوش ہونا بہتر ہے۔ ناجائز طریقے سے خوشی منانا حرام ہے جیسے خوشی میں ناچ گانے کی محفل سجا لینا جبکہ جائز طور سے خوشی منانا اچھا ہے جیسے خوشی میں صدقہ کرنا وغیرہ۔

لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۷۷﴾

لَا تَبْغِ	الْفَسَادَ	فِی الْاَرْضِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۷۷﴾
طلب نہ کر	فساد	زمین میں	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	فساد کرنے والوں (کو)

زمین میں فساد نہ کر، بے شک اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا ○

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ

قَالَ	اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ	عَلٰی عِلْمٍ[1]	عِنْدِیْ
(قارون نے) کہا	مجھے دیا گیا یہ (مال) صرف	ایک علم (کی بنا) پر	(جو) میرے پاس (ہے)

(قارون نے) کہا: یہ تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے

اَوَ لَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ

اَوَلَمْ یَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	اَهْلَكَ	مِنْ قَبْلِهٖ
اور کیا وہ نہیں جانتا	کہ	اللہ (نے)	تحقیق	ہلاک فرمادیں	اس سے پہلے

اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ قومیں

مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مَنْ	هُوَ	اَشَدُّ	مِنْهُ	قُوَّةً	وَّ	اَكْثَرُ
قومیں	جو	وہ	زیادہ سخت (تھیں)	اس سے	قوت (میں)	اور	(اس سے) زیادہ (تھیں)

ہلاک فرمادیں جو زیادہ طاقتور اور زیادہ مال

جَمْعًا ؕ وَ لَا یُسْــٴَـلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾

جَمْعًا	وَ	لَا یُسْــٴَـلُ[2]	عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾
(مال) جمع کرنے (میں)	اور	پوچھا نہیں جاتا	مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں

جمع کرنے والی تھیں اور مجرموں سے ان کے گناہوں کی پوچھ گچھ نہیں کی جاتی ○

[1]......اس سے ایک قول کے مطابق علمِ کیمیا مراد ہے جو قارون نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے حاصل کیا جس کے ذریعے سے وہ ایک نرم دھات رانگ کو چاندی جبکہ تانبے کو سونا بنالیتا تھا۔ یا، اس سے تجارت، زراعت اور پیشوں کا علم مراد ہے۔ قارون کے ان جملوں میں خود پسندی کا عنصر بالکل واضح ہے۔ یہ انتہائی مذموم ہے، حدیثِ پاک میں ہے: خود پسندی ستر سال کے اعمال برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔(کنز العمال، ۲/۲۰۵، الجزء الثالث، الحدیث: ۷۶۶۲) [2]......اس سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مجرموں کو سزا دیتا ہے تو اسے ان کے گناہ دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ وہ ان کا حال جانتا ہے۔ دوسری آیات میں جو پوچھنے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قارون کا جواب اور اللہ تعالیٰ کی تنبیہ

قارون کا جاہ و جلال دیکھ کر عوام کی تمنا

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ

فَخَرَجَ	عَلٰى قَوْمِهٖ	فِيْ زِيْنَتِهٖ	قَالَ	الَّذِيْنَ	يُرِيْدُوْنَ
تو وہ (قارون) نکلا	اپنی قوم پر (کے سامنے)	اپنی زینت میں	(تو) کہنے لگے	وہ لوگ جو	چاہتے ہیں

تو وہ اپنی زینت میں اپنی قوم کے سامنے نکلا تو دنیاوی زندگی کے طلبگار

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا(1)	يٰلَيْتَ	لَنَا	مِثْلَ	مَاۤ	اُوْتِيَ	قَارُوْنُ
دنیاوی زندگی	اے کاش	ہمارے لئے (بھی ہوتا)	(اس کی) مثل	جو	دیا گیا	قارون (کو)

کہنے لگے: اے کاش ہمیں بھی ایسا مل جاتا جیسا قارون کو ملا

علماء کی عوام کو تنبیہ و نصیحت

اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اِنَّهٗ	لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ
بیشک وہ	ضرور بڑے نصیب والا (ہے)	اور	کہا	ان لوگوں نے جنہیں	دیا گیا	علم

بیشک یہ بڑے نصیب والا ہے ○ اور جنہیں علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا:

وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

وَيْلَكُمْ	ثَوَابُ اللّٰهِ	خَيْرٌ	لِّمَنْ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ
تمہاری خرابی ہو	اللہ کا ثواب	بہتر (ہے)	(اس) کے لیے جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا

تمہاری خرابی ہو، اللہ کا ثواب بہتر ہے اس آدمی کے لیے جو ایمان لائے اور اچھے کام

قارون کا عبرتناک انجام

صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ

صَالِحًا	وَ	لَا يُلَقّٰىهَاۤ	اِلَّا	الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾	فَخَسَفْنَا	بِهٖ
اچھا	اور	نہیں دیا جائے گا وہ ثواب	مگر	صبر کرنے والوں (کو)	تو ہم نے دھنسا دیا	اس کو

کرے اور یہ انہیں کو دیا جائے گا جو صبر کرنے والے ہیں ○ تو ہم نے اسے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا ذکر ہے وہ اس کے علاوہ اوقات میں ہو گا اور وہ معلومات کیلئے نہیں بلکہ ڈانٹ ڈپٹ کے لئے ہو گا۔

1 ...... یہاں دنیاوی زندگی کے طلبگاروں سے بنی اسرائیل کے عام مسلمان مراد ہیں، ان کا قارون جیسی شان و شوکت اور مال و دولت کی تمنا کرنا بشری تقاضے سے تھا اور یہ کفر یا گناہِ کبیرہ نہیں۔ دنیاوی نعمتوں میں غبطہ کرنا یعنی کسی کی دولت وغیرہ پر اس کے زوال کی خواہش کے بغیر رشک کرنا اور اس میں برابری کی تمنا کرنا بھی اس صورت میں منع ہے جبکہ دنیا یا مال کی محبت کے طور پر ہو، اگر ایسا نہیں تو یہ تمنا جائز ہے، البتہ حسد یعنی یہ تمنا کرنا کہ دوسرے سے نعمت زائل ہو کر

(بقیہ اگلے صفحہ پر) ←

وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ

وَ	بِدَارِهٖ	الْاَرْضَ(1)	فَمَا كَانَ	لَهٗ	مِنْ فِئَةٍ	يَّنْصُرُوْنَهٗ
اور	اس کے گھر کو	زمین (میں)	تو نہ تھا	اس کے لیے	کوئی گروہ	جو مدد کرتا اس کی

اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسادیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ اَصْبَحَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	مَا كَانَ	مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾	وَ	اَصْبَحَ
اللہ کے مقابلے میں	اور	نہ وہ (خود) ہوسکا	بدلہ لینے والوں، بچانے والوں سے	اور	صبح کے وقت ہو گئے

اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اپنی) مدد کرسکا ○ اور گزشتہ کل

الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ

الَّذِيْنَ	تَمَنَّوْا	مَكَانَهٗ	بِالْاَمْسِ	يَقُوْلُوْنَ
وہ لوگ جنہوں نے	تمنا کی تھی	اس (قارون) کے مقام و مرتبے (کی)	گزشتہ کل	کہنے لگے

جو اس کے مقام و مرتبہ کی آرزو کرنے والے تھے وہ کہنے لگے:

وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

وَيْكَاَنَّ	اللّٰهَ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ
عجیب بات ہے کہ	اللہ	وسیع کرتا ہے	رزق	جس کیلئے	وہ چاہتا ہے

عجیب بات ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ

مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	يَقْدِرُ	لَوْلَآ	اَنْ	مَّنَّ	اللّٰهُ
اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کردیتا ہے	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	احسان فرمایا	اللہ (نے)

رزق وسیع کرتا ہے اور تنگ فرمادیتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر احسان

قارون کا انجام دیکھ کر تمنا کرنے والوں کی ندامت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسے مل جائے، یہ حرام ہے۔

1 ...... قارون اور اس کے خزانوں کو زمین میں دھنسائے جانے کا تفصیلی واقعہ تفسیر صراط الجنان، ج7، ص328 پر ملاحظہ فرمائیں۔

عَلَیْنَا لَخَسَفَ بِنَاؕ-وَ یْكَاَنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ۠ (۸۲)

الْكٰفِرُوْنَ (۸۲)	لَا یُفْلِحُ	وَ یْكَاَنَّهٗ	بِنَا	لَخَسَفَ	عَلَیْنَا
کفر کرنے والے	کامیاب نہیں ہوتے	عجیب بات ہے کہ	ہمیں (بھی)	(تو) ضرور وہ دھنسا دیتا	ہم پر

نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ بڑی عجیب بات ہے کہ کافر کامیاب نہیں ہوتے ○

جنت کے مستحق لوگ

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا

عُلُوًّا	لَا یُرِیْدُوْنَ	لِلَّذِیْنَ	نَجْعَلُهَا	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ (1)	تِلْكَ
بڑائی	نہیں چاہتے	ان لوگوں کے لیے جو	ہم بناتے ہیں اسے	آخرت کا گھر	یہ

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر

نیکوں کے ساتھ فضل اور گناہگاروں کے ساتھ عدل کا معاملہ

فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًاؕ-وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ (۸۳) مَنْ

مَنْ	لِلْمُتَّقِیْنَ (۸۳)	الْعَاقِبَةُ	وَ	فَسَادًا	لَا	وَ	فِی الْاَرْضِ
جو	پرہیزگاروں کیلئے (ہے)	اچھا انجام	اور	فساد	نہ	اور	زمین میں

اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کیلئے ہے ○ جو

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَاۚ-وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ

جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ	مَنْ	وَ	مِّنْهَا	خَیْرٌ	فَلَهٗ	جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
لایا برائی	جو	اور	اس سے	بہتر (بدلہ ہے)	تو اس کے لیے	لایا نیکی

نیکی لائے گا اس کے لیے اس سے بہتر بدلہ ہے اور جو برائی لائے

فَلَا یُجْزَى الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا

مَا	اِلَّا	السَّیِّاٰتِ	عَمِلُوا	الَّذِیْنَ	فَلَا یُجْزَى
(اسی کا) جو	مگر	برے	عمل کئے	ان لوگوں کو جنہوں نے	تو بدلہ نہیں دیا جائے گا

تو برا کام کرنے والوں کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا

1 ...... یعنی آخرت کا گھر جنت جس کی خبریں تم نے سنیں اور جس کے اوصاف تم تک پہنچے، اس کا مستحق ہم ان لوگوں کو بناتے ہیں جو زمین میں نہ تو ایمان قبول کرنے سے منہ پھیرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں اور نہ مومنوں پر بڑائی چاہتے ہیں اور نہ ہی گناہ کرکے فساد چاہتے ہیں جبکہ آخرت کا اچھا انجام پرہیزگاروں ہی کیلئے ہے۔ تکبر اور فساد پھیلانا جنت سے محرومی کا سبب ہیں جبکہ عاجزی اختیار کرنا اور معاشرے میں امن و سکون پیدا کرنا جنت میں داخلے کا ذریعہ ہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مکہ واپس لے جانے کی بشارت

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾	اِنَّ	الَّذِیْ	فَرَضَ	عَلَیْكَ	الْقُرْاٰنَ
وہ عمل کرتے تھے	بیشک	وہ جس نے	فرض کیا	تم پر	قرآن

وہ کرتے تھے ○ بیشک جس نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے

لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ

لَرَآدُّكَ	اِلٰى مَعَادٍ (1)	قُلْ	رَّبِّیْۤ	اَعْلَمُ
ضرور واپس لے جائے گا تجھے	لوٹنے کی جگہ کی طرف	تم کہو	میرا رب	خوب جانتا ہے

وہ آپ کو لوٹنے کی جگہ ضرور واپس لے جائے گا۔ تم فرماؤ: میرا رب خوب جانتا ہے

ہدایت یافتہ اور گمراہ اللہ کو خوب معلوم ہیں

مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾

مَنْ	جَآءَ بِالْهُدٰى	وَ	مَنْ	هُوَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾
(اسے) جو	لایا ہے ہدایت	اور	(اسے بھی) جو	وہ	کھلی گمراہی میں (ہے)

جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے ○

قرآن ملنے سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امید اور انہیں تاکیدات

وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ یُّلْقٰۤى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ

وَ	مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا (2)	اَنْ	یُّلْقٰۤى	اِلَیْكَ	الْكِتٰبُ
اور	تم امید نہ رکھتے تھے	کہ	اتاری جائے گی	تمہاری طرف	کوئی کتاب

اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ تمہاری طرف کوئی کتاب بھیجی جائے گی

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا

اِلَّا	رَحْمَةً	مِّنْ رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوْنَنَّ	ظَهِیْرًا
مگر	رحمت (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	تو تم ہرگز نہ ہونا	مددگار

لیکن تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے تو تم ہرگز کافروں کا

(1)...... لوٹنے کی جگہ سے مراد مکۂ مکرمہ ہے اور بعض مفسرین نے اس سے موت، قیامت اور جنت بھی مراد لی ہے۔

(2)...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے علاوہ کسی اور سبب سے قرآنِ مجید ملنے کی امید نہ رکھتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں بظاہر خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اور مراد آپ کی امت ہو، اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کو یہ توقع نہ تھی کہ انہیں یہ کتاب عطا کی جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ان کی طرف قرآنِ مجید جیسی عظیمُ الشان کتاب بھیجی۔

لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ

لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	لَا یَصُدُّنَّكَ (1)	عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ	بَعْدَ
کافروں کا	اور	وہ ہرگز نہ روکیں تجھے	اللہ کی آیتوں سے	(اس کے) بعد

مددگار نہ ہونا ○ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں اس کے بعد

اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَ

اِذْ	اُنْزِلَتْ	اِلَیْكَ	وَ	ادْعُ	اِلٰى رَبِّكَ	وَ
جبکہ	وہ نازل کی جاچکی ہیں	تمہاری طرف	اور	تم بلاؤ	اپنے رب کی طرف	اور

کہ وہ تمہاری طرف نازل کی جاچکی ہیں اور اپنے رب کی طرف بلاؤ اور

لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾ ج وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

لَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	لَا تَدْعُ (2)	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ
تم ہرگز نہ ہونا	مشرکوں میں سے	اور	عبادت نہ کرنا	اللہ کے ساتھ	دوسرے معبود (کی)

ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا ○ اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کی عبادت نہ کر،

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ قف كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	كُلُّ شَیْءٍ	هَالِكٌ	اِلَّا
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	ہر چیز	فنا ہونے والی (ہے)	سوائے

اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات کے سوا ہر چیز

وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ع

وَجْهَهٗ	لَهُ	الْحُكْمُ	وَ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾
اس کی ذات (کے)	اسی کا	حکم (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا

فانی ہے، اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○

وقف لازم

ع ۹ ۱۲ الثلثۃ

(1)...... یعنی اے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں تمہاری طرف نازل ہو چکی ہیں تو اس کے بعد ہرگز تم قرآن مجید کے معاملے میں کفار کی گمراہ کن باتوں کی طرف توجہ نہ کرنا اور انہیں ٹھکرا دینا اور تم مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے اور اس کی عبادت کرنے کی دعوت دو اور ہرگز شرک کرنے والوں کی مدد اور موافقت کر کے ان میں سے نہ ہونا۔ (2)...... یعنی اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، آپ پہلے کی طرح اب بھی عبادت کرتے رہیں اور اسی پر قائم رہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔

آیات:69 — رکوع:07

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ

الٓمّٓ ﴿١﴾	اَحَسِبَ	النَّاسُ	اَنْ	يُّتْرَكُوْٓا	اَنْ
حروف مقطعات	کیا گمان کرلیا	لوگوں (نے)	یہ کہ	انہیں چھوڑ دیا جائے گا	(اتنی بات پر) کہ

الٓمّٓ ○ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ

مسلمانوں کی آزمائش سے متعلق قانونِ الٰہی

يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ

يَّقُوْلُوْٓا	اٰمَنَّا	وَ	هُمْ	لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ (1)	وَ	لَقَدْ
وہ کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور	وہ	انہیں آزمایا نہیں جائے گا	اور	ضرور بیشک

وہ کہتے ہیں ہم ''ایمان لائے'' اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟ ○ اور بیشک

پچھلی امتوں کا امتحان لیے جانے کی خبر

فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

فَتَنَّا	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ (2)	فَلَيَعْلَمَنَّ	اللّٰهُ
ہم نے آزمایا	ان لوگوں کو جو	ان سے پہلے (تھے)	تو بیشک ضرور دیکھے گا	اللہ

ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا تو ضرور ضرور اللہ انہیں دیکھے گا

(1) ...... مسلمانوں کا ان کی ایمانی قوت کے مطابق امتحان لینا اور انہیں آزمائش میں مبتلا کرنا قانونِ الٰہی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے، اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اور اگر دین میں کمزور ہو تو اس کے دین کے حساب سے آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی، ۴/۱۷۹، الحدیث: ۲۴۰۶) (2) ...... تمام امتوں میں کئی حکمتوں اور مصلحتوں کے پیشِ نظر اہلِ ایمان کو آزمائشوں میں مبتلا کرنا اللہ تعالیٰ کا طریقہ رہا ہے، البتہ عافیت کی دعا ضرور کرنی چاہئے اور آزمائش آنے

برے اعمال کرنے والوں کو تنبیہ

اُخروی تیاری سے متعلق تنبیہ

جہاد اور مجاہدے کا فائدہ بندے کو ہی ہوگا

الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳﴾ اَمْ

اَمْ	الْكٰذِبِیْنَ ﴿۳﴾	لَیَعْلَمَنَّ	وَ	صَدَقُوْا	الَّذِیْنَ
یا (کیا)	جھوٹوں (کو بھی)	بیشک ضرور دیکھے گا	اور	سچ بولا	ان لوگوں کو جنہوں نے

جو سچے ہیں اور ضرور ضرور جھوٹوں کو (بھی) دیکھے گا ○ یا (کیا)

حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ

یَّسْبِقُوْنَا	اَنْ	السَّیِّاٰتِ	یَعْمَلُوْنَ	الَّذِیْنَ	حَسِبَ
وہ آگے بڑھ جائیں گے ہم سے	یہ کہ	برے	عمل کرتے ہیں	ان لوگوں نے جو	گمان کرلیا

بُرے اعمال کرنے والوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے؟

سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾ مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ

فَاِنَّ	لِقَآءَ اللّٰهِ (۱)	كَانَ یَرْجُوْا	مَنْ	یَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾	مَا	سَآءَ
تو بیشک	اللہ سے ملاقات (کی)	امید رکھتا ہو	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں	جو	کتنا برا ہے

وہ کیا ہی بُرا فیصلہ کرتے ہیں ○ جو اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو بیشک

اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۵﴾ وَ

وَ	الْعَلِیْمُ ﴿۵﴾	السَّمِیْعُ	هُوَ	وَ	لَاٰتٍ	اَجَلَ اللّٰهِ
اور	جاننے والا (ہے)	سننے والا	وہی	اور	ضرور آنے والا (ہے)	اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت، وعدہ

اللہ کا مقرر کیا ہوا وعدہ ضرور آنے والا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	لِنَفْسِهٖ	فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ	جَاهَدَ (2)	مَنْ
اللہ	بیشک	اپنی ذات کے لئے	تو وہ کوشش کرتا ہے صرف	کوشش کی	جس نے

جو کوشش کرے تو اپنے ہی فائدے کیلئے کوشش کرتا ہے، بیشک اللہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر صبر وہمت سے کام لینا چاہئے۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب لئے جانے سے ڈرتا اور بارگاہِ الٰہی سے ثواب ملنے کی امید رکھتا ہے تو وہ سن لے کہ اللہ تعالیٰ نے ثواب اور عذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہونے والا ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ اس کے لئے تیار رہے اور نیک اعمال کرنے میں جلدی کرے۔ 2 ...... یہاں "جَاهَدَ" سے مراد اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جنگ کرنا یا نفس و شیطان کی مخالفت کرکے یا اطاعتِ الٰہی پر صابر و قائم رہ کر حصولِ رضا کی کوشش کرنا ہے۔

باعمل مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

لَغَنِیٌّ	عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
ضرور بے پرواہ (ہے)	تمام جہانوں سے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے ○ اور جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَنُکَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَیِّاٰتِهِمْ	وَ
انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	(تو) ضرور ہم مٹادیں گے	ان سے	ان کی برائیاں	اور

انہوں نے اچھے کام کئے تو ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں مٹادیں گے اور

لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ وَ

لَنَجْزِیَنَّهُمْ	اَحْسَنَ	الَّذِیْ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾	وَ
ضرور بدلہ دیں گے انہیں	سب سے اچھے (اعمال کا)	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور

ضرور انہیں ان کے اچھے اعمال کا بدلہ دیں گے ○ اور

حقوقِ الٰہی کی حقوقِ والدین پر فوقیت کا بیان

وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ

وَصَّیْنَا	الْاِنْسَانَ	بِوَالِدَیْهِ	حُسْنًا (1)	وَ	اِنْ
ہم نے تاکید کی	انسان (کو)	اپنے ماں باپ کے ساتھ	اچھا سلوک کرنے (کی)	اور	اگر

ہم نے (ہر) انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی اور (اے بندے!) اگر

جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ

جَاهَدٰكَ	لِتُشْرِكَ	بِیْ	مَا	لَیْسَ	لَكَ
وہ دونوں کوشش کریں تجھ پر	کہ تو شریک ٹھہرائے	میرے ساتھ	(اسے) جو	نہیں ہے	تجھے

وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے

(1)...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ اس میں والدین کا ادب اور اطاعت کرنا، ان کی نافرمانی سے بچنا، ہر وقت ان کی خدمت کے لئے تیار رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں بقدرِ توفیق و استطاعت کمی نہ کرنا وغیرہ داخل ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ فرمایا: اُس کی ناک خاک آلود ہو۔ کسی نے پوچھا: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، کون؟ ارشاد فرمایا: جس نے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم، ص۱۳۸۱، الحدیث: ۱۰(۲۵۵۱))

باعمل مسلمانوں کو بشارت

منافقوں کا حال اور انہیں تنبیہ

بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

بِهٖ	عِلْمٌ[1]	فَلَا تُطِعْهُمَا	اِلَیَّ	مَرْجِعُكُمْ
اس کا	کوئی علم	تو تو بات نہ مان ان کی	میری ہی طرف	تمہارا پھرنا (ہے)

علم نہیں تو تُو ان کی بات نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

فَاُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
تو میں آگاہ کردوں گا تمہیں	(اس) سے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے

تو میں تمہیں تمہارے اعمال بتادوں گا ○ اور جو ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝۹ وَ

وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	لَنُدْخِلَنَّهُمْ	فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝۹	وَ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	(تو) ضرور ہم داخل کریں گے انہیں	نیک بندوں میں	اور

اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ضرور ہم انہیں نیک بندوں میں داخل کریں گے ○ اور

مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ

مِنَ النَّاسِ	مَنْ	یَّقُوْلُ(2)	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	فَاِذَاۤ
لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہتا ہے	ہم ایمان لائے	اللہ پر	پھر جب

لوگوں میں کچھ وہ ہیں جو کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب

اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

اُوْذِیَ	فِی اللّٰهِ	جَعَلَ	فِتْنَةَ النَّاسِ
اسے تکلیف دی جاتی ہے	اللہ (کی راہ) میں	(تو) وہ ٹھہراتا ہے	لوگوں کے فتنے (کو)

اللہ (کی راہ) میں انہیں کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کے فتنے کو

(1)......اس کا معنی یہ ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اس لئے صحیح علم اور درست تحقیق کی بنا پر تو کوئی بھی کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک مان ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا شریک ہونا محال ہے اور بغیر علم کسی کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کا شریک ماننا تقلید کی باطل و قبیح صورت ہے اور ایسی تقلید سگے ماں باپ کی بھی نہیں کی جاسکتی۔ (2)......اس آیت میں منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ زبان سے ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جب راہِ خدا میں انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اسے عذابِ الٰہی کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کی فتح اور مال کی صورت میں کوئی مدد آجائے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

منافقوں اور مخلص مومنوں میں امتیاز کئے جانے کی خبر

کافروں کی مسلمانوں کو پیشکش اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تردید

كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ لَىٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

كَعَذَابِ اللّٰهِ	وَ	لَىٕنْ	جَآءَ	نَصْرٌ	مِّنْ رَّبِّكَ
اللہ کے عذاب کے برابر	اور	ضرور اگر	آجائے	کوئی مدد	تمہارے رب کی طرف سے

اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر تمہارے رب کے پاس سے کوئی مدد آجائے

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ

لَيَقُوْلُنَّ	اِنَّا	كُنَّا	مَعَكُمْ	اَوَ لَيْسَ	اللّٰهُ	بِاَعْلَمَ
(تو) ضرور وہ کہیں گے	یقینا	ہم تھے	تمہارے ساتھ	اور کیا نہیں ہے	اللہ	خوب جانتا

تو ضرور کہیں گے ہم یقیناً تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ اسے خوب نہیں جانتا

بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَ لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

بِمَا	فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰	وَ	لَيَعْلَمَنَّ [1]	اللّٰهُ
(اس) کو جو	تمام جہان والوں کے سینوں، دلوں میں (ہے)	اور	ضرور ظاہر کردے گا	اللہ

جو تمام جہان والوں کے دلوں میں ہے؟ ۝ اور ضرور اللہ ایمان والوں کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱ وَ قَالَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	لَيَعْلَمَنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱	وَ	قَالَ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	ضرور وہ ظاہر کردے گا	منافقوں (کو)	اور	بولے

ظاہر کردے گا اور ضرور منافقوں کو ظاہر کردے گا ۝ اور کافروں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّبِعُوْا	سَبِيْلَنَا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	تم پیروی کرو	ہمارے راستے (کی)

مسلمانوں سے کہا: ہماری راہ پر چلو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تو وہ لوگ ضرور کہیں گے: ہم یقیناً ایمان اور اسلام میں تمہارے ساتھ تھے اور تمہاری طرح دین پر ثابت و قائم تھے تو ہمیں بھی اس میں شریک کرو۔

[1]...... یعنی اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو ظاہر کردے گا جو صدق اور اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور آزمائش کے وقت اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور یونہی منافقوں کو بھی ظاہر کردے گا جنہوں نے مصیبت کی وجہ سے اسلام ترک کردیا اور اللہ تعالیٰ دونوں فریقوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ اس آیت میں ہمیں تنبیہ ہے کہ ہم دین کی راہ میں آنے والی مشقتوں پر صبر کریں اور ایمان کو کسی صورت ضائع نہ ہونے دیں۔

وَ لَنَحۡمِلۡ خَطٰیٰكُمۡ ؕ وَ مَا هُمۡ بِحٰمِلِیۡنَ

بِحٰمِلِیۡنَ	هُمۡ	مَا	وَ	خَطٰیٰكُمۡ	وَلۡنَحۡمِلۡ
اٹھانے والے	وہ	نہیں	اور(حالانکہ)	تمہارے گناہ	اور ہم اٹھالیں گے

اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے

مِنۡ خَطٰیٰهُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَیَحۡمِلُنَّ

لَیَحۡمِلُنَّ	وَ	لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۲﴾	اِنَّهُمۡ	مِّنۡ شَیۡءٍ	مِنۡ خَطٰیٰهُمۡ
بیشک ضرور وہ اٹھائیں گے	اور	ضرور جھوٹے (ہیں)	بیشک وہ	کچھ	ان کے گناہوں سے

کچھ بوجھ بھی نہ اٹھائیں گے ، بیشک وہ جھوٹے ہیں ○ اور بیشک ضرور اپنے بوجھ

اَثۡقَالَهُمۡ وَ اَثۡقَالًا مَّعَ اَثۡقَالِهِمۡ ۫ وَ لَیُسۡـَٔلُنَّ

لَیُسۡـَٔلُنَّ (2)	وَ	مَّعَ اَثۡقَالِهِمۡ (1)	اَثۡقَالًا	وَ	اَثۡقَالَهُمۡ
ضرور ان سے پوچھا جائے گا	اور	اپنے بوجھوں کے ساتھ	(دوسرے لوگوں کے) بوجھ	اور	اپنے بوجھ

اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ اٹھائیں گے اور ضرور ان سے

یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ ع وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا

اَرۡسَلۡنَا	لَقَدۡ	وَ	كَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳﴾	عَمَّا	یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ
ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور	وہ بہتان باندھتے تھے	(اس) کے بارے میں جو	قیامت کے دن

قیامت کے دن ان کے بہتانوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ○ اور بیشک ہم نے نوح کو

نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖ فَلَبِثَ فِیۡهِمۡ اَلۡفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمۡسِیۡنَ عَامًا ؕ

خَمۡسِیۡنَ عَامًا	اِلَّا	اَلۡفَ سَنَةٍ	فِیۡهِمۡ	فَلَبِثَ	اِلٰی قَوۡمِهٖ	نُوۡحًا
پچاس سال (کے)	سوائے	ایک ہزار سال	ان میں	تو وہ رہا	اس کی قوم کی طرف	نوح (کو)

اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے

دوسروں کو گمراہ اور مبتلاءِ گناہ کرنے کا انجام

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا اجمالی واقعہ

ع ۱۳ / ۱۴

(1)...... جو خود گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہی کی طرف بلاتا ہو تو اسے اپنی گمراہی کا گناہ بھی ملے گا اور جنہیں گمراہ کیا ان کی گمراہی کا گناہ بھی اور گمراہ ہونے والوں کے اپنے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ جو لوگ دوسروں کو غلط عقیدہ سکھاتے یا بُری راہ مثلاً شراب، بدکاری اور دیگر گناہوں پر لگاتے ہیں یونہی فلمیں ڈرامے بنانے اور گانے باجے کو فروغ دینے والے وہ سب اس وعید میں داخل ہیں۔ (2)...... کافروں کے اعمال اور بہتان سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس کے باوجود کافروں سے جو سوال ہوگا وہ انہیں رُسوا کرنے اور مخلوق کے سامنے ان کے ساتھ انصاف ظاہر کرنے کیلئے ہوگا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو دعوت و نصیحت

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ

وَ	فَاَنْجَیْنٰهُ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ (1)	هُمْ	وَ	الطُّوْفَانُ	فَاَخَذَهُمُ
اور	تو ہم نے نجات دی اس (نوح) کو	ظالم (تھے)	وہ	اور	طوفان (نے)	پھر پکڑ لیا انہیں

پھر اس قوم کو طوفان نے پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ○ تو ہم نے نوح اور

اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَ

وَ	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾	اٰیَةً	جَعَلْنٰهَاۤ	وَ	اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ
اور	سارے جہانوں کے لیے	نشانی	بنادیا اس (کشتی) کو	اور	کشتی والوں (کو)

کشتی والوں کو بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہانوں کے لیے نشانی بنادیا ○ اور

اِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ

وَ	اللّٰهَ	اعْبُدُوا	لِقَوْمِهِ	قَالَ	اِذْ	اِبْرٰهِیْمَ
اور	اللہ (کی)	تم عبادت کرو	اپنی قوم سے	اس نے کہا	جب	ابراہیم (کو یاد کرو)

ابراہیم کو (یاد کرو) جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور

اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾	اِنْ	لَّكُمْ	خَیْرٌ	ذٰلِكُمْ	اتَّقُوْهُ
تم جانتے ہو	اگر	تمہارے لئے	بہتر (ہے)	یہ	ڈرو اس سے

اس سے ڈرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○ تم تو

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ

اِنَّ	اِفْكًا	تَخْلُقُوْنَ	وَّ	اَوْثَانًا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ
بیشک	جھوٹ	تم گھڑتے ہو	اور	بتوں (کی)	اللہ کے سوا	تم عبادت کرتے ہو صرف

اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گھڑتے ہو۔ بیشک

(1) ...... اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے چند انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے ہیں اور ان سے مقصود حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان تکلیفوں اور اذیتوں پر تسلی دینا ہے جو کفارِ مکہ کی طرف سے آپ کو پہنچا کرتی تھیں۔

الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا

الَّذِیْنَ	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا یَمْلِكُوْنَ	لَكُمْ	رِزْقًا
وہ جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا	وہ مالک نہیں	تمہارے لئے	روزی (کے)

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ تمہارے لئے روزی کے کچھ مالک نہیں

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ

فَابْتَغُوْا	عِنْدَ اللّٰهِ	الرِّزْقَ	وَ	اعْبُدُوْهُ	وَ	اشْكُرُوْا	لَهٗ
تو تم تلاش کرو	اللہ کے پاس	رزق	اور	عبادت کرو اس کی	اور	شکر ادا کرو	اس کا

تو تم اللہ کے پاس رزق ڈھونڈو اور اس کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بنو،

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	اِنْ	تُكَذِّبُوْا	فَقَدْ	كَذَّبَ	اُمَمٌ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اگر	تم جھٹلاؤ گے	تو بیشک	جھٹلا چکے	کئی گروہ

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ

مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾

مِّنْ قَبْلِكُمْ	وَ	مَا	عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾
تم سے پہلے	اور	(لازم) نہیں	رسول پر	مگر	صاف پہنچادینا

جھٹلا چکے ہیں اور رسول کے ذمہ تو صرف صاف پہنچادینا ہے ○

تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کی ہدایت

اَوَ لَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ

اَوَ لَمْ یَرَوْا (1)	كَیْفَ	یُبْدِئُ	اللّٰهُ	الْخَلْقَ	ثُمَّ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کیسے	ابتداء کرتا ہے	اللہ	پیدا کرنے (کی)	پھر

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے؟ پھر

1 ...... ممکن ہے کہ اس آیت سے لے کر آیت نمبر 23 تک کا کلام حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے بارے میں ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ واقعہ کے دوران ان آیات میں کفارِ مکہ کو نصیحت کی گئی اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہو۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا ان کافروں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے کہ پہلے انسان کو نطفہ بناتا، پھر جمے ہوئے خون کی صورت دیتا، پھر گوشت کا ٹکڑا بناتا اور درجہ بدرجہ اس کی تخلیق کو مکمل کرتا ہے، پھر وہ آخرت میں اسے دوبارہ بنائے گا بیشک پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔

زمین میں سفر کر کے آثارِ قدرت پر غور کرنے کی ہدایت

يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑲ قُلْ سِيْرُوْا

يُعِيْدُهٗ	اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ⑲	قُلْ	سِيْرُوْا
وہ دوبارہ بنائے گا اسے	بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	تم کہو	(اے لوگو) تم چلو

وہ اسے دوبارہ بنائے گا بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ تم فرماؤ: زمین میں

فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ

فِي الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	بَدَاَ	الْخَلْقَ	ثُمَّ	اللّٰهُ	يُنْشِئُ
زمین میں	پھر دیکھو	کیسے	(اللہ نے) پہلے بنایا	مخلوق (کو)	پھر	اللہ	پیدا فرمائے گا

چل کر دیکھو کہ اللہ نے پہلے کیسے بنایا؟ پھر اللہ دوسری مرتبہ

عذاب و رحمت مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑳ ۚ يُعَذِّبُ مَنْ

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ⑳	يُعَذِّبُ	مَنْ
دوسری بار پیدا کرنا	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	وہ عذاب دیتا ہے	جسے

پیدا فرمائے گا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ وہ جسے چاہتا ہے

يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ㉑

يَّشَآءُ(1)	وَ	يَرْحَمُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اِلَيْهِ	تُقْلَبُوْنَ ㉑
چاہتا ہے	اور	رحم فرماتا ہے	جس پر	چاہتا ہے	اور	اسی کی طرف	تمہیں پلٹایا جائے گا

عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے اور تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے ○

قدرتِ الٰہی کی شان

وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا

وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ	فِي الْاَرْضِ(2)	وَ	لَا	فِي السَّمَآءِ	وَ	مَا
اور	نہیں	تم	(ہمیں) عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	اور	نہیں

اور نہ تم زمین میں (ہمیں) عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں اور تمہارے لیے

❶...... یعنی اللہ تعالیٰ اپنے عدل کی وجہ سے جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور اپنے فضل کی بناء پر جسے چاہے بخش دیتا ہے اور اے لوگو! تم قیامت کے دن اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے سزا یا جزا جو چاہے دے گا۔

❷...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے کافرو! نہ تم زمین میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں، الغرض اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں کوئی جگہ نہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ نہ زمین والے اللہ تعالیٰ کے حکم اور قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں اور نہ آسمان والے ایسا کر سکتے ہیں۔

کفار کی رحمتِ الٰہی سے مایوسی

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۲۲﴾ ع وَ

لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۲۲﴾ (1)	وَ
تمہارے لیے	اللّٰہ کے سوا	کوئی کام بنانے والا	اور	نہ	مددگار	اور

اللّٰہ کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ مددگار ○ اور

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآىٕهٖۤ اُولٰٓىٕكَ یَىٕسُوْا

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	لِقَآىٕهٖۤ	اُولٰٓىٕكَ	یَىٕسُوْا
وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	اللّٰہ کی آیتوں کا	اور	اس سے ملنے (کا)	یہ لوگ	مایوس ہوگئے

وہ جنہوں نے اللّٰہ کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا وہ وہی لوگ ہیں جو میری رحمت سے

قوم کا جواب اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بچاؤ

مِنْ رَّحْمَتِیْ وَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ

مِنْ رَّحْمَتِیْ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۳﴾	فَمَا كَانَ
میری رحمت سے	اور	یہ لوگ	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تو نہ تھا

مایوس ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ تو ابراہیم کی

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ (2)	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوا	اقْتُلُوْهُ	اَوْ	حَرِّقُوْهُ
اس (ابراہیم) کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا	تم قتل کردو اسے	یا	جلادو اسے

قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہ انہوں نے کہا: انہیں قتل کردو یا جلادو

فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

فَاَنْجٰىهُ	اللّٰهُ	مِنَ النَّارِ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ
تو بچالیا اسے	اللّٰہ (نے)	آگ سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے

تو اللّٰہ نے انہیں آگ سے بچالیا۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے

1 ...... اس آیت اور اس جیسی دیگر آیتوں میں خطاب کفار سے ہوتا ہے کہ اے کافرو! تمہارے لئے اللّٰہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ مددگار جو تمہیں عذابِ الٰہی سے بچاسکے یا ایسی آیات میں یہ مراد ہوتا ہے کہ اے لوگو! تمہارا کوئی ایسا حمایتی یا مددگار نہیں جو اللّٰہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہاری حمایت و مدد کرسکے۔ انبیاء و اولیاء اہلِ ایمان کے مددگار ہیں جو اللّٰہ تعالیٰ کی اجازت و عطا سے ان کی مدد و شفاعت فرماتے ہیں۔ 2 ...... یہ بات انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے یا سرداروں نے اپنے پیروکاروں سے کہی، بہر حال کچھ کہنے والے اور کچھ اس پر راضی تھے اس لئے وہ سب کہنے والوں کے حکم میں ہیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تنبیہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	قَالَ	اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْثَانًا
(جو) ایمان لاتے ہیں	اور	(ابراہیم نے) فرمایا	تم نے بنالیا صرف	اللہ کے سوا	بتوں (کو معبود)

ضرور نشانیاں ہیں ○ اور ابراہیم نے فرمایا: تم نے تو دنیاوی زندگی میں اپنی آپس کی دوستی کی وجہ سے

مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ

مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ثُمَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَكْفُرُ
اپنے درمیان دوستی (کی وجہ سے)	دنیا کی زندگی میں	پھر	قیامت کے دن	انکار کردیں گے

اللہ کے سوا یہ بت (معبود) بنالئے ہیں پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کا

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّ مَاْوٰىكُمُ

بَعْضُكُمْ	بِبَعْضٍ	وَّ	يَلْعَنُ	بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	وَّ	مَاْوٰىكُمُ
تمہارے بعض	بعض کا	اور	لعنت کریں گے	تمہارے بعض	بعض (پر)	اور	تمہارا ٹھکانہ

انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا اور تم سب کا ٹھکانہ

النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ۙۖ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ

وقف لازم

النَّارُ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾	فَاٰمَنَ (1)	لَهٗ	لُوْطٌ
آگ (ہے)	اور	نہیں	تمہارے لئے	کوئی مددگار	تو تصدیق کی	اس کی	لوط (نے)

جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ○ تو ابراہیم کی تصدیق لوط نے کی

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تصدیق اور ہجرتِ ابراہیمی

وَ قَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

وَ	قَالَ	اِنِّيْ	مُهَاجِرٌ	اِلٰى رَبِّيْ (2)	اِنَّهٗ	هُوَ
اور	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک میں	ہجرت کرنے والا (ہوں)	اپنے رب کی طرف	بیشک وہ	وہی

اور ابراہیم نے فرمایا: میں اپنے رب کی (سرزمین شام کی) طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بیشک وہی

(1)...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایمان لانے سے رسالتِ ابراہیمی کی تصدیق مراد ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانا مراد نہیں کیونکہ اس پر انہیں پہلے ہی ایمان تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور نبی ہمیشہ سے ہی مومن ہوتے ہیں، کسی حال میں ان سے کفر کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔

(2)...... اس سے مراد یہ ہے کہ میں اپنے رب کے حکم سے ہجرت کر رہا ہوں، یہ نہیں کہ خدا کے رہائشی شہر کی طرف ہجرت کر رہا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ جگہ سے پاک ہے، اس کے حق میں یہاں وہاں سب برابر ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعامات الٰہیہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲۶ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَ

وَ	يَعْقُوْبَ	وَ	اِسْحٰقَ	لَهٗۤ	وَهَبْنَا	وَ	الْحَكِيْمُ ۝۲۶	الْعَزِيْزُ
اور	یعقوب	اور	اسحاق	اس کو	ہم نے عطا کیا	اور	حکمت والا (ہے)	عزت والا

عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور ہم نے اسے اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمائے اور

جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ

اَجْرَهٗ (1)	اٰتَيْنٰهُ	وَ	الْكِتٰبَ	وَ	النُّبُوَّةَ	فِيْ ذُرِّيَّتِهِ	جَعَلْنَا
اس کا ثواب	ہم نے عطا کیا اسے	اور	کتاب	اور	نبوت	اس کی اولاد میں	ہم نے رکھی

ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ہم نے دنیا میں اس کا ثواب

فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۲۷ وَلُوْطًا

لُوْطًا	وَ	لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۲۷	فِي الْاٰخِرَةِ	اِنَّهٗ	وَ	فِي الدُّنْيَا
لوط (کو یاد کرو)	اور	ضرور نیک بندوں میں سے (ہو گا)	آخرت میں	بیشک وہ	اور	دنیا میں

اسے عطا فرمایا اور بیشک وہ آخرت میں (بھی) ہمارے خاص قرب کے لائق بندوں میں ہو گا ○ اور لوط کو (یاد کرو)

حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو برے کاموں سے ممانعت اور قوم کا جواب

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ

مَا سَبَقَكُمْ	الْفَاحِشَةَ	لَتَاْتُوْنَ	اِنَّكُمْ	لِقَوْمِهٖۤ	قَالَ	اِذْ
تم سے پہلے نہیں کیا	بے حیائی کا کام	ضرور کرتے ہو	بیشک تم	اپنی قوم سے	اس نے کہا	جب

جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: تم بیشک بے حیائی کا وہ کام کرتے ہو جو تم سے پہلے

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۸ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

لَتَاْتُوْنَ	اَئِنَّكُمْ	مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۸	مِنْ اَحَدٍ	بِهَا
(بد فعلی کیلئے) ضرور آتے ہو	کیا بیشک تم	سارے جہان والوں میں سے	کسی ایک (نے)	اس کو

دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ○ کیا تم مردوں سے

(1)...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دنیا میں جو ثواب عطا فرمایا گیا وہ یہ ہے کہ انہیں پاکیزہ اولاد عطا ہوئی، نبوت ان کی نسل میں رکھی گئی، کتابیں اُن انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا ہوئیں جو اِن کی اولاد میں ہیں، انہیں مخلوق میں محبوب و مقبول بنایا گیا کہ تمام ملّتوں اور ادیان والے ان سے محبت رکھتے اور ان کی طرف نسبت کو باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور ان کے لئے دنیا کے اختتام تک درود پڑھا جانا مقرر کر دیا گیا، یہ تو وہ ہے جو انہیں دنیا میں عطا کیا گیا اور بیشک وہ آخرت میں بھی اللہ تعالٰی کے خاص قرب کے لائق بندوں میں ہوں گے جن کے درجے بہت بلند ہوں گے۔

الرجال و تقطعون السبیل و تاتون

الرِّجَالَ	وَ	تَقْطَعُوْنَ	السَّبِيْلَ	وَ	تَاْتُوْنَ
مردوں (کے پاس)	اور	کاٹتے ہو	راستہ	اور	آتے ہو (ارتکاب کرتے ہو)

بدفعلی کرتے ہو اور راستہ کاٹتے ہو اور اپنی مجلسوں میں

فی نادیکم المنکر فما کان جواب قومہ الا ان قالوا

فِيْ نَادِيْكُمُ	الْمُنْكَرَ(۱)	فَمَا كَانَ	جَوَابَ قَوْمِهٖ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوا
اپنی مجلس میں	برے کام (کا)	تو نہ تھا	اس کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا

برے کام کو آتے ہو تو اس کی قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہا:

ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصدقین ﴿۲۹﴾ قال

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾	قَالَ
تم لے آؤ ہمارے پاس اللہ کا عذاب	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	(لوطنے) عرض کی

اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ ○ (لوط نے) عرض کی،

رب انصرنی علی القوم المفسدین ﴿۳۰﴾ ولما جاءت

رَبِّ	انْصُرْنِيْ	عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَتْ
اے میرے رب	تو مدد فرما میری	فسادی لوگوں پر	اور	جب	آئے

اے میرے رب! ان فسادی لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما ○ اور جب ہمارے فرشتے

رسلنا ابرھیم بالبشری قالوا انا

رُسُلُنَاۤ	اِبْرٰهِيْمَ	بِالْبُشْرٰى	قَالُوْۤا	اِنَّا
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	ابراہیم (کے پاس)	خوشخبری کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	بیشک ہم

ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے کہا: ہم

حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

عذاب کے فرشتوں کی حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آمد

ع ۳ / ۸ / ۱۵

1 ...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ مسافروں کے ساتھ بھی بدفعلی کرتے تھے حتی کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا، نیز یہ لوگ بدفعلی کے علاوہ ایسے ذلیل افعال اور حرکات کے عادی تھے جو عقلی اور عرفی دونوں طرح سے قبیح اور ممنوع تھے، جیسے گالی دینا، فحش بکنا، تالی اور سیٹی بجانا، ایک دوسرے کو کنکریاں مارنا، راستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا، شراب پینا، مذاق اڑانا، گندی باتیں کرنا وغیرہ۔ حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس پر انہیں ملامت کی تو یہ مذاق اڑانے کے طور پر کہنے لگے: اگر تم سچے ہو کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ان کے مرتکب پر عذاب نازل ہو گا تو ہم پر عذاب لے آؤ۔

مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا

كَانُوْا	اَهْلَهَا	اِنَّ	اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ	مُهْلِكُوْۤا
ہیں	اس کے رہنے والے	بیشک	اس شہر والوں (کو)	ہلاک کرنے والے (ہیں)

ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ بیشک اس شہر والے

ظٰلِمِيْنَ ۚۖ ﴿٣١﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ

نَحْنُ	قَالُوْا	لُوْطًا	فِيْهَا	اِنَّ	قَالَ	ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾
ہم	(فرشتوں نے) کہا	لوط (بھی ہے)	اس میں	بیشک	(ابراہیم نے) فرمایا	ظالم

ظالم ہیں ۝ فرمایا: اس میں تو لوط (بھی) ہے۔ فرشتوں نے کہا: ہمیں

اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَ

وَ	لَنُنَجِّيَنَّهٗ (1)	فِيْهَا	بِمَنْ	اَعْلَمُ
اور	ضرور ہم نجات دیں گے اسے	اس میں (ہے)	(اس) کو جو کوئی	خوب جانتے ہیں

خوب معلوم ہے جو کوئی اس میں ہے، ضرور ہم اسے اور

اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَ

وَ	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾	كَانَتْ	امْرَاَتَهٗ	اِلَّا	اَهْلَهٗۤ
اور	پیچھے رہ جانے والوں میں سے	وہ ہے	اس کی بیوی (کے)	سوائے	اس کے گھر والوں (کو)

اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ۝ اور

لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ

سِیْٓءَ	لُوْطًا	رُسُلُنَا	جَآءَتْ	لَمَّاۤ اَنْ
(تو) وہ ناخوش ہوا، غمزدہ ہوا	لوط (کے پاس)	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	آئے	جب

جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو انہیں فرشتوں کا آنا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اظہارِ تشویش اور فرشتوں کا جواب

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آمد اور انہیں تسلی

1 ...... یہاں فرشتوں نے نجات دینے کی نسبت اپنی طرف کی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام اس کے خاص بندوں کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں کیونکہ نجات دینا درحقیقت اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر فرشتے چونکہ درمیان میں وسیلہ تھے اس لئے انہوں نے کہا ہم نجات دیں گے، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوزخ سے نجات دیتے ہیں، جنت عطا فرماتے ہیں اور مصیبت کے وقت مشکل کشائی فرماتے ہیں۔

بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ

بِهِمْ	وَ	ضَاقَ	بِهِمْ	ذَرْعًا	وَّ	قَالُوْا	لَا تَخَفْ
ان کے سبب	اور	تنگ ہوا	ان کے سبب	(اس کا) دل	اور	(فرشتوں نے) کہا	آپ نہ ڈریں

برا لگا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا اور فرشتوں نے کہا: آپ نہ ڈریں

وَ لَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا

وَ	لَا تَحْزَنْ	اِنَّا	مُنَجُّوْكَ(1)	وَ	اَهْلَكَ	اِلَّا
اور	نہ غمگین ہوں	بیشک ہم	بچانے والے ہیں آپ کو	اور	آپ کے گھر والوں (کو)	سوائے

اور نہ غمگین ہوں، بیشک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچانے والے ہیں سوائے

امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ

امْرَاَتَكَ	كَانَتْ	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾	اِنَّا	مُنْزِلُوْنَ
آپ کی بیوی (کے)	وہ ہے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے	بیشک ہم	اتارنے والے (ہیں)

آپ کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ بیشک ہم اِس شہر والوں پر

عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٤﴾

عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ	رِجْزًا	مِّنَ السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٤﴾
اس شہر والوں پر	عذاب	آسمان سے	(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے

آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں کیونکہ یہ نافرمانی کرتے تھے ○

قومِ لوط کی تباہی عقلمندوں کے لئے نشانِ عبرت ہے

وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

وَ	لَقَدْ	تَّرَكْنَا	مِنْهَاۤ	اٰيَةًۢ بَيِّنَةً(2)	لِّقَوْمٍ
اور	ضرور بیشک	ہم نے چھوڑ دی	اس (بستی) سے	روشن نشانی	(ان) لوگوں کے لئے

اور بیشک ہم نے عقل والوں کے لیے اس بستی میں روشن نشانی کو

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے بندوں کو آنے والی مصیبتوں سے بچانے کی قدرت رکھتے ہیں اور بچاتے بھی ہیں۔ 2 ...... اس نشانی سے حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے ویران مکان یا اس قوم کا عجیب و غریب واقعہ مراد ہے، یا اس سے وہ پتھر مراد ہیں جو ان پر برسے تھے اور ان پتھروں پر ان لوگوں کے نام لکھے ہوئے تھے، یہ عرصہ دراز تک باقی رہے اور بعض روایتوں کے مطابق صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے انہیں دیکھا تھا۔

حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی قوم کا اجمالی واقعہ

يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ

فَقَالَ	شُعَيْبًا	اَخَاهُمْ	اِلٰى مَدْيَنَ	وَ	يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾
تو اس نے کہا	شعیب (کو بھیجا)	ان کے (قومی) بھائی	مدین کی طرف	اور	(جو) عقل رکھتے ہیں

باقی رکھا ○ مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا،

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا

لَا تَعْثَوْا	وَ	الْيَوْمَ الْاٰخِرَ	ارْجُوا	وَ	اللّٰهَ	اعْبُدُوا	يٰقَوْمِ
نہ پھرو	اور	آخرت کے دن (کی)	امید رکھو	اور	اللہ (کی)	تم عبادت کرو	اے میری قوم

اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

الرَّجْفَةُ[1]	فَاَخَذَتْهُمُ	فَكَذَّبُوْهُ	مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾	فِي الْاَرْضِ
زلزلے (نے)	تو پکڑ لیا انہیں	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	فساد پھیلاتے ہوئے	زمین میں

فساد پھیلاتے نہ پھرو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں زلزلے نے آلیا

عاد و ثمود کی تباہی کی طرف اشارہ اور ان کی بربادی کا سبب

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّ

وَّ	عَادًا	وَ	جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾	فِيْ دَارِهِمْ	فَاَصْبَحُوْا
اور	(ہم نے ہلاک کیا) عاد	اور	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	اپنے گھروں میں	تو صبح کے وقت وہ رہ گئے

تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ○ اور (ہم نے) عاد اور

ثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ

وَ	مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ	لَكُمْ	تَّبَيَّنَ	قَدْ	وَ	ثَمُوْدَاۡ
اور	ان کی رہائش کے مقامات	تمہارے لئے	ظاہر ہو چکے	بیشک	اور	ثمود (کو)

ثمود کو (ہلاک کیا) اور ان کی رہائش کے مقامات تمہارے لئے ظاہر ہو چکے اور

[1]......اس آیت میں مذکور ہے کہ قوم شعیب پر زلزلے کا عذاب آیا اور سورۂ ہود کی آیت 94 میں مذکور ہے کہ ان پر ہولناک چیخ کا عذاب آیا، دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلے ہولناک چیخ کی آواز آئی، پھر اس چیخ کے نتیجے میں زلزلہ پیدا ہوا جس سے گھر ان کے اوپر گر گئے اور صبح تک حال یہ ہو گیا کہ وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل مردے بے جان پڑے ہوئے تھے۔

زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	فَصَدَّهُمْ	عَنِ السَّبِيْلِ
خوبصورت بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال	توروکا انہیں	(اللہ کی) راہ سے

شیطان نے ان کے اعمال ان کیلئے خوبصورت بنادیئے اور انہیں (اللہ کے) راستے سے روکا

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَ

وَ	كَانُوْا	مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	قَارُوْنَ [1]	وَ	فِرْعَوْنَ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ تھے	سمجھدار	اور	(ہم نے ہلاک کیا) قارون	اور	فرعون	اور

حالانکہ وہ سمجھدار تھے ○ اور (ہم نے) قارون اور فرعون اور

هَامٰنَ ؕ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

هَامٰنَ	وَ	لَقَدْ	جَآءَهُمْ	مُّوْسٰى	بِالْبَيِّنٰتِ
ہامان (کو)	اور	ضرور بیشک	تشریف لایا ان کے پاس	موسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ

ہامان کو (ہلاک کیا) اور بیشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آئے

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ ۚ فَكُلًّا

فَاسْتَكْبَرُوْا	فِى الْاَرْضِ	وَ	مَا كَانُوْا	سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾	فَكُلًّا
توانہوں نے تکبر کیا	زمین میں	اور	وہ نہ تھے	(ہم سے) نکل کر جانے والے	توہر ایک (کو)

توانہوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے ○ توان میں ہر ایک کو

اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَ

اَخَذْنَا	بِذَنْۢبِهٖ	فَمِنْهُمْ	مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ	حَاصِبًا	وَ
ہم نے پکڑا	اس کے گناہ کے سبب	توان میں سے	کسی پر ہم نے بھیجا	پتھراؤ	اور

ہم نے اس کے گناہ کی وجہ سے (ہی) پکڑا توان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا اور

تاریخ کے نمایاں متکبرین: فرعون، قارون اور ہامان

گزشتہ قوموں پر آنے والے مختلف عذابات اور ان کا سبب

[1] قارون صرف منکرِ زکوٰۃ تھا لیکن یہاں فرعون اور ہامان کے ساتھ اس کا ذکر کیا گیا جو سارے دینی امور یعنی توحید و نبوت وغیرہ کا انکار کرتے تھے۔اس سے معلوم ہوا کہ ضروریاتِ دین میں سے ایک چیز کا انکار کرنے والا، ویسا ہی کافر ہے جیسے ساری باتوں کا منکر کافر ہے۔اسی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منکرینِ زکوٰۃ پر جہاد کا حکم دیا اور مسیلمہ کذاب کی قوم پر جہاد فرمایا کیونکہ وہ مسیلمہ کو نبی مان کر مرتد ہو گئے تھے۔

مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

مِنْهُمْ	مَّنْ	اَخَذَتْهُ	الصَّیْحَةُ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	پکڑ لیا اسے	خوفناک آواز (نے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

ان میں کسی کو خوفناک آواز نے پکڑ لیا اور ان میں کسی کو

خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ

خَسَفْنَا	بِهِ	الْاَرْضَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	اَغْرَقْنَا
ہم نے دھنسا دیا	اس کو	زمین (میں)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	ہم نے ڈبو دیا

زمین میں دھنسا دیا اور ان میں کسی کو ڈبو دیا

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝۴۰

وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیَظْلِمَهُمْ (1)	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝۴۰
اور	نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)	وہ ظلم کرے ان پر	اور	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○

بتوں کے بے بس ہونے کی ایک مثال

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ

مَثَلُ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْلِیَآءَ (2)
مثال	ان لوگوں کی جنہوں نے	بنا رکھے ہیں	اللہ کے سوا	مددگار

جنہوں نے اللہ کے سوا اور مددگار بنا رکھے ہیں ان کی مثال

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚۖ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ	اِتَّخَذَتْ	بَیْتًا	وَ	اِنَّ	اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ
مکڑی کی مثال کی طرح (ہے)	اس نے بنایا	گھر	اور	بیشک	سب گھروں میں زیادہ کمزور

مکڑی کی طرح ہے، جس نے گھر بنایا اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر

(1)……یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ ان لوگوں پر ظلم کرے کیونکہ وہ کسی کو گناہ کے بغیر عذاب میں گرفتار نہیں کرتا، ہاں وہ لوگ خود ہی نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر اور کفر و سرکشی کو اختیار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور اسی بنا پر وہ طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کر دیئے گئے۔ (2)……اس آیت میں بتوں کے عاجز و بے بس اور بے اختیار ہونے کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ جیسے مکڑی کا جالا انتہائی کمزور ہوتا ہے اور یہ نہ اس سے گرمی دور کر سکتا ہے نہ سردی، نہ گرد و غبار اور بارش وغیرہ کسی چیز سے اس کی حفاظت کر سکتا ہے، ایسے ہی یہ بت ہیں کہ اپنے پجاریوں کو کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت

وقف لازم

لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

مَا	يَعْلَمُ	اللّٰهَ	اِنَّ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾	لَوْ	لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ
(اسے) جو	جانتا ہے	اللہ	بیشک	وہ جانتے ہوتے	کیا اچھا ہوتا اگر	ضرور مکڑی کا گھر (ہوتا ہے)

مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر وہ جانتے ○ بیشک اللہ جانتا ہے اس چیز کو جس کی

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾

الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾	الْعَزِيْزُ	هُوَ	وَ	مِنْ شَيْءٍ	مِنْ دُوْنِهٖ	يَدْعُوْنَ
حکمت والا (ہے)	عزت والا	وہی	اور	(جس) چیز (کی)	اس کے سوا	وہ عبادت کرتے ہیں

وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں اور وہی عزت والا حکمت والا ہے ○

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَاۤ

مَا يَعْقِلُهَاۤ	وَ	لِلنَّاسِ	نَضْرِبُهَا	الْاَمْثَالُ	تِلْكَ	وَ
نہیں سمجھتے انہیں	اور	لوگوں کے لیے	ہم بیان کرتے ہیں انہیں	مثالیں (ہیں)	یہ	اور

اور یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور انہیں علماء ہی

اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	اللّٰهُ	خَلَقَ	الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾	اِلَّا
زمین (کو)	اور	آسمانوں	اللہ (نے)	پیدا کیا	علم والے	مگر

سمجھتے ہیں ○ اللہ نے آسمان اور زمین حق

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ (1)	لَاٰيَةً	فِيْ ذٰلِكَ	اِنَّ	بِالْحَقِّ
ایمان والوں کے لیے	ضرور نشانی (ہے)	اس میں	بیشک	حق کے ساتھ

بنائے، بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانی ہے ○

حاشیہ: بتوں کا معاملہ حقیقتاً مکڑی کے جالے جیسا ہے | مثالیں علماء ہی سمجھتے ہیں | آسمان و زمین قدرت و وحدانیت الٰہی کی نشانیاں ہیں

ع ۱۶

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں رکھتے اور نہ ہی دنیا و آخرت میں انہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

1 ...... آسمان و زمین کی پیدائش پر غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی معرفت صرف مومن ہی حاصل کرتے ہیں اس لئے یہاں انہیں کا ذکر ہوا کہ اس میں مومنوں کیلئے نشانی ہے ورنہ عمومی طور پر یہ سب کے لئے نشانی ہے۔

عنوانات

معرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآنِ پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

ISBN 978-969-631-742-5
0126207

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net